

اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَهَاجَتْ قِيَمَتُهَا ۱



لَبَّاءُ الْمَحَارِفِ الْعِلْمِيَّةِ

مَكْتَبَةُ دَارِ الْعُلُومِ الْإِسْلَامِيَّةِ

مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور کی فہرست
مؤلفہ

مولوی عبد الرحیم مولوی فاضل، منشی فاضل، مصنف عربی و کشمیری برادے اَلْاَخْوَانُ
و کتاب میزان اللسان (در علم نحو زبان عربی) - مؤلف سلسلہ کتب عربی زبان دانی بطریقہ
"التلقین الطبعی" - مترجم کتاب روح الاجتماع (مصنفہ ڈاکٹر الیاس) و مقدمات نام برہانی وغیرہ
ناظم مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ صوبہ سرحدی

پشاور

باہتمام خواجہ صدیق حسین

مطبع اگرہ اخبار اگرہ میں طبع ہوتی

(فہرست دیکھنے سے پہلے ٹائٹل پر بیچ کا آخری صفحہ پڑھ لیجئے گا۔)

اللہ اکبر فیہا کتب قیمۃ



لِباسِ المَجدِ وَالْعِلْمِ

مَکْتَبَہ دَا رِالْعُلُومِ الْاِسْلَامِیَہ

مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور کی فہرست کتب

مولفہ

مولوی عبد الرحیم مولوی فاضل منشی فاضل مصنف عربی و کشمیری بر ذع اَلْاُخْوَانُ
و کتاب میزان اللسان (در علم خوزبان عربی) - مولف سلسلہ کتب عربی زبان دانی بطریقہ
"التلقین الطبعی" - مترجم کتاب روح الاجتماع (مصنفہ ڈاکٹر لیلان) و مکتوبات نام برہانی وغیرہ

ناظم مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور

پشاور

باہتمام خواجہ صدیق حسین

مطبع اگرہ اخبار اگرہ میں طبع ہوئی

(فہرست دیکھئے سے پہلے نمائندگی بیچ کا آخری صفحہ پر ہر جگہ لکھا گیا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرة وهو الحکیم الخبیر۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد المبعوث الی کافۃ الاناس وهو البشیر النذیر۔ اما بعد۔ یہ مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور کی موجودہ کتابوں کی زکیو مکہ سال بسال اسکے لئے ہزار ڈیڑھ ہزار روپے کی جدید کتابیں تہبہ کی جاتی ہیں (مفصل فہرست مکتبہ) جس میں مندرجہ ذیل امور کی نہایت احتیاط کے ساتھ پابندی کی گئی ہے: - المؤلف، خانہ نامہ و کیفیت کتاب میں ہر ایک کتاب کے مضمون کی بابت ایسے مختصر اور جامع الفاظ لکھے گئے ہیں جس سے اس کی پوری حقیقت منکشف ہو جائے۔ (ب) فہرست کو زیادہ اور دلچسپ بنانے کے لئے ہر ایک مصنف کا تذکرہ (لائٹ) نہایت اختصار کے ساتھ ایسے طریق پر لکھا گیا ہے جو اس کے حالات کی کاتب لہاب ہو۔ بعض مصنفین کا حال بغواٹے ع لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم۔ کہ بقدر بسط کے ساتھ لکھا گیا ہے جو غالباً نزدیک وچسبی سے خالی نہیں ہوگا۔ (ج) عنوان "کیفیت خصوصیت" کے تحت میں ان خصوصیات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کسی کتاب کو مکتبہ نما میں حاصل ہیں۔ ناظرین کلام اس خانہ کے پڑھنے سے مکتبہ نما کی کتابوں کا گھیرٹھے سیر کر سکیں گے اور ان کی اہمیت معلوم کر سکیں گے۔ (د) ہر ایک علم کے شروع میں ایک تہیدی مضمون لکھا گیا ہے جس سے اس علم کی حقیقت اور اس کی تدریجی ترقی اور انحطاط پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

ان باتوں کے التزام کی وجہ سے فہرست ہذا ایک قسم کا دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) بن گیا ہے جس سے ہر ایک علم فن کی مشہور اور غیر مشہور کتابوں کی حقیقت اور ان کے مصنفین کا احوال دریافت ہو سکتا ہے۔ دو ہزار سے زائد کتابوں کا اور سچا سواٹھاسی (۶۸۸) مصنفین کا اس میں حال لکھا ہے۔ مفسرین، محدثین، فقہار، ائمہ نقیوت، علماء دین و نحو۔ ادباء و اطباء، فلاسفہ، مؤرخین، متکلمین، اصولیین، شعراء، لغویین، قرار، الذہن ہر ایک طبقہ کے مشاہیر کے تذکرہ تراجم، انگریز، کتب لہاب، اس میں مندرج ہے۔ اور اسلئے ہر ایک علم کا مذاق رکھنے والا اس کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھیگا۔ مشک ان است کہ خود و جوید نہ کہ عطار گوید: ایک مشہور ضرب الش ہے۔ لہذا زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ ہے فارمین کرام کے پیش نظر ہے کسی کتاب یا مصنف کا حال معلوم کرنے کے لئے بنظر سہولت استخراج آخر فہرست ہذا میں دو ضمیمے رکائے گئے ہیں جن میں اس کتاب و مصنفین مع حوالہ عدد مسلسل حروف تہجی کی ترتیب سے روایہ دار درج کئے گئے ہیں۔

مطلوٰۃ فہرست سے پہلے چند ایک باتوں کا بنا دینا ضروری ہے۔ لیکن الناظر علی بصیرۃ۔

۱۔ کتب خانہ ہائیں عربی فارسی کے علاوہ اردو مصنفات کا بھی ایک مستند ذخیرہ موجود ہے جسکی فہرست محل آخر فہرست ہذا میں ضمیمہ اول کے نام سے درج کی گئی ہے لیکن یہ بات یاد رہے کہ یہ صرف ان کتابوں کی فہرست ہے جو حال میں دادہ لہانہ کے استعمال کے لئے کتب خانہ ہائیں ہم پوچائی گئی ہیں۔ جو کتابیں اردو کی مولانا غلام جیلانی مرحوم کے کتب خانہ میں موجود تھیں یا جن کتابوں کا قبل اہمیت سمجھا گیا ہے ان کا حال اصل فہرست میں لکھا گیا ہے۔

۲۔ ہر سہ ضمیمہ کے ترتیب دینے میں صرف پہلے اور دوسرے حرف کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ بقیہ حروف کے متعلق بھی اگرچہ کتب خانوں میں

ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس بات کا التزام نہیں ہے۔ لفظ ”شرح“۔ ”رسالہ“۔ ”مجموعہ“ کے ساتھ چونکہ کثرت سے مختلف نام استعمال ہوئے ہیں اسلئے اُن میں لفظ ”شرح“۔ ”رسالہ“ اور ”مجموعہ“ کو چھوڑ کر اگے کے الفاظ میں بھی پہلے حرف کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً شرح کا فیہ۔ شرح لباب۔ شرح مجمع البحرین۔ و علیٰ نہ القیاس۔

۳۔ کبار مصنفین جو مختصر نام سے مشہور ہوئے ہیں مثلاً محمد بن اسماعیل بخاری جو صرف بخاری کے نام سے معروف ہے اُنکے انشیمہ دوم میں دونوں طرح پڑل سکتے ہیں چنانچہ مندرجہ بالا اشغال میں ردیف بار موعده اور ردیف میم دونوں امام بخاری کا نام مع حالہ عدد مسلسل ملے گا۔

۴۔ چونکہ قدیم وضع کے موافق بسا اوقات دو دو تین تین یا زیادہ صغیر الحجم کتابوں اور رسائل کو ایک ہی جلد میں جملہ کیا ہے اسلئے ایسے مجموعوں کو صرف ایک کتاب یا رسالہ کے نام سے موسوم کر کے خانہ کیفیت کتاب میں اُن سب کی تفصیل لکھ دی گئی ہے اور منشیہ سوم میں اُن تمام کتابوں اور رسائل کو جو کسی مجموعہ میں مندرج ہیں اپنی اپنی ردیف میں بحوالہ عدد مسلسل درج کر دیا ہے۔

۵۔ خانہ کیفیت خصوصیت کو پڑھتے وقت ذیل کی اصطلاحات سے باخبر رہنا چاہئے۔ ”خط نسخ“ عربی نونہ کے خط کو کہتے ہیں جس میں قرآن شریف اور عوامی عربی کی کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ فارسی نمونہ کا خط ”نستعلیق“ کہلاتا ہے جس میں عام طور پر فارسی اور اردو کی کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ ”خط قدیم“ سے ایک خاص قسم کا خط نسخ مراد ہے جو کسیدہ خط کوئی کے مشابہ ہوتا ہے غیر مطبوس وہ سیاہی ہے جو بانی میں بیگنے سے خراب نہیں ہوتی۔ ”منشک“ سے وہ کتاب مراد ہے جس کی عبارت پر دیر و زبر لگائی گئی ہو۔ چونکہ نظر اسحاق سے دیکھنے پر ہر ایک صدی کا خط جدا جدا معلوم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ برلن کے مشہور کتب عربیہ کی فہرست کے آخر میں آغا خان اسلام سے تیرہویں صدی چھٹی تک ہر ایک صدی کے خط قریباً کا الگ الگ نمونہ دے کر اس امر کا جینی ثبوت دیا ہے۔ اسلئے جس کتاب کا سنہ تحریر معلوم نہ ہو ایک مبصر نگار تعین دیکھ کر کم از کم یہ معلوم کر سکتا ہے کہ یہ کس صدی کا خط ہے۔ خانہ کیفیت خصوصیت میں ”لحاظ نوعیت“ سے یہی مراد ہے۔ ”خوشخط“ اور ”خوشخط بدوڑ“ کے الفاظ ایک خوشنویس کا تب کے نقطہ خیال سے استعمال لئے گئے ہیں۔ ورنہ جن کتابوں کی بابت خوشخط بدوڑ، اوسط کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اکثر لوگ اسکو خوشخط کہتے ہیں۔

فہرست ہذا کی ترتیب و تالیف میں کتب مندرجہ ذیل سے مدد لی گئی ہے :- طبقات الشافعیہ کبریٰ۔ نوادہ البیہ فی تراجم الحنفیہ۔ تاریخ ابن خلدون۔ کشف الظنون۔ انتقاء القنوع باہو مطبوعہ۔ عیون المانیہ فی طبقات الاطباء۔ فقہاء الادب من علماء الخو والادب الکلام از مولانا شبلی صفحہ تاریخ ابن خلدون۔ بیستان المحیثین۔ تحائف النبلاء از نواب مدین حسن خان۔ ہسٹری آف عربیہ لٹریچر ہسٹری آف پرشیا۔ اورینٹل بائبلک ٹیکسٹری۔ وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں جملہ ناظرین کرام سے التماس یہ ہے کہ فہرست ہذا کی تالیف میں اگر بمقتضائے بشریت کسی غلطی کا ارتکاب ہوا ہو تو اذرا خطا پوشی اس سے دگدگ فرمائیں اور نیاز مند مؤلف کو اس کی بابت اطلاع دے کر ممنون کریں تاکہ طبع دوم میں اسکی اصلاح کی جا سکے۔ آدمی از سر ہو خطا پاک نیست ؛ آپ روال بے خس و خاشاک نیست ؛ والسلام علی من اتبع الهدی۔

ذمہ

عبد الرحیم ناظم مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور (ساکن ٹکڑی ضلع ڈیرہ بھیل خان)

مورخہ ۱۲۷۴ھ و لیقہ ۱۳۵۳ھ بمطابق ۱۹۱۵ء بمطابق ۱۹۱۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَخَيْرُ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔ اَمَّا بَعْدُ

چند ایک تہیدی باتیں

پشاور کے محلہ آسیا میں ایک بہت بڑے علامہ روزگار سکونت رکھتے تھے جن کا نام نامی مولانا حافظ علامہ جیلانی تھا۔ مولانا نے ممدوح کے اسلاف پشت بدشت عالم اور فاضل تھے جس کی وجہ سے ان کے پاس ایک عظیم الشان ذخیرہ کتب جمع ہو گیا تھا۔ مولانا نے موصوف کا اپنا علمی ذوق اور شوق تجسس بھی حد سے بڑا ہوا تھا۔ چنانچہ شمس الہ ہجری میں جب انہوں نے حج کے ارادے سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا تو انہوں نے دیار حجاز میں نایاب کتابوں کے بہرہ پہنچانے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ مولانا کی عادت تھی کہ پہلے تو وہ ہر ایک کتاب کو اس کی اصلی صورت میں حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ ان کے کتب خانے میں ایسی متعدد کتابیں موجود ہیں جو خود مصنفوں کے سامنے لکھی گئی ہیں یا مصنف کے پٹے ماتہ کے لکھے ہوئے نسخے سے نقل کی گئی ہیں یا اس نسخے کی نقل النقل ہیں۔ کئی ایک کتابیں بڑے بڑے علماء سلف مثلاً احمد بن عمران مقدسی۔ علامہ جبرتی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ البتہ اگر اصلی صورت میں کتاب کا ملنا میسر نہیں ہوتا تھا تو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کی نقل لے لیا کرتے تھے جس کی بیسیوں مثالیں کتب خانہ ہذا کے دیکھنے سے مل سکتی ہیں۔ بڑی بڑی ضخیم کتابیں اسی طرح مولانا نے ممدوح کے حسن اہتمام سے نقل کی گئیں۔ اور ان تمام کوششوں کا نتیجہ ہوا کہ مولانا نے ممدوح کے پاس مختلف علوم کی بہترین تصنیفات کا بیش بہا خزانہ جمع ہو گیا۔ یہ علمی خزانہ مولانا نے ممدوح کو اتنا عزیز تھا کہ معمولی درجہ کے اشخاص کو تو اس کی شکل دکھانے تک سے دریغ کرتے تھے۔ ہاں صحیح علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے ان کے کتب خانے کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔

مولانا نے ممدوح کے انتقال ہونے پر ان کی ایک بیوی اور ایک لڑکی اس عظیم الشان کتب خانہ کی وارث ٹھہری۔ کیونکہ مولانا نے موصوف کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ جملہ کتاب امیر صاحب والی دولت خداداد اوقاف تھانے اس بے بہا علمی ذخیرے کا حال معلوم کر کے اس کو دارالسلطنت کابل میں اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کی اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی پیش قرار رقم سے اس کو خریدنا چاہا لیکن مولانا نے ممدوح کی بیوی اور لڑکی اس کے منتقل کرنے پر راضی نہ ہوئیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد دارالعلوم اسلامیہ کے قیام کی تجویز عملی لباس میں جلوہ گر ہو کر اسلامیہ کالج کی بنیاد رکھی گئی تو دارالعلوم اسلامیہ کے سکریٹری اور دیگر ارباب حلقہ عقد نے ان پاک طینت خاتون کو اس بات پر راضی کیا کہ وہ اس علمی ذخیرے کو کالج کے لئے وقف کر دیں تاکہ اس کا فیض عام ہو جائے اور ان کو اجر عظیم حاصل ہو۔ انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا اور کتب خانہ مذکور تمام و کمال کالج کے حوالے کیا جو اس وقت مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور کے نام سے مشہور ہے۔

کتاب خانہ فرامیں مختلف علوم و فنون کی تین ہزار سے زیادہ کتابیں موجود ہیں جن میں سے اکثر کتابیں اپنی قدامت کی بنا پر خوشخطی اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ بعض کتابیں تو ایسی نایاب ہیں کہ ہندوستان بھر کے کتاب خانوں میں اس کا وجود نہیں ہے۔ ۵ دسمبر ۱۹۱۵ء کو جب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب دہلوی نے اس کتاب خانہ کا تعاینہ کیا تو باوجود اس وسعت نظر کے جو ان کو فن طب میں حاصل ہے انہوں نے بعض طبی کتابیں غلط پر نکلوائیں۔ غور۔ امان سے دیر تک ان کا مطالعہ کیا اور ان کو ویر نایاب سے تعبیر کیا۔

اس کتاب خانہ کی اہمیت ایک دوسرے طریقہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان بھر میں سرکار عالیہ حیدرآباد و دکن کا کتاب خانہ آصفیہ ایک چوٹی کا کتاب خانہ ہے جس کی مفصل فہرست اس وقت نیاز مند مؤلف کے پیش نظر ہے لیکن جب اس کی موجودہ کتابوں کا اس کتاب خانہ کی موجودہ کتابوں سے بہ نظر دقیق مقابلہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ کتاب خانہ ہذا کی اکثر کتابوں میں جو انیادسی خصوصیتیں پائی جاتی ہیں وہ کتاب خانہ آصفیہ کی کتابوں میں مفقود ہیں یا بہت کم ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کتاب خانہ آصفیہ میں کتابوں کی تعداد کس قدر زیادہ ہے یا کمتر۔

تَعْيَرْنَا اَنَا قَلِيلٌ عَدَدًا

فَقَلَّمْتُ لَهَا اِنَّ الْكَرَامَ قَلِيلٌ

لیکن یہ کمی بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب پوری کر دی جائے گی اور یقین ہے کہ چند سال کے گزرنے پر مکتبہ مشرقیہ پورہ اسلام آباد ہندوستان کے دوسرے چوٹی کے کتاب خانوں سے ذفیہ کتاب کی حیثیت سے بھی کم نہیں رہے گا۔
ذیل میں کتاب خانہ ہذا کی مفصل فہرست ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے جس کے ملاحظہ سے مکتبہ مشرقیہ کی پوری پوری کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ السلام۔

علم تفسیر القرآن

قرآن کریم جو مذہب اسلام کی آسانی کتاب ہے عربوں ہی کی زبان میں نازل ہوا۔ اور اس میں جا بجا وہی محاورے استعمال کئے گئے جو اُس وقت میں عام طور پر متداول تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مخاطبین اس کے مفہوم پر نہایت آسانی کے ساتھ حاوی ہو سکتے تھے اور فہم مطابق میں اُن کو کسی قسم کی دقت یا دشواری پیش نہیں آتی تھی۔ کیونکہ اُن کو ہر ایک آیت کے محل نزول، محل اور مفصل کی تطبیق، نسخ اور منسوخ کے تقدّم و تاخّر اور مقتضیات احوال وغیرہ فرائض کا صحیح علم تھا جسکی بدولت وہ ہر ایک آیت کا مدّعا خود بخود سمجھ لیا کرتے تھے۔ طبقہ تابعین اور تبع تابعین نے صدی تعلیم کے طریقے پر یہ تمام باتیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نہانی سیکھیں۔ یہاں تک کہ محدثین جریر طبری۔ ابو جعفر واقدی اور ثعلابی وغیرہ کا زمانہ آیا اور انہوں نے صحابہ اور تابعین کے آثار منقولہ کو اپنی تالیفات میں مدّون کیا۔ یہ گردہ مفسرین کا پہلا طبقہ ہے۔

اسی اثنار میں عجمیوں کے اختلاط سے عربی زبان دانوں نے ایک فن کی حیثیت اختیار کی اور اسکے مختلف شعبے (لغت اعراب، تخریج، فصاحت و بلاغت وغیرہ) مختلف علوم کی شکل میں مدّون ہوئے۔ اور قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے ان علوم کے اصول اور قواعد کو آیات قرآنی کے مقاصد پر منطبق کرنا لازم ٹھہرا اور اسی لئے متأخرین کی تفسیروں میں اکثر ایسی ہی کی تدقیقات پائی جاتی ہیں۔ متقدمین مفسرین نے اپنی مصنوعات میں آثار منقولہ کو نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن ان کی تفسیروں میں رطب و یابس، مقبول و مردود، ہر ایک قسم کی روایات پائی جاتی ہیں اور تحقیق بالکلیہ مفقود ہے جس کا سبب یہ ہے کہ عرب لوگ اہل کتاب اور تعلیم یافتہ قوم نہیں تھے۔ سادگی اور زود اعتقاد ہی انکا خاصہ تھا۔ اور چونکہ وہ اہل کتاب کو اہل علم سمجھتے تھے طبعا ان کے ساتھ ان کو نہایت حسن اعتقاد تھا اور اس لئے جب کبھی انہیں اسباب کائنات، ابتدائے آفرینش، اسرار موجودات وغیرہ متعلق دریافت کرنے کا شوق ہوا جو فطرت انسانی میں داخل ہے تو انہوں نے ایسے موقعوں پر اہل کتاب کے ان افراد کی طرف رجوع کیا جو ذمہ اہل اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ مثلاً کعب الاحبار۔ وسیب بن زبہ۔ عبد اللہ بن سلام وغیرہ۔ ان لوگوں کو اگرچہ تورات وغیرہ کتب سابقہ کا علم ضرور تھا اور اسلام قبول کر کے وہ نہایت دیندار اور متقی ثابت ہوئے لیکن اہل باد یہ ہونے کے باعث موٹی سمجھ کے علمائے تھے۔ اور تحقیق و تدقیق کا مادہ اُن میں نہیں تھا (اگر اس میں نہیں کچھ شک ہے تو زمانہ حال کے بڑے بڑے فقہار اہل فقوے کو دیکھ لو۔ کافر ہم) اس لئے جو کچھ بھی ان پر شتاب پہلے زمانے کے نوشتوں میں لکھا ہوا دیکھنا ضرور سامعین کیا اور انہوں نے آنکھیں بند کر کے اُٹنا و صدقنا کہہ کر اس کو قبول کیا۔ مفسرین نے اس بارے میں سخت تنہا کیا ہے اور اپنی تفسیر کو ایسی ہی وہابی تباہی روایات سے بھر دیا ہے۔

متأخرین میں سب سے پہلا شخص ابو محمد بن عطیہ ہے جس نے ان تمام تفسیروں کو چھانٹا۔ آثار منقولہ کی تنقید کی اور اپنی تفسیر میں صرف اُن باتوں کو درج کیا جو صحیح اور قابل اعتبار تھیں۔ اس کی تفسیر صرف اہل مغرب میں مشہور ہوئی۔ مشرق میں علامہ قرطبی اسی کے نقش قدم پر چلا اور اہل مشرق کو اُن کے اغلاط پر متنبہ کیا۔ متأخرین کی تفسیروں میں زبان دانی کے

متعلق مکتبہ آفرینی کا پہلا فائز ہے، اور اس باب میں سب سے بہتر علامہ زنجبیری کی تفسیر کشاف ہے جس نے بلاغت کلام کا کوئی دقیقہ معرض بحث میں لائے بغیر نہیں چھوڑا۔ البتہ وہ معتزلی المذہب ہے۔ اور اس لئے سب کچھ مذہب اعتزال کی تائید میں کہتا ہے۔ علامہ شرف الدین طیبی نے اس پر جو حاشیہ لکھا ہے اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آیات قرآنی کو اہل اعتزال کے بیان کردہ معانی پر محمول کرنے سے ان کی بلاغت کا لہجہ ہوجاتی ہے۔ ان کی بلاغت صرف اُس صورت میں قائم رہتی ہے جبکہ اُن آیات کو اہل سنت کے مذہب کے موافق لیا جائے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحقائق اور متاخرہ میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی سرخیل مفسرین ہیں جن کی فوز الکبیر یا وجود صغیر الحکم ہونے کے علم تفسیر قرآن کے محققانہ اصول کی نہایت خوبی کے ساتھ جامع ہے۔

فہرست کتب تفسیر موجودہ مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور (صوبہ سرحدی)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱	تفسیر بیضاوی - انوار التنزیل (عربی) یہ ایک عظیم الشان تصنیف ہے جس میں مصنف علامہ نے علم معانی اور بیان کے دقائق تفسیر کشاف سے اخذ کئے ہیں۔ فلسفہ اور کلام کے حقائق کا ماخذ فخر الدین رازی کی تفسیر کریمہ علم الاشتقاق کی باریکیاں امام رافعی صہبانی سے نقل کی ہیں اور اپنے ذہن و قیاد کی نکتہ آفرینیاں اسکے علاوہ ہیں۔ فی الجملہ اسکی یہ تصنیف جملہ متعلق علم تفسیر کا لیا ہے اور تمام معرکۃ الآراء مسائل کے متعلق بہت اوجاز کے ساتھ حقائق نہایت مباحث لکھے ہیں۔ البتہ فضائل سور کے متعلق جو حدیث نقل کی ہیں وہ نقادان فن کے نزدیک پایہ اعتبار سے ساقط ہیں۔ لیکن علم ہفوف ایک شہور عربی ہے ایضاً تفسیر بیضاوی جلد اول (عربی) ایضاً تفسیر بیضاوی جلد دوم ایضاً تفسیر بیضاوی ایضاً تفسیر بیضاوی کامل ایضاً تفسیر بیضاوی جلد اول	عبداللہ بن عمر البیضاوی - پورا نام اسطرح ہے۔ قاضی ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر البیضاوی۔ ریضاء ایک گاؤں کا نام ہے جو شیراز کے مضافات میں سے ہے۔ اسکا باپ آتابک ابو بکر بن سعد کے عہد میں قاضی القضاۃ تھا۔ وہ خود بھی شیرازیں ایک معتبر روحانی تھے کہ قضائے جلیل القدر منصب متاثر رہا۔ ۶۸۵ھ میں بمقام تہرہ اسکا انتقال ہوا۔ منہاج الوصول (اصول فقہ شافعیہ) غایۃ الفقہ مصباح الارواح - طوابع الانوار (علم کلام) وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ بقول مصنف ہستی آف عرب کے اس نظام التوازیج کے نام سے فارسی زبان میں ایران کی ایک تاریخ لکھی ہے جس میں حضرت آدم کے عہد کے ایک سیکڑے تک کے حالات لکھے ہیں لیکن بعض دور کے مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ ابوسید بیضاوی کی تصنیف ہے۔	قلبی۔ باریک قلم خوشخط۔ جدول طلاق۔ نوشتہ شتہ بچری
۲	ایضاً تفسیر بیضاوی جلد اول (عربی)	..	قلبی۔ نوشتہ باریک قلم۔ طبعی قلم
۳	ایضاً تفسیر بیضاوی جلد دوم	..	قلبی۔ بجا قدیم۔ نوشتہ ۱۳۹۰ھ
۴	ایضاً تفسیر بیضاوی	..	قلبی۔ عرف سورہم سورہ مضافات
۵	ایضاً تفسیر بیضاوی کامل	..	قلبی بجا قدیم۔
۶	ایضاً تفسیر بیضاوی جلد اول	..	قلبی۔

تفصیل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۷	تفسیر جلال الدین - (عربی) اسکا پہلا نصف جلال الدین محلی کی تصنیف ہے اور دوسرا جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے۔ اقل الذکر مؤخر الذکر (علامہ سیوطی) کا اسناد ہے جس کا شمار مطابقت ۱۵۸۶ء میں انتقال ہوا۔ تفسیر نہایت مختصر ہے اور اس میں صرف غریب القرآن کی تفسیر و نشان نزول کا بیان ہے۔ عام طور پر درس گاہوں میں پڑھائی جاتی ہے۔	(سیوطی کے حالات کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۳۶)	مطبوعہ ممبئی تقطیع خورو۔
۸	ایضاً تفسیر جلال الدین جلد اول (عربی)
۹	ایضاً تفسیر جلال الدین کامل
۱۰ (الف)	ایضاً تفسیر جلال الدین
۱۰ (ب)	تفسیر یعقوب چرخنی (فارسی) صرف پچھلے دو بیچاروں کی تفسیر ہے (تبارک عمیتا لون)	یعقوب بن عثمان غزنوی چرخنی	قلی خوشخط۔ قوشہ ۱۱۰۰ء
۱۱	خطابی حاشیہ بیضاوی جلد ہفتم (عربی) تفسیر بیضاوی کا نہایت مبسوط حاشیہ ہے جو تیس (۳۰) ضخیم جلدوں میں ختم ہوا ہے کتاب ہذا میں اسکی صرف چند جلدیں موجود ہیں۔	شہاب الدین احمد خطابی۔ اسکے اسلاف عرب تھے جو قاہرہ کے قریب ایک گاؤں میں اقامت رکھتے تھے۔ اس نے منطق اور فلسفہ کی اپنے چچا ابو بکر ششوانی سے تحصیل کی جو اپنے زمانہ کا سببویہ مشہور تھا۔ اسکے بعد وہ اپنے باپ کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ چلا گیا اور قسطنطنیہ میں جا کر علوم ریاضیہ میں مہارت حاصل کی جس کے بعد وہ رومیلیہ میں قاضی مقرر ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد قاضی عسکر کی حیثیت سے معرکہ بھیجا گیا جب وہ قسطنطنیہ میں واپس آیا تو اسکے برخلاف کچھ ایسے افراد لگائے گئے جس کی وجہ سے اُس کو جلاوطن کیا گیا۔ وہ قاہرہ میں دوبارہ قاضی مقرر ہوا جہاں وہ اپنا تمام زمانہ وقت تصنیف و تالیف میں صرف کرتا رہا۔	قلی خوشخط بدیعہ اوسط۔
	مطابق ۱۵۸۹ء میں اس کا انتقال ہوا۔ خیابا انہو یا (جس میں شام۔ حجاز۔ مصر مغرب اور سلطنت ترکی کے ہم عصر علماء اور مصنفین کے حالات لکھے ہیں۔)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		برجائے الالباء (جو شعرا کے حالات تک مستند اور طراز الجاس (جو چھوٹے چھوٹے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے) اسکی مشہور تصنیفیں ہیں۔ اسکے علاوہ اس نے مختلف کتب مشرق پر حاشیے لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ بیضا کا حاشیہ ہے۔	
۱۲	ایضاً جلد اول و دوم و پنجم و پانزویں	"	جلد قلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط
۱۳	وہیت و چہارم	"	قلمی خوشخط۔ حرف سورہ
۱۴	تفسیر بحر متواج	قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔	صاد سے آخر قرآن تک کی تفسیر ہے۔
		چامپور کے سلطان ابراہیم شرقی نے اس کو "ملک العباد" کا جلیل القدر خطاب دیا تھا جسے اس کے بھائی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تفسیر بحر متواج کے علاوہ مناقب السعاده اسکی تصنیف ہے۔	
۱۸	تفسیر فتح العزیز جلد اول (فارسی) پہلے	شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ (احوال مصنف کیلئے	مطبوعہ قدیم
	سوا سیارے کی تفسیر ہے۔ اسکا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ خدایں موجود ہے۔	دیکھو عد مسلسل ۲۱ و ۲۲)	
۱۹	ایضاً جلد اول (فارسی)	"	مطبوعہ۔ ایک نظم قطع کلان
۲۰	ایضاً جلد اول	"	مطبوعہ۔ طبع قدیم۔ قطع کلان
۲۱ و ۲۲	ایضاً جلدیں چہرین۔۔۔ پچھلے دو سیاروں کی تفسیر ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ خدایں موجود ہے۔	شاہ عبدالعزیز بن الشیخ الاجل شاہ ولی اللہ بن الشیخ عبدالرحیم العمری (الفاروقی) الدہلوی۔ ۱۱۵۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ غلام علیم ان کا تاریخی نام ہے جس سے انہوں نے تحفہ انشا عتقا کے دیباچے میں تعبیر کی ہے۔ تمام علوم مند اولہ عقلیہ اور نقلیہ میں ان کو خارق عادت تفوق حاصل تھا۔ اپنی تمام عمر تدریس علوم اور تلامذہ کی تلقین و تکمیل میں صرف کی۔ امیر المجاہدین سید محمد بریلوی کو فیض باطن انہی کی صحبت سے حاصل ہوا تھا۔ ان کے مصنفات میں سے تفسیر فتح العزیز	مطبوعہ۔ قطع اور چھپائی خوش

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جو صرف سواتین پاروں کی تفسیر ہے ایک عظیم النظیر تفسیر ہے جو محققانہ انداز پر نہایت تدقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ کس صرف اتنی ہے کہ پور قرآن کریم کی تفسیر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تحفہ اثنا عشریہ۔ بستان المحدثین وغیرہ آپ کی تصنیف ہیں۔ تمام ہندوستان کے علماء و علم حث میں ان کے خوان فیض کے زکر رہا ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہندوستان میں آج جو سرگرمی علم حث کے متعلق پائی جاتی ہے اور اتباع سنت کا جو کچھ بھی تھوڑا بہت شوق موجود ہے وہ سب اسی حث فیض کی بدولت ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ آپ کے والد شاہ ولی اللہ صاحب نے سرزمین ہند میں حدیث نبوی اور اتباع سنت کا قلم بویا۔ شاہ عبدالعزیز نے اسکی آبیاری کی۔ اور چاہے یہ درخت بار آور ہو انمولوی انسٹیل شہید اور اسکے اتباع نے اسکا بیوہ چن چن کر مسلمانان ہند کی تفسیر کیا۔ فخر احمد اللہ احسن الجزاء۔ ۱۳۳۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔	
۲۳	تفسیر احمدی (عربی) صرف آیات قرآنیہ متعلق احکام کی تفسیر ہے۔ مذہب حنفیہ کے مطابق ہر ایک آیت کی نہایت شرح و بسط کے ساتھ تفسیر لکھی ہے لیکن محققانہ نہیں ہے۔	ملا جیون۔ پورا نام اسطرح ہے: شیخ احمد امیشی۔ (ایٹھ ایک قصبہ کا نام ہے) المعروف ملا جیون جو پوری۔ شیخ بادشاہ عالمگیر کا استاذ تھا تفسیر احمدی اور نور الانوار (محول حنفی کی شہرہ ور سی کتاب ہے) اسکی تصنیف ہے۔ ۱۳۳۹ھ میں مطابق ۱۸۷۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط عارض۔
۲۴	ایضاً تفسیر احمدی (عربی)	علامہ واحدی۔ پورا نام اسطرح ہے: ابو الحسن علی بن احمد المعروف واحدی۔ اپنے دنا میں علم خواہ اور تفسیر قرآن کا امام تھا۔ اس کے حسن تصنیف پر علماء کا اتفاق ہے۔ اس نے	مطبوعہ۔ ہر ایک قلم
۲۵	تفسیر وسیط جلد ثانی (عربی) مصنف علام نے قرآن کریم کی تین تفسیریں تصنیف کیں اور وسیط کے نام سے لکھی ہیں۔ تفسیر وسیط جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے ہر ایک	علامہ واحدی۔ پورا نام اسطرح ہے: ابو الحسن علی بن احمد المعروف واحدی۔ اپنے دنا میں علم خواہ اور تفسیر قرآن کا امام تھا۔ اس کے حسن تصنیف پر علماء کا اتفاق ہے۔ اس نے	قلمی۔ نوشتہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۸۷۶ء

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	آیت کی بدرجہ اوسط تفصیل کرتی ہے۔	دیوان تبتی کی ایک شرح لکھی ہے جو اب اس بہ کثرت شروع سب سے بہتر اور جامع ہے۔ علامہ واحدی تفسیر میں لعلی مشہور صاحب التفسیر کا شاگرد ہے۔ بقول مصنف ہسٹری آف انڈیا کے لکچرار اسکے باب کا نام مثنویہ تھا جو مثنوی کا معرب ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آریضہ کے ایک عیسائی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا مولد اور مسکن نیشاپور ہے۔ مشہور چری مطابق ۸۵۰ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	
۲۶	تفسیر درمنثور (عربی) ایک بسوٹ تفسیر ہے جس میں آثار منقولہ کو نہایت جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ "اتقان فی علوم القرآن" جو تفسیر اتقان کے نام سے ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے مشہور ہے اسی تفسیر درمنثور کا مقدمہ اور تہید ہے۔ کتب خانہ میں اس تفسیر کا ایک حصہ قلمی موجود ہے چوتھی تفسیر میں چھپ چکی ہے۔	جلال الدین سیوطی۔ وہ ایرانی النسل ہے اس کا پورا نام اس طرح ہے۔ جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر۔ اسکے اسلاف سیوطی کہتے تھے لیکن اسکی پیدائش قاہرہ میں ہوئی۔ وہ ۸۷۵ھ میں سیوطی کے پیدا ہوا اس کا باب قاہرہ کا قاضی تھا جب اس کا انتقال ہوا تو علامہ سیوطی کی عمر ساڑھے پانچ سال کی تھی۔ تحصیل علوم سے فراغت پانے کے بعد ۹۰۰ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوا واپسی پر اس نے علم حدیث کی تدریس شروع کی اور اپنے استاد علامہ یحییٰ کی سفارش پر مدرسہ شیخوئیہ میں مدرس علی مقر کیا گیا۔ اس میں اعجاب اور خوبی کی صفت تھی اور وہ جدل اور مناظرے کا بھی بڑا شوق رکھتا تھا اسلئے بہت سے علماء اسکے مخالف ہو گئے اس نے صوفیوں کے وہ وظائف جو مدرسہ فکور سے تعلق رکھتے تھے بند کروئے اور انہوں نے سیوطی کے برخلاف دربار شاہی میں استفادہ کیا جسکی بات قاعدہ تحقیقات کی گئی اور علامہ اپنے عہد سے سے برطرف کئے گئے۔ اس نے اپنی یقین عزالت میں گذری اور ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ھ میں اس کا	قلمی۔ سورہ پود سے سورہ احزاب تک کی تفسیر ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		انتقال ہوا۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے لیکن اسکی تصانیف محققانہ نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی تصانیف کی تعداد چار سو سے متجاوز ہے اسکی اکثر تصانیف تفسیر اور حدیث سے تعلق رکھتی ہیں اور اکثر مسائل شرعیہ وغیرہ پر اس نے مستقل رسالے لکھے ہیں جو اس موضوع کے مالک و اعلیٰ پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ علامہ موصوف نے حدیث کی ایک جامع کتاب لکھی ہے جسکا نام انہوں نے مجمع الجوامع رکھا ہے اور جسکا خلاصہ جامع صغیر کے نام سے غلط انہوں نے مرتب کیا۔ علامہ سیوطی پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اپنی تصانیف میں اکثر دوسرے مصنفوں سے سرفہ کرتا ہے اور بہت سے ایسے مضمون ہیں جن کی وہ سچ صورت کر کے اور عبارت بدل کر اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے۔	
۲۷	ایضاً تفسیر ورنشور جلد ثالث (عربی)	قلی۔ باریک قلم۔ خوش خط
۲۸	تفسیر سورہ یوسف (فارسی)	دو شہ۔ صفحہ چوبی
۲۹	ایضاً تفسیر سورہ یوسف (عربی) دو غلط ڈینگ پر کچھ تفصیل کے ساتھ تفسیر کی ہے	واعظ محمد حسن پشاور می۔ تیرہویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہے۔	قلی۔ خوش خط بدو۔ اوسط۔
۳۰	ایضاً تفسیر سورہ یوسف (عربی) بہت ہی مجموعی اچھی تفسیر لکھی ہے۔ بعض جگہیں خصوصیت سے دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہیں۔ دس بارہ جزو ضخامت کی کتاب	قلی۔ خوش خط بدو۔ اوسط۔
۳۱	ایضاً تفسیر سورہ یوسف (عربی)۔	امام غزالی کی طرف منسوب ہے۔	قلی۔ خوش خط بدو۔ اوسط۔
۳۲	آقان فی علوم القرآن (عربی) تفسیر ورنشور کا مقدمہ ہے جس میں تفسیر کے مختلف پہلوؤں پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ہر ایک باب کے شروع میں ان تمام تفصیلات کا حوالہ دیا گیا	(دیکھو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ۔ باریک قلم

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۳	جو مستقل طور سے اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ (اسکا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ نہا میں موجود ہے)	تقریبی۔ خوشخط۔ درجہ اول۔
۳۴	ایضاً اتفاق (عربی)	مطبوعہ۔ جلی قلم
۳۵	تفسیر معالم التنزیل کامل (عربی) صحابہ و تابعین کے احوال اس میں کثرت سے نقل کیے ہیں۔	ابو محمد حسین ابن مسعود الزہراء البغوی۔ چونکہ وہ پوسٹینوں کی تجارت کرتا تھا اسلئے اسکو فرار کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ بغنڈوں میں پیدا ہوا جو مرو اور ہرات کے درمیان واقع ہے لہذا اسکی طرف منسوب ہو کر بغوی کہلا تا ہے۔ اپنے زمانے میں نہایت متبحر عالم حدیث و آثار تھا۔ ہمیشہ حدیث کے درس کے وقت با وضو رہتا تھا۔ مصابیح۔ شرح السنہ اور معالم التنزیل اسکی مشہور تصنیفات ہیں۔ ۱۶ جہجری مطابق ۱۱۷۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ عیسوی۔
۳۶	ایضاً تفسیر معالم التنزیل جلد اول (عربی)	تقریبی۔ خوشخط۔ درجہ اول۔
۳۷	نور اللہ شمسو ستری حاشیہ بیضاوی (عربی) چونکہ مصنف کا مذہب تشیع ہے اسلئے اسکو احتیاط سے پڑھنا چاہیئے۔	نور اللہ ابن شریف الجبینی الشوستری ہجرت طبع اور صفائی ذہن میں مشہور تھا۔ اکبر بادشاہ اور جہانگیر کے عہد میں مدلول لاہور کا قاضی رہا۔ ۱۰۲۰ھ ہجری میں یہ نسخہ شہنشاہ اکبر کے دربار میں اس کو خاص رسائی حاصل تھی۔ مجالس المؤمنین اسی کی تصنیف ہے جو شیعہ مذہب کے مشاہیر کے متعلق نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ پانچویں مجلس میں اس نے شیعہ کے فقہاء اور محدثین کا حال لکھا ہے ہر ایک مصنف کا تذکرہ لکھتے ہوئے اسکی تصنیف کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ خود ایک سرگرم شیعہ تھا۔ اور یہی بات اس کے قتل کا باعث ہوئی۔ ۱۰۱۰ھ ہجری مطابق ۱۶۰۰ھ عیسوی میں یہ حادثہ وقوع میں آیا۔	تقریبی۔ خوشخط۔ درجہ اول۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۳۸	حاشیہ سعد الدین بر کشاف (عربی) علامہ کاتب چلبی کشف الظنون میں لکھتے ہیں علامہ سعد الدین لغت ازانی نے کشاف پر ایک حاشیہ لکھا ہے جو حاشیہ طیبی کا مخفص ہے۔ یہ ایک ایسی محققانہ شرح ہے جس نے توفیق اور تلمیق اقوال کا کوئی حکمت نہیں چھوڑا۔ تمام مروجہ شرحوں میں کوئی بھی اسکے ہم پل نہیں ہے لیکن مصنف علامہ نے اسکو اپنی عمر کے آخری حصہ میں لکھنا شروع کیا تھا۔ اور اسلئے وہ اسکو پورا نہیں کر سکا۔ صرف سورہ یونس کے اولیٰ تک یہ حاشیہ لکھا ہے اور سورہ صافات شروع سے سورہ قمر کے آخر تک کی شرح کی ہے۔	سعد الدین سعد بن عمر لغت ازانی ۷۹۲ھ میں آپکا انتقال ہوا۔ (تفصیل کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۷۲۰)	قلمی۔ خوشخط۔ دو ہر طائی جدول۔ شاہزادہ ایران سلطان محمد صفوی کے کتب خانے کا نسخہ ہے۔
۳۹	ترجمہ قرآن شریف (فارسی)	نام معلوم	قلمی۔
۴۰	ایضاً ترجمہ قرآن شریف (فارسی) فتح الرحمن سے پہلے جتنے ترجمے ہوئے ہیں سب سے بہتر ہے۔	ملا حسین واعظ کاشفی۔ تفسیر حسین کا مصنف قلمی۔ (تفصیل کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۴۴)	قلمی۔
۴۱	حاشیہ شروانی علی البیضاوی جلد ثانی	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی۔ ہندوستان کے مشہور علماء و فضلاء میں اس کا شمار ہوتا ہے۔	قلمی۔ باریک قلم لفظ جلد اول قلمی۔ خوشخط۔
۴۲	حاشیہ عبد الحکیم بر بیضاوی (عربی) زیادہ نقطی تدقیقات پر مشتمل ہے۔	شاہجہان بادشاہ کا وزیر اعظم اور مولوی صاحب ممدوح مولانا کمال الدین کشمیری سے ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اگرچہ اسکا استعداد علمی بہت زیادہ تھا لیکن اول الذکر (سعد الدین خان) دنیاوی خطوط میں زیادہ خوش قسمت ثابت ہوا۔ اس کو جہانگیر کے عہد میں "مد معاش" کے نام سے کچھ جاگیر مل گئی تھی۔ شاہجہان کے عہد میں کئی ٹکافوں جاگیر میں ملے اور ہمیشہ انعام و اکرام سے سرفراز ہوتے رہے۔ تمام عمر تدقیق و تالیف میں بسر کیا	ہندوستان کے مشہور علماء و فضلاء میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۴۵	تفسیر حسینی جلد دوم (فارسی)	شیخ احمد سہیلی کے نام سے نامزد کیا ہے۔ (۵) لب لباب - مثنوی مولانا روم کا اختصار ہے جو واعظ اپنے کلام میں مثنوی کے اشعار کا اکثر اقتباس کرتے ہیں انکے لئے نہایت اچھا رفیق ہے ۱۰۹۰ مطابق ۱۲۵۰ء میں اسکا انتقال ہوا۔	اسلامی خوشخط و برجہ اوسط خط و قلم پر خط تعلیق و تصدیق ثانی کا رسم - نوشتہ ششہ ہجری
۴۶	ایضاً تفسیر حسینی کامل	فاضل حسن چلیپی - المعروف اخئی زاوہ - اپنے زمانہ کا نہایت محقق اور جامع خفی عالم تھا۔ علم معانی اور بیان پر اسکو پورا عبور حاصل تھا ایڈریا ڈپل (ادرنہ) کے مدرسہ علمیہ کا مدرس تھا صحیح بخاری اس نے علامہ ابن جریر عسقلانی کے ایک شاگرد سے پڑھی تھی۔ سلطان بایزید قان کے عہد میں بمقام بروصہ ۸۴۶ھ ششہ ہجری مطابق ۱۴۲۸ء میں اسکا انتقال ہوا۔ مطول - شرح موافق - تفسیر بریضاوی اور تلویح پر نہایت تدقیق کے ساتھ حاشیہ لکھے ہیں۔ (رہنہ التباس کے لئے دیکھو سلسلہ ۵۹۹)	مطبوعہ - خوشخط جلی قلم قلمی - باریک قلم خوشخط سورہ ہود سے آخر قرآن تک حاشیہ ہے۔
۴۸	حاشیہ خطیب بریضاوی (عربی)	خطیب ابو الفضل گادرونی - آباؤ اجداد کا وطن گادرون تھا لیکن خود انہوں نے گجرات میں سکونت اختیار کی تھی۔ انہیں شانان گجرات کی علمی قدر و انہوں نے ترک وطن پر آمادہ کیا۔ وہ شیخ مبارک کے اُستاد تھے اور انہی کے نام پر اس نے اپنے بیٹے کا نام تبرک گادرونی رکھا تھا گجرات میں انہی کے انفاس کریمہ کی بدولت علم و حکمت کی روشنی پھیلی۔	فقط طبع ثانی - قلمی خوشخط - باریک قلم - جملہ طلائ۔
۴۹	تفسیر مجہول الاسم (فارسی) شروع قرآن کریم سے سورہ کہف تک کی تفسیر ہے۔	نام معلوم	قلمی مختلف کا تہیہ کا خط ہے کہی سورہ قرآن پر تفسیر زبانی لکھا ہے اسد علم بحقیقہ - الحال۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۰	تفسیر مجہول الاسم (فارسی) سورہ اعراف سے سورہ کہف تک کی تفسیر ہے۔ تفسیر کا اکثر حصہ ترکیب خوبی پر مشتمل ہے۔ سنی عبارت کا التزام کیا گیا ہے۔	نام معلوم۔	قلمی خوشخط۔
۵۱	مجموعہ نیل المرام (عربی) یہ مجموعہ دو کتابوں پر مشتمل ہے (۱) نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام (۲) الحظ فی ذکر الصالح السنہ۔ دونوں کا مضمون ان کے نام سے ظاہر ہے۔ اور دونوں کا مصنف ایک ہے۔	نواب صدیق حسن خان (تفصیل کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۳۰)	مطبوعہ
۵۲	تفسیر کشاف (عربی) یہ وہ عظیم التفسیر جس کے حق میں علمائے یہ فقہ استعمال کیا، لولا الکشف لکان القرآن بکراً۔ اور صحیح تو یہ ہے کہ جو کچھ کلام پاک میں اسکے مصنف نے استخراج کئے ہیں اور جو تحقیق محاد راہ قرآنی کی اس نے لکھی ہے وہ زرخیزی ہی کا حصہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اسکے معتزلی المذہب ہونے کے اسکی تفسیر نہایت مقبول ہوئی اور فخر الدین رازی اور قاضی بیضاوی جیسے متبحر علمائے اپنی تفسیروں میں اس کی خوش چینی کی ہے۔	علامہ جبار المدنی (مختصری)۔ پورا نام اس طرح ہے جبار المدنی ابو القاسم محمود بن عمر الجوزی الرضوی۔ زرخیزی صوبہ خوارزم میں ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اور چونکہ اس نے ترکیب وطن کر کے مکہ معظمہ میں مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی تھی اسلئے جبار المدنی (مذاکرہ دہی) کے لقب سے مشہور ہوا۔ تحصیل علوم کے لئے اس نے دور دراز ملکوں کا سفر کیا۔ وہ اپنے زمانے میں بالاتفاق عظیم تفسیر حدیث۔ نحو۔ لغت اور علم بیان کا امام تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ معتزلہ مذہب کے حاملوں سے ہے اور تفسیر کشاف آپ کی تصنیف جس کو اس نے مکہ معظمہ کے ایک امیر کے پیشکش کیا تھا۔ تقریباً تمام علوم متداولہ میں اس نے کوئی نہ کوئی معرکہ الادب و تصنیف یا دگر چھوڑی ہے جو اس فن کی بیش قیمت معلومات کا ذخیرہ ہے علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں اسکی تصنیفات کی مفضل فہرست دی ہے۔ مفضل (علم) تالیف الکلم۔ ریح الاربار۔ اطواق الذہب وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ سن پیدائش ۳۶۴ھ بمطابق ۹۷۱ء۔ سن ۵۳۳ھ بمطابق ۱۱۳۹ء۔ مکہ معظمہ میں	قلمی خوشخط باریک قلم خوش خط۔ مطابق ۱۳۰۴ء۔ جو نسخہ کتب خانہ میں موجود ہے وہ معتدل علامہ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے کی نقل اور اسلئے احمدیاد میں شائع کے شاہی کتب خانہ دہلی و دہلی کے کتب خانوں میں یہ نسخہ بڑا کبیر بادشاہ کے وزیر اعظم دربار سالہ عبدالرحیم خان غانما ان کے اپنے قلم ۹۹۲ھ میں بتمام چھپو اسکے نسخے پر ایک طویل عبارت لکھنے کے بعد اپنے دستخط کئے ہیں۔ جدول اور بعض دوسری سرخیاں ملائی ہیں۔ لیکن رنگ شوق نہیں ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۴ھ میں دوسو روپے پر بیچ دی گئی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۳	ایضاً تفسیر کشاف رجب اول (عربی)	مدت طویل تک رہنے کے بعد اپنے وطن اہلی خوارزم میں اسکا انتقال ہوا۔ (خوارزم کو آجکل خیو کہتے ہیں)	قلمی۔ بجا قلم۔ نوشت ۱۳۳۱ھ
۵۴	ایضاً تفسیر کشاف (د)	سورہ نور سے آواز سونا تو پیکر کی تفسیر ہے۔ قلمی بجا و واضح۔ نوشت ۱۳۳۶ھ ۶۳۷۵ھ
۵۴	مجموعہ سورہ فاتحہ (عربی) اس مجموعہ کی تفصیل یہ ہے (۱) تفسیر سورہ فاتحہ المستے بالرؤۃ الوثقیۃ از علامہ شیخ بہاء الدین آملی۔ (دیکھو عدد مسلسل دب ۱۳۵۱)۔ (۲) تفسیر آیت الکرسی از علامہ ابو الفضل بن شیخ مبارک (دیکھو عدد مسلسل ۱۵۲۸)۔ ہر دو زبان عربی تفسیر نیشاپوری کا اصل نام (عربی) اصل نام غائب القرآن ہے۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ہے۔ کشاف وغیرہ دوسری تفسیروں سے موثقاً مباحثہ اخذ کئے ہیں۔ ساتھ ہی روایات کی صحیح کا بھی التزام کیا ہے۔ قابل قدر کتاب ہے۔ تین جلدوں میں چھپی ہے۔	علامہ حسن بن محمد قلی المعروف نظام نیشاپوری	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۵۵	ایضاً تفسیر نیشاپوری جلد دوم (عربی)	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۵۶	ایضاً تفسیر نیشاپوری جلد دوم (عربی)	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۵۷	ایضاً تفسیر نیشاپوری جلد دوم (عربی)	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۵۸	ایضاً تفسیر نیشاپوری جلد دوم (عربی)	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۵۹	الکتاب المقدس (عربی) عہد عتیق اور عہد جدید کا مجموعہ ہے۔	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۶۰	ایضاً الکتاب المقدس (فارسی) عہد عتیق اور عہد جدید کا مجموعہ ہے۔	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔
۶۱	تفسیر جامع البیان (عربی) مختصر تفسیروں میں نہایت عمدہ تفسیر ہے۔ محققانہ	شیخ نور الدین سیعین بن سید صفی الدین ۱۱۹۹ھ ہجری میں بنقام کہ محظیہ اسکا انتقال ہوا تفسیر فی استیلاۃ اللہ علیہ ہے۔	قلمی۔ خوش خط۔ بجا و اوزعیت خط ابویں صدی ہجری کا لکھا ہوا مطبوعہ جسکی پیش ۱۸۶۶ء نیویارک (مالک فتح ۱۰۱۶ء) میں چھاپا ہوئے اور ۱۸۶۹ء میں نظام الکفر و نہایت سخت انتہام سے چھاپی گئیں۔ مطبوعہ عراقیہ نمبر ۱۸۶۵ء میں چھاپی گئی۔

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	قول اور صحیح روایت کا التزام ہے۔	اس نے مکہ معظمہ کے حرم میں سترہ ہجری میں تصنیف کی۔	
۶۲ د ۶۳	شیخ زادہ حاشیہ بیضاوی (عربی) اور تفسیر جلدوں پر مشتمل ہے۔	محمد بن مصلح الدین رومی المعروف شیخ زادہ اپنے وطن میں تحصیل علوم کی۔ اور مدت تک درم کی درسگاہوں میں درس دیتا رہا۔ لیکن بعد میں اس نے عزلت اختیار کی اور بادشاہ وقت نے اس کے لئے سلاطین چار سو درم ماہوار وظیفہ مقرر کیا۔ بقول مصنف شقائق النعمانیہ وہ کچھ مدت تک قاضی بھی رہا۔ بیضاوی کا حاشیہ چھ جلدوں میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب تفسیر لکھتے وقت اس کو کسی اہمیت کے متعلق کوئی اشکال پیش آتا تو وہ خداوند پاک کی بارگاہ کبریا میں منوجہ ہوتا اور التشریح صدر ہو کر عالم غیب سے اس پر افادہ ہوتا اور آیت کے معنی روز روشن کی طرح اس پر آشکار ہو جاتے۔ ۹۵۵ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مدرسہ کاغذ روغنی فرستہ۔
۶۴ لغات ۷۱	تفسیر کبیر کامل (عربی) اصلی نام فاتح القیام آٹھ جلدوں میں بھی ہے۔ مصنف علام نے تحقیق و تدقیق کی حد کو ہی ہے۔ ہر ایک آیت کے مالم و علیہ پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ عالمانہ بحث کی ہے۔ الغرض تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کی ایک موکوۃ الاراضینفا ہے جس میں اس نے علم کے دیباچہ ماٹھے ہیں۔	فخر الدین محمد بن عمر رازی۔ رستے جو طبرستان میں ایک شہر ہے۔ آپ کا مولد ہے۔ بچپن میں اپنے والد سے تعلیم پائی۔ کمال الدین معانی سے فقہ تفصیل کی۔ فقہ کے بعد معقولات کا شوق پیدا ہوا۔ بعد الدین جیلی سے جو اپنے زمانے میں ان علوم میں کتنا تھے فلسفہ اور علم کلام کی تعلیم پائی۔ چنانچہ بالآخر آپ علم کلام فلسفہ اور علوم ما بعد الطبیعیۃ (الہیات) میں یگانہ روزگار شمار ہونے لگے اور امام المتکلمین کہلائے۔ فروع فقہ میں آپ امام شافعی سے منسوب ہیں اور کلام کے مباحث میں اصول اشاعرہ کے بڑے زبردست حامی ہیں لیکن آپ کا مسلک تحقیق جداگانہ ہے۔ امام صاحب کا جاہ و جلال اس رتبہ پر پہنچا کہ سلاطین عہد انکی خدمت میں حاضر ہونا اپنے لئے شرف سمجھتے۔	مطبوعہ قسطنطنیہ کاغذ روغنی جانشین پراپو اسکو و افندی کی تقسیم ہے جس کیلئے دو عدد و تسلسل ۷۲

جلد سلسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوص صبیہ
۴۲	تفسیر الی السعوی۔ (عربی) اس تفسیر کا مافی ارشاد العقل السلیم اے مزایا الکتاب الکبیر ہے نہایت ہی عمدہ محققانہ تفسیر ہے جو ایجاز اور دلالت کے عین محفوظ ہے۔ یہ تفسیر مصنف نے سلطان سلیمان کی خدمت میں نذر کی تھی۔	مالک اسلامی کے ہر گوشے سے ہزاروں تشنگان تحقیق سیکڑوں فرسنگ طے کر کے اپنے چترہ فیض سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔ اور جب ان کی سواری نکلتی تھی تو قریباً تین سو علماء اور مقتدیوں رکاب کے ساتھ چلتے تھے۔ رازی کی تصنیفات پڑھ کر لوگوں نے رائے ماقبل کی تصنیفات باطل فرا موش کر دیں۔ اس کا طریق استدلال نہایت زبردست اور نرالا ہے۔ وہ بہت مؤثر و عظیم کہا کرتا تھا۔ اور فرقہ کرامیہ کے بہت سے متبعین کو اسکے وعظ سے ہدایت حاصل ہوئی۔ محصول (علم فقہ) اسرار التنزیل (علم کلام) یہ طالب علم (الہیات) بہت شریف (طبیعیات اور علوم الجبر الطبیعی) سرگندوم (علم اسماء و حروف)۔ اور احدثیات علما (علم نجوم)۔ اس کی تصنیفات میں سے یادگار ہیں۔ ۱۱۵۰ھ میں پیدائش اور ۶۰۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	کیفیت خصوص صبیہ
۴۳	تفسیر کبیر جلد پنجم (عربی)۔ ایضاً تفسیر کبیر جلد اول (عربی)	ابو السعوی آفندی۔ مملکت روم کا ایک تاجر علما اپنے وطن میں اکتساب علوم کیا۔ اور مختلف مدارس میں تعلیم دیتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کو بروصہ کا قاضی مقرر کیا گیا اور بزرگ قسطنطنیہ میں مفتی کے جلیل القدر منصب پر سرفراز کیا گیا جس کے نازک فرائض اس نے نہایت خوبی کے ساتھ انجام دئے۔ سلطان کبیرؒ سے اس کو فرائض روزانہ کے حساب سے وظیفہ ملتا تھا۔ ۸۶۷ھ مطابق ۱۴۶۵ء میں اس کا انتقال ہوا۔ امام فخر الدین رازی۔	کیفیت خصوص صبیہ

عدد سہیل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۷۵	عہد جدید (فارسی) انجیل کا مجموعہ ہے	..	مطبوعہ آہنیں۔
۷۶	جمل حاشیہ جلالین (عربی) چار جلدوں	شیخ سلیمان شبل۔ سلسلہ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔
۷۹	پیشکش ہے۔ اصل نام اسکا فتوحات الہیہ ایک نہایت مبسوط تفسیر کی حیثیت رکھتا ہے
۸۰	ایضاً جمل حاشیہ جلالین (عربی)	مطبوعہ ہند
۸۳	تفسیر مدارک الترمذی کا کل (۷ جلد عربی)	ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نسفی (از علماء ماوراء النہر) قلمی نسخہ۔ جلی ظم۔	..
۸۴	اگرچہ نئے پیمانے پر کثافت کو دیکھنا ہو تو اس کا مطالعہ کرو۔
۸۵
۸۶	ایضاً تفسیر مدارک الترمذی جلد اول (عربی)
۸۷	تفسیر القرآن مجہول الاسم (فارسی)
۸۸	مجموعہ رسائل متعلق تفسیر و قرأت اس مجموعہ میں مفصلہ ذیل رسائل ہیں :- (۱) مفصلہ جزیریہ مع شرح (علم قرأت) (۲) روضۃ الریان۔ سورہ ۱۱۱ کی تفسیر سوال و جواب ہے جس میں تفسیر کے متعلق کچھ باتیں
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	(۳) فوز الکبیر و فتح الخیرۃ شاہ ولی اللہ دہلوی۔ اصول تفسیر اور غرائب قرآن پر مشتمل ہے (۴) افادۃ الشیوخ بمقدار النسخ والنسوخ۔ از نواب عبدالحق صاحب خان۔ (۵) جلاء الاذهان فی علوم القرآن۔ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔	..	قلمی
۸۸	حاشیہ عصام الدین بریضی (دوبی)	..	مطبوعہ۔
۸۹	تفسیر لوان التشریل (فارسی) صوفیہ پیرائے کی تفسیر ہے۔ اہل تشیع کے مذہب پر لکھی گئی ہے۔
۹۰	ایضاً تفسیر لوان مع التشریل (عربی)
۹۱	تفسیر منظرہ (عربی) ایک مختصر جلد میں مؤلف مادہ تک کی تفسیر ہے۔ اسی قدر چھپی ہے۔ مصنف علامہ سنان کو سات جلدوں میں پورا کیا تھا جس میں قدمائے مفسرین کے اقوال نقل کر کے علاوہ نہایت لطیف تحقیقات لکھی ہیں۔ اہل تصوف کے مذاق کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ اپنے پیر طریقت میرزا منظر شہید کے نام سے اپنی اس تفسیر کو منسوب کیا ہے۔	قاضی سنان اللہ پانی پنی شیخ جلال الدین کبیر کی اولاد سے ہے جنکا سلسلہ نسب حضرت عثمان غلیفہ ثالث سے جاملتا ہے۔ اعمار سال کی عمر میں تمام علوم متناہر پر عبور حاصل کر لیا تھا۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کا عالم متبحر اور فہم اور اصول میں اس کو مجتہد کا درجہ حاصل تھا۔ کتب حدیث کی سند شاہ ولی اللہ دہلوی سے حاصل کی تھی۔ اس نے فقہ میں ایک بدو کتاب لکھی ہے۔ جس میں ہر ایک مسئلہ کا مآخذ اور آئمہ اربعہ کے مخارات اور دلائل کے علاوہ جو قول اسکے اپنے نزدیک اسے نقطہ اجتہاد سے اقوی معلوم ہوتا تھا اس پر تقریر کی ہے۔ میرزا منظر شہید آپ کے پیر طریقت ہیں۔ امداد آپ نے حقائق و معارف تصوف کے موضوع پر بھی متعدد رسالے لکھے ہیں۔ آپ کا مسلک ہمیشہ محققانہ رہا ہے۔ تفسیر زیادہ کتابیں مختلف مضامین پر لکھی ہیں جو سب کی نہایت مفید ہیں۔ ۱۲۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ قدیم

مسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۴	تفسیر روح البیان (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ مطلب دیالسی کا مجموعہ ہے۔ البتہ معلومات بڑھانے کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔	اسماعیل حنفی آفندی۔ علمائے سلطنت عثمانیہ میں سے ہے۔ اس نے تفسیر مذکورہ مطابقت ۱۱۱۵ھ میں تالیف کی	مطبوعہ مصر
۹۵	تفسیر بیضاوی کامل دو جلد (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱)	قاضی ناصر الدین بیضاوی (تفصیل کے لئے قلمی - خوشخط - دیکھو عدد مسلسل ۱)	قلمی - خوشخط -
۹۸	حاشیہ کشاف (عربی)	نام معلوم -	قلمی - نہایت باریک قلم نگاشت
۹۹	تفسیر بغوی جلد ثالث (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۵)	حسین بن مسعود القزازی البغوی (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۳۵)	پہلے لفظاً واولاً آخر قلمی سے نقل
۹۹ (ب)	تفسیر سورہ فاتحہ (فارسی) مصنف نامعلوم ہے۔ فاضل مصنف نے مکالمین و اعظا کا شوق (مصنف معارج البیوت) کی تفسیر سورہ فاتحہ کا انتخاب کیا ہے۔ آخر سے قدرے ناقص ہے۔	..	قلمی - نہایت باریک قلم نگاشت
۱۰۰	مجموعہ تفسیر سورہ یوسف (۲) مجموعہ ۱۱ مفصلہ ذیل رسائل پر مشتمل ہے۔ (۱) تفسیر سورہ یوسف مشہور جامع غزالی زبان (۲) تفسیر سورہ و الضحیٰ زبان فارسی (۳) کلمات یوسفی زبان فارسی - (۴) رسالہ و قد لوجود از مولوی عبید اللہ خاں مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی۔	..	قلمی - نہایت باریک قلم نگاشت
۱۰۱	تفسیر مجہول الاسم (عربی) سورہ مریم سے آخر سورہ صافات تک کی تفسیر ہے۔	نام معلوم الاسم	قلمی - نہایت باریک قلم نگاشت
۱۰۲	ایضاً تفسیر قرآن مجہول الاسم - (عربی) سورہ البقرہ سے لیکر آخر قرآن کریم تک کی تفسیر ہے	..	قلمی - نہایت باریک قلم نگاشت

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۱۰۳	حاشیہ تفسیر کشاف	مجمول الاسم	نہی۔ خوش طبع اور شاعرانہ
۱۰۴	تفسیر سواطع الالہام (عربی) مصنف علامہ نے حروف جملہ میں یا بالفاظ دیگر نقطہ عبادت میں تفسیر قرآن لکھنے کا التزام کیا ہے اور نہایت خوبی کے ساتھ اسکو انجام دیا ہے تمام لوازم تفسیر قرآن مثلاً شان نزول آیات تحقیق لغوی۔ ترکیب نحوی۔ لطائف علمیان قصص و احکام وغیرہ کو نظر رکھ کر تفسیر لکھی ہے بایں ہمہ ایک حرف منقوط اس میں نہیں ہے قابل قدر علمی کارنامہ ہے۔	علامہ فیضی۔ شیخ فیضی کا اصلی نام ابو القیض تھا جو کتبہ میں فیاضی کے نام سے مشہور ہوا۔ شیخ ابو الفضل کا بھائی اور اکبر بادشاہ کے صاحبزادے میں سے تھا۔ ۱۵۵۵ھ ہجری مطابق ۱۱۶۵ء میں پیدا ہوا۔ تاسیخ فلسفہ طلب اور انشا پر داری میں اسکا کوئی نظیر نہیں تھا۔ حسب روایت توفیق غزالی مشہدی کے انتقال کے بعد ملک الشعراء کا جلیل القدر خطاب فیضی کو دیا گیا جسے نظامی کے مقابلہ میں اس نے بھی ایک قصہ لکھا ہے جسکے ارکان مفصلہ ذیل ہیں :- (۱) مرکز ادوار (۲) سلیمان یوسفی (۳) نل دمن - (۴) ہفت کشور (۵) اکبر نامہ - نل دمن کا قصہ مجاہد اہارت سے ماخوذ ہے جس کو اس نے شہنشاہ اکبر کے حکم سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ فیضی غالباً ہندوستان کا پہلا مسلمان ہے جس نے ہندوؤں کے لٹریچر اور علوم کو حاصل کیا۔ شکریت کی کتابوں کو فارسی میں ترجمہ کرنے کے علاوہ اس نے بیروت اور ریاضی کی کچھ کتابیں عبرانی زبان سے ترجمہ کیں۔ اسکی ایک معرکہ الآراء تصنیف تفسیر سواطع الالہام ہے۔ اس نے ایک اور کتاب بھی اس صنعت میں لکھی ہے جسکا نام مواردا الکلم ہے فی الجملہ وہ اپنے عہد کا عالم فہم اور فاضل اجل تھا کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک سو ایک کتابیں مختلف مضامین پر لکھیں۔ وہ تہذیبوں کا معلم رہا ہے۔ اور بعض اوقات اسکو شاہی سفارت پر بھی مقرر کیا گیا۔ ۱۵۹۵ء میں ضیق النفس کی بیماری سے بمقام آگرہ اسکا انتقال ہوا۔	نہی۔ خوش طبع اور شاعرانہ مطبوعہ خوشحنا -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۵ ۱۱۲	تفسیر حقانی (اردو) آٹھ جلدوں میں چھپی ہے۔ زمانہ حال کی ضروریات کے موافق اچھی تفسیر ہے۔ مخالفین اسلام کے اکثر اعتراضات کا جواب لکھا ہے۔ جاہا سرید کے عقائد کی بھی جوہر لائل اسلام سے مخالف ہیں تردید کی ہے۔	مولوی عبدالحق دہلوی۔ چودھویں صدی کے علماء میں سے ہے۔ تفسیر حقانی کے علاوہ اور بھی کئی ایک کتابیں لکھی ہیں۔ حال میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ۔
۱۱۳	البيان فی علوم القرآن (اردو) تفسیر حقانی کے مقدمہ کے طور پر یہ کتاب لکھی ہے اتفاقاً فی علوم القرآن مصنفہ علامہ سید علی اور فواد الکبیر مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے مضامین کو جدید قالب میں ڈھال کر اردو لباس پہنایا ہے۔ اور عند الضرورة دوبارہ بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔ اردو زبان میں اپنے مضامین کی سحر کلامی آرا کا ہے۔ تفاسیر قرآن کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے اسکا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہو گا۔	" " "	ایضاً مطبوعہ۔
۱۱۴	نجوم الفرقان (فارسی)۔ یہ کتاب ادنیٰ زبیب عالمگیر کے مکتبہ جلوس مطابق ۱۲۹۶ء میں تصنیف کی گئی ہے الفاظ قرآن کریم کی ایک مبسوط اور جامع انڈیکس ہے جس کے ذریعہ ہر ایک لفظ کا محل وقوع نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتا ہے۔ کسی آیت قرآنی کا اگر ایک لفظ بھی یاد ہو۔ (چاہے وہ لفظ آیت مطلقہ کا پہلا لفظ ہو یا درمیانی یا آخری) اس انڈیکس کی مدد سے اس آیت کا محل وقوع بلا وقت و تورا دریافت ہو سکتا ہے۔ بہت ہی مفید اور کارآمد چیز ہے۔ اکثر اصحاب	مصطفیٰ خان بن محمد سعید۔ افغانوں میں ایک قوم کاسیوں کی ہے جو پہلے زمانوں میں کوہ کبیرہ (المعروف کوہ سلیمان) کے بعض حصوں میں آباد تھی۔ اور اس وقت کوئٹہ (پشتون) کے گرد و نواح میں آباد ہے۔ یہ شخص اس قوم کا ایک معزز فرد ہے۔ جو ادنیٰ زبیب کے عہد میں ایک جلیل القدر عہدے پر ممتاز تھا۔	تالیف

مسلل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	<p>معلوم ہو گا کہ جرمن مستشرقین نے ۱۸۴۲ء میں ایک قرآن شریف طبع کیا ہے۔ اور اس کے آخر میں نجوم الفرقان کے نام سے ایک انڈیکس چھاپی ہے جس کا مرتب کرنا ایک عظیم الشان کارنامہ خیال کیا گیا تھا اور یقین کیا جاتا تھا کہ ایسی مبسوط اور جامع انڈیکس کا اس خوبی کے ساتھ مرتب کرنا نہایت ہی محنت اور عرق ریزی کا کام ہے۔ جو جرمنی کے اولوالعزم مستشرقین کی قسمت میں ہی لکھا تھا۔ لیکن اس کتاب کو دیکھ کر یہ رائے بدلتی پڑتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ اس علمی کارنامے کا ہیرو و راصل ایک افغان ہے اور جرمنی کا مطبوعہ نجوم الفرقان اسی نسخے کی ایک اصلاح یافتہ صورت ہے۔ بے شک اس قلمی نسخے میں چند ایک خفیف فروگزاشتیں پائی جاتی ہیں لیکن اگر سب کو مد نظر رکھا جائے کہ وہ سترہویں صدی عیسوی کی تصنیف ہے جبکہ زمانہ اپنے موجودہ معراج کمال سے تین صدیاں پیچھے تھا تو اس امر کے تسلیم کرنے سے جارہ نہیں تھا کہ ایسی فروگزاشتوں کا رہجانا اگر میر تھا۔ اور انکی اصلاح مرد اعصار اور مساحت احوال و ترقی معیار پر منحصر تھی کہ ترک الاول للآخر ایک مثل مشہور ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہیے کہ الفضل للمتقدم۔ بااں ہر بعض وجہ سے اس قلمی نسخے کو نمایاں فوقیت حاصل ہے مثلاً جرمنی کی مطبوعہ انڈیکس میں الفاظ کا مادہ لے کر اسکے تمام مشتقات اسی ایک</p>		

جلد اول	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	مادے کے تحت میں ذکر کئے ہیں جیسے عربی کی زبان اور گرامر کی معتد بہ واقفیت ضروری ہے۔ برخلاف اسکے اس قلمی نسخے سے وہ شخص بھی پورا استفادہ کر سکتا ہے جو عربی زبان سے ناواقف محض ہو۔ (جرمنی کا مطبوعہ قرآن شریف بھی کتب خانہ ہدایہ میں موجود ہے)		
۱۱۵	تفسیر سورۃ الصفا (ہندی) مع الدین تاجی ایک نابینا ساکن تخت ہزارہ نے ۱۲۰۶ھ ہجری میں زبان ہندی منظوم کی۔ اسکا مآخذ پشتو زبان کی ایک تفسیر ہے جس کو غلام محمد خان افغان نے تصنیف کیا تھا۔	معز الدین	قلمی خوش خط بدردہ اوسط
۱۱۶	تفسیر موضع القرآن (اردو) نہایت ہی محقق ہے۔ ترجمے کے علاوہ صرف چند ایک تشریحی نوٹ لکھے ہیں۔	شاہ عبدالقادر دہلوی۔ مولانا شاہ عبدالغفر	مطبوعہ۔
۱۱۷	تفسیر معنی نصف اول (فارسی)۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۴)	
۱۱۸	تفسیر بیان القرآن (اردو)۔ عالمانہ مذاق پر متوسط ضخامت کی تفسیر ہے۔ تمام لوازم تفسیر پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ مبتدیوں کے لئے بھی اسکا مطالعہ مفید ہے	مولوی محمد اشرف علی نقوی۔ چودھویں صدی کے علما میں سے ہے۔ ابھی تک زندہ ہے علم تفسیر و حدیث و فقہ کا متبحر محقق عالم ہے تفسیر کے علاوہ اس نے بہت سی مفید تصنیفیں کی ہیں۔ اسکا انداز اکثر حقائق ہوتا ہے۔ نہایت متقی اور دیندار شخص ہے اور نہایت مؤثر و عطا ہوتا ہے۔	قلمی خوش خط بدردہ اوسط۔
۱۱۹	تفسیر القرآن۔ سربید۔ (اردو) فلسفیانہ مذاق پر لکھی گئی ہے۔ اکثر خوارق عادت اور امور عالم غیب کی نہایت دورا ذکر نامور ہیں۔	سربید۔ اکوڑ برٹش کونسل کے ایک سادات کے خاندان میں پیدا ہوا۔ فارسی عربی کی ادبی کتاب پڑھ کر علم ریاضی اور طب کی تحصیل پر مائل ہوا اور	مطبوعہ۔

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تفسیر ہے جو آٹھ حصوں پر مشتمل ہے۔	<p>ہر دو فزون میں معتد بہ واقفیت حاصل کی۔ اٹھارہ انیس برس کی عمر میں پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور ۱۳۳۵ء میں کشتی اگرہ کا نائب منشی مقرر ہوا اس اثنا میں اس نے ترتیب و فز کا ایک دستو العمل بنایا اور قوانین دیوانی کا ایک خلاصہ تیار کیا جو امیدوارانِ منصفی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اسکے صلے میں وہ سال ۱۳۵۷ء میں بین پوری کا منصف مقرر ہوا۔ بحالت منصفی اس نے نہایت محنت سے آثار العنا و بدلتا کی تالیف بجزو لکھی اور آئین اکبری کی تصحیح کی۔ قدر کے زمانے میں بہت سے یورپین مردوں اور عورتوں کی جان بچائی اور دوبارہ انگریزی تسلط کے بعد بجزو ہی ایک ایسا ضلع تھا جو سید کی کوششوں کی بدولت عو اتب قدر سے محفوظ رہا۔ اس ہنگامہ کے بعد سید مسلمانوں کی ترقی سے اس قدر مایوس ہو گئے تھے کہ انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن پھر اس نے قومی خدمت کو اسپر ترجیح دی اور سہ تین مسلمانوں کے بیدار کرنے پر توجہ کی۔ مذہب اسلام کی نسبت اہل یورپ کی بدگمانیوں کو رفع کرنے کی غرض سے اس نے بہت بڑے پیمانے پر بائبل کی تفسیر لکھنی شروع کی جس کے لئے عربی اور عبرانی جانتے عالموں کو نوکر رکھا اور اسکی دو بڑی طبلیں شائع کیں لیکن پاک کی عدم قدر دانی کی وجہ سے اس خیال کو ترک کرنا پڑا۔ ۱۳۵۷ء میں ڈاکٹر ہنٹر نے مسلمانوں کے مذہبی خیالات پر ایک کتاب شائع کی جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ</p>	

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>مسلمان انگریزوں کے برخلاف جہاد کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ سیرید نے اسپرہایت قابلیت کے ساتھ تنقید لکھی جو پانچویں کے پیرچوں میں شائع ہوئی رہی۔ اس نے علیگڑھ سائنٹفک سوسائٹی کے نام سے ایک مجلس قائم کی جس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ انگریزوں اور ہندوستان میں میل جول پیدا ہو اور علوم و فنون کی قابل قدر تصنیفات انگریزی سے اردو میں ترجمہ کی جائیں۔ ۱۸۶۶ء میں اس نے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے نام سے ایک اور انجمن قائم کی جس کا مدعا یہ تھا کہ ہندوستان کے حالات اور معاملات کی صحیح اطلاعات پارلیمنٹ تک پہنچائی جائیں الغرض ۱۸۸۵ء تک وہ برابر ایسی تدبیروں میں سرگرم رہا جن سے ملک اور قوم کی دنیاوی فلاح و بہبود متصور تھی۔ مگر وہ خوب جانتا تھا کہ جتنا تک مسلمانوں میں مغربی تعلیم کی اشاعت نہیں ہوگی ان کی ترقی ممکن ہے۔ اس نے بذات خود انگلستان میں جا کر سترہ مہینے تک وہاں قیام کیا اور وہاں کے طریقہ تعلیم و تربیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اسی نوزیر علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈالی۔ ساتھ ہی محمدن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی جس نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم کا عمل ڈال دیا۔</p> <p>سیرید نے ولایت جاگر ایک اور کام کیا۔ سر ولیم میونسپل اس حضرت علیہ السلام کی ملاحظہ شائع کی تھی جس میں اسلام اور باقی اسلام پر بحث نکتہ چینی کی گئی تھی۔ سیرید نے برٹش میوزیم کی نایاب کتابوں کی مدد سے کتاب مذکور پر ایک ناقدانہ تبصرہ لکھا اور اسکا انگریزی ترجمہ</p>	

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		<p>انگلستان ہی میں شائع کیا۔ یہ تبصرہ خطبات احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور نہایت ہی محققانہ طرز پر لکھا گیا ہے۔ سسرید جانتا تھا کہ جو لوگ انگریزی تعلیم پاتے ہیں انکے اسلامی عقائد متزلزل ہو جاتے ہیں اس نے تہذیب الاخلاق کے نام سے ایک موقت الشیوخ رسالہ جاری کیا جس میں دوسرے فاضلانہ مضامین شائع ہونے کے علاوہ ان شبہات کا جواب بھی لکھا جاتا تھا جو سائنس کے رُوسے احوال اسلام پر وارد ہوتے تھے۔ اسی غرض سے اس قرآن کریم کی بھی تفسیر لکھی۔ یہ دوسرا سوال ہے کہ اس تفسیر کے لکھنے سے وہ کہاں تک اس مقصد میں کامیاب ہوئے اور اسکی ناہیلات اور تو جہیں کہاں تک حقیقت اور واقعیت پر مبنی ہیں۔</p> <p>۱۸۸۸ء میں سسرید کو ستارہ ہند کے جلیل القدر خطابت سرفراز کیا گیا۔ اور ۱۸۸۹ء میں ایڈنبرا کی یونیورسٹی سے بحیثیت ایک اعلیٰ مصنف اور عالمی علوم ہونے کے ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری عطا کی گئی۔</p> <p>۲۷ مارچ ۱۸۹۵ء کو سسرید نے داعی اجل کو لبیک کہا کہ اس دار فانی کو الوداع کہا۔</p> <p>انف ش سسرید کی جملہ تصنیفات جنکا ذکر یہاں کیا گیا ہے مکتبہ ہذا کے شعبہ کتب اردو میں موجود ہیں۔</p>	
۱۲۸	تحریر فی اصول التفسیر (اردو) جن مولانا سسرید اپنی تفسیر لکھی ہے اُنکا بیان ہے	سسرید احمد خان (تفصیل کے لئے دیکھو عدد سلسل ۱۲۰)	مطبوعہ -
۱۲۹	اعجاز التفسیر (اردو) قرآن کریم کے کلمات اور خوبیوں کو نہایت عمدہ طور پر بیان کیا ہے۔	خلیفہ محمد حسن وزیر ریاست پشاور۔	مطبوعہ -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۰ تفہیم ۱۳۳	التفسیر فتح البیان عربی مسموع ہے لیکن بہت کمایا ہے۔ صحابہ اور تابعین اور قدامت مفسرین کے اقوال کو بالاستیعاب بیان کیا ہے۔ طبقہ حاضرہ کے اہل حدیث اس کو عظیم التفسیر خیال کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ مجموعہ روایات سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ کسی مکتبہ الآراء مسئلہ کے متعلق محققانہ بحث نہیں لکھی ہے۔	نواب صدیق حسن خان بنو سہرنگیم صاحب والیہ ریاست بھوپال۔ اصل میں فتوح کا ہاشمندی ہے۔ پھیلی مدی میں ہندوستان کا ایک کثیر التصانیف علامہ گزرا ہے۔ ۱۳۲۵ء میں پیدا ہوا۔ پانچ سال کی عمر میں باپ کا سایہ سرسے اٹھ گیا۔ آغاز شباب اورگی میں بسر کیا۔ یہ ایک دن بسے۔ اور ۱۳۶۹ء میں مفتی عبداللہ خان الملقب صدرا الصدور بہادر کی خدمت میں بمقام دہلی حاضر ہوا۔ نصاب مروجہ پر عبور کیا اور جملہ علوم متداولہ میں معتد بہ واقفیت حاصل کی۔ حدیث کی سند متدرجہ و شایع سے حاصل کی۔ جن میں سے زیادہ اہم شیخ ابو الفضل عبدالحق بن الشیخ فضل اللہ الحدیث ذیل کے مخطوط کا نام ہے جو علامہ شاکانی یمنی کا شاگرد ہے۔ یہ سند اسکو ۱۲۰۵ھ میں دی گئی۔ اسکے بعد بچا یک اسکا دل معقولات اور دیگر علوم پر توجہ سرد ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو بہترین کتاب العبر اور حدیث نبوی کی خدمت میں مشغول کیا۔ اگرچہ دوسرے مضامین پر بھی تھوڑا بہت لکھا اور اسکی تصنیفات کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔ لیکن اسکی اکثر تصنیفات علم حدیث سے تعلق رکھتی ہیں۔ قرآن کریم کی ایک مسموعہ تفسیر فتح البیان عربی میں۔ اور دوسری ترجمانی القرآن اردو میں لکھی ہے۔ وہ اکثر مسائل میں علامہ شاکانی کے نقش قدم پر چلتا ہے اور اپنی تالیفات میں کثرت سے اسکے اقوال کو اپنے لئے اُمو ٹھاتا ہے۔ اسکی تفسیریں اقوال سلف کی جماعت ضرور ہیں لیکن تحقیق و تنقید سے دو ہیں بہت مجموعی ایک غافل بالحدیث کے لئے	مسموعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اسکی تصنیفات نہایت سفید ثابت ہو سکتی ہیں فارسی میں اسکا ایک دیوان ہے جسکی ہر ایک غزل اتنے سنت کا سبق دیتی ہے۔ - ۱۲۸۶ء	
		میں والیہ بھوپال شاہجہان بیگم کے ساتھ اسکی شادی ہوئی۔ اور ذاب والا جاہ اسیر الملک کے خطاب سے سرفراز ہو کر پچاس ہزار سالانہ آمدنی کی جاگیر اسکے لئے مقرر کی گئی۔ لیکن یہ دنیاوی مناصب اسکے حق میں مشاغل علمی کے موانع بنائے نہیں ہوئے۔ اور مرتے دم تک اسکا یہی مشغلہ رہا۔ - ۱۳۰۶ء	
۱۳۴۴	احسن التفاسیر کامل (اردو) اردو تفسیروں میں سب سے اچھی تفسیر ہے۔ سات جلدوں پر مشتمل ہے۔	سید احمد حسن صاحب وظیفہ خواہ سرکار حیدر آباد دکن	مطبوعہ
۱۴۲۱	تفسیر نجاتیہ البرہان (اردو) مختصر طور پر فلسفیانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	" "	"
۱۴۲۲	انجیل برنباس کا اردو ترجمہ (اردو) یہ وہ انجیل ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ظہور کی پیشین گوئی نہایت صاف الفاظ میں لکھی ہیں۔ اس انجیل کے مسلمانوں کے ہاتھ آنے کا حال کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے۔	" "	مطبوعہ اخبار وطن لاہور
۱۴۴۴	تفسیر خازن (عربی) سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کا اصلی نام لبالب التاویل فی معانی التنزیل ہے۔ اسکی خصوصیتیں حسب ذیل ہیں:- (۱) روایات کی صحت کا التزام ہے اور ہر ایک حدیث کا مخرج لکھا ہے۔ ہر ایک آیت قرآنی کے متعلق جتنی صحیح حدیثیں مل سکی ہیں لکھی ہیں	علی بن محمد بغدادی الصوفی المعروف بالناظر مصنف علام کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ صنعتیہ صنایع کا کمال معلوم ہو سکتا ہے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس کا مصنف نہایت محقق عالم متبحر ہے۔ - ۳۵۰ء مطابق ۱۳۳۳ء میں اس نے یہ تفسیر تالیف کی۔	مطبوعہ مصر۔ کا فذر و غر مشرق خامشہ پر تفسیر عالم التنزیل ہے۔

اعداد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۲) احکام شرعیہ کے متعلق نہایت مبسوط بحث کی ہے اور ہر ایک امام کا قول اور اسکے دلائل کے نقل کیا ہے۔ (۳) قصص متعلقہ قرآن کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (۴) تمام وہ مکتوبات و مسائل جہاں علم فقہیہ نے روش کھاتے ہیں ان کو نہایت محققانہ طرز پر بیان کیا ہے۔ (۵) ایچازا و رابطہ دونوں عیوب اس میں نہیں ہیں۔ فی الجملہ بہت مجموعی ایک بہترین تفسیر ہے۔		
۱۵۱ فہرست ۱۵۴	تفسیر محمد عبیدہ مصری (طبی انہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے۔ ایک مبسوط تفسیر ہے جس میں زمانہ حال کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے قابل قدر تالیف ہے۔ کتب خانہ نہا میں اسکی طرف چار جلدیں موجود ہیں۔	مفتی محمد عبیدہ مصری۔ چودہویں صدی کا نہایت ہی متبحر اور محقق عالم ہے۔ مصر کی مشہور یونیورسٹی جامعہ ازہر کے نصاب کو اسی نے ضروریات زمانہ کے مطابق تبدیل کر کے علوم جدیدہ کو اس میں داخل کیا۔ وہ مصر کے محکمہ اعلیٰ قاضی تھا۔ حال ہی میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر۔ چھپائی بغایت نفیس۔
۱۵۵	جواہر التفسیر دفا سی ابوالفضل ایک نئے طرز پر لکھی گئی ہے (جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے) صرف پہلے دس بیچاروں کی تفسیر ہے۔	علامہ عبداللہ بن خا جہ۔ شیراز کے علماء میں سے ہے۔	قلمی خوش خط و خط نسخ جلد ضخیم نویں صدی ہجری کا خلاصہ ہوتا ہے۔
۱۵۶	ارض القرآن (ہر دو حصہ اردو) عاد اور ثور وغیرہ اقوام قدیمہ کی معاشرت اور تمدن کا حال معلوم کرنا چاہو تو یہ کتاب پڑھو۔ محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	سید ایمان ندوی۔	مطبوعہ۔

علم حدیث

احکام شرعیہ کی بنا پر سلف اور خصوصاً قرآن اولیٰ میں محض نقل پر رکھی گئی تھی اور اس لئے نبی کریم ﷺ کے اقوال اور افعال کی تحقیق کرنا دین اسلام کا رکن اہم اور مجزواً عظیم تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ صحابہ اور تابعین کے زمانے میں ناقلاً حدیث کا حال اُن کے اہل بلد کو اچھی طرح معلوم تھا۔ بعض اُن میں سے حجاز کے رہنے والے تھے۔ کچھ عراق کے باشندے تھے۔ بعض کا سکن شام اور مصر تھا۔ لیکن بہر حال وہ معروف اشخاص تھے اہل حجاز کا اسناد سب سے اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے اور صحت میں کوئی دوسرا اسناد اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ امام مالکؒ سب سے پہلا شخص ہے جس نے اُن تمام صحیح حدیثوں کو جو احکام شرعیہ کا مأخذ تھیں ابواب اور فصول کے تحت میں لاکر ایک کتاب کی شکل میں ردوٰن کیا۔ امام مالکؒ کی یہ کتاب جو موٹا کے نام سے مشہور ہے احادیث احکام تک محدود ہے اور اکثر وہی حدیثیں اس میں لکھی ہیں جو حجاز کے اسناد سے مروی اور منقول ہیں۔ اس کے بعد اپنے عصر کے امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری پیدا ہوئے۔ جنہوں نے حجاز اور عراق اور شام کے مختلف اسنادوں کو جمع کیا اور مضمون کتاب کو نہایت وسعت دی۔ چنانچہ سیرۃ و تاریخ عقائد و اخلاق۔ تعبیر خواب اور تفسیر قرآن۔ الغرض جس عنوان کے متعلق کوئی بھی حدیث صحیح ملے گی ہے اُن سب کے لئے جدا گانہ اور مستقل ابواب قائم کئے۔ اور ایک ایسی جامع صحیح مرتب کی جس کی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ امام مسلم نے بھی اس کا نتیجہ کیا اور تکرار احادیث کو حذف کر کے مختلف اسنادوں کو ایک ہی جگہ جمع کیا۔ اور اگرچہ حسن ترتیب کے لحاظ سے بعض علماء نے اس کو بخاری کی جامع صحیح پر ترجیح دی ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ صحت اسناد اور مضامین متنوع کی جامعیت کی حیثیت سے بخاری کی کتاب اول درجہ پر ہے۔ تیسرا طبقہ ابو داؤد سجستانی۔ ابو یحییٰ ترمذی اور ابو عبد الرحمن نسائی کا ہے۔ جنہوں نے بخاری اور مسلم کی نسبت تنقید حدیث میں کم تشدد کیا لیکن کسی متروک سہل حدیث کو اپنی کتابوں میں جگہ نہیں دی۔ بہر حال مذکورہ بالا چھ کتابیں علم حدیث کی اہمات ہیں۔ اور کوئی دوسری کتاب اُن کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ یہی کتابیں ہیں جو تمام اسلامی دنیا میں اُن پر اعتماد کیا جاتا ہے اور صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بعض لوگ موٹا کی جگہ ابن ماجہ کو صحاح میں شمار کرتے ہیں لیکن یہ اُن کی فاضل غلطی ہے۔

سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۷	مشارق الانوار (عربی مع ترجمہ اردو) - صحیحین میں سے قولی احادیث چن کر جمع کی ہیں۔ مولوی خرم علی نے جو مولوی اسماعیل شہید کا شاگرد و رفیق ہے اس کا ترجمہ لکھا ہے۔ ہر ایک حدیث کے ساتھ ترجمے کے علاوہ کچھ تشریح بھی کی ہے۔ دو ہزار دو سو چھیالیس (۲۲۴۶) حیشوں پر مشتمل ہے۔	رضی الدین حسن بن محمد صاغانی - صاغان (مغرب چاغان) ایک گائوں کا نام جو مرو کے مضافات میں سے ہے۔ فقہ حدیث اور لغت میں مہارت تاتر رکھتا تھا۔ دیگر علوم میں بھی اس کو کافی دستگاہ حاصل تھی۔ ۵۷۳ھ میں پیدا ہوا۔ اپنے والد سے تحصیل علوم کی اور بغداد میں جا کر لٹروں و دہاں مقیم رہا۔ ۵۸۳ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں بمقام بغداد اس کا انتقال ہوا اور اس کی وصیت کے مطابق اس کی نعش کو کتب خانہ میں لے جا کر دفن کیا۔ اس نے احادیث موضوعہ کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے جس میں ابن جوزی اور سجد الدین فیروز آبادی کی طرح تشدد سے کام لیا ہے۔ کتاب الثوار و - مجمع الجوین - العباب (سرمد در علم لغت) - مشارق الانوار مصباح اللہ (علم حدیث) شرح مجمع بخاری - کتاب العود من ذرا السحابہ فی وفيات الصحابہ وغیرہ اس کی تصنیفیں وہ اپنے زمانے میں لغت کا امام مانا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ مذہب حنفی رکھتا تھا اور اس کا مولد لاہور ہے۔ اصل کے اعتبار سے صاغانی کہلاتا ہے۔	ملفوظ -
۱۵۸	مجمع البحار کامل مع تذیل (عربی) کتب حدیث کی اصل لغات اور مواضع مشککہ کی توضیح کے لئے بے نظیر کتاب ہے۔ ابہار ابن اثیر جزیری کے طرز پر لکھی گئی ہے۔	شیخ محمد طاهر صدیقی فتنی (سندھی) اپنے عہد میں ہندوستان کا رئیس الحدیث تھا۔ صوبہ گجرات کے قصبہ پٹن میں پیدا ہوا۔ قوم کا بوہرہ تھا جو صوبہ سندھ کی ایک مشہور تجارت پیشہ قوم ہے۔ اپنے وطن میں علوم متداولہ کی تحصیل کی۔ اسکے بعد عربی شریعت کا سفر کیا اور مدت دراز تک وہاں رہ کر وہاں کے علماء اعلام اور مشائخ عظام سے استفادہ کیا خصوصاً علی متقی سے بہت کچھ فہم حاصل کیا۔ اپنے وطن میں ابہر کر علم حدیث	قلمی - خوش خط - ایک قلم مصنف مشہور - نتائج میں بمقام کشمیر لکھی گئی۔

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۵۹	کرمانی شرح بخاری (عربی) اصل طلب مقامات میں ہر ایک ضروری پہلو پر اعتدال کو ملحوظ رکھ کر بحث کی ہے۔ ۵۷۷ھ میں تالیف کی گئی۔ اصلی نام "الکواکب الداری فی شرح البخاری" ہے۔	شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی۔ ۴۹۶ھ مطابق ۱۱۰۳ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	اور دیگر علوم شرعیہ کی تدریس و تلقین میں مشغول رہا اور نہایت مفید تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ مجمع البحار حدیث نبوی کے غرائب الفاظ کیلئے عظیم المثل کتاب ہے۔ المعنی (ضبط اسماء الرجال) اور تذکرۃ الموضوعات وغیرہ اپنے موضوع پر اسکی نہایت معتقدانہ تالیفات ہیں۔ ۵۷۷ھ مطابق ۱۱۰۳ء اور بقول بعض ۵۸۱ھ میں اجمین کے اطراف میں جبکہ وہ ایک بدعت منائے کی کوشش میں معروف تھے شہید کئے گئے۔
۱۶۰	سنن ابی داؤد۔ (عربی) صحیح ستہ میں داخل ہے۔ اکثر ائمہ اصرار کے مذہب فقہیہ کا ماخذ یہی کتاب ہے۔	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث الازدی ہجرتی علم حدیث کے اکابر حفاظ میں سے ہے۔ محل نشا کا خوب ماہر تھا۔ عبادت اور تقویٰ میں اپنے اقوان سے ممتاز تھا۔ اُس وقت کی اسلامی دنیا میں جتنی حدیث کی مشہور روایات ہیں تھیں سب میں جاگرا استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ پانچ لاکھ حدیثیں اسکو یاد ہو گئیں۔ اسکی کتاب سنن ابی داؤد اس مجموعہ احادیث کا لپ لپا ہوا اور چار ہزار آدھ سو حدیثوں پر مشتمل ہے۔ ان میں کوئی حدیث متروک العمل نہیں ہے۔ اس نے اپنی تصنیف امام احمد بن حنبل کو دکھائی تو انہوں نے اسکو نہایت پسند کیا۔ اسکی عمر کا اکثر حصہ بصرہ میں گذرا۔ ۲۵۷ھ آپکا سن ولادت تھا اور ۳۲۸ھ مطابق ۹۴۰ء میں آپکا انتقال ہوا ہے۔	قلی بخط مختلف۔ جلد نہایت ضخیم ہے۔
۱۶۱	ایضا سنن ابی داؤد (عربی)		قلی۔

تعداد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۳	حجۃ اللہ البالغہ (عربی) - حدیث نبوی کی حکمت اور فلاسفی کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔ خصوصاً کتاب کا پہلا حصہ نہایت ہی اعلیٰ فلسفیانہ مضامین پر مشتمل ہے لیکن دقیق ہے۔ نہایت ہی محرکہ الآثار تصنیف ہے۔	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی - پورا نام اس طرح ہے: ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم - آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق اعظم سے جا ملتا ہے۔ ہم شوال ۱۲۱۱ھ کو بمقام وہلی پیدا ہوئے۔ اکثر کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار سے پڑیں۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد بارہ برس تک تدریس میں مشغول رہے۔ ۱۲۳۵ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ دو برس تک حرمین شریفین میں قیام کیا۔ شیخ ابو طاہر مدنی اور دیگر ائمہ حرمین سے حدیث کی تکمیل کی۔ ۱۲۴۵ھ میں اپنے وطن مالوٹ کو تشریف لائے اور افادۂ ظاہر و باطن میں آخر عمر تک مصروف علمی زندگی میں ان کو جو مراحل پیش آئے اسکی تفصیل خود شاہ صاحب کے الفاظ میں حسب ذیل ہے: "انما سبب اربعہ کی تصنیفات کو بنظر غور و معائنہ مطالعہ کرتے اور ان کے اہل کو ناقذانہ نگاہوں سے جانچنے کے بعد فقہاء محدثین کا مسلک پسند آیا۔ (۱۲) احادیث نبویہ کے اسرار اور احکام شرعیہ کے مصالح و حکم اور تشریف و تزیین کی لہجہ پر قلم اٹھایا جو ایک اچھوٹا اور نہایت ہی قابل قدر محرکہ الآثار مضمون ہے۔ اس سے پہلے کسی نے اس ضمن کی کما حقہ تدوین نہیں کی تھی۔ اگر ہمیں اس میں شک ہے تو شیخ غزالدین جیسے علما کو دیکھئے جس نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے لیکن اسکا حق ادا کرنا تو درکنار اسکے عشر عشر تک نہیں پہنچ سکے۔ (حجۃ اللہ البالغہ اس موضوع پر شاہ صاحب کی نہایت ہی گرانقدر تصنیف ہے) (۱۳) اس دورہ زمانہ میں	مطبوعہ ہند۔ نوخطا و صحیح نسخہ۔

جلد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>سلوک راہ تصوف کے جس اصول پر کار بند ہونا منظور حق تعالیٰ و تقدس تھا اور جب کا مجھ کا لہا ہا ہوا ہے۔ میں نے سمجھا اور الطاف القدس میں ان کو قلمبند کیا ہے۔ (۴) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مفہوم کو اسکی تحریفات اور زوائد محقق سے پاک کرنا اور تمام اختلافات کے لئے جو عقائد اور اعمال میں اس وقت تک واقع ہوئے ہیں ایک میزان اور معیار مقرر کرنا جسکی بدولت ہر ایک اختلافی مسئلہ میں حق بات دریافت ہو سکے ایسے علوم ہیں جو مجہد سے پہلے کسی پر فائز نہیں ہوئے (الانصاف فی بیان سبب الاختلاف) شافعی کی تصنیفات میں سے اسکی تصدیق کے لئے کافی ہے) (۵) علم تاویل الاحادیث (اس سے تعبیر خواب کا علم مراد نہیں ہے) جو ایک نہایت دقیق علم ہے اس کو ایک فن کی شکل میں مدون کرنا اور قصص انبیاء میں سے ہر ایک واقعہ کو اس پر منطبق کرنا بھی میرا ہی حصہ تھا۔ (اس موضوع پر شاہ صاحب نے ایک مقل کتاب تاویل الاحادیث کے نام سے لکھی ہے جو چھپی ہوئی ہل سکتی ہے) حجتہ اللہ البالغہ۔ از آتہ الخلفاء عن خلافتہ الخلفاء۔ موسیٰ و صفیٰ شرح مؤطا۔ قورالکبیر۔ القول الجلیل۔ سمعات الطاف القدس۔ تاویل الاحادیث۔ انصاف تعلیمات الہیہ وغیرہ شاہ صاحب کی وہ تہ ثانی ہیں جو کبھی زمانے کی آنکھیں اسکی نظیر سے منظور نہیں ہوئیں۔ ۱۱۶۷ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔</p>	<p>مطبوعہ۔ ناتمام نسخہ ہے۔</p>
۱۹۳	شرح اربعہ ترمذی جلد اول (عربی)۔	مطبوعہ۔ ناتمام نسخہ ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۴	سنن ابن ماجہ (عربی) - بعض لوگ اس کو صحاح ستہ میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس میں ضعیف الاسناد اور متروک حدیثیں موجود ہیں۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اس میں موقوفات تک سے اخرازی نہیں کیا ہے۔ اس لئے اس کو صحاح ستہ کی چھٹی کتاب شمار کرنا سخت غلطی ہے (ملاحظہ ہو تہذیبی نوٹ علم حدیث)	ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوينی - علم حدیث کا عالم مقدر ہے۔ علوم حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتا تھا۔ حدیث کی طلب میں عراق عرب - بغداد - حجاز - شام - اور مصر کا سفر کیا۔ (قزوين عراق عجم کا ایک مشہور شہر ہے) قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔ ولادت ۱۹۰ھ انتقال ۲۴۱ھ مطابق ۸۵۵ء۔	مطبوعہ۔
۱۶۵	المستطاب من اخبار المصطفیٰ (عربی) احکام کے متعلق صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے	علامہ محمد الدین ابن تیمیہ حرانی - پورا نام اسطر ہے :- احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ حرانی۔ حران میں جو شام کا ایک شہر ہے ۷۲۸ھ میں پیدا ہوئے۔ دس گیارہ برس کی عمر میں علوم ضروریہ سے فراغت حاصل کی۔ ابھی سترہ برس کے فوجان تھے کہ لوگ ان سے فتوے لینے لگے۔ اسی زمانہ میں تصنیف و تالیف شروع کی اور ایسے باب کی کتابیں لکھیں کہ تمام مہجر علماء حریت میں رہ گئے۔ علامہ ابن تیمیہ بہت بڑے محدث اور ساتھ ہی اعلیٰ درجہ کے فلاسفہ تھے۔ انہوں نے علم کلام میں کمال حاصل کیا اور جتنے طریقے تفرق تھے سب پر محققانہ نظر ڈالی۔ انشاء کے ان مسائل پر جو عام طور پر مسلم چلے آتے تھے نہایت آزادی کے ساتھ حکمہ چینی کی۔ علماء اسکے مخالف ہو گئے اور ان کے قتل کے فتوے لکھے۔ بادشاہ نے علامہ موصوف کو بلایا لیکن انہوں نے شاہی جاہ جلال کی مطلق پروانہ کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو جلاوطن کر کے مصر بھیجا۔ اور دو سال تک قید خانے میں رکھا۔ ۷۹۹ھ میں جب تاناریوں نے بلاد شام کا رخ کیا تو علامہ مدح نے دار عظمیٰ مجاہد کی حیثیت اختیار کی۔	مطبوعہ بخار خٹا

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		اور انہی کی تحریک و تجدید کی بدولت مسلمانین اور امرائے اسلام میں غیرت اور بہتت پیدا ہوئی اور نہایت پافشاری کے ساتھ شمشیر تار کے سامنے سینہ سپر ہوئے۔ علامہ موصوف چند سال تک متواتر اسی قسم کی کوششوں میں مصروف رہے اور خود بھی کئی ایک معرکوں میں شریک ہوئے۔ ان کی زندگی کے حالات نہایت دلچسپ ہیں اور اس قسم کی حیرت انگیز آزادی و دلیری۔ حق گوئی اور اخلاص سے معمور ہیں جس کی مثالیں دنیا میں بہت کم ملتی ہیں۔ آپ کی ذہانت۔ تبحر علمی و قوتِ حافظہ اور وسعتِ نظر حقیقت میں فوق الفطرت تھی۔ تصنیف کا روزانہ اوسط تیس چالیس صفحے سے کم نہ تھا۔ جو تصنیف ہوتی تھی بالکل مجتہدانہ انداز پر ہوتی تھی۔ تصنیفات کی تعداد پانسو کے قریب سنہ ۱۳۲۰ھ - تطبیق العقل و النقل اسکی محرکۃ تصنیفات میں سے ہیں۔ علامہ ابن رجب نے دو جلدوں میں ان کی سوانح عمری لکھی ہے یہ سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق سنہ ۱۳۲۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۹۵ (ب)	چیل حدیث آملی (عربی) زہد اور معرفت انہی کے متعلق حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور بقدر ضرورت ہر ایک حدیث کی شرح بھی لکھی ہے۔	مولانا شیخ بہاؤ الدین آملی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ (ب) ۱۲۵)	غلی۔ خوشنود
۱۹۶	کشف الغم عن جمیع الامتہ (عربی) اہل علم و کرام نے یہ کوشش کی ہے کہ جتنی صحیح حدیثیں متفرق طور پر کتب صحاح میں پائی گئی ہیں ان سب کو ایک جگہ لکھ دیا جائے۔ تیسرے الوصول جامع الصغیر سیوطی بیسکویۃ المصابیح اسی قسم کی کتاب میں ہیں۔ کشف الغم	شیخ محمد الوہاب شحاتی - قسطنطنیہ (پورٹا قاہرہ) کا نام ہے) کا ایک مشہور عالم حدیث۔ صوفی اور صاحبِ طریقت ہے جس کو آغاز شباب ہی میں شہرت حاصل ہوئی۔ وہ ایک کثیر التذاتیف علامہ ہے اور اسکی اکثر کتابیں فقہ کے مضامین پر تھیں۔ لکھنے پر تھیں۔ ابتدا میں اسکی	مطبوعہ مصر

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
	جامعیت کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے لیکن اس میں نقص ہے کہ حدیثوں کا مخرج نہیں لکھا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی زد گذشت ہے۔	سنت مخالفت کی گئی اور بہت علماء نے اسکے بیان کردہ معارف کو خلاف شرع بتایا لیکن بالآخر تمام بڑے بڑے فضلاء نے اسکو ایک وسیع النظر محقق تسلیم کیا۔ اس کی میزان ایک معرکہ الاراء تصنیف ہے جس میں اس مذاہب اربعہ کے اختلاف کو اختلاف معیار پر محمول کئے جانے کی کوشش کی ہے۔ اور تمام مختلف فیہ مسائل پر ایک تفصیلی رد و (تبصرہ) کیا ہے۔ مذہب حنفی کو جایز ترجیح دی گئی ہے۔ اگر تمام مسائل شرعیہ میں چاروں آلہ کا قول معلوم کرنا چاہو تو اس کتاب کا مطالعہ کرو۔ کشف الغمہ۔ تنبیہ المغترین۔ لوائح الاذواء البواقیت والنجواہر۔ الکبریٰ الاحمر وغیرہ اسکی مشہور تصنیفات ہیں۔ اسکو شعر اوی بھی کہتے ہیں۔ اتباع سنت میں نہایت سرگرم تھا۔ ۹۷۹ھ مطابق ۱۵۶۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔	کیفیت خصوصیتیہ
۱۶۷	موطائے امام محمد (عربی) ڈیڑہ قیل کے لئے ویکھو نمبر ۲۶۸ و ۲۶۹ عدد سلسلہ موطائے امام مالک کا وہ نسخہ جو محمد بن حسن شیبانی کی روایت سے مشہور ہے موطائے امام محمد کہلاتا ہے۔ البتہ بعض ابواب میں جہاں امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مذہب مختلف ہے (مثلاً مسئلہ رفع الیدین وغیرہ) وہاں اپنی روایت سے کچھ احادیث و آثار مذہب حنفی کی تائید میں اصل ابواب پر اضافہ کئے ہیں۔	امام محمد بن الحسن الشیبانی۔ ابو عبد اللہ محمد بن حسن الشیبانی عراقی عرب کے مشہور شہر واسط میں ۱۳۲ھ مطابق ۷۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ بڑے بڑے آئمہ سے استفادہ ہوا۔ امام ابو حنیفہ کی صحبت میں سا لہا سال تک رہے۔ امام ابو یوسف کی بھی شاگردی کی ہے۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے انہوں نے اشاعت کی۔ انکی تصانیف میں سے ظاہر الروایت وہ چھ کتابیں ہیں جن کو فقہاء حنفیہ صحاح ستہ سے کم نہیں سمجھتے۔ امام محمد نہایت فصیح اور قادر الکلام تھے۔ جب امام شافعی بغداد میں آئے تو انکے اور امام محمد کے	مطبوعہ۔ غیر محض۔ تصنیف خود

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۸ نفاست ۱۶۲	صحیح مسلم مع شرح نووی (عربی) اسکی شہرت مختلف توصیف نہیں۔ اگرچہ معتبر کے بعض علماء اسکو بخاری پر ترجیح دیتے ہیں لیکن اس سے قطع نظر کہ اس میں شک نہیں کہ حسن ترتیب اور عدم تکرار کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو اسکا درجہ مقدم ہے صحیح مسلم کی متعدد مشرعیں لکھی گئی ہیں۔ سب سے زیادہ مشہور اور بہترین شرح علامہ نووی کی ہے۔ کتاب ہذا پانچ جلدوں پر مشتمل ہے	درمیان مارون الرشید کے حضور میں کئی ایک مناظرے ہوئے۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ وہ معرکہ الآثار مسائل جنکے حل کرنے سے اکثر علماء عاجز ہوتے تھے اور جن کو شکوہ جھجکتے تھے محمد بن حسن نہایت فراخ دلی کے ساتھ ان کو سناٹے اور ایسا جواب دیتے تھے۔ میں نے سوائے محمد بن حسن کے کوئی موٹا شخص ذکی نہیں دیکھا ہے۔ مؤرخ سمعانی لکھتے ہیں کہ امام محمد بن الحسن اور امام کسائی (فرق کا امام) سکا ایک ہی دن رتی میں انتقال ہوا۔ وجہ مارون الرشید کو یہ خبر ہو چکی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے فقہ اور عربیت کو ایک ہی دن رتی میں دفن کر ڈالا۔ شبہ چچی مطابق سنہ ۱۶۲ میں آپ کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ معر۔ تقطیع متوسط
		متن کا مصنف مسلم بن حجاج قشیریؒ ابو ذکریا یحییٰ بن شرف النوذی ہے۔ مؤرخانہ کے احوال کے لئے دیکھو حد مسلسل ۱۶۳-۱۶۴۔ اصل نام اس طرح ہے۔ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری۔ علم حدیث کا مسلم امام ہے علم حدیث کی طلب میں حجاز۔ عراق۔ اور شام سفر کا سفر کیا۔ امام احمد بن حنبل۔ اسحق بن اسود عبد اللہ بن مسلمہ القصبی اسکے مشہور اساتذہ ہیں ہیں۔ ترمذی وغیرہ ائمہ اعلام نے اسکی شاگردی کی ہے۔ مسلم بن حجاج کا قول ہے کہ میں نے تین لاکھ حدیثیں اساتذہ حدیث سے سنی ہیں۔ جن میں سے اپنی یہ کتاب صحیح مندرجہ کی ہے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری لکھتے ہیں کہ مصنف نیکو نیچے مسلم کی کتاب سے دیا و صحیح اور معتبر کوئی کتاب سنہ ۲۹۱ھ چھپن سال کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۷۳	سراج النیر شرح جامع الصغیر (عربی)	علامہ عزیزی السقزنی ۱۰۴۵ھ - مجری	مطبوعہ مصر
۱۷۴	جامع الصغیر مراد علامہ سیوطی کی جامعہ ہے جس میں اس نے تمام صحیح حدیثوں کو جو متفرق طور پر کتب صحاح میں پائی جاتی ہیں جو الزامہ جمع کیا ہے۔ سیوطی کا حال پڑھنا ہو تو دیکھو عدد مسلسل ۲۶۔		
۱۷۵	ترغیب و ترہیب (عربی) اس موضوع پر جتنی صحیح حدیثیں مل سکی ہیں نہایت جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ سب کو ایک جگہ لکھ دیا ہے۔ گویا جملہ کتب حدیث کا پانچویں باب ہے۔ ہر ایک حدیث کے مخرج کی تصریح کی گئی ہے۔	ذکی الدین عبد العظیم السندری - پورا نام سراج ذکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی السندری ۵۸۱ھ میں پیدا ہوا۔ حافظ ابی الحسن بن الفضل سے تفصیل علوم کی۔ علم حدیث کے فنون میں یکتا ہے روزگار فقہاء معروف حکام اور استخراج معانی حدیث میں اسکو تبحر کا درجہ حاصل تھا۔ شیخ تقی الدین ابن وقیف العید۔ ابن عساکر اور دیگر علماء و اعلام کو اس سے شاگردی کی نسبت ہے۔ بیس سال تک قاہرہ کے جامع ظافر میں درس دیتا رہا۔ ۶۱۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ خوشنودہ جلی قلم
۱۷۶	قسطانی شرح صحیح بخاری (عربی) پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ بخاری کی شہرہ شرح ہے۔	شہاب الدین احمد بن علی الخطیب القسطلانی ۶۱۵ھ میں مقام قاہرہ پیدا ہوا۔ مدت تک وہاں خطیب اور واعظ رہا اور وہیں ۶۹۳ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ وہ شافعی مذہب کا بہت بڑا علامہ تھا۔ بخاری کی شرح ارشاد الساری (جو قسطلانی کے نام سے مشہور ہے) اور سوانح (سیرت نبوی) کی ایک مشہور کتاب ہے) کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ لائل کشوری
۱۸۱	ایضاً قسطلانی جلد اول (عربی)	..	لکھی بخط قلم خوشنودہ جلی قلم
۱۸۲	ایضاً قسطلانی شرح بخاری جلد ۹ و ۱۰	..	مطبوعہ مصر
۱۸۳	ایضاً قسطلانی شرح بخاری جلد ۱۱ (عربی)	..	قلم خوشنودہ جلی قلم
۱۸۵	کتاب الادب آثر کتاب تک کی شرح ہے	..	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۵	شرح معانی الآثار (عربی) حنفیوں کی مائتہ ناز کتاب ہے۔ تمام اُن احادیث پر آثار کو حنفی مذہب کا مأخذ ہیں اس میں جمع کیا ہے۔ علماء احناف کے نزدیک معتبر تصنیف ہے۔	علامہ ابو جعفر طحاوی۔ طحاوی مصر میں ایک گائوں کا نام ہے جسکی طرف علامہ منسوب ہیں پورا نام اس طرح ہے۔ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام الازدی الطحاوی الفقیہ الحنفی۔ مصر میں علماء حنفیہ کے رئیس شمار ہوتے تھے۔ ابتدا میں شافعی المذہب اور علامہ زنی کے شاگرد تھے۔ چونکہ وہ ذکی الطبع نہیں تھے اور دقیق مطالب کو ذرا دیر سے سمجھتے تھے ایک دن زنی نے اس سے کہا کہ والدہ تجھ سے کچھ بھی نہیں بولنے کا۔ ابو جعفر کو غصہ آیا اور ابی جعفر بن عمران حنفی کی شاگردی اختیار کی۔ بالآخر ایک عالم شجر شمار ہونے لگے اور متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ حنفیوں میں اسکی تصنیفات کی بڑی قدر ہوئی ہے۔	مطبوعہ خوشنود علی قلم۔
۱۸۶	مسند امام عظیم مع شرح علی قاری (عربی) آئمہ اربعہ میں سے سوائے امام مالک کے جس کی مؤطا آج بھی موجود اور متداول ہے کسی دوسرے امام نے اپنی تصنیف یا دیگر نہیں چھوڑی (ملاحظہ ہو بستان الحدیث بیان مؤطائے امام مالک) مسند امام عظیم کے نام سے جو کتاب مشہور ہے وہ ساتویں صدی کی تالیف ہے جسکو علامہ حصکفی نے مرتب کیا ہے۔ "حصن کیف" مینا فاروقین کے پاس ایک مشہور قلعہ کا نام ہے جسکی طرف علامہ منسوب ہیں۔ شرح علی قاری مسند امام عظیم کی بہترین شرح ہے۔ (امام ابو حنیفہ رحمہ کا حال پڑھنا ہو تو ملاحظہ کیجئے عدد سلسلہ ۷۷)۔ احوال شارح کے پڑھو خانہ احوال مصنف)۔	شارح ملا علی قاری کے نام سے مشہور ہیں۔ علی بن سلطان محمد ہروی قاری نزہل مکہ۔ المعروف علی قاری۔ ہرات میں اسکی ولادت ہوئی۔ مکہ معظمہ میں جاکر تحصیل علوم کی اور وہیں سکونت اختیار کی۔ استاذ ابو الحسن البکری احمد بن حجر المکی۔ عہد ائمہ السندی۔ او قطب العین مکی وغیرہ علماء اعلام سے استفادہ کیا۔ اپنے عصر کا نہایت ہی مشہور اور وسیع النظر علامہ تھا علوم شرعیہ میں کثرت سے تصنیفیں کیں۔ غالباً کوئی اتھار اور محرکۃ الآثار شرعی مسئلہ ایسا نہیں ہوگا جس پر اس نے مستقل کتاب یا رسالہ کی شکل میں اسکے مالک و مالکیہ پر مستقل محققانہ بحث نہ لکھی ہو۔ مذہب حنفیہ میں اسکو مجدد کا درجہ دیا گیا ہے۔ سلسلہ ہجری میں بمقام مکہ معظمہ اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ خوشنود۔

نمبر سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۱۸۶	صحیح بخاری (دو جلد - عربی) البانی	محمد بن اسماعیل بخاری - علم حدیث کی طلب	مطبوعہ بیہی نہایت صحیح نسخہ
۱۸۸	الصحیح (المعروف صحیح بخاری) کو بالاتفاق	میں اسلامی دنیا کے تدریس حدیث کے تمام مرکزوں کا سفر کیا۔ جب وہ بغداد میں آیا تو تمام لوگوں نے اسکی فضیلت اور نقوق کا اعتراف کیا۔ محمد بن یوسف قزیری (جسکی نقل سے بخاری کی کتاب آج دنیا میں مشہور ہے) کہتے ہیں: محمد بن اسماعیل کا قول ہے کہ میں نے کوئی حدیث اپنی کتاب میں نہیں لکھی ہے جس سے پیشتر میں نے غسل کر کے دو گانہ ادا نہ کیا ہو۔ میں نے اسکو چھ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا اور سولہ سال کی متواتر جان کا ہی کے بعد یہ کتاب مقرب ہوئی۔ مصنف کو حزن نیت کا یہ جلد ملا کہ اسکی کتاب تمام اسلامی دنیا میں نہایت مقبول ہوئی۔ اسکے براہ کرسی دوسری کتاب کو ایسی شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ امام بخاری رحمہ اللہ میں پیدا ہوا اور ۲۵۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	خوشخط و محنت۔
۱۸۹	ایضاً صحیح بخاری شریف (عربی) صرف کتاب الاطعمہ سے آخر تک کا حصہ ہے۔	تقریباً - خوشخط و درجہ اوسط
۱۹۰	ایضاً صحیح بخاری ربیع ثالث (عربی)	تقریباً - جلی قلم۔
۱۹۱	ایضاً صحیح بخاری نصف ثانی (عربی)	تقریباً - جلی بکھٹ قدیم
			تقریباً نہایت صحیح و خوشخط کا
			عزیزی و عابد دے ہیں۔ نگار اسکا
			سنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ
			ناموں کو فالص سو کے ساتھ
			جلی قلم سے لکھا ہے۔ ہر ایک باب اور
			فصل کو لا جو دی رنگت اور ہر ایک
			حدیث کو سرخی سے تزیین کیا ہے
			جدولوں کی سلاکاری اور نقوش
			قابل دید ہے۔ باوجود کہ یہ نسخہ
			میں لکھا گیا ہے لیکن
			آج بھی دیکھنے سے اسکا معلوم ہوتا
			ہے کہ یا کل کا لکھا ہو گا حاشیہ کا
			بہتر جزئی سے لکھا گیا ہے وہ
			دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۹۲	صحیح بخاری کامل و یک جلد (عربی)	قلی بخط قزیم شکل نوشتہ ۲۴۵
۱۹۳	ایضاً صحیح بخاری جلد اول (عربی)	قلی خوشخط -
۱۹۴	شرح کتاب سے باب الاحکام تک کا حصہ ایضاً صحیح بخاری رُج ثانی (عربی)	قلی خوشخط - کشری خط -
۱۹۵	ایضاً صحیح بخاری کامل و یک جلد (عربی)	مطبوعہ مسیح نسخہ تعلقہ کلان
۱۹۶	بلوغ المرام من اولئہ الاحکام (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے شر	علامہ ابن حجر عسقلانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	مطبوعہ - خوشخط شریعت -
۱۹۷	احکام کی حدیثوں کا مجموعہ ہے - نہایت مشہور اور متداول کتاب ہے - متن کی حیثیت رکھتی ہے -	مطبوعہ قدیم - بخط واضح
۱۹۸	ایضاً بلوغ المرام (عربی) مترجمہ و معاً مسک الختام شرح بلوغ المرام (فارسی) نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے ہر ایک جگہ میں مذہب اہل حدیث کو تدر نظر رکھا گیا ہے -	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ - خوشخط - جلد ضخیم
۱۹۹	میزان الاعتدال فی نقد الرجال (عربی) علم اسماء الرجال کی مشہور کتاب ہے - مصنف علامہ "مثنیٰ" کے بعد ہکو تصنیف کیا ہے اور بہت سی مفید باتیں اس میں اضافہ کی ہیں - اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے - دو جلدوں پر مشتمل ہے -	علامہ ذہبی - پورا نام اس طرح ہے :- علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی - ۳۷۰ھ میں پیدا ہوا - اکابر محدثین میں سے تھا - اور کثرت محفوظات کی وجہ سے اسکو حافظ ذہبی کہتے ہیں - فنون حدیث میں بکیت سے روزگار تھا - رجال حدیث کے تراجم پر اسکو خاص عادت عبور حاصل تھا اسنادوں کے علل اور اسقام جاننے میں اسکی نظر نہایت وسیع تھی - راویوں کے تشاہد اسماء وغیرہ کی وجہ سے جو اکثر محدثین کو وہم اور مغالطہ ہوتا ہے اسکے رفع کرنے میں یدر بیفائدہ دکھاتا تھا - وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے اور نہایت مفید تصانیف اسکی یادگار ہیں - مطولات کو اختصار کرنے میں	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۰۱	حسن حبیبین (عربی) ادعیہ با ثورہ کو نہایت جامعیت کے ساتھ مرتب کیا	وہ خاص ملکہ رکھتا تھا۔ اس نے تاریخ الاسلام کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو میں جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ شیخ کمال الدین زملکانی کا قول ہے کہ وہ ایک نہایت جلیل القدر تفسیر ہے۔ بعض دوسری تفاسیر کے نام حسب ذیل ہیں: تاریخ البلاد میں جلد۔ طبقات الحفاظ دو جلد۔ طبقات القراء دو جلد۔ اختصار من بہیقی تاریخ جلد۔ اختصار تاریخ خطیب جلد۔ اختصار تاریخ ابن عساکر دو جلد۔ تہذیب التہذیب وغیرہ۔ اس نے اپنے شیوخ حدیث کا ایک حجم مرتب کیا ہے جس میں ایک ہزار تین سو اجلہ محدثین کا ذکر ہے۔ ۷۷۷ ہجری مطابق ۱۳۷۷ء میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ کشوری محفوظ۔ تفہیم کلان۔ ملاحظہ قاری کی شرح عربی اور دوسری ایک فارسی کی شرح بھی ساتھ ہے۔
		محمد بن محمد جزیری شافعی۔ ابو الخیر محمد بن محمد جزیری ۲۵ رمضان ۷۷۷ھ میں بمقام دمشق پیدا ہوا۔ تحصیل علوم ضروریہ کے بعد علم حدیث اور قرأت میں مہارت تادمہ حاصل کی۔ ۷۹۳ھ میں اسکو قرأت مہنگا نہ پر پورا اقتدار حاصل تھا اسی سال میں حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر اس نے تکمیل تحصیل کے لئے دیار مصر پر کاسفر کیا۔ حدیث علامہ دیلمی سے پڑھی۔ اور فقہ میں علامہ سنحوی کی شاگردی کی۔ ۷۹۳ھ میں اسکو شام میں قضاء کا جلیل القدر عہدہ تفویض کیا گیا۔ ۷۹۷ھ ہجری میں حوادث شہر رود گار سے اس کو ترک وطن پر مجبور کیا۔ اور اس نے ایشیائے کوچک میں جاکر بروصہ میں سکونت اختیار کی۔ ان تمام واقعات کے اثنائے میں وہ برابر قرآن کا درس دیتا رہا اور جب ۷۹۷ھ میں تیمور لنگ کا قتلہ بروج میں	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>نواب و شاہ مذکور اس کو اپنے ہمراہ سمرقند لگیا۔ شعبہ میں تیمور کا انتقال ہوا اور علامہ مذکور خراسان اور ہرات سے ہوتا ہوا شیراز پہونچا۔ والی شیراز نے اس کو منصب قضا قبول کرنے پر مجبور کیا۔ ۸۲۳ھ میں حرمین شریفین کی محاورت اختیار کی۔ چنانچہ شیخ الحرم نے قرأت میں اسکی شنا گردی کی کتاب النشر (علم قرأت) دو جلد۔ تقریباً تفسیر تاریخ القراء کبریٰ۔ طبقات القراء وغیرہ کتابیں تالیف کیں۔ اقامت ماوراء النہر کے زمانے میں شرح مصابیح تین جلد۔ جو سہ علم نحو۔ اور مقدمہ جزیریہ (علم قرأت) وغیرہ کتابیں تفسیر حدیث۔ فقہ۔ اور قرأت میں تصنیف فرمائیں۔ اسکی حصص حصین جو اربعہ مائتہ پر مشتمل ہے اپنے فن کی جامع ترین اور نہایت ہی نفیس اور قابل قدر تصنیف ہے۔ ۸۳۳ھ ۹۱۴۲۹ بمقام شیراز اسکا انتقال ہوا۔</p>	
۲۰۲	ایضاً حصص حصین (عربی)	"	<p>قلمی۔ نہایت خوشخط۔ قابل محنت۔ جدول طائی۔ نوشتہ لکلام</p>
۲۰۳	ایضاً حصص حصین (عربی)	"	<p>مطہر۔ ہر ایک قلم۔ خوشخط</p>
۲۰۴	ایضاً حصص حصین (عربی)	"	<p>قلمی۔ قطعہ خورد</p>
۲۰۵	ایضاً حصص حصین (عربی)	"	<p>قلمی۔ بجا استعین۔ خوشخط</p>
۲۰۶	ایضاً حصص حصین (عربی)	"	<p>قلمی۔ قطعہ خورد۔ نوشتہ ۸۳۳ھ</p>
۲۰۷	ایضاً حصص حصین (عربی)	"	<p>یمنیہ جمال بن محمد بنی نے ۸۳۳ھ میں قدوۃ الخیرین علامہ زکریا کی مخفیہ سے لکھا اور اسکی تصحیح میں بہت کوشش کی حقیقت یہاں بتائی گئی نویسہ ہر ایک حدیث والی کا نام بھی حاشیہ پر لکھا ہے۔ (حیات مصنف میں لکھا گیا)</p>

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۲۰۸ فارسی	کتاب المدخل لابن الحلج (عربی) تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ بقول علامہ ابن حجر نہایت مفید کتاب ہے۔ اس میں اُن بدعات کا حال لکھا ہے جن کے متعلق عام طور پر سہل سمجھا جاتا ہے ۳۲۲ میں یہ کتاب تالیف کی گئی۔ ۳۲۳	ابو عبد اللہ محمد بن محمد العبدری۔ علما و مفتا میں سے ہے۔ مراکوکا شہر فاس جو، جبل فیض کے نام سے مشہور ہے علامہ کا مولد اور کبریا اپنے زمانہ میں مذہب مالکی کا عالم فخر تھا۔ ابن الحلج کے نام سے مشہور ہے۔ ۳۲۳ ۳۲۴ میں اسکا انتقال ہوا۔	معلوم ہے۔
۲۱۱	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب البیروت سے کتاب الجہاد تک کی شرح ہے۔	علامہ علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	قلی غرض
۲۱۲	ایضاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (جلد آخر عربی)	..	قلی غرض
۲۱۳	ایضاً مرقاۃ ترمذی بیع ثالث	..	قلی غرض
۲۱۴	ایضاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	..	قلی غرض
۲۱۵	باب ما یقول اذا قام من اللیل سے آخر کتاب الوصایا تک کی شرح ہے۔ شرح مشکوٰۃ - جلد دوم - (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ پورا نام شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد الدین آپ کے اجداد امیر ہند کے ساتھ تہذیب و کے وقت آئے تھے جو دہلی میں اقامت گزریں ہوئے۔ آپ ایک مدت دراز تک حرم شریف میں مشغول تصنیف و تالیف رہے۔ تفسیر حدیث۔ تصوف اور دیگر علوم میں ان کی تصنیفات مقبول عام اور متداول ہیں جنکی تعداد ایک سو سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ لغات شرح عربی مشکوٰۃ۔ تاریخ النبوة۔ جذبا اقلوب اخبار شرح سفر السعاده وغیرہ آپ کی مشہور تصنیفات ہیں۔ ۳۲۳ میں آپکا انتقال ہوا۔ مراد دہلی میں۔	قلی نوشتہ ۳۲۳ (مصنف کے زمانے کے نزدیک) قلی نوشتہ ۳۲۴ قلی نوشتہ ۳۲۵ قلی نوشتہ ۳۲۶ قلی نوشتہ ۳۲۷ قلی نوشتہ ۳۲۸ قلی نوشتہ ۳۲۹ قلی نوشتہ ۳۳۰ قلی نوشتہ ۳۳۱ قلی نوشتہ ۳۳۲ قلی نوشتہ ۳۳۳ قلی نوشتہ ۳۳۴ قلی نوشتہ ۳۳۵ قلی نوشتہ ۳۳۶ قلی نوشتہ ۳۳۷ قلی نوشتہ ۳۳۸ قلی نوشتہ ۳۳۹ قلی نوشتہ ۳۴۰ قلی نوشتہ ۳۴۱ قلی نوشتہ ۳۴۲ قلی نوشتہ ۳۴۳ قلی نوشتہ ۳۴۴ قلی نوشتہ ۳۴۵ قلی نوشتہ ۳۴۶ قلی نوشتہ ۳۴۷ قلی نوشتہ ۳۴۸ قلی نوشتہ ۳۴۹ قلی نوشتہ ۳۵۰ قلی نوشتہ ۳۵۱ قلی نوشتہ ۳۵۲ قلی نوشتہ ۳۵۳ قلی نوشتہ ۳۵۴ قلی نوشتہ ۳۵۵ قلی نوشتہ ۳۵۶ قلی نوشتہ ۳۵۷ قلی نوشتہ ۳۵۸ قلی نوشتہ ۳۵۹ قلی نوشتہ ۳۶۰ قلی نوشتہ ۳۶۱ قلی نوشتہ ۳۶۲ قلی نوشتہ ۳۶۳ قلی نوشتہ ۳۶۴ قلی نوشتہ ۳۶۵ قلی نوشتہ ۳۶۶ قلی نوشتہ ۳۶۷ قلی نوشتہ ۳۶۸ قلی نوشتہ ۳۶۹ قلی نوشتہ ۳۷۰ قلی نوشتہ ۳۷۱ قلی نوشتہ ۳۷۲ قلی نوشتہ ۳۷۳ قلی نوشتہ ۳۷۴ قلی نوشتہ ۳۷۵ قلی نوشتہ ۳۷۶ قلی نوشتہ ۳۷۷ قلی نوشتہ ۳۷۸ قلی نوشتہ ۳۷۹ قلی نوشتہ ۳۸۰ قلی نوشتہ ۳۸۱ قلی نوشتہ ۳۸۲ قلی نوشتہ ۳۸۳ قلی نوشتہ ۳۸۴ قلی نوشتہ ۳۸۵ قلی نوشتہ ۳۸۶ قلی نوشتہ ۳۸۷ قلی نوشتہ ۳۸۸ قلی نوشتہ ۳۸۹ قلی نوشتہ ۳۹۰ قلی نوشتہ ۳۹۱ قلی نوشتہ ۳۹۲ قلی نوشتہ ۳۹۳ قلی نوشتہ ۳۹۴ قلی نوشتہ ۳۹۵ قلی نوشتہ ۳۹۶ قلی نوشتہ ۳۹۷ قلی نوشتہ ۳۹۸ قلی نوشتہ ۳۹۹ قلی نوشتہ ۴۰۰ قلی نوشتہ ۴۰۱ قلی نوشتہ ۴۰۲ قلی نوشتہ ۴۰۳ قلی نوشتہ ۴۰۴ قلی نوشتہ ۴۰۵ قلی نوشتہ ۴۰۶ قلی نوشتہ ۴۰۷ قلی نوشتہ ۴۰۸ قلی نوشتہ ۴۰۹ قلی نوشتہ ۴۱۰ قلی نوشتہ ۴۱۱ قلی نوشتہ ۴۱۲ قلی نوشتہ ۴۱۳ قلی نوشتہ ۴۱۴ قلی نوشتہ ۴۱۵ قلی نوشتہ ۴۱۶ قلی نوشتہ ۴۱۷ قلی نوشتہ ۴۱۸ قلی نوشتہ ۴۱۹ قلی نوشتہ ۴۲۰ قلی نوشتہ ۴۲۱ قلی نوشتہ ۴۲۲ قلی نوشتہ ۴۲۳ قلی نوشتہ ۴۲۴ قلی نوشتہ ۴۲۵ قلی نوشتہ ۴۲۶ قلی نوشتہ ۴۲۷ قلی نوشتہ ۴۲۸ قلی نوشتہ ۴۲۹ قلی نوشتہ ۴۳۰ قلی نوشتہ ۴۳۱ قلی نوشتہ ۴۳۲ قلی نوشتہ ۴۳۳ قلی نوشتہ ۴۳۴ قلی نوشتہ ۴۳۵ قلی نوشتہ ۴۳۶ قلی نوشتہ ۴۳۷ قلی نوشتہ ۴۳۸ قلی نوشتہ ۴۳۹ قلی نوشتہ ۴۴۰ قلی نوشتہ ۴۴۱ قلی نوشتہ ۴۴۲ قلی نوشتہ ۴۴۳ قلی نوشتہ ۴۴۴ قلی نوشتہ ۴۴۵ قلی نوشتہ ۴۴۶ قلی نوشتہ ۴۴۷ قلی نوشتہ ۴۴۸ قلی نوشتہ ۴۴۹ قلی نوشتہ ۴۵۰ قلی نوشتہ ۴۵۱ قلی نوشتہ ۴۵۲ قلی نوشتہ ۴۵۳ قلی نوشتہ ۴۵۴ قلی نوشتہ ۴۵۵ قلی نوشتہ ۴۵۶ قلی نوشتہ ۴۵۷ قلی نوشتہ ۴۵۸ قلی نوشتہ ۴۵۹ قلی نوشتہ ۴۶۰ قلی نوشتہ ۴۶۱ قلی نوشتہ ۴۶۲ قلی نوشتہ ۴۶۳ قلی نوشتہ ۴۶۴ قلی نوشتہ ۴۶۵ قلی نوشتہ ۴۶۶ قلی نوشتہ ۴۶۷ قلی نوشتہ ۴۶۸ قلی نوشتہ ۴۶۹ قلی نوشتہ ۴۷۰ قلی نوشتہ ۴۷۱ قلی نوشتہ ۴۷۲ قلی نوشتہ ۴۷۳ قلی نوشتہ ۴۷۴ قلی نوشتہ ۴۷۵ قلی نوشتہ ۴۷۶ قلی نوشتہ ۴۷۷ قلی نوشتہ ۴۷۸ قلی نوشتہ ۴۷۹ قلی نوشتہ ۴۸۰ قلی نوشتہ ۴۸۱ قلی نوشتہ ۴۸۲ قلی نوشتہ ۴۸۳ قلی نوشتہ ۴۸۴ قلی نوشتہ ۴۸۵ قلی نوشتہ ۴۸۶ قلی نوشتہ ۴۸۷ قلی نوشتہ ۴۸۸ قلی نوشتہ ۴۸۹ قلی نوشتہ ۴۹۰ قلی نوشتہ ۴۹۱ قلی نوشتہ ۴۹۲ قلی نوشتہ ۴۹۳ قلی نوشتہ ۴۹۴ قلی نوشتہ ۴۹۵ قلی نوشتہ ۴۹۶ قلی نوشتہ ۴۹۷ قلی نوشتہ ۴۹۸ قلی نوشتہ ۴۹۹ قلی نوشتہ ۵۰۰ قلی نوشتہ ۵۰۱ قلی نوشتہ ۵۰۲ قلی نوشتہ ۵۰۳ قلی نوشتہ ۵۰۴ قلی نوشتہ ۵۰۵ قلی نوشتہ ۵۰۶ قلی نوشتہ ۵۰۷ قلی نوشتہ ۵۰۸ قلی نوشتہ ۵۰۹ قلی نوشتہ ۵۱۰ قلی نوشتہ ۵۱۱ قلی نوشتہ ۵۱۲ قلی نوشتہ ۵۱۳ قلی نوشتہ ۵۱۴ قلی نوشتہ ۵۱۵ قلی نوشتہ ۵۱۶ قلی نوشتہ ۵۱۷ قلی نوشتہ ۵۱۸ قلی نوشتہ ۵۱۹ قلی نوشتہ ۵۲۰ قلی نوشتہ ۵۲۱ قلی نوشتہ ۵۲۲ قلی نوشتہ ۵۲۳ قلی نوشتہ ۵۲۴ قلی نوشتہ ۵۲۵ قلی نوشتہ ۵۲۶ قلی نوشتہ ۵۲۷ قلی نوشتہ ۵۲۸ قلی نوشتہ ۵۲۹ قلی نوشتہ ۵۳۰ قلی نوشتہ ۵۳۱ قلی نوشتہ ۵۳۲ قلی نوشتہ ۵۳۳ قلی نوشتہ ۵۳۴ قلی نوشتہ ۵۳۵ قلی نوشتہ ۵۳۶ قلی نوشتہ ۵۳۷ قلی نوشتہ ۵۳۸ قلی نوشتہ ۵۳۹ قلی نوشتہ ۵۴۰ قلی نوشتہ ۵۴۱ قلی نوشتہ ۵۴۲ قلی نوشتہ ۵۴۳ قلی نوشتہ ۵۴۴ قلی نوشتہ ۵۴۵ قلی نوشتہ ۵۴۶ قلی نوشتہ ۵۴۷ قلی نوشتہ ۵۴۸ قلی نوشتہ ۵۴۹ قلی نوشتہ ۵۵۰ قلی نوشتہ ۵۵۱ قلی نوشتہ ۵۵۲ قلی نوشتہ ۵۵۳ قلی نوشت

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۱۸	ایضاً شرح مشکوٰۃ ۱ جلد چہارم (فارسی)	مالک بن انس مدنی - علم حدیث کے امام	قلبی
۲۱۹	موطائے امام مالک (عربی) سب سے پہلے حدیثوں کا مجموعہ ایک کتاب کی صورت میں مرتب کیا گیا یہی موطا ہے۔ اسکے اسناد کو نہایت صحیح اور مستند مانا گیا ہے اور موطائے مالک کو کتب حدیث کے طبقہ اولیٰ میں جگہ دی گئی ہے۔ چونکہ امام مالک نے اپنی کتاب کو کسی منظم کتاب کی شکل میں مدقن نہیں کیا تھا بلکہ یاد و اشتغال کا ایک مجموعہ تھا اسلئے اسکے نسخوں میں اختلاف فاحش موجود ہے (ملاحظہ ہو بہتان المحضین ذکر موطائے امام مالک)	اور چار آئمہ مجتہدین میں دوسرا درجہ رکھتے ہیں۔ سناری عمر مدینہ منورہ میں حدیث نبوی کی تدریس میں اس کی امام دار الحجۃ کے لقب سے مشہور ہیں سہیل بن سعد جیسے جلیل القدر صحابی کی تہمت ان کو شرف حاصل ہوا تھا اور حدیث نبوی کی حفظ تعظیم اور ادب انہی سے سیکھا تھا۔ چنانچہ مشہور ہے کہ آپ جب حدیث کا درس دیتے تھے تو غسل بجالاتے اور سفید کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر منبر تدریس پر جلوہ آراہوتے تھے۔ ایک مرتبہ جب کہ وہ تدریس حدیث میں مشغول تھے کسی نے کسی طرح ان کے کپڑوں میں چلا گیا اور آپ کے جسم پر عینش زنی شروع کی۔ چنانچہ روایت ہے کہ تیرہ مرتبہ اس نے ڈنک مارا لیکن امام عالم مقام نے سلسلہ کلام برابر جاری رکھا اور وہیں حدیث میں خلل ڈالنا خلاف ادب خیال کیا۔ ۲۹۵ء میں آپ پیدا ہوئے اور ۳۱۹ء مطابق ۲۸ جون ۹۹۵ء آپ کا انتقال ہو کر بقیع النقیب میں جو مدینہ منورہ کا ایک مشہور مقبرہ، دفن کئے گئے۔	مطبوعہ خوشنقد محقق۔
۲۲۰	ایضاً موطائے امام مالک (عربی)	علامہ درقانی التوفی ۳۷۵ھ	قلبی و خوشنقد درجہ اوسط بخلاف
۲۲۱	درقانی شرح موطا و جلد (عربی)	علامہ ابن حجر عسقلانی - پورا نام اسطرلابی -	مطبوعہ مصر۔
۲۲۲	فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد اول (عربی)	شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی -	قلبی و خوشنقد درجہ اوسط۔
۲۲۳	بخاری کی مسودات پر شرحیں ہیں سے ایک فتح الباری ہے جس میں علم حدیث مادیات اور فقہ کے وہ دقائق بیان کئے ہیں جو علامہ ابن حجر ہی کا حصہ ہو سکتا ہے۔ ۳۵۵ھ میں اس نے علم حدیث کے مبادی پر کیا یہ موطا	عسقلانی میں ۳۷۵ھ میں پیدا ہوا۔ لاہور میں باپ کا سایہ نہر سے اٹھ گیا۔ ابھی گیارہ سال کی عمر تھی کہ وہ ۳۷۵ھ قمری کے لئے گیا۔ چند سال تک دیر بڑا رہا۔ بڑا زہرہ بھی کرتا تھا اور دیر بڑا	۳۳۵ھ یا ۳۴۵ھ قمری میں تمل انکیس تصنیف کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	مقدمہ لکھا جس میں اس نے بخاری کی ایک شرح لکھنے کا وعدہ کیا۔ ۳۱۰ھ میں اس نے شرح لکھنی شروع کی۔ جب ایک جزو لکھا جاتا تو پختے کے ایک بقرہ دن پر ایک کھلے معج میں علما و عرصہ کی تنقید کرتے اور اس طرح گویا علامہ کی تحقیقات اور تدقیقات کے آئینہ فن کی ایک کیدی پاس کرتی تھی جس کے بعد وہ جزو ناقول ناقول کر لیا جانا جس کا نمبر ایک ہی نسخہ ہے (تفصیل کے لئے دیکھو)۔	دو دیگر علوم متداولہ کا بھی مطالعہ کرتا تھا۔ اسکے بعد علم حدیث کی طلب میں فلسطین، مصر اور یمن کا سفر کیا۔ ۳۱۰ھ میں بمقام قاہرہ مدرسہ شریعہ کی اور حدیث اور فقہ کا نہایت تقابلیت اور کاہلی کے ساتھ درس دیتا رہا۔ اس نے علما کا ایک گروہ تیار کیا جو اس کی شاگردی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ وہ مذہب کا شافعی تھا اور اسی زمانے میں قاضی القضاۃ کے جلیل القدر عہد پر متنازع کیا گیا تھا۔ ۳۲۵ھ میں دوبارہ حج بیتہ کیا۔ اور ۳۲۵ھ میں واپس چلے آیا۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے جسکی تصنیفات کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ چھتیس حرکتہ الآلات کتاب میں صرف حدیث اور فقہ پر لکھیں۔ وہ سیوطی کی طرح حاطب اللیل نہیں بلکہ ایک محقق عالم تجربہ والا صاحب فی تمییز الصحیحہ اسکی ایک ضخیم تصنیف ہے جس میں تمام صحابہ کے حالات و تفصیل بیان کئے ہیں۔ ۳۵۳ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	کیفیت خصوصیت
۲۴۴	ایضاً فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد اول (علی)	..	تلمیذ
۲۴۵	ایضاً فتح الباری آخری جلد (علی)	..	تلمیذ
۲۴۶	معدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد اول (علی)	..	تلمیذ
۲۴۷	(المعروف میں شرح بخاری) انگریزہ نسخہ جلد اول پر مشتمل ہے۔ نہایت عمدہ اور مبسوط شرح ہے جس میں شرح حدیث کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا	علامہ عینی۔ پورا نام اس طرح ہے: بدر الدین محمد بن احمد بن موسیٰ الحنفی المعروف بالعیسیٰ ۷۴۲ھ میں پیدا ہوا۔ تمام علوم متداولہ میں فضیلت اور تبحر کا درجہ حاصل کیا۔ اور طلب علوم کے لئے	مطبوعہ تہذیبیہ۔ جمہوری اور کاغذ نہایت نفیس ہے۔

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تمام لوازم شرح حدیث کو نہایت تفصیل اور عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فاضل مصنف نے اگرچہ احادیث احکام میں مذہب اربعہ کا اختلاف اور ہر ایک فریق کے دلائل ذکر کرنے میں کوتاہی نہیں کی تاہم حنفی ہونے کی وجہ سے مذہب حنفی کی تائید کو خصوصیت ملحوظ رکھا ہے۔ مصنف علام نے ۱۲۵۵ھ میں اسکا لکھنا شروع کیا اور ۱۲۸۲ھ میں اسکو ختم کیا۔ اس نے اپنی شرح میں علامہ ابن حجر کی شرح سے بڑی مدد لی ہے۔ چنانچہ اکثر حدیثوں کی شرح میں اسکے صفحے کے صفحے نقل کر دیتا ہے۔ تاہم اس میں بھی شک نہیں کہ بعض جگہوں میں اسکی شرح زیادہ مفصل اور جامع ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مغلا عصر میں سے کسی نے علامہ ابن حجر سے ذکر کیا کہ علم بدیع کے نکات یعنی خوب بیان کرتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو فتح الباری پر فوقیت حاصل ہے۔ علامہ ابن حجر نے جواب دیا کہ اُس نے یہ سمجھتے رکن الدین کی شرح سے نقل کئے ہیں لیکن میں جانتا کہ وہ شرح مکمل نہیں ہے اور بالآخر یہ التزام چھوڑنا پڑیگا اور بات یہی یہی ہے کہ علامہ عینی بالآخر اسی مکتہ آفرینیوں سے قاصر رہا۔	حلب۔ دمشق۔ بیت المقدس اور حجاز کا سفر کیا۔ قاہرہ میں درس دیتا رہا۔ اور مذہب حنفی کا مصنف ہے۔ شرح الکلم الطیب لابن تیمیہ تاریخ الاکابر۔ طبقات الشعراء وغیرہ اسی کی تصنیف ہیں۔ اکثر کتب متداولہ پر اس نے نہایت عمدہ شرحیں لکھی ہیں۔ ۵۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے (نیز ملاحظہ ہو رد مسلسل ۴۵۷)	کیفیت خصوصیہ
۲۳۷	ایضاً عینی شرح بخاری (عربی) کتاب الوصایا سے آخر کتاب تک کی شرح ہے۔	..	تعلی و تفسیر
۲۳۸	ایضاً عینی شرح بخاری جلد آخر (عربی)
۲۳۹	ایضاً عینی شرح بخاری جلد چہارم (عربی)

تعلی و تفسیر
نیز مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم
الکامیابہ اساتذہ معلوم ہوتا ہے

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۲۴۰	ایضاً عینی شرح بخاری جلد اول (عربی)	"	قلی خوشخط بخط استعین
۲۴۱	ایضاً عینی شرح بخاری جلد ششم (عربی)	"	قلی خوشخط بخط قدیم
۲۴۲	ایضاً عینی شرح بخاری جلد اول (عربی)	"	قلی خوشخط بخط قدیم نوشتہ ششم
۲۴۳	شرح کتاب سے کتاب الزکوٰۃ نمک کی شرح ایضاً عینی شرح بخاری جلد ثالث (عربی)	"	قلی نصف اول بخط قدیم اور نصف ثانی بخط جدید نہایت خوشخط
۲۴۴	ایضاً عینی شرح بخاری جلد ششم (عربی)	"	قلی خوشخط بربرجہ اوسطا جو قلم
۲۴۵	مسند خوارزمی (عربی) صحیحین کی حدیثوں پر مشتمل ہے۔	علامہ خوارزمی۔ پورا نام اس طرح ہے ۱۔ ابوبکر احمد بن محمد البرقانی الخوارزمی۔ ۲۵۰ھ بمصر میں پیدا ہوئے ۳۳۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی نوشتہ ششم الاحقر
۲۴۶	دراسات اللیبیب (عربی) تقلید کی تد پر لکھی گئی ہے۔ عبارت میں تطویل ہے جا کی سب سے جو اظہار عمل کے درجہ تک پہنچ گئی ہے	"	مطبوعہ۔ تقطیع عمد
۲۴۷	ایضاً دراسات اللیبیب (عربی)	"	قلی بخط مختلف
۲۴۸	ایضاً دراسات اللیبیب (عربی)	"	قلی
۲۴۹	سنن نسائی (عربی) صحاح ستہ میں داخل ہے۔ مصنف علامہ نے احادیث نبویہ کا ایک مجموعہ مرتب کیا جسکا نام اس نے سنن کہتے رکھا لیکن چونکہ اس میں ہر ایک قسم کی حدیثیں جمع کی گئی تھیں اور محنت کا چندا تقید نہیں کیا گیا تھا اسلئے اس نے مکروان احادیث کی تنقید کی اور انتخاب نہ فرمایا جو حدیثیں صحیح تھیں انکا ایک مجموعہ مرتب کیا کے نام سے مرتب کیا ہے سنن صغیر کے بھی کہتے ہیں۔ یہی مؤخر الذکر مجموعہ صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے۔	ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب النسائی شامی و الفتح صوبہ خراسان میں ایک شہر کا نام ہے جو مصنف علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانے میں علم حدیث کا امام تھا اور مصر میں سکونت رکھتا تھا۔ وہ اہل بیت کی طرف بہت مائل تھا اور اکثر ان کے فضائل بیان کرتا تھا۔ چنانچہ جب آخر عمر میں وہ دمشق میں آیا تو لوگوں نے اس سے امیر معاویہ کی فضیلت دریافت کی۔ اس نے کہا کہ اگر معاویہ کی نیکی اور بدی سرسریہ جانے تو بھی غنیمت ہے۔ اس پر لوگ اسکو مارنے لگے اور اسکو پاؤں تلے روند ڈالا۔ نسائی نے اپنے شاگرد سے کہا کہ مجھے مکہ معظمہ میں پوچھا دو۔ چنانچہ اسکو وہاں لے گئے اور وہیں اسکا انتقال ہو کر صفا اور	مطبوعہ نظامی۔ نہایت صحیح نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۲۵۰	ایضاً سنن نسائی (عربی)	درمیان دفن کیا گیا۔ شعبان ۳۰۳ھ اس کی تاریخ وفات ہے۔	مطبوعہ ہاریک قلم
۲۵۱	جامع ترمذی (عربی) حسن ترتیب و تحقیق	ابو عیسیٰ ترمذی۔ پورا نام اسطرخ ہے۔	..
۲۵۲	ایضاً جامع ترمذی جلد اول (عربی)	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوزہ الترمذی۔ آئمہ حدیث میں سے ہے۔ امام بخاری مصنف جامع صحیح کا شاگرد خاص ہے۔ بعض حدیثیں خود بخاری کے شیوخ سے بلا واسطہ نقل کی ہیں۔ ۲۶۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	تقلی خوشنما۔ خط اور کاغذ کی نوعیت سے نویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہے۔
۲۵۳	تیسلیہ القاری ترجمہ فارسی صحیح بخاری (فارسی)	شیخ نورالحق دہلوی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے فرزند شہید ہیں۔ اپنے باپ سے تحصیل علوم کی۔ اور انہی کے نقش قدم پر چلکر تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ شاہجہان بادشاہ جب دکن کو تشریف لے جاتے تھے تو انہوں نے شیخ موصوف کو اکبر آباد کا قاضی مقرر کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس جلیل القدر عہدہ کے نازک فرائض کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ صحیح بخاری کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنا اور اسکی مشرع لکھنی ضروریات وقت کے لحاظ سے نہایت ہی قابل قدر خدمت تھی۔	تقلی خوشنما درجہ اولیٰ۔
۲۵۴	ایضاً تیسلیہ القاری پنج پارہ اول (فارسی)	انہوں نے سال کی عمر میں ۱۰۰ھ میں انتقال کیا۔	مطبوعہ
۲۵۵	ایضاً تیسلیہ القاری پنج پارہ اول (فارسی)	حاشیہ پر مشرع فارسی شیخ الاسلام شیخ ابوباب اور اسماء الرجال چھاپے گئے ہیں جس سے اصل کتاب کی حیثیت بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۲۵۶	الفتح المبین فی رد مذاہب البغدادیین (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے نواب صدیقی حسن خان کے ایما سے لکھی گئی ہے۔	مولوی بدیع الزمان -	مطبوعہ۔
۲۵۷ ۲۵۸	نبیل الماوطا شرح منقحۃ الاخبار (عربی) ۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔ متن علامہ ابن تیمیہ کی تصنیف ہے (جسکے حالات کیلئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۶۵) معرکہ الآراء شرح ہے غیب اہل حدیث کے موافق نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اگرچہ مطبوعہ ہے لیکن اس وقت کیاب ہو رہی ہے۔	قاضی شوکانی بمبئی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ محمد بن علی بن محمد شوکانی البیسی۔ تمام علوم متداولہ میں یدربیشا رکھتا تھا۔ اپنے زمانے میں علوم حدیث میں عظیم النظیر علامہ تھا۔ ۱۲۰۹ھ میں امام منصور باللہ علی بن عباس نے اس کو دور الخلا فہمین منعاہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ بادجو دیکہ وہاں کا حاکم (گورنر) مذہب زیدیرکھتا تھا لیکن قاضی شوکانی کی تعظیم اور جلال حد سے زیادہ کرتا تھا۔ علوم شرعیہ میں اس نے مجتہدا تصنیفات کی ہیں۔ نبیل الماوطا اپنے موضوع پر نہایت مفید اور جامع کتاب ہے۔ حدیث حسن خان کو اس سے کثرت تحقیقیت ہے اور اکثر اپنی تحقیقات اور تصنیفات میں اسکے اقوال کا حوالہ دیتا ہے۔ اس نے اپنی کتاب کتاب تحائف النبلاء میں پچاس سے زیادہ اسکی تصنیفات کا نام لکھا ہے۔ علامہ شوکانی نے ارشاد الفحول کے نام سے ایک نہایت ہی معرکہ الآراء کتاب لکھی ہے جس میں اس نے مذاہب اربعہ کے اصول فقہ پر کراڑا و تنقید کی ہے ۱۲۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔
۲۶۵	صحیح مسلم کامل و منشرح نووی (عربی) (یک عالم عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۸)	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۸)	مطبوعہ ہندوستان کلکتہ۔
۲۶۶	شرح قدر بہتیمہ (عربی) فقہ حدیث کی کتاب ہے۔ اہل حدیث کے مذہب کو کتاب فقہ کی صورت میں لکھا ہے متن کا	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۸ و ۲۵۷)	قلمی و خطی۔ ہندوستان کلکتہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۲۶۷	مصنف قاضی شوکانی یثربی ہے۔ اور اسکا پورا نام الدائر المہدیہ فی المسائل الفقہیہ شرح لوزاب صدیق حسن خان کی تالیف ہے۔ عمل الیوم واللیلۃ (عربی) اوداد مائتہ کا بیان ہے۔ ۱۰۰۰ میں تالیف کی گئی۔	ابوزکر یحییٰ بن شرف الذہبی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۳۹)	قلی خوشخط بدرد اوسط۔ سیاہی غیر ملوس۔ بخط نسخ۔ خط مختلف اور آج جدیدہ نسخہ۔ قلی خوشخط بخط نستعلیق۔
۲۶۸	موطائے امام محمد (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۷۔	محمد بن الحسن الشیبانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۷)	مطبوعہ۔ کمال چھپائی نہایت نفیس۔
۲۶۹	ایضاً موطائے امام محمد مع التعلیق المجد (عربی) التعلیق المجد نہایت ہی مفصل شرح ہے۔ راویوں کی جرح و تعدیل کے متعلق تفصیلی بحث کی ہے اور تمام حرکت الہام مسائل کی انتہا و وجہ کی چھان بین کی ہے۔	تعلیق مسیح مولوی عبدالحی لکھنوی کی تصنیف ہے۔ مولوی عبدالحی ^{۱۲۶۴ھ} میں قصہ باندہ میں پیدا ہوا جہاں اسکا باپ مولوی عبدالحلیم مدرس تھا۔ پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف کا حفظ کرنا شروع کیا۔ دس سال کی عمر تک اسکے حفظ سے فراغت پائی اور اسی اثنا میں کچھ فارسی کی کتابیں پڑھیں اور خط سیکھا۔ گیارہویں سال علوم عربیہ کی تحصیل پر توجہ کی اور ۱۷ سال کی عمر میں جملہ علوم تشدد و لد پر عبور کر لیا۔ اکثر علوم کی تحصیل اپنے باپ کی۔ صرف علم ہیئت کی چند کتابیں مولوی نعمت اللہ پڑھیں جو اپنے زمانے میں علم ہیئت کے مسلم استاذ تھے۔ ۱۲۷۵ھ میں پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا اور دوسری مرتبہ ۱۲۹۱ھ میں حج کیا۔ اپنی عمر کا اکثر حصہ تندیس و تالیف میں گزارا۔ وہ ایک محقق حقیقی عالم تھا اور فقہ کی شہرہ کتابوں پر نہایت مفید اور مبسوط شرحیں اور مسائل لکھے۔ التعلیق المجد کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس سے پیشتر کوئی شرح موطا کی ایسی توفیق کے ساتھ نہیں لکھی گئی۔ اکثر مہات مسائل مستقل رسالے برطی جامعیت کے ساتھ لکھے ہیں اور انکی تصنیفات کی تعداد ستر سے کچھ زیادہ ہوگی۔ ۱۲۸۵ھ میں کائنات پر	مطبوعہ۔ کمال چھپائی نہایت نفیس۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۶۰ نفاذات ۲۶۸	سنن کبریٰ کے بیہقی (عربی) دراصل یہ کتاب سولہ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں کتب خانہ نہا میں نو جلدیں موجود ہیں۔ علم حدیث کی نایاب کتاب ہے	ابو بکر احمد بن حسین البیہقی۔ پورا نام اس طرح: ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی الشافعی۔ کثرت محققانہ کی وجہ سے اسکو الحافظ الکبیر کہتے ہیں۔ فزون حدیث اور علوم دینیہ میں یگانہ روزگار تھے۔ ابو الشیخ ناصر بن محمد عمری سے فقہ حاصل کی ایک حدیث کا شغل اس پر غالب رہا جس کی طلب میں اس نے عراق اور حجاز کے دور دراز سفر کئے۔ اور خراسان میں اپنے علمائے سنیہ سے تحصیل حدیث کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ حدیث میں کثرت سے تصنیفیں کیں۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے امام شافعی کے صحیح کو اول کو دس جلدوں میں جمع کیا۔ سنن کہتے ہیں اسکی مشہور تصنیف ہے۔ امام الحرمین کا قول ہے کہ ہر ایک شافعی المذہب امام شافعی کا گروہ احسان ہے۔ برخلاف اسکے امام شافعی کی گروہ میں بیہقی کا طوق مست ہے جسکے مذہب کی نفرت کے لئے اس نے کارائے نمایاں کئے۔ بیہقی کا نوں کے ایک مجموعے کا نام ہے جو نیشاپور کے مصنفات میں سے ہے۔ ۳۵۵ء مطابق ۱۰۶۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی۔ سنن کبریٰ بظاہر قدیم۔ خط نسخ مشابہ کوئی۔ نوشتہ ۱۰۶۸ء۔ بعض اوراق نمودار
۲۶۹	نہایہ جزیری (عربی) خراج غریب الحدیث کی مشہور کتاب ہے۔	علامہ ابن اثیر الجزیری۔ پورا نام اس طرح: ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الوہاب الشیبانی المعروف ابن الاثیر الجزیری۔ الملقب بمجد الدین مشہور ترین علماء میں سے ہے۔ مختلف علوم میں مہر کمال تصنیفیں کی ہیں۔ جامع الاصول جو صحاح کی حدیثوں کی جامع ترین کتاب ہے اسی کی تصنیف ہے۔ کون محدث ہے جو غریب الحدیث میں نہ پایہ جزیری کو نہیں جانتا۔ کتاب الانصاف	قلی بخوبی مختلف۔

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		فی الجمع میں الکشف والکشاف میں اس نے ثعلبی اور خنیشی کی تفسیروں کا احصال جمع کر دیا ۳۳۵ھ میں جزیرہ ابن عمر میں اسکی ولادت ہوئی۔ اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہو کر نائب المملکت امیر مجاہد الدین کی ملازمت اختیار کی جسکے انتقال کے بعد غزالدین مسعود بن مودود والی موصول کے دیوان الرسائل کا افسر مقرر ہوا۔ کچھ مدت کے بعد اسکے ماتھے پاؤں شل ہو گئے جسپر ملازمت سے کنارہ کش ہو کر خانہ نشین ہو گیا اور عرصہ وراثت میں اسکی ہی حالت رہی۔ کہتے ہیں کہ اسکی اکثر تصنیفات اسی زمانہ کی ہیں۔ علامہ مشکوٰۃ الاکثرنا جاتا اور اسکے شاگرد لکھتے جاتے تھے۔ ۳۶۰ھ میں بھام موصول اسکا انتقال ہوا۔ وہ مشہور مؤرخ ابن اثیر کا بھائی ہے۔	
۲۸۰	مشکوٰۃ المصابیح (علی) مصابیح لغوی کے ہر ایک باب میں ایک فصل بڑا کمرتب کی گئی ہے۔ یہ کتاب ان تمام احادیث کا مجموعہ ہے جو صحاح ستہ اور دیگر مشہور کتب حدیث میں قابل استناد خیال کی گئی ہیں لیکن تمییز الوصول اسکے مقابلے میں زیادہ جامع ہے۔	شیخ ولی الدین۔ پورا نام :- ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب النیریزی ۳۳۵ھ میں مصنف علام نے یہ کتاب تالیف کی۔	قلمی خوشخط۔ ہر ایک باب میں مجموعہ مولانا غلام حیلانی مرحوم نے تین بار تدریس فرمائی۔
۲۸۱	ایضاً مشکوٰۃ المصابیح (علی)	مطبوعہ
۲۸۲	ایضاً مشکوٰۃ المصابیح (۱)	قلمی خوشخط۔ شکل اور سبب نسخہ۔
۲۸۳	ایضاً مشکوٰۃ المصابیح (۱)	قلمی پختہ تالیف۔ رقم فی الجملہ باریک سبز جلد میں لکھا ہوا مطبوعہ آئینیں۔
۲۸۴	تیسیر شریع جامع الصغیر، دو جلد	متن علامہ مسعودی کی اور شرح علامہ مناوی	
۲۸۵	پرستش ہے۔ بہت مختصر شرح ہے۔ (نیز دیکھو عدد مسلسل ۱۷۳)	شیخ شمس الدین عبدالرؤف المناوی۔ ۳۲۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۲۸۹	شمائل النبی (عربی)	" "	قلبی
۲۸۶	شمائل ترمذی (عربی)	ابو عیسیٰ ترمذی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۵۱)	یہ ایک مجموعہ ہے جس میں نذر جہ ذیل رسائل میں :- (۱) شمائل ترمذی (۲) مسجع صغیر (۳) البیہقن نوکی قلمی خوشخط نوشہ سلسلہ ۲۷۷ ج ۱ درسط سے مولانا جلال الدین قاسمی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے لنڈن سے بنائے گئے نقل کیا گیا۔ قلبی خوشخط بدرجہ اوسط قلبی - جہاں خوشخط نہیں۔ کاتب سید عبداللہ بن سیدین بخاری نوشہ سلسلہ ۲۷۷۔ قلبی محبتہ تقطیع خورد۔ خوشخط بدرجہ اوسط۔ کاتب حافظ عبدالسلام ولد حافظ طیب متوطن گزات نوشہ ۱۲۷۵ھ قلبی خوشخط بدرجہ اوسط۔
۲۸۸	ایضاً شمائل ترمذی (عربی)	" "	"
۲۸۹	ایضاً شمائل النبی (عربی)	" "	"
۲۹۰	شمائل ترمذی (عربی)	" "	"
۲۹۱	کتاب البیان علی صحیح مسلم بن الحجاج (عربی)	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۹)	قلبی - نوشہ سلسلہ ۲۷۷
۲۹۲	صحیح مسلم کی شرح ہے۔ شرح شمائل النبی (عربی)	" "	"
۲۹۳	لمعات شرح مشکوٰۃ (عربی) دو جلدوں	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	قلبی خوشخط بدرجہ اوسط۔ باریک قلم۔
۲۹۴	شمائل ہے۔ حقیوں کے لئے بالخصوص اسکا مطالعہ مفید ہے۔	" "	"
۲۹۵	لمعات شرح مشکوٰۃ (عربی) باب الامارۃ سے آخر کتاب تک کی شرح ہے۔	" "	قلبی خوشخط باریک قلم
۲۹۶	لمعات شرح مشکوٰۃ جلد دوم (عربی) کتاب البیوع سے آخر کتاب تک کی شرح ہے	" "	" "
۲۹۷	ترجمہ صحیح بخاری (فارسی) کتاب النکاح سے آخر کتاب تک کا ترجمہ ہے۔	" "	قلبی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۲۹۸	المختصر فی ذکر الصحاح السنۃ (عربی) تنزیہی مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ خوشنما۔ برخط نسخ
۲۹۹	الغیۃ عراقی (عربی) اصول حدیث کی شہرہ کتاب ہے۔ علوم الحدیث مصنف ابن الصلاح کی اس میں تلخیص کی ہے اور کچھ باتیں جو اصل مصنف سے نہ تھیں اس پر اضافہ کیں۔ ۱۶۷۵ء میں مصنف علام نے اسکو تالیف کیا اور سلسلہ میں خود اس نے اس متن کی نہایت مفصل شرح لکھی جسکا نام فتح المغیث ہے (کتب خانہ نہرا میں موجود ہے)	علامہ عراقی۔ پورا نام:۔ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العراقی۔ ۷۵۰ھ میں اسکا انتقال ہوا	مطبوعہ خوشنما۔ علی قلم
۳۰۰	عقود الجواهر المہینۃ فی اولیٰ مذہب ابی حنیفہ مذہب امام ابو حنیفہ کے مسائل کی حدیثوں سے تائید کی گئی ہے۔ حنفیوں کے نقطہ خیال ایک لاجواب کتاب ہے۔	محمد رفیع زبیدی حسینی۔ مصنف علام کا ۱۲۹۱ھ میں انتقال ہوا۔ تاج العروس فی شرح القاموس اسی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ مصر۔
۳۰۱	مستوعب مصنف علی موطا امام مالک کی دو جلدوں میں شرحوں کا نام ہے جن میں ایک فارسی میں اور دوسری عربی میں لکھی گئی ہے۔ مؤرخ الذکر دقیق اور مجتہدانہ طرز پر لکھی ہے دونوں کا مصنف ایک ہے۔	شاہ ولی احمد ملوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۴۲)	مطبوعہ باریک قلم
۳۰۲	تعلیقات علی البخاری (عربی) کتاب فضائل القرآن سے آخر ابواب الجامع تک حاشیہ ہے۔	(نامعلوم)	قلم۔ خوشنما۔ باریک قلم
۳۰۳	منہج الباری شرح بخاری پادہ اول (فارسی) کنوز الحقائق (عربی) نہایت اختصار کے ساتھ دسہزار قوی حدیثیں حروف تہجی کی ترتیب سے اس میں لکھی ہیں۔ ہر ایک حدیث کے مخرج کا حوالہ بھی ساتھ دیا ہے۔ بے ش کتاب ہے۔	علامہ مناوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۸۴)	مطبوعہ مصر۔
۳۰۴	الخصائص (عربی) حضرت علیؓ کے جہت کمال کا بیان	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	قلم خوشنما

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۷	الروافقۃ النبیہ شرح الدرر البہیہ (عربی)	قاضی شوکانی ماتن اور نو اب صدیق حسن خان (یگانہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۰ و ۲۵۷)	مطبوعہ
۳۸	شرح فارسی صحیح بخاری جلد ثالث (فارسی)	تلمی، خوشخط - بدرجہ اوسط۔
۳۹	یہ جلد کتاب البیوع سے شروع ہوئی ہے۔ سنن دارمی اعزہ حدیث کی فی الجملہ مستند متناہوں میں شمار ہوتی ہے۔	ابو محمد عبد السمیع بن عبد الرحمن دارمی۔ اپنے عہد میں علوم حدیث کا بکثرت علامہ تھا۔ ۲۵۵ھ ۶۸۹ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ صحیح اور خوشخط
۳۱۰	مجمع البیاح - جلد دوم (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸۔	شیخ محمد طاهر صدیقی سندھی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸)	تلمی - خوشخط باریک قلم۔ جدول ملائی نوشتہ و متنہ پیشہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے حضور میں لکھے گئے تھے خاص سے لکھا۔
۳۱۱	حج الکرامہ فی آثار القیامہ (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔ علامات قیامت کی تشریح کی گئی ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۰)	مطبوعہ۔ خوشخط باریک قلم
۳۱۲	کتاب الاصفیاء لبیان معانی الشفاء (عربی) "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" قاضی عیاض مالکی کی ایک معرکہ الآثار، تصنیف ہے۔ یہ اسکی شرح ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۱۲) شرح شفاء علی قاری (عربی) کچھ زیادہ میسوط شرح نہیں ہے۔	شمس الدین محمد بن محمد الدبجی الشافعی ۹۲۴ھ ۹۷۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ یہ نسخہ مصنف ہی کے لکھے ہوئے نسخہ ۹۵۹ھ میں نقل کیا گیا۔	تلمی بخط قدیم خوشخط۔ یہ کتاب ۹۲۴ھ میں تصنیف کی گئی اور نسخہ ۹۵۹ھ میں نقل کیا گیا۔
۳۱۳	شفائے قاضی عیاض (عربی) اسکا نام یہ ہے۔ "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" اپنے موضوع پر نہایت نفیس کتاب ہے بقول صاحب کشف الظنون تمام دنیائے اسلام میں کوئی کتاب اسکے برابر تصنیف نہیں کی گئی۔	ملا علی قاری ہروی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۱۲)	مطبوعہ مسر
۳۱۴	قاضی عیاض مالکی۔ پورا نام :- قاضی ابو افضل عیاض بن موسیٰ البیہقی۔ علم حدیث اور اسکے فنون - نحو - لغت - اشعار عرب - النساب عرب اور وقائع عرب و دیگر علوم میں بیرطلوئے رکھتا تھا۔ بہت سی مفید تصنیفات صغیر ہستی پر اسکی یادگار ہیں۔ متفاتی اللہ اور غرائب حدیث کے موضوع پر اسکی نہایت مفید کتاب ہے جس میں حدیث کے طبقہ اعلیٰ	مطبوعہ مسطعینہ

مسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
		کی کتب تلامذہ (سوطات مالک و صحیحین) کے الفاظ غریبہ کی توضیحات لکھی ہیں۔ مذہب مالکی کے جلیل القدر فقہ ہیں۔ قرطبہ میں تحصیل علوم کی۔ علم حدیث کے ساتھ اسکو خاص شغف تھا۔ اندلس کے ایک شہر سبتہ میں مدت دراز تک قضا کے جلیل القدر عہدے پر متنازع رہا۔ جس کے بعد غرناطہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔ الشفا - مترجم صحیح مسلم اللامع (اصول حدیث) ترتیب المذکرہ۔ وغیرہ اسکی تصنیف ہیں۔ ۵۵۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۳۱۵	ایضاً شفاے قاضی عیاض مع شرح آل (عربی)	مطبوعہ
۳۱۶	صحیح مسلم (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۸	مسلم بن الحجاج القشیری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۸)	مطبوعہ مصر
۳۱۷	سنن ابن ماجہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۹	محمد بن یزید ابن ماجہ قرطوبی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۹)	مطبوعہ خوشخط قلعہ حورو
۳۱۸	شرح بخاری فارسی ترجمہ اول (فارسی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۵۳)	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۵۳)	قلمی بخط مختلفہ خوشخطہ ہر جہ اور سطا۔
۳۱۹	شرح سفر السعاده (فارسی) متن کا مصنف محمد الدین فیروز آبادی ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۷۱) اور شرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی ہے تفصیل شرح ہے۔ مانتن علام نے کتاب کے آخر میں ان امور کی تفصیل کی ہے جو عام طور پر مشہور اور مسلم چلے آئے ہیں لیکن قدرین حدیث کے نزدیک انکی اصلیت کچھ بھی نہیں ہے۔ شارح نے تقریباً ان سب باتوں کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	قلمی بخط مختلف
۳۲۰	اسماء الرجال (عربی) چھوٹی سی کتاب ہے	قلمی خوشخطہ ہر جہ اور سطا۔
۳۲۱	ایضاً اسماء الرجال (عربی)	قلمی۔ محمد سلمان شریفی نے لکھا۔ مکتوبہ اسلام آباد میں لکھی۔

مسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۳۲۲	جزء من کتاب مسلم بن الحجاج (عربی)، صحیح مسلم کا خطوط اساحصہ ہے۔	مسلم بن الحجاج القشیری (ملاحظہ ہو عدول ۱۶۸)	قلمی خوشخط
۳۲۳	فتح المغیث فی شرح الضیئۃ الحدیث (عربی)، (ملاحظہ ہو عدول مسلسل ۲۹۹)	زین الدین عراقی (ملاحظہ ہو عدول ۲۹۹)	قلمی خوشخط
۳۲۴	مجموعہ احادیث موضوعہ (عربی)، الظفر المبین فی رد مغالطات التقليدین	محی الدین تاجر کتب لاہور	مطبوعہ
۳۲۵	ایضاً الظفر المبین (دوسرا نسخہ) اردو۔	حسین بن محمد بن عبدالمعد الطیبی۔ اپنے زمانے کا نہایت بختور عالم ہے تفسیر کتاب پر اسکا حاشیہ نہایت نفیس ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو محقول و منقول دونوں میں کمال مہارت حاصل ہے (ملاحظہ ہو نوٹ)	قلمی۔ نوشتہ سید محمد
۳۲۶	طیبی شرح مشکوٰۃ جلد ثانی (عربی) علامہ طیبی مصنف مشکوٰۃ کا معاصر ہے۔ اور کہتے ہیں کہ دونوں نے آپس میں فکر مشورہ کیا تھا کہ کوئی ایسی کتاب تصنیف کی جائے جو صحاح کی جامع اور حشو و زوائد سے پاک ہو انکی رائے اسباب پر متفق ہوئی کہ مصباح بنوی کی تہذیب و تنقیح اور تکمیل کی جائے۔ چنانچہ شیخ ولی الدین نے مشکوٰۃ تالیف کی اور علامہ نے اسکی شرح لکھی۔	حسین بن محمد بن عبدالمعد الطیبی۔ اپنے زمانے کا نہایت بختور عالم ہے تفسیر کتاب پر اسکا حاشیہ نہایت نفیس ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو محقول و منقول دونوں میں کمال مہارت حاصل ہے (ملاحظہ ہو نوٹ)	قلمی۔ نوشتہ سید محمد
۳۲۷	البدور السافرہ فی احوال الآخرہ (عربی)، موت اور ما بعد الموت کے حالات کے متعلق اجار و آثار کا مجموعہ ہے لیکن جیسے سیوطی کی تصنیفات کا عام انداز ہے تحقیقاً نہیں ہے۔	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدول مسلسل ۲۶)	قلمی خوشخط بدروز اوسط نوشتہ سید محمد
۳۲۸	برماوی شرح بخاری (عربی) اس کا اصلی نام اللامع الصبیح فی شرح الجامع الصبیح ہے شراح علامہ نے شرح کرمانی کا خلاصہ کہنے کے علاوہ تنقیح و رکشی کے حل طلب مقامات کی توضیح کی ہے۔ ہیئت مجموعی اچھی نظر ہے مصنف نے چار جلدوں میں لکھی تھی لیکن کتابت نے ایک ضخیم جلد میں لکھ ڈالا ہے۔ یہ کتاب الحج سے کتاب التفسیر تک اسکی تخریج ہے۔	علامہ برماوی۔ پورا نام اس طرح ہے شری الدین ابو عبدالمعد محمد بن عبدالدائم بن موسیٰ البرادوی الشافعی ۳۳۳ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خط قدیم

نمبر سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۳۳۰	ترجمہ صحیح بخاری جلد اول (فارسی)	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۵۲)	قلی
۳۳۱	ایضاً ترجمہ صحیح بخاری (فارسی کتاب)		قلی خوشنصاب ربط اوسط
۳۳۲	المغازی سے آخر کتاب تک کا ترجمہ ہے بدایہ جزری (عربی) اصول حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تالیف ہے۔	شمس الدین محمد بن محمد جزری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۰۱)	قلی خوشنصاب ربط اوسط تحقیق
۳۳۳	مناوی شرح جامع الصغیر جلد ثانی (عربی) شرح کا نام تیسرے (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۸۴)	شیخ عبدالرؤف مناوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۸۴)	قلی بخط قدیم
۳۳۵	شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول (عربی)	شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۷)	قلی خوشنصاب
۳۳۶	اربعین نووی معہ شرح آں (عربی) شارح کا نام احمد بن ابی بن محمد سعد تفسیرانی ہے۔ ماتن علامہ (محی الدین نووی) مقدمہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ علماء کرام نے کثرت سے پہلے حدیثیں جمع کی ہیں بعض نے تو وہ حدیثیں جمع کیں جن میں مذہب کے اصول یا فروع کے کسی اجم مسئلہ کا ذکر ہے۔ بعض نے جہاد یا زہد وغیرہ کسی خاص موضوع تک اپنے حدیثوں کے مجموعہ کو محدود رکھا ہے۔ یہ سب صحیحہ افواض اور قابل قدر مقامات ہیں لیکن میں نے ایک ایسا مجموعہ مرتب کرنا بہت اہم خیال کیا جو مختلف عنوانوں پر حاوی ہو اور اسکی ہر ایک حدیث مسائل دینیہ کے لئے مستقل اور بہتم بالشان قاعدے کا حکم رکھتی ہو جس سے سیکڑوں فروع کا استنباط ہو سکے اور جسکی اہمیت کی وجہ سے علماء کرام نے اس پر نصف الاسلام اور تملک الاسلام اور اس قسم کے معنی فخر الفاظ کا اطلاق کیا ہو۔ اس کے علاوہ مصنف علام نے صحت حدیث کا	ابو ذکریا یحییٰ بن شرف اربعین کا مصنف ہے۔ محی الدین ابو ذکریا یحییٰ بن شرف الدین النووی - سلسلہ ہجری میں نوے کے گائوں میں جو دمشق کے مضافات میں سے ہے پیدا ہوا۔ دمشق کے مدرسہ راجیہ میں تحصیل علوم کیا۔ فارغ التحصیل ہو کر بہت دنوں دینیہ کے مطالعہ میں مشغول ہوا۔ اور جب ۷۷۵ھ میں ابو شامہ کا انتقال ہوا تو علامہ نووی کو مدرسہ شریفیہ کا ناظم علی اور مدرسہ اول مقرر کیا گیا۔ یہ مدرسہ حدیث کی تعلیم کا مرکز تھا۔ جب کثرت محنت و داعی کی وجہ سے (تصنیف و تالیف میں مہلک پہنچے گئے) اسکی صحت کمزور ہو گئی تو وہ اپنے مولد و مسکن نوایہ میں واپس آیا اور وہیں ۷۸۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ تہذیب الاسلام میں اس نے: - محقر فنی - مہذب - وسیطہ - وجیز - تنبیہ - روضہ وغیرہ کے الفاظ کی تشریح کی ہے اور وہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں اسماء اور نشانہ کے تراجم ہیں اسلئے وہ کتب سیرۃ کے مشابہ ہے۔ دوسرا حصہ اسماء کا فہرستہ یا فہرستہ	ہر دو قلی - متن بخط داخج جلی قلم - نوشتہ ۷۷۵ھ و شرح آں تالیف ۷۹۵ھ نوشتہ ۸۰۰ھ - ہر ایک قلم بخط گنجان -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصییہ
۳۴۳	ہر ایک باب کو قرآن شریف کی آیتوں سے شروع کیا گیا ہے۔ اپنے فن میں عید النظم خیال کی گئی ہے۔ ایک طالب آخرت کے لئے نہایت عمدہ رفیق ہے۔ مشکوۃ میں تالیف کی گئی۔ شرح مشکوٰۃ جلد اول (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	قلی ہادیہ قلم خوشنویس برجہ اوسط - قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۴۴	ایضاً شرح مشکوٰۃ جلد ثالث و رابع (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۴۵	ایضاً شرح مشکوٰۃ (فارسی) باب المقصد فی العمل تک کی شرح ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۴۶	شرح تجلید الفکر (عربی) متن علامین حجرہ کی تصنیف ہے اور شرح کا مصنف علامہ علی قاری ہے۔ اصول حدیث کی مشہور کتاب ہے۔	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۲۳ و ۱۸۶)	قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۴۸	شرح السنن (عربی)	قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۴۹	شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے اموات اور قبور کے متعلق اخبار و آثار کا مجموعہ ہے۔ لیکن جیسے کہ سیوطی کی عام تصنیفات کا انداز ہے اسی معیار پر لکھی گئی ہے۔ (محققانہ نہیں)	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۶)	قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۵۰	ایضاً شرح الصدور (عربی)	قلی ہاشمہ سلسلہ
۳۵۱	منہج العمال فی سنن الاقوال و الافعال (عربی) اتباع سنت کیلئے نہایت عمدہ رہنما ہے	شیخ حسام الدین علی الہندی۔ امام شریعی طبقات کبرے میں لکھتے ہیں: "میں نے مشکوۃ میں عارف	قلی ہاشمہ سلسلہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۵۲	اذکار نووی (عربی) اور دلائل پرستش	بائشہ شیخ علاؤ الدین علی بن حسام الدین الشہیر	بالمستی الہندی تریل مکہ معظمہ کے ساتھ ملاقات کی۔ نہایت متقی شخص تھے۔ دن رات عزالت میں رہتے تھے۔ صرف جمعہ کی نماز حرم میں ادا کرتے تھے۔
۳۵۳	تقریب التہذیب (عربی) علامہ ابن حجر	محی الدین نووی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۵۴) مطبوعہ مصر۔	علامہ ابن حجر مکی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۲۳) مطبوعہ۔
۳۵۴	محافی الانوار (عربی) اصل نام بحر الفوائد بظاہر متعارف حدیثوں کی تطبیق و تفسیق اور منشا بخار و آثار کی توجیہات حسنہ پر مبسوط بحث کرنے کے لحاظ سے بے مثل کتاب ہے	ابوبکر محمد بن ابراہیم کلابادسی (تصوف کی مشہور کتاب تہذیب کا مصنف) کلاباد بخارا کے مصنفات میں سے ہے اور مصنف علامہ آٹھویں صدی ہجری کے علما، اعلام سے ہے	قلی بخط قدیم۔ خوشخط۔ سیاہی غیر مطبوس۔ ششہ میں مصنف علامہ کے حضور میں آنکی دیرنگرائی کبھی گئی۔
۳۵۵	شرح صحیح بخاری (عربی) باب غزوہ بدر معونہ سے باب راجۃ الخائن تک کی شرح ہے۔	مجمول الاسم۔	قلی بخط مختلف۔
۳۵۶	شرح صحیح بخاری (فارسی) ابواب الجنائز سے کتاب البیوع تک کی شرح ہے۔	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۵۵)	قلی۔ خوشخط بہ رجہ اوسط۔
۳۵۷	شرح صحیح بخاری (عربی) کتاب البیوع سے باب لا یجوز بعد الفخہ تک کی شرح ہے	غیر معلوم الاسم	قلی۔ خوشخط جلی قلم۔
۳۵۸	شرح نخبۃ الفکر (عربی) متن اور شرح دونوں علامہ ابن حجر کی تصنیف ہے۔	علامہ ابن حجر مکی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۲۳)	قلی خوشخط۔ ہار یک قلم۔
۳۵۹	ایضاً مجموعہ شرح نخبۃ الفکر (عربی) یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے:-	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۵۲ و ۳۵۳)	جلد مطبوعہ عدد یک جلد۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	(۱) چہل حدیث مع ترجمہ و شرح منظوم اردو۔ (۲) تزیینۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر للعلامہ ابن حجر المکی فی اصول الحدیث (عربی) (۳) عجائزہ نافعہ بزبان فارسی در اصول حدیث از شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ (۴) بستان المحدثین (کتب حدیث کی مفصل تاریخ ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے۔) بزبان فارسی۔ ایضاً از شاہ عبدالعزیز دہلوی۔		
۳۶۰	شرح نخبۃ الفکر ابن حجر مکی (عربی)	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۶)	قلی۔ نوشتہ ۱۰۰۰ھ
۳۶۱	حرز ثمین شرح حصن حصین (عربی)		قلی خوشخط جہر عبارت ذیل لکھی ہے۔ "تم ہذا شرح منقولاً من نسخہ کتبت و صححت و قولت علی نسخہ الشارح۔"
۳۶۲	شرح مصابیح بغوی (عربی)	قاضی ناصر الدین بریضی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱)	قلی خوشخط کاغذ نفیس قابل دید۔
۳۶۳	شرح جامع صغیر سیوطی جلد دوم (عربی) اسکا نام تیسیر ہے۔ بہت مختصر شرح ہے۔	شیخ عبدالرؤف منادی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۸۴)	قلی خوشخط بدرجہ اوسط۔ نخط قدیم۔ جلی قلم۔ مطبوعہ۔ باریک قلم
۳۶۴	شرح جلیل شرح حصن حصین (اردو)	مطبوعہ۔ باریک قلم
۳۶۵	شرح بخاری جلد ثانی از کتاب البیوع (فارسی)۔	قلی خوشخط بدرجہ اوسط
۳۶۶	شرح صحیح البخاری جہول الاسم (عربی)	نام معلوم	قلی از کتاب البیوع تا پیشتر و جیم الطعام عند القدم
۳۶۷	مشارق الانوار (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۷۔	رضی الدین حسن بن محمد صافانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۷)	قلی خوشخط۔ ۱۰۰۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۳۶۸	شرح سنن ابی داؤد (عربی)	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۶)	قلی خوشخط صفحہ ۲۰۰۰ھ نوشتہ
۳۶۹	سخ الباری فی ترمذ صحیح البخاری (اردو) چھوٹا سا رسالہ ہے۔ نام سے مضمون ظاہر ہے۔	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۷۰	اجزاء من اوائل شرح مشارق الانوار العربیہ مشارق الانوار کی کسی نامعلوم الاسم شرح کے چندا جزا ہیں۔	قلی شروع میں کتاب مشتق از الانوار کا ہوا جو کہ جو کسی مطبوعہ سے نہیں پایا گیا قلی بخط نسخ - ۱۹۹۷ء کا لکھا ہوا نسخہ - خوشخط -
۳۷۱	سفر السعاده (فارسی) اسکا دوسرا نام صراط مستقیم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق زندگی کا نہایت صحیح خاکہ کھینچا ہے اتباع سنت کے لحاظ سے درحقیقت اسم بامستی کتاب ہے۔	علامہ مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاسموس - پورا نام اسطرح : ابوالطاهر مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی - (فیروز آبادی) شیراز کے مصنفات میں سے ہے نہایت ہی عالم متبحر تھا۔ قاسموس عربی زبان کی ایک ایسی جامع اور مستند دکنشری ہے جسکی نظیر چشم نہ کو دیکھنی نصیب نہیں ہوئی۔ علم حدیث میں اسکو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ اور صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث کی شرحیں نہایت قابلیت سے لکھی ہیں۔ وہ اجماع حدیث میں نہایت پکا تھا اور قیاس و استحسان اور رائے کا سخت مخالف تھا۔ اس نے واسطہ - بغداد اور دمشق میں علم حدیث اور علوم عربیہ کی تحصیل کی۔ ۱۷۵۷ء میں وہ اپنے استاد تفتی الدین سبکی کے ساتھ سیرت المقدس چلا گیا۔ اور دس سال تک وہاں علمی مشاغل میں مصروف رہا۔ جسکے بعد اس نے قاہرہ - اینٹباے کو چاک اور ہندوستان کا سفر کیا۔ اسی اثنا میں اسکو سلطان احمد بن آدیس نے بغداد آئے کی دعوت دی۔ ۱۷۷۷ء میں بمقام خیر ازیم بورلنگ کے ساتھ اسکی ملاقات ہوئی۔ جس نے اسکی نہایت تعظیم و تکریم کی۔ اسکے بعد اسی نے دوبارہ ہندوستان کا سفر کیا۔ اور وہاں سے کہ معظمہ کوچ بیت اللہ کے لئے جدا ہوا کہ اسمعیل بن عباس خالی امین نے اسکو مدینہ قاضی القضاۃ مقرر کیا اور اپنی لڑکی کے ساتھ اسکی شادی کی ۱۷۸۷ء میں وہیں اسکا انتقال ہوا۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۳۷۲	کتاب الموصوعات (عربی)	شیخ محمد بن طاہر سندھی مصنف مجمع البحار۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸)	قلی خوشخط بدرد و وسط۔ نوشتہ ۱۱۱۰ھ۔
۳۷۳	کنز الجواہر فی اصول الحدیث والنہی اور عربی	..	قلی۔ تقطیع خورد۔
۳۷۴	تنقیح ذکر کشی حاشیہ بخاری جلد اول (عربی)	علامہ زرکشلی۔ پورا نام اس طرح ہے: شیخ بدر الدین محمد بن عبداللہ زرکشلی الشافعی۔ ۷۹۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی خوشخط۔ ۱۱۱۰ھ۔ کاکہا ہوا نسخہ۔
۳۷۵	کتاب الاحکام اعراب ضبط کیا ہے۔ اقوال مختلفہ متعلق شرح حدیث میں سے فقط قول اصح کے ذکر کرنے پر اتفاق کی گئی ہے معانی حدیث کے متعلق بعض ایسے فوائد اضافہ کئے ہیں جو دوسری شرحوں سے انسان کو بے نیاز کر دیتے ہیں (کشف الظنون) وثیقۃ الاکابر (عربی) سندھ کے ایک فاضل اجل شیخ فقیر احمد (بن عبدالرحمن القرظی) نیکار پوری نے سند کی ضرورت پر بحث کر کے مختلف کتب حدیث وغیرہ کے متعلق اپنے اسناد لکھے ہیں۔ ۱۱۱۹ھ میں یہ رسالہ لکھا گیا۔	..	قلی۔
۳۷۶	شیخ عبدالحق فتح مشکوٰۃ (عربی) کتاب المآداب سے آخر کتاب تک کی شرح ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	مطبوعہ کلکتہ۔ صیغ نسخہ۔
۳۷۷	مسنوے و مصنفے شرح مؤطا (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۰۱ و ۳۰۲)	شاہ ولی اللہ دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۲)	مطبوعہ۔
۳۷۸	عقود الجواہر المہدیہ (مکرر نسخہ) عربی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۰۰)	محمد رفیع حسینی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۰۰)	مطبوعہ عمر کاغذ خشتا۔
۳۸۰	فتح البین ترجمہ فارسی حصین (فارسی) حامل المتن ترجمہ ہے۔	..	قلی ۱۱۱۹ھ کاکہا ہوا نسخہ
۳۸۱	النہج المکمل (عربی) مشہور علما، حدیث کی تاریخ لکھی ہے۔ اکابر محدثین کے حالات باخبر ہو سکے لے نہایت نہایت مفید ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۰)	مطبوعہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۳۸۴	کتاب الدین الخالص (عربی) دو جلدوں	علامہ ابن قیم الجوزیہ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۸۳)	مطبوعہ غوث خانہ جلی قلم منیر
۳۸۵	پرستش ہے۔ شرک و توحید اور سنت و بدعت کے مضمون کو نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت ہی محرکہ الارا کرتا ہے۔		حاشیہ پر علامہ ابن تیمیہ کی ایک کتاب اقتضا العرفان جہمی ہوئی ہے۔
۳۸۶	تفہیم الصالح کامل (چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول کا حامل المتن اردو ترجمہ ہے۔ صالح سند کی تمام حدیثوں کو نہایت اختصار اور معیت کے ساتھ مدون کیا ہے۔ ابواب کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے رکھی گئی ہے۔)	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۹۲)	مطبوعہ غوث خانہ نہایت صحیح نسخہ
۳۹۷	تیسیر الوصول الی جامع الاصول (عربی) صحاح سند کی تمام حدیثوں کو ایک ہی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے راوی اور تخریج کی بھی تصریح کی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی حدیث صحاح کی کتنی اور کن کن کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ ابواب کو عام کتب حدیث کی طرح احکام فقہیہ کے موافق نہیں بلکہ حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کا ناخذ شیخ ابن الاثیر جزیری کی جامع الاصول ہے۔	ابن الربیع۔ پورا نام۔ شیخ عبد الرحمن بن علی المعروف ابن الربیع الشیبانی الیمینی۔ ۳۹۷ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلی تقطع کلان۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۳۹۳ نفاست	فیض الباری ترجمہ و تفسیر صحیح بخاری صحیح بخاری کی حامل المتن شرح ہے۔ فتح الباری۔ یعنی شرح بخاری وغیرہ مشہور شرحوں کے مطالب کا خلاصہ اردو میں لکھا ہے۔ ہر ایک پارے کی شرح علیحدہ جلد میں ہے۔ مولوی نذیر حسین مرحوم محدث دہلوی کے ایک شاگرد مولوی ابوالحسن نے یہ شرح لکھی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ۔
۴۲۲	آیات الہدایہ (اردو) شاہ ولی اللہ دہلوی کی سرکشتہ الکار تصنیف حجتہ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب مذکور فلسفہ حیات کی عظیم المثال تصنیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۴۳۳	کشف المغیط (موطائے امام مالک) حامل المتن اردو ترجمہ اور شرح ہے۔ حدیث نبوی کے اردو دان شائقین کے لئے قابل قدر تصنیف ہے۔	مولوی وحید الزمان۔ حیدر آباد دکن کے طبقة امرائے ایک عالم متبحر ہے۔ اس کا سلسلہ نسب فاروق اعظم سے ملتا ہے اسکی ولادت ۱۲۶۷ھ سرزمین کانپور میں ہوئی۔ آپ کے والد مولوی سیح الزمان لکھنؤ میں ایک مطبع کے مالک تھے۔ آپ نے عربی و فارسی کی مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کانپور کالج میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور سرکار نظام میں مختلف عہدوں پر رہے ۱۳۱۵ھ میں ہائیکوٹ کے جج مقرر ہوئے۔ آپ کے فیصلہ جات نظام ثانی کورٹ میں داخل ہیں۔ گورنمنٹ نظام کی طرف سے آپ کو "وقار نواز جنگ" کا خطاب ملا ہوا ہے۔ صحیح سند اور دیگر کتب دینیہ کے اردو تراجم اور شرحیں لکھیں۔ اور طبع کر کے شائع کیں جو ضروریات زمانہ کے موافق بہت بڑا دینی کارنامہ ہے اور امرا کی توجہ ادھر شاہداد ہوا کرتی ہے۔	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتی
۴۴	بستان المحیثین (فارسی) حدیث کی تالیف قابل ذکر تفلیفات اور ان کے مصنفین کا حال لکھا ہے۔	شہادہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲ و ۲۱)	مطبوعہ
۴۵	مسند امام احمد بن حنبل (عربی) چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ حدیث کی جامع ترین تصنیف ہے (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف) حاشیہ پر منتخب کثر العالی ہے جو نگار کو حذف کر کے بتیس ہزار احادیث نبویہ کا مجموعہ ہے! ہر ایک حدیث کے مخرج کی بھی تفسیر کی گئی ہے۔ ابواب اور فصول کو حروف تہجی کے موافق ترتیب دیا گیا ہے۔ حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی جامع ترین تصنیف ہے۔ مصنف کا نام علی بن حسان المعروف منقہ ہندی ہے جس کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۳۵ و ۹۸۲۔	امام احمد بن حنبل۔ پورا نام :- ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی الاصل رہا کچے والد مرو میں رہتے تھے۔ لیکن آپ کی ولادت ماہ ربیع الاول ۱۶۴ھ مستقر خلافت بغداد میں ہوئی۔ وہ امام شافعی کے اجلہ اصحاب میں سے تھے۔ جب امام شافعی مصر کو جانے لگے تو فرمایا کہ میں نے اپنے پیچھے بغداد میں کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو احمد بن حنبل سے زیادہ علم و تقویٰ رکھتا ہو۔ کہتے ہیں کہ دس لاکھ حدیثیں اسکو یاد تھیں اور انہی دس لاکھ حدیثوں میں سے انہی نے وہ مجموعہ احادیث انتخاب کیا جو حج مسند امام احمد بن حنبل کے نام سے مشہور ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل تیس ہزار سے زیادہ مرفوع حدیثوں پر مشتمل ہے۔ ان کا قول ہے کہ جو حدیث میری اس کتاب میں نہ ہوگی سمجھ لو کہ اسکی کچھ بھی صلیت نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر وہ تمام صحیح الاصل حدیثوں کی جامع ہے۔ تمام اکابر محدثین ان کو امام الحدیث تسلیم کرتے ہیں محمد بن اسماعیل بخاری۔ اور مسلم بن الحجاج النیسابوری باہر ہر جملہ ان کے شاگرد ہیں۔ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں انکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر
۴۶	الاصحاب فی تفسیر الصحابہ (عربی) چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصحاب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کی جامع اور مبسوط تاریخ ہے اسکی تصنیف علامہ صنف نے علم سماء الرجال پر پڑا احسان کیا	علامہ ابن حجر عسقلانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۴۸	مجموعہ الرحمۃ الہیہ دارۃ عربیہ مجموعہ دو کتابوں پر مشتمل ہے (۱) الرحمۃ الہیہ فی الفضل الرابع للہ شکوۃ۔ ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جو مصنف مشکوٰۃ نے کسی فصل میں ذکر نہیں کیں۔ بالیکہ وہ صحاح میں موجود ہیں۔ بالفاظ دیگر مشکوٰۃ شریف کا کچھ حصہ ہے۔ ہر ایک باب کی حدیثیں اسی باب کے ساتھ الفضل الرابع کے عنوان پر لکھی ہیں۔	طبرانی۔ پورا نام اس طرح ہے :- ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی۔ ملک شام کے شہر حکہ میں اسکی پیدائش ہوئی۔ تیرہ سال کی عمر میں اس نے حدیث کی طلب میں کمر بستہ ہو گیا۔ چھ سال بعد کربلا میں شریفین۔ یمن۔ مصر۔ بغداد اور دوسرے بلاد اسلام میں تحصیل علم کے لئے کامیاب کوششیں کیں۔ اپنے زمانہ کا اعلیٰ پایہ کا محدث شمار کیا گیا ہے۔ معاصر ثقات کے علاوہ کتاب المساک۔ کتاب النوادر اور دلائل النبوة وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔ حافظ بیہقی ابن مندہ کا قول ہے کہ اس نے علم حدیث کی تفصیل میں تصانیف شافعیہ برداشت کیں۔ چنانچہ متواتر تیس سال تک اسکو چار پائی پر لکھنا نصیب نہیں ہوا۔ (چٹائی پر سوتا رہا)۔ صاحب بن عباد و عہد عالمہ کا ایک مشہور فاضل اجل اور علم پر درویش تھا اس سے منقول ہے کہ میرا خیال تھا کہ وزارت ایک ایسا جلیل القدر منصب ہے جسکے مقابلے میں تمام دنیاوی خطوط بیچ سکتے ہیں۔ لیکن ایک دن جبکہ طبرانی اور ابوبکر چٹائی پر بٹا کر حدیث میں مشغول تھے۔ دولاں اپنے بچہ کی وجہ سے اپنے گھر کے یکاد روزگار تھے اور ہر ایک ان سے اپنے حریف پر علمی فتح حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا تھا کہ یکایک ابوبکر چٹائی نے ایک حدیث بیان کرنی شروع کی۔ حدیث ابو خلیفہ حدیث سلیمان بن ایوب۔ ابھی وہ تیسرے راوی کا نام نہیں لینے پایا تھا کہ طبرانی جھپٹ بول اٹھا سلیمان بن ایوب میں ہی تو ہوں اور ابو خلیفہ میرا شاگرد ہے۔ اگر تمہیں	ہر دو حصہ ہر ایک جلد
۱۳۴۹	مجموعہ الرحمۃ الہیہ دارۃ عربیہ مجموعہ دو کتابوں پر مشتمل ہے (۱) الرحمۃ الہیہ فی الفضل الرابع للہ شکوۃ۔ ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جو مصنف مشکوٰۃ نے کسی فصل میں ذکر نہیں کیں۔ بالیکہ وہ صحاح میں موجود ہیں۔ بالفاظ دیگر مشکوٰۃ شریف کا کچھ حصہ ہے۔ ہر ایک باب کی حدیثیں اسی باب کے ساتھ الفضل الرابع کے عنوان پر لکھی ہیں۔	طبرانی۔ پورا نام اس طرح ہے :- ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی۔ ملک شام کے شہر حکہ میں اسکی پیدائش ہوئی۔ تیرہ سال کی عمر میں اس نے حدیث کی طلب میں کمر بستہ ہو گیا۔ چھ سال بعد کربلا میں شریفین۔ یمن۔ مصر۔ بغداد اور دوسرے بلاد اسلام میں تحصیل علم کے لئے کامیاب کوششیں کیں۔ اپنے زمانہ کا اعلیٰ پایہ کا محدث شمار کیا گیا ہے۔ معاصر ثقات کے علاوہ کتاب المساک۔ کتاب النوادر اور دلائل النبوة وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔ حافظ بیہقی ابن مندہ کا قول ہے کہ اس نے علم حدیث کی تفصیل میں تصانیف شافعیہ برداشت کیں۔ چنانچہ متواتر تیس سال تک اسکو چار پائی پر لکھنا نصیب نہیں ہوا۔ (چٹائی پر سوتا رہا)۔ صاحب بن عباد و عہد عالمہ کا ایک مشہور فاضل اجل اور علم پر درویش تھا اس سے منقول ہے کہ میرا خیال تھا کہ وزارت ایک ایسا جلیل القدر منصب ہے جسکے مقابلے میں تمام دنیاوی خطوط بیچ سکتے ہیں۔ لیکن ایک دن جبکہ طبرانی اور ابوبکر چٹائی پر بٹا کر حدیث میں مشغول تھے۔ دولاں اپنے بچہ کی وجہ سے اپنے گھر کے یکاد روزگار تھے اور ہر ایک ان سے اپنے حریف پر علمی فتح حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا تھا کہ یکایک ابوبکر چٹائی نے ایک حدیث بیان کرنی شروع کی۔ حدیث ابو خلیفہ حدیث سلیمان بن ایوب۔ ابھی وہ تیسرے راوی کا نام نہیں لینے پایا تھا کہ طبرانی جھپٹ بول اٹھا سلیمان بن ایوب میں ہی تو ہوں اور ابو خلیفہ میرا شاگرد ہے۔ اگر تمہیں	ہر دو حصہ ہر ایک جلد

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		اس حدیث کی روایت کرنی منظور ہے تو بہتر ہے کہ تم مجھی سے اسکی روایت کرو تا کہ تمہیں علامہ روایت حدیث کے علو اسناد کا فوہمی حاصل ہو۔ اس وقت بھری مجلس میں (جو ہزاروں خواص و عوام کا مجمع تھا) جو نہامت ابو بکر چٹائی کو حاضر ہوئی اور جس مسرت کے ساتھ اسکے مقابلے میں طبرانی کو اپنی فتح کی خوشی محسوس ہوئی ہوگی اسکا اندازہ خارج از حد امکان ہے۔ میں نے اس وقت یہ آمد کی کہ کاش میں طبرانی ہوتا۔ شکستہ پیری میں جبکہ وہ پورے ایک سو سال اس عالم ناپائدار میں بسر کر چکا تھا اس کا انتقال ہوا۔	
۳۴۴ (الف)	تدریب الراوی شرح تقریب النواوی (عربی)	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۴۳)	مطبوعہ مصر۔
۳۴۵ (ب)	علم اصول حدیث کی جامع کتاب ہے مطابق حق شرح مشکوٰۃ شریف کامل (عربی و اردو) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ متن مشکوٰۃ مع ترجمہ لکھنؤی شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی شرح مشکوٰۃ کا خلاصہ اردو میں لکھا ہے۔ اردو خوان اصحاب کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔	نواب قطب الدین خان دہلوی (بولانا) شاہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی کے شاگرد و تلمیذ ہیں۔	مطبوعہ غوث خانہ
۳۴۶ (ج)	شرح شمائل نبوی (فارسی)		قلی غوث خان علی قلم جلد نمبر قلمی۔
۳۴۷ (د)	مجموعہ شرح نخبۃ الفکر (تفصیل ذیل) (۱) شرح نخبۃ الفکر از علامہ ابن حجر عسقلانی (۲) رسالہ مجہول الاسم در اصول حدیث۔ عربی۔ (۳) ایضاً رسالہ دیگر در اصول حدیث نیز عربی۔ از شاہ محمد غوث پشادری ۴) عجائز نافحہ۔ رسالہ زبان فارسی در مہول حدیث از شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ ۵) تلامذات امام بخاری۔ (۶) چہل حدیث (جلد قلمی در یک جلد)	ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۴۳۹	شرح شمائل (عربی)	" " "	قلمی - ہدیکہ قلم - ۱۲۸۵ کا کلبا ہوا نسخہ -
۴۳۹ (د)	حاشیہ عربی مشکوٰۃ المصابیح (عربی)	" " "	قلمی خوشخط -
۴۳۹ (ز)	مجموعہ شمائل النبی (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) شمائل النبی للشیخ علی بن حسام الدین المتقی (۲) کلمات شیخ جمال الدین بامسوی زبان عربی - ہر دو قلمی در یک جلد -	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی - ۱۲۸۵ کا کلبا ہوا نسخہ -
۴۳۹ (ج)	مجموعہ اثباتات امام بخاری (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں (۱) اثباتات امام بخاری - (۲) شرح فقہ کبیر ملا علی قاری - (۳) الرسالة القدیسیۃ للابی بکر الخوافی (فیہ الوعیایا علی مذاق اہل التصوف) (۴) رسالۃ مسماۃ بغایۃ الکمال للشیخ علی بن حسام الدین المتقی - چھوٹا سا رسالہ ہے - (۵) النموذج البلیب فی فضائل الحبیب - (۶) فاتحۃ العلوم للقرطبی - فیہ بیان فضیلۃ العلم و النواع العلوم و اہل المناظرۃ و الفرق بین علماء الدنیا و الآخرة - جملہ زبان عربی قلمی -	مولانا جارا اللہ ابن عطار السمرقندی - قلمی -	قلمی خوشخط ہر دو اوسط - ۱۲۸۵ کا کلبا ہوا نسخہ -
۴۳۹ (ط)	جامع الشیخ (عربی) معتد بہ ضخامت کی کتاب ہے کسی اربعین نبوی کی شرح لکھی ہے اور ادھر ادھر کے مختلف مسائل کو آپس میں جمع کیا ہے - ایک حد تک اسم با ستے کتاب ہے -	مولانا جارا اللہ ابن عطار السمرقندی - قلمی -	قلمی -
۴۳۹ (ی)	شرح اربعین نووی - (عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۳۳۶)	" " "	مطبوعہ
۴۳۹ (ک)	مجموعہ موضوعات (عربی)	" " "	قلمی - ہر ایک قلم خوشخط

علم فقہ

مکلفین کے اعمال کو جو بہ حرمت۔ استیجاب و کراہیت اور حجاز و اباحت کی صفت سے پہچانتا۔ غیر منصوص احکام کو منصوص شرعیہ سے استنباط کرنا اور دوسرے نظائر پر قیاس کر کے جزئیات کا حکم استخراج کرنا علم فقہ کہلاتا ہے۔ فقہ کے چار امام مشہور ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب اور اسکی فقہ نے اہل عراق۔ ماوراء النہر ہندوستان اور چین میں زیادہ رواج پایا۔ اور چونکہ اُن کے شاگرد امام ابو یوسفؒ کو خلفاء عباسیہ کے عہد میں قاضی القضا کا جلیل القدر منصب حاصل ہوا۔ اس نے تمام قلعہ و عباسیہ میں فقہ حنفی کی اشاعت کی اور مذہب مذکور ہی کے قاضی اور امام جابجا مقرر کئے جسکی بدولت مذہب حنفی نے بمقابلہ دیگر مذاہب زیادہ فروغ پایا۔ دوسرے مذاہب میں اگر کوئی اس مذہب کا مقابل ہو سکتا ہے وہ مذہب شافعی ہے جسکے پیروں نے اکثر بلاد و امصار میں فتوے اور فتویں میں برابر کا استحقاق حاصل کیا۔ علمی مجالس منعقد کر کے علماء حنفیہ کے ساتھ مناظرے کئے اور جدل و خلاف کے موضوع پر ضخیم کتابیں تالیف کیں۔ بالخصوص مصر میں امام شافعی کے مذہب اور اسکی فقہ نے زیادہ ہر دلعزیزی میں کی اور اس میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ غلبیوں کا تسلط ہو جانے سے مذہب امامیہ نے شافعی کی جگہ لی لیکن سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کے غلبہ پانے سے پھر مذہب شافعی کو حقوق حاصل ہوا اور دولت ایوبیہ کے زیر تربیت وہاں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے لگے چنانچہ محی الدین نووی۔ عبداللہ بن عبدالسلام نقی الدین ابن وقیف العید اور نقی الدین سبکی جیسے مشہور مصنف اسی عہد سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام مالک اور اسکی فقہ نے پہلے حجاز میں اور بعد ازاں اہل مغرب اور اندلس میں مقبولیت حاصل کی۔ کیونکہ جب پہلے اہل مسلمانوں نے اندلس اور دیار مغرب کو فتح کیا تو اہل مغرب جب کہی دینی اغراض کے لئے سفر کرتے اُنکا منزل مقصود حجاز ہوتا تھا۔ اور عراق ان کے راستے میں نہیں پڑتا تھا۔ اُس وقت مدینہ دارالعلوم اور فقہ واجتہاد کا مرکز تھا۔ اسلئے اہل مغرب نے اپنا علم اور تہفقہ علماء مدینہ سے حاصل کیا۔ جو امام مالک کے پیرو اور اُسکے اصول اجتہاد کے متبع تھے۔ امام احمد بن حنبل نے چون کہ اپنے مذہب میں قیاس کو کچھ زیادہ دخل نہیں دیا تھا اور تمام مسائل شرعیہ اور وقائع و حوادث کے احکام کی بنا حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے اتباع پر رکھی تھی جسکے لئے علوم حدیث کی نہایت ہی وسیع واقفیت ضروری تھی۔ یہاں تک کہ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ جس شخص کو دس لاکھ حدیثیں یاد نہ ہوں وہ اہل اجتہاد نہیں۔ اور اسکو فتوے دینا جائز نہیں ہے۔ اسلئے اسکے مذہب میں بہت کم فقہاء پیدا ہوئے۔ اور علم حدیث کے تنزیل کے ساتھ ساتھ اسکے مذہب کو بھی زوال ہوا۔

علم اصول فقہ

مسائل فقہیہ کو جن قواعد کے مطابق دلائل شرعیہ سے استخراج کیا جاتا ہے اسکا نام علم اصول فقہ ہے۔ اگر اسکے قوانین کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو وہ ایک نہایت مفید اور قابل قدر فن ہے جسکی اہمیت اور گرانقدری علمی ذوق رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے علماء نے اسکو ایک رنگ آلود اوزار یا محض وسائل سے زیادہ وقعت نہیں دی۔ ایسی حالت میں اسکا پڑھنا نہ پڑھنا کیسا ہے۔ یہ علم بھی دوسرے علوم و فنون کی طرح زمانہ مابعد کی ایجاد ہے۔ صدر اول کے لوگ اسکے محتاج نہیں تھے کیونکہ قرآن کریم ان کی اپنی مادری زبان میں نازل ہوا تھا۔ اور اسباب نزول اور قرآن عالیہ کا صحیح علم رکھنے کی وجہ سے تاویل اور توجیہ کی دشواریاں ان کو پیش نہیں آتی تھیں۔ لیکن جب سلف کا زمانہ گزر گیا اور تمام علوم کو ایک فن کی حیثیت میں مدون کرنا ضروری خیال کیا گیا تو فقہاء اور مجتہدین نے بھی اپنی فقہ اور اجتہاد کے اصول کو ایک جداگانہ فن کی صورت میں مدون کیا۔ سب سے پہلا شخص جس نے یہ کام کیا امام شافعی علیہ الرحمۃ تھے۔ جسکے بعد علماء حنفیہ نے اسکی تہذیب و تنقیح کی۔ اسکے قوانین کو جامع و مانع بنایا۔ اور اس میں وسعت پیدا کی۔ اگرچہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور ان کے صاحبزادے نے بھی مسائل اجتہاد و فقہ کے حل بیان کرنے کے ضمن میں بعض ان اصول اور قواعد کی تصریح کی ہے جنکا مجموعہ آج علم اصول کہلاتا ہے تاہم علماء حنفیہ میں سے سب سے پہلے جس نے ایک فن کی حیثیت سے اسپر بحث کی اور اس کو مدون کیا۔ اور قیاس کی صحت اور غلطی دریافت کرنے کے لئے قوانین وضع کئے اور اسکے لئے شرائط مقرر کئے وہ اس جلیل القدر فن کا امام ابو زیبہ دبو سی ہے۔ اسکے بعد اسات کا فخر فخر الاسلام بزدوی کو حاصل ہوا۔ کہ اس نے اپنی مشہور معرکہ الاراکات لکھکر اسکو پائدار شکل بخشی۔ زمانہ مؤخر میں جتنے بھی علماء پیدا ہوئے ہیں اور اصول فقہ میں کوئی تالیف اپنی یادگار چھوڑی ہے وہ اسی مرد میدان کے خوشہ چین اور زکریا ہیں۔

علم فرائض (علم میراث)

یہ بھی علم فقہ کا ایک شعبہ ہے جو اہمیت کے باعث اور کثرت فروع کی وجہ سے مستقل علم شمار کیا گیا ہے۔ اسکے ذریعہ سے کسی میت کی جائیداد کو اسکے ورثاء میں آسان ترین طریقے پر صحت کے ساتھ تقسیم کرنا معلوم ہو سکتا ہے۔ اسکے اکثر مسائل حسابی اصول پر مبنی ہیں اور اس لئے علم فرائض اور فن حساب لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں فقہاء مالکیہ کے مقابلہ میں شافعی اور حنفی علماء نے اس پر بہت زیادہ توجہ کی ہے اور نہایت مفید کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں۔ ہندوستان میں سراجیہ کا متن اور اسکی شرح شریفیہ نہایت مقبول ہوئی ہیں۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۴۴۴	شرح شریعۃ الاسلام (عربی) سنن اور آداب کا بیان ہے۔ بقول مصنف وہ اس قابل ہے کہ تمام مسلمان بچے اس کو پڑھیں۔ صاحب کشف الظنون کی رائے میں نہایت مفید اور نفیس کتاب ہے۔ (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	محمد بن ابی بکر الخوخی۔ پورا نام رکن الاسلام محمد بن ابی بکر الداعظ المعروف امام زادہ جعفری۔ جوخی۔ جوخی ایک گائوں کا نام ہے جو بحر قزح کے مضافات میں سے ہے۔ اپنے زمانے میں ادیب کامل اور فاضل اجل تھا۔ نجاشی ایک مدت تک مفتی کے نازک فرائض انجام دیتا رہا۔ اکثر وعظ کیا کرتا تھا۔ اور تصوف کا مذاق اس پر تھا۔ خواجہ پوسن ہدائی اس کا پیروار تھے۔	قلمی خوشخط۔ جلی تلمیذ شریف
۴۴۵	شرح شریعۃ الاسلام (عربی)	قلمی بخط استعلیق۔ درجہ اول
۴۴۶	ایضاً شرح شریعۃ الاسلام (عربی)	محمد یعقوب نہبانی۔	خوشخط درجہ اول۔ ۱۱۳۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ قلمی خوشخط درجہ اول۔ خط استعلیق ۱۱۳۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ مطبوعہ کشوری۔
۴۴۷	توضیح و تلویح (عربی) قاضی صدر الشریعہ عبید اللہ بن سعود البخاری الحنفی الشافعی	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۴۴۵	نہایت مقبول ہو رہی ہے لیکن پھر بھی اس میں قابل اصلاح غلطیاں رہ گئی ہیں اس نے اسکو از سر نو مرتب کیا۔ اصول دین حاجب کا خلاصہ اسپر اضافہ کیا اور موقوفہ موقوفہ موشگافیاں کہیں چکا دو سری تصنیفات میں بشکل پتہ ملتا ہے۔	ابن عابدین شامی المتوفی ۱۲۵۲ھ	مطبوعہ مصر۔
۴۴۶	مصنف علامہ نے اسکا نام اسم باری تعالیٰ تصنیف رکھا۔ اسکے بعد خود مصنف نے التوضیح فی حل غوامض التفسیر کے نام سے اسکی نہایت لطیف اور مختصر شرح لکھی۔ سوائے اسکے اور بھی اسکی مختلف شرطیں لکھی گئیں لیکن سب سے بہتر علامہ سید الدین آفتاب زانی مصنف مطول کی شرح ہے جس کا نام تلویح فی کشف حقائق التفسیر ہے اور جس کو اس نے ۱۲۵۵ھ میں تالیف کیا۔ یہ تینوں کتابیں بہتیت اجتماعہ رسول فقہ حنفی کی بہترین تصنیف شمار کی گئی ہیں اور عام طور پر مقبول اور متداول ہیں (ماخوذ از کشف الظنون)	سید احمد طحاوی۔ ۱۲۳۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔
۴۵۰	رد المحتار بشرح در المختار المعروف شامی (عربی) پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ فقہ کی ایک مستند اور مبسوط کتاب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کی طرح تمام جزئیات اس میں مل سکتی ہیں۔	مولوی عبدالحی لکھنوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	مطبوعہ نیشنل پبلیکیشن کلان
۴۵۱	طحاوی حاشیہ در المختار (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے مسائل فقہیہ کے اکثر فتووں میں اسکا حوالہ ہوتا ہے۔		
۴۵۲	مجموعہ النافع الکبیر (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) امام الکلام نیماستق بالقرآنہ خلف الامام قرآنہ خلف الامام کے مسئلے کے متعلق نہایت تفصیل کے ساتھ موافق اور مخالف دلائل لکھے ہیں		

سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۴۵۵	(۲) المناہج الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر۔ در حقیقت جامع صغیر کا مقدمہ ہے لیکن عام واقفیت کے لئے نہایت مفید ہے۔ (۳) البیان البہیمۃ فی تراجم الحنفیہ۔ تمام حنفی علماء کے محقق حالات لکھے ہیں۔ تینوں زبان عربی از مولوی عبدالحی لکھنوی۔ غایت البیان شرح ہدایہ جلد اول (عربی) (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	امیر کاتب۔ امیر کاتب بن امیر غازی قوام الدین الافتاحی الفارابی۔ بغداد اور دمشق میں تحصیل علوم کی۔ مصر کا سفر کیا اور جامع ماریونی میں درس دیتا رہا۔ وہاں سے واپس آیا تو بغداد میں قضا کو جلیل القدر عہدے پر سرفراز کیا گیا۔ کچھ مدت کے بعد دمشق کے مدرسہ ظاہریہ میں مدرس مقرر ہوا۔ لیکن وہاں بھی کچھ زیادہ عرصہ تک نہ رہ سکا اور مصر میں چلا گیا۔ وہاں کے حاکم نے اسکی نہایت قدر دانی کی اور اپنے قائم کردہ مدرسہ کا اسکو افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ ۵۵۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ فقہ رنخت اور عربیت میں ماہر تھا لیکن سخت خود میں اور نہایت متعصب حنفی تھا۔ التبیین شرح حسامی۔ اور غایت البیان شرح ہدایہ اسکی مشہور تصانیف ہیں۔	قلی خوشنما بدرجہ اوسط عربی
۴۵۶	ایضاً غایت البیان جلد دوم (عربی) عینی شرح ہدایہ (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ بنیہ شرح ہدایہ اسکا اصلی نام ہے (نیز ملاحظہ ہو خانہ حال مصنف فقہ و فرائض)	علامہ بدر الدین عینی۔ محمود بن احمد قاضی القضاۃ بدر الدین عینی۔ عینتاب ایک گاؤں کا نام ہے جو حلب کے مضافات میں سے اور علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانے میں مذہب حنفی کا کثیر التصانیف علامہ تھا۔ تمام علوم متداولہ پر اسکو کمال عبور حاصل تھا۔ ۸۵۰ھ میں وہ قاہرہ میں داخل ہوا۔ پہلے محتسب مقرر کیا گیا۔ اور اسکے بعد قضا حنفیہ کے عہدے پر سرفراز کیا گیا۔	قلی خوشنما مطبوعہ کشوری

مکتبہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		عقدہ الفاری شرح صحیح بخاری اسکی نہایت سرکتہ الآراء تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو جدول مسلسل ۲۲۶)	
		بنیادہ شرح ہدایہ۔ رمز الحقائق شرح کنز الدقائق اس نے لکھی ہیں۔ مجمع البحرین۔ معانی الآثار اور دوسری فقہ کی مشہور اور مستند کتابوں پر مفید شرحیں لکھیں۔ اپنے آخر عمر میں جامع انہر کے قریب ایک مدرسہ قائم کیا۔ اور اپنا تمام کتب خانہ مدرسہ مذکور میں وقف کر دیا۔ اسکی تحریر نہایت سستہ اور معنی خیز ہوتی ہے۔ لیکن شائبہ تصنیف کے خالی نہیں ہوتی ہے۔ ۱۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۴۶۱	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد نہم (عربی)	قلمی بایک قلم بخط قدیم خوشخط
۴۶۲	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد ثالث (عربی)	قلمی
۴۶۳	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد ثامن (عربی)	قلمی - تقطیع کلان
۴۶۴	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد رابع (عربی)	قلمی - خوشخط بدرجہ اوسط
۴۶۵	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد اقل (عربی)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط - تقطیع کلان ۱۱۱۱۱۱ کا لکھا ہوا
۴۶۶	فتاویٰ تنقیح حامد یہ (عربی) علامہ ابن عابدین شامی مصنف رد المحتار کی تصنیف	ابن عابدین شامی	مطبوعہ مصر
۴۶۷	فتاویٰ محمدی (عربی)	(مجمول الاسم)	قلمی خوشخط علی قلم جلد ضخیم
۴۶۸	فتاویٰ خیر یہ (عربی)	شیخ خیر الدین ربلی (سنہ ۱۱۱۱ میں اسکا انتقال ہوا)	مطبوعہ مصر
۴۶۹	الاشباہ والنظائر مع شرح حموی (عربی) اصول فقہ کی سرکتہ الآراء تصنیف ہے۔ استخراج احکام جزئیہ بذریعہ نظائر کے موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے۔ حموی کی شرح کا نام "غزیر یون البصائر علی حاسن الاشباہ والنظائر" ہے۔ علامہ حموی کا نام احمد بن محمود ہے۔ جس کی ۱۰۹۸ھ ہجری میں انتقال ہوا۔	علامہ ابن نجیم مصری۔ پورا نام: زین الدین بن ابراہیم بن نجیم الحنفی المصری۔ شرف الدین بلقینی اور دیگر علماء اسلام سے تحصیل کی چیزوں نے اسکو کامل دیکھ کر اکتا اور تندرست کی اجازت بخشی۔ بہت سے لوگ اسکے حلقہ درس سے مستفیض ہوئے۔ عبد الوہاب شہرانی کہتے ہیں کہ جب دس سال تک اسکے ساتھ میل جول رکھنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن میں نے اس میں	مطبوعہ مصر - تقطیع کلان -

تعداد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۴۰	ایضاً الانشباہ والنظائر (عربی)	کوئی ایسی بات نہیں دیکھی ہے جسکی وجہ سے اسکی وقعت میری نظروں میں ذرہ بھی کم ہو۔ انسان کے اخلاق کو آزمانے کے لئے سفر میں اسکے ساتھ رہنا چاہئے کاسبتین طریقہ ہے۔ میں نے ۳۵۵ھ میں اسکے ساتھ حج کا سفر کیا بایں ہمہ میں نے اسکو ہر ایک طرح سے جمیل الاخلاق اور ثنات قدم پایا۔ کنز الدقائق کی مشہور معرکہ الاراء شرح بجا الرائق اسی کی تصنیف ہے۔ الانشباہ والنظائر کو اس نے ۹۶۹ھ میں تالیف کیا جسکے بعد بہت جلدی یعنی ۹۷۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۴۱	کنز الدقائق (عربی) فقہ کا مشہور و متداول متن ہے۔ (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف عدہ مسلسل ۸۴)	علامہ ابن نجیم مصری۔	قلمی۔ باریک قلم۔
۴۲	ایضاً کنز الدقائق (عربی)	ابو البرکات النسنی (ملاحظہ ہو عدہ مسلسل ۸)	قلمی جلی قلم۔ چندان خوشخط نہیں
۴۳	ایضاً کنز الدقائق (عربی)	..	مطبوعہ کاشوری۔
۴۴	ایضاً کنز الدقائق (فارسی)
۴۵	ایضاً کنز و مختصر و بیک جلد (عربی)	مصنف مختصر الوقایہ صدر الشریعہ ثانی ہے	کنز مطبوعہ قلم متوسطہ مختصر
۴۶	مختصر الوقایہ بھی کنز کی طرح ایک مشہور اور متداول متن ہے۔ (نیز دیکھو خانہ احوال مصنف)	پورا نام اسطرح ہے۔ امام صدر الشریعہ الثانی عبید اللہ بن مسعود الحبیبی۔ حنفیہ میں ایک مشہور مصنف اور فقیہ ہے۔ شرح وقایہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔ وقایۃ الروایہ اسکے دادا کی تصنیف ہے جس کو اس نے مختصر کر کے اسکا نام وقایہ رکھا۔ لیکن اب وہ مختصر الوقایہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۸۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا	جلی قلم بخاشیہ مسجوداتی و مرتبہ فارسی۔
۴۷	مختصر الوقایہ (عربی) (ملاحظہ ہو عدہ مسلسل ۸۴)	..	مطبوعہ جلی قلم تقطیع خورد
۴۸	ایضاً مختصر الوقایہ (عربی)	..	قلمی بخاشیہ واضح مفصل
۴۹	ایضاً مختصر الوقایہ (عربی)	..	قلمی مرتبہ فارسی و حنفیہ و جلی قلم

نمبر سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۴۸۰	زاو الفقہاء شرح قدوسی (عربی)	ابو المعالی بہاؤ الدین -	قلمی خوشخط
۴۸۱	فقیہا کی نظروں میں ایک اہم کتاب ہے۔ زیلعی شرح کنز ریع اول (عربی) کنز کی مشہور شرح ہے۔ اسکا پورا نام اس طرح تبیین الحقائق فی شرح کنز الدقائق۔	فخر الدین زیلعی۔ پورا نام: فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی بن محسن الزیلعی۔ زیلعی بحر الحبشہ کے سامل پر ایک گانوں کا نام ہے جو علامہ کامولہ تکمیل تحصیل کے بعد شہرہ میں وہ قاہرہ میں آیا اور فقہ کا درس اور فتوے دیتا رہا۔ بحر الرائق میں جہاں کہیں مطلق شارح کا ذکر ہوا ہے اس سے مراد زیلعی شارح کنز ہوتا ہے۔ ۳۴۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط قدیم خوشخط نیم سلسلہ میں احمد بن محمد بن عمران القدوسی کے ہاتھ سے قاہرہ مصر میں لکھا گیا۔ علامہ مقدمہ کا نام کثرت سے فتویٰ کتابوں میں مذکور ہے۔ وہ دوہ صدی چوبی کے ایک مشہور و بڑے فقیہ ہیں۔
۴۸۲	حموی شرح الاقنباء والنظائر (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۶۹)	..	قلمی خوشخط ہر جہاں اوسط۔
۴۸۳	نہایہ بشرح ہدایہ (عربی) کتاب الرحۃ سے کتاب الوقف تک کی شرح ہے۔	تلج الشریعۃ بن صدر الشریعۃ الاول - نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۰ خانہ احوال مصنف۔	قلمی -
۴۸۴	ایضاً نہایہ بشرح ہدایہ ریع ثالثہ (عربی)
۴۸۵	ایضاً نہایہ بشرح ہدایہ جلد رابع (عربی)	..	قلمی بخط نستعلیق ہدایت قلم خوشخط ہر جہاں اوسط۔
۴۸۶	ایضاً نہایہ بشرح ہدایہ ریع اول (عربی) شرح مجمع البحرین (عربی) اسکاتن جسکا نام مجمع البحرین و ملتقى النهرین ہے امام مظفر الدین احمد بن علی بن غنیم ابن الساعانی کی تصنیف ہے۔ اسکی ترتیب نہایت عمدہ ہے۔ اور مصنف علامہ نے عجیب اختصار اور جامعیت سے کام لیا ہے۔ ہر تالیف سے اس نے رجب شدہ میں فراغت پائی۔ اسکا یاد کر لینا نہایت آسان ہے لیکن اسکے حقائق پر حاوی ہونا بہت مشکل ہے۔ آئمہ کے اختلاف اقوال کو	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) علامہ ابن الساعانی بعلبکی کا باب بخدا میں ایک مشہور گہری ساز تھا۔ علم ہدیت و نجوم میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اگرچہ اصل میں بعلبکی کا رہنے والا تھا لیکن بغداد میں منتقل ہو کر وہاں اشیاء کریمہ کی تھی۔ اپنے پیٹ کو اس نے تعلیم دلائی جس نے تمام علوم متداولہ میں مہارت حاصل کی اور خصوصاً علوم شرعیہ میں اہم کا درجہ پایا۔ علما و معاصر اسکی فضیلت کا سکہ مانتے تھے۔ یہاں تک کہ شمس الدین اصفہانی شافعی شارح محمول کی رائے میں وہ علامہ تھے۔	یہ نسخہ ہے جس کو ۹۹۹ھ میں علامہ فقیہ علی بن محمد بن لکھا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	نوعیت جلد کے اختلاف سے ظاہر کیا ہے۔ مثلاً اگر صاحبین نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے تو اسکو جملہ اسمیہ سے ظاہر کیا ہے اور اگر امام ابو یوسف کا ایک قول ہے اور طریق (امام اعظم و امام محمد) کا دوسرا قول تو دواں پر جملہ فعلیہ فعل مضارع استعمال کیا ہے۔ و علیٰ ہذا القیاس (زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو کشف الظنون)، مجمع البحرین کی مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے ایک خود مصنف نے لکھی ہے۔ (یہ مصنف کی شرح ہے) مشہور اور مستند کتاب ہے۔ در مختار اور دیگر کتب فقہ میں اکثر اسکا حوالہ ہوتا ہے۔	پرمی ترجمہ رکھتا تھا۔ اسکا قول تھا کہ ابن الساعاتی ابن حاجب سے زیادہ ذکی الطبع ہے مجمع البحرین شروع فقہ اور بدیع اصول فقہ میں اسکی تصنیف ہے۔ بغداد کے مستنصریہ کالج میں فقہ حنفی کا پروفیسر تھا۔ اور شیخ الحنفیہ کے لقب سے مشہور تھا۔ ۶۹۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	کیفیت خصوصیہ
۴۸۸	ایضاً شرح مجمع البحرین (عربی)	..	قلی بخط مختلف
۴۸۹	مشتمل پر جملہ مسائل کو بالاستیعاب بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔	..	قلی خوشخط
۴۸۹	صلوٰۃ مسعودی (فارسی)	..	مطبوعہ
۴۹۰	جامع عباسی (فارسی) فقہ شیعہ کی مختصر اور جامع کتاب ہے۔ میں بابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے پانچ باب بہاؤ الدین شیخ محمد جلیل (جو اوریشیل ہائیڈرکسٹن کرشنجی کے مصنف کی رائے میں بہاؤ الدین تاملی ہے جسکے احوال کے لئے دیکھو عدو سلسل ب ۱۲۵۱) نے لکھا کہ شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران کی خدمت میں بھیجا کیا تھا۔ بقیہ پندرہ باب نظام ابن نجین الساسی کی تالیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) مسٹر ایچ۔ ایم۔ ایلٹسٹ ہسٹورینز آف انڈیا میں لکھتے ہیں کہ بہاؤ الدین محمد جلیل شاہ عباس بادشاہ ایران کے عہد کا ایک ریاضی دان تھا۔ اس کے اہل وطن میں یہ بات مشہور تھی کہ اسکو شبہہ بازوں اور طلسم سازوں پر ایک خاص قسم کا غلبہ اور نفوذ حاصل ہے۔ جسکے سنا سننے انکی تمام شی کرکری ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے زمانے میں نہایت متقی اور دیندار تھا۔	مطبوعہ
۴۹۱	مجموعہ عمدۃ البضائع یہ مجموعہ فضائل و رسائل پر مشتمل ہے۔	..	جلد مطبوعہ دریک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	(۱) الارواح الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمن - از مولوی عبدالحلیم لکھنوی بزبان عربی - (۲) موائد القرب فی آداب الاکل و الشرب بزبان فارسی - (۳) ذبذبة النصل فی مسائل الذبائح فارسی (۴) رسالہ ترجمہ بزبان فارسی - (۵) تحفۃ المحصنین اردو - چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں محرمات عورتوں کے متعلق مسائل ہیں (۶) عمدۃ البضاعة فی مسائل الرضاۃ - فارسی رضا کے مسائل پر مفصل بحث ہے - (۷) ہدایۃ الذوق فیما يتعلق بالاطعام و الشرع و اردو (۸) درک المکعب فی آداب اللوحی و الثواب - بزبان فارسی - ڈاڑھی کے مسائل پر مشتمل ہے - (۹) ہدایۃ الفجین الی مسائل العزیزین - فارسی (۱۰) فتوے چند مسائل متفرقہ - فارسی - (۱۱) تحفۃ الاخوان فی تحقیق الاخوان - اردو - (۱۲) تحقیق الاوزان - اردو -		
۴۹۲	تلویح شرح تنقیح (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴۳	علامہ محمد الدین تفتازانی - (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۶۲۰ و ۴۹۶)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط ۱۱۱۵ کا کچھ ہوا نسخہ - قلمی جلد ضخیم - قلمی خوشخط بدرجہ اوسط -
۴۹۳	حب المفتین (عربی)
۴۹۴	غایۃ الحواشی (عربی) ہدایہ کا حاشیہ ہے - کتاب البیوع سے شروع ہوا ہے -
۴۹۵	عینی فسخ ہدایہ جلد ۴ و ۵ (عربی)	بدر الدین محمود بن احمد عینی - (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۳۶ و ۴۹۰)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۴۹۶	مصنف علامہ نے مشفقہ میں بنقام قاریہ جیکہ اسکی عمر نوے سال کی تھی اس شرح کو پایہ تکمیل تک پہنچایا -
۴۹۸	طوطاوی حاشیہ در معنی جلد اول (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۵۰)
۴۹۹	ہدایہ کامل در دو جلد (عربی) نہایت مفید	برن الدین علی بن ابی بکر مرغینانی - مرغینانی	مطبوعہ آہنیں - قلمی خوشخط

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	نہایت مستند کتاب ہے جس میں امام ثنائی اور دوسرے آئمہ کا اختلاف بھی ہر ایک مسئلہ میں بیان کر کے فقہی طرز پر ہر ایک قول کی دلیل اور اسکا ماخذ لکھا ہے۔ لارڈ ہسٹنگز کے عہد میں آئیکے حکم سے چار ہملٹن نے بڑی قابلیت کے ساتھ انگریزی میں اسکا ترجمہ کیا جو ۱۹۱۷ء میں لندن میں چھپکر شائع ہوا۔ مولوی غلام یحییٰ خاں اور دوسرے فضلاء نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا جو ۱۸۸۷ء میں بمقام کلکتہ طبع ہوا۔ ہدایہ کو جو شہرت فقہی دنیا میں حاصل ہوئی ہے اس سے بڑھ کر مقصود نہیں۔ عربی۔ فارسی اور ترکی میں اسکی نہایت کثرت شریحیں لکھی گئی ہیں (ہدایہ مع ترجمہ و شرح فارسی جلد ثالث و رابع کتب خانہ ہدایہ موجود ہے)۔	ماوراء النہر میں ایک قصبہ کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانہ میں فقہ حنفی کا بہت بڑا علامہ تھا۔ اصول فقہ۔ ادبیات اور دیگر علوم مستند اور میں دستگاہ کامل رکھتا تھا۔ جدل اور مناظرے میں تمام اقران سے گوئے سبقت لے لیا تھا۔ نجم الدین ابو حفص عمر النسفی اور دوسرے علماء اعلام سے علم اخذ کیا۔ امام فخر الدین قاضی صدر الشریعہ صاحب محیط۔ ظہیر الدین بخاری مصنف فتاویٰ ظہیریہ اور دیگر علماء معاصر اسکی فہمیت اور تقدیم کے قائل تھے۔ کتاب المنقہ (فقہ) نشر المذہب تجنیس مختارات النوازل وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ مجدد کے دن سبق شروع کرنا اس نے رائج کیا جو نہایت مقبول ہوا۔ اور جبر عموماً تمام مہندستان اور افغانستان میں آج تک علمدار آمد جاری ہے۔ ۵۹۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	ماوراء النہر میں ایک قصبہ کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانہ میں فقہ حنفی کا بہت بڑا علامہ تھا۔ اصول فقہ۔ ادبیات اور دیگر علوم مستند اور میں دستگاہ کامل رکھتا تھا۔ جدل اور مناظرے میں تمام اقران سے گوئے سبقت لے لیا تھا۔ نجم الدین ابو حفص عمر النسفی اور دوسرے علماء اعلام سے علم اخذ کیا۔ امام فخر الدین قاضی صدر الشریعہ صاحب محیط۔ ظہیر الدین بخاری مصنف فتاویٰ ظہیریہ اور دیگر علماء معاصر اسکی فہمیت اور تقدیم کے قائل تھے۔ کتاب المنقہ (فقہ) نشر المذہب تجنیس مختارات النوازل وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ مجدد کے دن سبق شروع کرنا اس نے رائج کیا جو نہایت مقبول ہوا۔ اور جبر عموماً تمام مہندستان اور افغانستان میں آج تک علمدار آمد جاری ہے۔ ۵۹۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔
۵۰۱	ایضاً ہدایہ نصف ثانی (عربی)	قلی بخط قلم۔ جسکے حاشیہ کفایہ ہے۔
۵۰۲	ایضاً ہدایہ نصف اول (عربی)	قلی بخط شکستہ نوخذہ ۱۲۸۷ھ۔
۵۰۳	ایضاً ہدایہ نصف اول (عربی)	قلی محضہ۔ ورثہ ۱۲۹۰ھ۔
۵۰۴	ایضاً ہدایہ جلد آخر (عربی) کتاب الدعویٰ سے آخر کتاب تک۔	..	قلی بخط مختلف ہیئت مجموعی خط قلمی کاغذ پوسیدہ عیاہی غیر مطبوعہ۔ فقہ عطاء اللہ نوذری غفرلہ فارما کردہ۔ امیر ضیاء الدین ۱۲۸۷ھ میں لکھا۔ تہذیب طیار کے ساتھ لکھی گئی۔ قلمی۔
۵۰۵	عنا یہ شرح ہدایہ جلد ثانی (عربی) نہایت عمدہ شرح ہے۔ فاضل شام نے اسکی تہذیب اور تنقیح میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا۔ نہایت شرح ہدایہ کی لا محالہ نظریات سے پرہیز کیا گیا ہے۔	شیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابر ترقی۔ ۸۸۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی۔

صفحہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۰۶	ایضاً عنایہ شرح ہدایہ جلد اول (عربی)	..	تفلی - ترشتہ سلاسلہ
۵۰۷	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (فارسی)	..	تفلی بخط مختلف
۵۰۸	فتح القدیر شرح ہدایہ (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے نہایت معرکہ الاراکت ہے جس میں مصنف علامہ نے جو ایک محقق حقیقی ہے ہر ایک مسئلہ کو عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی انصاف کو ماتہ سے نہیں دیا ہے۔ اور حتی الامکان تحقیق سے دور رہا ہے۔	علامہ ابن ہمام (نیز ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ آخری فقرہ)۔ کمال الدین محمد بن عبدالحامد الشہیر ابن الہمام السکندری السیوسی۔ سادات علویہ میں سے ہے۔ اور مذہب حنفی کا نہایت نامور محقق اور متبحر علما سے ہے۔ شیعہ میں جبکہ اس کا باپ اسکندریہ میں قاضی تھا پیدا ہوا۔ اس نے پہلے اس کا باپ سیواس میں قاضی تھا۔ اس نے اپنے باپ اور دیگر علما ربلہ سے تحصیل کی۔ ابلی زرہ عراقی اور جمال حنبلی سے علم حدیث اخذ کیا۔ اور علم تفسیر حدیث۔ فقہ۔ کلام۔ منطق اور جمل و مناظرے میں کتنا سے روزگار ہو گیا۔ ابن امیر الحاج الحلبی۔ ابن شیمہ ابن قطوب نے علما میں ہمام ہی کے فیض صحبت سے کمال حاصل کیا۔ ایک عرصہ دراز تک فتوے دیتا رہا لیکن بعد میں فتوے دینا بالکل چھوڑ دیا تھا۔ مدرسہ منصورہ اشرفیہ اور شیعہ میں یکے بعد دیگرے علم فقہ کا پروفیسر اور لکچرار رہا۔ فتح القدیر کے علاوہ اصول فقہ میں "تحریر" اور عقائد میں "مسامرہ" علامہ موصوف کی تصنیف ہے۔ ۱۱۶۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	تفلی - ترشتہ سلاسلہ
۵۱۱	ایضاً فتح القدیر شرح ہدایہ جلد دوم (عربی)	..	تفلی - خوشخط با یک قلم۔
۵۱۲	ایضاً فتح القدیر جلد ثالث (عربی)	..	تفلی خوشخط
۵۱۳	شرح مختصر عصمدی (عربی) شیخ جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف ابن حاجب مالکی (جس کا تسمیہ میں انتقال ہوا ہے) اصول فقہ پر ایک معرکہ الاراکت ب لکھی تھی جس کا نام "فتیہ السوال والال فی علم الاصول والجدل"	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تفلی خط و کاغذ مختلف۔ ۱۱۶۱ھ کا کلمہ ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۵۱۴	مجموعہ مفتیہ المصطفیٰ (عربی) مفتیہ المصطفیٰ فقہ کی نہایت مشہور کتاب ہے۔ لیکن مسائل کو ایک عاظم اللیل کی طرح جمع کیا ہے اور بہت سے ضروری مباحث مثلاً جمع اور عیدین وغیرہ کا بیان بالکل متروک ہے خلاصہ اور مفید رہی ہی اسی مجموعہ میں ساتھ ہے۔	سید الدین کاشغری مفتیہ المصطفیٰ کا مصنف ہے	سرہ مطبوعہ دریک جلد
۵۱۵	مجموعہ مالائید منہ۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) شرح اسماء الحسنیٰ فارسی۔ (۲) چہار باب فارسی در بیان عقائد و فہم۔ (۳) فیض عام فارسی جس میں شاہ عبدالعزیز صاحب محمدی دہلوی نے اپنے ایک مرید خاص کے متفرق سوالات کا جواب دیا ہے اکثر ان میں سے سلوک راہ و تقویٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۴) حقیقۃ الاسلام۔ (۵) مالائید منہ۔ زبان فارسی از قاضی ستار علیہ پانی پتی۔ اس میں ہر مسئلے کا سار کاں اسلام اور حلال و حرام کے مسائل کو مستند تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور نہایت مفید	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد رسائل مطبوعہ دریک جلد۔

سریل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتی
۵۱۶	کے موافق مقبرہ سائل لکھے ہیں۔ (۶) تذکرۃ الموتی والقبور۔ (۷) تذکرۃ المعاد۔ ہر چہار روزہ ذکر زبان فارسی از قاضی سنار احمد پانی پتی مصنف تفسیر منظر ہی۔ حاشیہ ہدایہ ملا الہیاد جلد اول و دوم (عربی)	میاں الہیاد لکھنوی۔ بڑے مستعد اور ذہین عالم تھے۔ فقہ اور عربیت میں اپنے زمانہ میں عظیم النظر تھے۔ شیخ اعظم لکھنوی کی اولاد میں سے ہیں۔ جس کا خطاب "امام اعظم ثانی" تھا صاحب منتخب التواریخ لکھتے ہیں کہ میں نے میاں الہیاد کی تصنیفات میں ایک رسالہ دیکھا جس کے ہر ایک صفحہ کے طول میں چودہ سطریں اور عرض میں بھی اس قدر سطریں جدولوں میں لکھی تھیں اور انکو علاحدہ علیحدہ پڑھنے سے چودہ علوم متداولہ کے احکام مشہور رہ اور اسلئے تہمید نکلتے تھے۔	قلمی خوشخط (جدول اول کے بعض اوراق بعد میں کچھ جدول طلائی کا دب۔)
۵۱۷	عینی شرح کثر الدقائق کامل (عربی) اصل نام رمز الحقائق شرح کثر الدقائق جامع الرموز (عربی) اس کا دوسرا نام قہستانی ہے جس کا حال اکثر کتب فقہ میں آتا ہے۔ کشف الظنون میں لکھا ہے :- "نفاہ یا با لفاظ دیگر مخقر الوقایہ کی ایک شرح مولے شمس الدین محمد خراسانی قہستانی تزیل بخارائے لکھی ہے جو تمام ماوراء النہر کے جدولوں میں سب سے بڑا مفتی شمار کیا جاتا تھا۔ ۱۰۷۲ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ اسکی شرح سب سے زیادہ مفید۔ دقائق پر حاوی اور بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مخرج کا نام جامع الرموز ہے۔	علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی - (ملاحظہ ہو جدول مسلسل ۲۲۶ و ۲۲۷) (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط نستعلیق - خوشخط باریک کلمہ نو نقشہ ۱۰۷۲ھ قلمی چنداں بدخط نہیں۔ جدول طلائی۔ یہ نسخہ ۱۰۷۲ھ میں کشید کیا گیا۔
۵۱۸	۵۱۹		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	اسلام میں اسکی تالیف سے فراغت پائی مولے عصام الدین قہستانی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ شیخ الاسلام سروہی کے اعلیٰ یا اولے نشاگردوں میں سے کچھ بھی نہیں تھا وہ فقہ بھی نہیں جانتا تھا۔ بلکہ صرف کتابوں کا دلال تھا۔ اسکی تائید بخوبی اس بات سے ہوتی ہے کہ اسکی شرح میں ہر ایک قسم کے مسائل رطب و یابس پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ایک عاقل اللیل کی طرح اُن میں کچھ بھی تمیز کرنا نہیں جانتا۔ مؤرخانہ رائے صحیح معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر اسکی روایات کو چنداں مستند نہیں شمار کیا جاتا۔		
۵۲۰	سراجی و شریعی شرح سراجی۔ (عربی) سراجیہ علم میراث کا ایک شہور متن ہے۔ جسکا وہ سرنام فرائض السجاوندی ہے۔ اسکا مصنف سراج الدین ابوطاہر محمد بن عبد اللہ السجاوندی ہے جو چھٹی صدی ہجری کے اخیر میں اور بقول صاحب الکفاء القنوع ساقی کے وسط میں تھا۔ ہندوستان اور افغانستان کے درگاہوں میں یہ متن مع شرح سید شریف جرجانی نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ کشف الطنون میں اسکی چالیس سے زیادہ شرحوں کے نام لکھے ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور اور سب سے اچھی شرح سید شریف علی بن محمد جرجانی کی ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) سید شریف جرجانی کا حال پڑھنا سو تو ملاحظہ کیجئے حد سلسلہ (۶۰۰)	مطبوعہ خوشنودہ لکھنؤ۔
۵۲۱	ایضاً شرح سراجی (عربی)	نام معلوم الاسم	قلی ہر یک نام خوشنودہ لکھنؤ
۵۲۲	ایضاً شرح سراجی (عربی)	ابوالقاسم محمد بن احمد الاسفرانی مصنف علم فقہ خراسانی کے لقب سے مشہور ہے۔	قلی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۲۳ نفاذ ۵۲۴ (۱۰۰)	فتاویٰ قاضی خان کامل (عربی) آج جلدوں پر مشتمل ہے۔ اکثر کتب فقہیہ میں اسکا حوالہ آتا ہے۔	حسن بن منصور الرازندی پورا نام :- امام محمد الدین حسن بن منصور المعروف قاضی خان الرازندی الرافعی - ظہیر الدین مرغینانی اور دیگر علماء اعلیٰ سے علم اخذ کیا۔ اپنے زمانے میں بہت بڑا فقیہ شمار کیا گیا ہے۔ اکثر فقہاء اسکے فتاویٰ کو نہایت معتبر سمجھتے ہیں قاسم بن قطلوبغا (اپنے زمانے کا عالم متبحر اور علامہ ابن ہمام کا شاگرد ہے) کا قول ہے کہ اسکی تصحیح دوسروں کی تصحیح پر مقدم ہے۔ فتاویٰ مذکور کے علاوہ شرح زیادات - شرح جامع غیر اور شرح آداب القصار للخصاف وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ ۵۹۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ کلکتہ ۱۲۳۵ھ چھاپہ آہنیں۔
۵۲۳ پ	حاشیہ بنانی علی شرح جمع الجوامع (عربی) تاج الدین سبکی مصنف طبقات الشافعیہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۰۸) جمع الجوامع کے نام سے اصول فقہ کی ایک نہایت جامع کتاب لکھی ہے جو مصر کے جامع ادب میں داخل درس ہے۔ اسکی شرح جلال الدین محلّی کی تصنیف ہے جو علامہ سیوطی کا استاد (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷) اور جسکا بقول صاحب اقتفاء القنوع ۳۲۵ھ میں انتقال ہوا ہے۔ علامہ بنانی نے اسی نتیجہ پر یہ حاشیہ لکھا ہے جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے علامہ محشتی کا ۱۱۹۵ھ میں انتقال ہوا۔	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۲)	مطبوعہ
۵۲۶	مولوی حاشیہ حسامی (عربی) حسامی ہول فقہ حنفی کا ایک مشہور متن ہے۔ یہ اس کا حاشیہ ہے۔	علامہ ابن حجر عسقلانی مکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	مطبوعہ
۵۲۸	الدرایہ فی تحقیق احادیث الہدایہ (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۲۹	حسامی (عربی) اصول فقہ حنفی کا مشہور اور ممتاز اول متن ہے۔	..	تعلیمی محنتی چالیس قلم خط نسخہ۔ نوشہ خط بدیع اوسطاً ۱۰۰۰
۵۳۰	کفایہ حاشیہ ہدایہ جلد دوم (عربی) کتاب البیوع سے آخر کتاب تک کا حاشیہ	علامہ کرلانی۔ پورا نام اس طرح ہے: جلال الدین بن شمس الدین خوارزمی کرلانی۔ اپنے زمانے کا عالم متبحر تھا۔ علامہ حسام الدین سغستانی۔ سغستانی بالکسر ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے بقول بعض مؤرخین نہایت شہر ہے ہدایہ علامہ سغستانی کی تصنیف ہے) اور دیگر اس طبقہ کے علماء تحصیل علوم کی۔ کفایہ شرح ہدایہ کو مختلف مصنفوں سے منسوب کیا گیا ہے حسن بن عمار شیر نبالی نے اسکو تاج الشریعہ کی تصنیف بتایا جو ہر مضمون میں اسکو علی بن عثمان مارونی سے منسوب کیا گیا ہے۔ ایک مؤرخ اسکو امیر کاتب مصنف غایۃ البیان (عدد سلسلہ ۴۵۵) کی تصنیف کہتے ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ جلال الدین مذکور اسکا مصنف ہے۔	تعلیمی خوشخط۔ تقطیع طرز۔ ۱۰۰۰ لکھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ نقل النقل نسخہ مصنف۔
۵۳۱	ایضاً کفایہ شرح ہدایہ ربیع اول (عربی)	..	ایضاً تعلیمی خوشخط تقطیع طرز۔
۵۳۲	جامع صغیر امام محمد (عربی) ظاہر الروایہ کی چھ کتابوں میں داخل ہے۔ فقیر حضرتانی حسن بن احمد نے اپنے زمانے کا عالم متبحر اور مرجع خلافت تھا۔ اسکو مرتب کیا۔ اسکے مسائل کو اپنے اپنے باب کے تحت میں رکھا اور امام محمد کی اپنی مرقیات کو ان روایات سے الگ کیا جو اس نے امام ابو یوسف کی سند سے بیان کی ہیں۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ و فہرست سلسلہ ۱۶۶)	مطبوعہ خوشخط۔ محض شواہد۔ مطبوعہ جلدی جس کے ساتھ "النافع الکبیر" کا موطا مقدمہ ہے اور جسکا مطالعہ ایک فقیہ کے لئے نہایت مفید ہے۔
۵۳۳	کبیری شرح منیۃ المصلی (عربی) منیۃ المصلی کی مفصل شرح ہے۔	..	تعلیمی فی الجملہ خوشخط جلد ضخیم۔
۵۳۴	مدار شرح مدار (عربی) پورا نام: مدار الفحول فی شرح مدار الاصول اس کا متن مدار ابو البرکات حافظ الدین کی تصنیف	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تعلیمی چالیس قلم خوشخط بدیع خط۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(عدہ سلسلہ ۸۴) جو ایک مشہور اور مستند اول من ہے۔ باوجود صغیر الحجم ہونے کے اصول فتویٰ کی جامع کتاب ہے۔ لیکن اکثر جگہوں میں تفہید اور حشو و زوائد سے مبرا نہیں ہے۔ خود مصنف نے کشف الاسرار کے نام سے اسکی ایک شرح لکھی ہے۔ مدارالطریق کا مصنف شیخ ابو عبد اللہ محمد بن مبارک شاہ ہروی ہے۔		
۵۳۴ (پ)	سراجی مع شرح آل علم میراث (عربی) (ملاحظہ ہو عدہ سلسلہ ۵۲۰)	" " "	تلمی بخط مختلف
۵۳۵	کشف الاسرار فی شرح التبار (عربی) (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ عدہ سلسلہ ۵۳۴)	ابوالبرکات حافظ الدین نسفی (ملاحظہ ہو عدہ سلسلہ ۸۴) و خانہ کیفیت عمومیہ ۵۳۴	تلمی۔ جبکی ایک پورا نے صحیح نسخہ کے ساتھ مقابلہ کر کے تصحیح کی گئی۔ تلمی خوشخط۔
۵۳۶	حموی شرح اشباہ (عربی) ملاحظہ ہو عدہ سلسلہ ۴۶۹	" " "	
۵۳۷	تنویر الابصار۔ (عربی) فقہ حنفی کا جامع اور مستند متن ہے۔ بقول صاحب خلاصۃ الآثار "وہ سب متون متداولہ سے زیادہ مفید ہے۔" ساتھ ہی اسکی عبارت سلیس اور آسان ہے۔ اسکی مختلف تفسیریں لکھی گئی ہیں جنہیں سے زیادہ مشہور در المختار ہے۔ خود مصنف نے اسکی ایک شرح لکھی ہے جس کا نام منہ الفقار در مختار شرح تنویر الابصار مصنف اول (عربی) (ملاحظہ ہو عدہ سلسلہ ۵۳۷)	شمس الدین محمد بن عبد اللہ الغزالی۔ مصنف علام نے تنویر الابصار کو ۹۹۵ھ میں تالیف کیا اور ۱۰۰۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	تلمی۔ نستعلیق۔ باریک قلم خوشخط۔ ۱۰۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۵۳۸	ایضاً در مختار رربع اول فتاویٰ حمادیہ نصف آخر کتاب البیوع (عربی) بقول مصنف از پیش بابو لیکھ کل	محمد علاؤ الدین حصکفی۔ حسن کیفیاً سیاقاً کے پاس ایک قلم نام ہے جسکی طرف علامہ منسوب ہیں۔ علامہ کا مشنہ میں انتقال ہوا۔	تلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۵۳۹	ایضاً در مختار رربع اول	" " "	تلمی
۵۴۰	فتاویٰ حمادیہ نصف آخر کتاب البیوع (عربی) بقول مصنف از پیش بابو لیکھ کل	حامد بن محمد قولونی مفتی روم۔ ۱۰۵۰ھ میں (سکا انتقال ہوا)۔ نیز ایک خانہ کیفیت عمومیہ	تلمی۔

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۴۱	ابوالفتح رکن الدین حسام ناگوری کی تصنیف جس کو اس نے اپنے اُستاد و حماد الدین احمد قاضی القضاۃ بکرات (سندھ) کے نام سے معنون کیا ہے۔ مترجم البہجۃ الوردیہ جلد دوم (ذکر الایمان) (عربی) شیخ نجم الدین عبدالغفار بن عبدالمقزومی الشافعی نے (جس کا سنہ ۷۶۵ھ) میں انتقال ہوا) حاوی کے نام سے فقہ شافعی کی ایک کتاب تالیف کی تھی جو شافعیوں میں کتب معتبرہ سے شمار ہوتی ہے اور نہایت مقبول ہے۔ اسی کتاب کو زین الدین عمر بن مظہر الوردی اشافعی نے (جس کا سنہ ۷۸۵ھ) میں انتقال ہوا) آسانی حفظ کے لئے منظوم کیا جس کا نام اس نے البہجۃ الوردیہ رکھا۔ اور جو کہ پانچ ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ شرح کا نام البہجۃ المرصیہ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی بخط قدیم۔ جلد ضخیم۔
۵۴۲	مقن الايضاح (فی المناہک) (عربی) حج کے احکام پر مشتمل ہے۔	علامہ لؤی (ملاحظہ ہو جدول ۲۳۳)	مطبوعہ۔
۵۴۳	المیزان الکبریٰ (عربی) مسائل مختلفہ مجتہدین کو بالتفصیل ذکر کیا ہے اور ہر ایک مسئلہ میں اختلاف کو اختلاف میں بیان پر مبنی کرنے کی قابل قدر کوشش کی ہے (نیز ملاحظہ ہو جدول ۱۶۶ خانہ احوال مصنف)	مطبوعہ مصر۔ نقلیہ کلان۔
۵۴۴	ایضاً میزان کبریٰ (عربی)	قلی ۱۳۱۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۵۴۵	فتاویٰ مجہول الاسم (عربی)	قلی خوش خط بدرجہ اوسط۔
۵۴۶	فتاویٰ حدیثیہ (عربی) اہل حدیث کی تحقیق کے موافق مسائل کا جواب لکھا ہے۔	علامہ ابن حجر مکی (ملاحظہ ہو جدول ۲۲۳)	قلی فی الجملہ خوش خط و درست۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۵۴۷	قرۃ الانظار حاشیہ توفیر الابصار (عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۳۷)	شیخ ابو الطیب ندوی۔	تلمیذی۔ شیخ عباس مکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ جو مولانا غلام جیلانی کو مدینہ منورہ میں شیخ عبدالرحمن خزرجی کے کتب خانے سے حاصل ہوا۔ تلمیذی۔ حلی قلم جو خط تلمیذی بخط تعلق سیما ہی غیر مطبوس۔ نوشتہ شامہ۔
۵۴۸	مبیتہ المصلی (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۴۷	سید الدین کا شعری۔	تلمیذی۔ خط مختلف۔
۵۴۹	ایضاً مبیتہ المصلی (عربی)	..	تلمیذی۔ خط مختلف۔
۵۵۰	تلویح شرح تنقیح (اصول فقہ) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۴۳۳	علامہ محمد الدین تفتازانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۲۰ و ۷۲۹)	تلمیذی۔ خط مختلف۔
۵۵۱	توضیح شرح تنقیح (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۴۳۳	صدر الشریعہ حمید الدین مسعود۔ ان کا خاندان فقہ کا ایک مشہور خاندان ہے۔ تفصیل معلوم کرنا چاہو تو مولوی عبدالحی مکنہوی کی نوادر البہیدہ فی تراجم الحنفیہ پڑھو۔	تلمیذی۔ خط مختلف۔
۵۵۲	تبیین المحارم (عربی) ۹ بابوں پر مشتمل ہے۔ جن چیزوں کی بابت فقہائے حرمت کا فتوہ دیا ہے ان کے متعلق آیات قرآنی کا اقتباس کر کے انکی حرمت پر تفصیلی بحث کی ہے مسائل کی ترتیب قرآن کریم میں ان کے واقع ہونے کے لحاظ سے ہے۔	شیخ شان و اعظ۔ صحیح نام اس طرح ہے شیخ سنان الدین یوسف واعظ حنفی۔ تزیل مکہ معظمہ۔ جس کا وہیں مکہ شریف میں تعلق ہے انتقال ہوا۔ کتاب مذکور اس نے ۹۸ھ میں تالیف کی۔	تلمیذی۔ خط مختلف۔
۵۵۳	شرح حسامی (عربی) حسامی اصول فقہ حنفی کا مشہور متن ہے۔ یہ اس کی شرح ہے۔	..	تلمیذی۔ خط مختلف۔
۵۵۴	مسلم الثبوت (عربی) اصول فقہ حنفی کی محرکۃ الاراء کتاب ہے۔ محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے۔	مولانا محب الدین بہاری۔ عالمگیر کے عہد میں پہلے لکھنؤ اور پھر حیدرآباد کا قاضی مقرر ہوا۔ بہادر شاہ کے تخت نشین ہونے پر ۱۱۱۹ھ میں اسکو تمام ہندوستان کی صدارت سے سرفراز کیا گیا۔ (صدر الصدور بنایا گیا)	تلمیذی۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۵۵	ایضاً مسلم الثبوت کامل (عربی)	علوم عقلیہ میں یدِ طولیٰ رکھتا تھا۔ اس کی متعدد تصنیفات میں سے سلم العلوم (مطلق) اور مسلم الثبوت (اصول فقہ) مشہور اور متداول ہیں۔	مطبوعہ خوشخط۔
۵۵۶	شرح مسلم الثبوت (عربی)	..	قلمی۔ چنداں خوشخط نہیں۔
۵۵۷	کشف المہم مافی السلم (عربی) سلم الثبوت کا حاشیہ ہے۔	محمد بشیر الدین قنوجی۔	مصطفیٰ آباد حوت رامپور میں لکھی گئی۔
۵۵۸	ہلال الفولع (پنجابی) فقہ کے مسائل کی جامع ہے۔ پنجابی نظم میں لکھی گئی ہے بیس تیس سال پیشتر اسکی بڑی شہرت تھی (نیز ملاحظہ ہو جدول مسلسل ۶۶۳ تا ۶۶۴) کیفیت خصوصیت	مولوی بارک الدین پنجابی۔	مطبوعہ
۵۵۹	مجموعہ رسالہ دار الحرب و رسالہ وقت صلوة المغرب (عربی) دونوں رسالے ایک ہی جلد میں ہیں۔ ساتھ ہی مولانا غلام جیلانی مرحوم کے سفر حج کا روزنامہ جو انہوں نے سالانہ اثناء سفر میں اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔	مولانا غلام جیلانی پشاور سی۔ تیر سو صدی کا بہت بڑا عالم تہتر تھا (ملاحظہ ہو شروع فہرست) ان میں عنوان "چند ایک تہیدی باتیں" ان کے تہجر علمی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس عظیم الشان کتب خانے میں ایسی کتابیں کتنی ہوگی جس پر علامہ موصوف نے مطالعہ کر کے کچھ حاشیے یا کوئی مفید یادداشت نہ لکھی ہو۔ چودھویں صدی کے شروع میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی
۵۶۰	قدوری (مختصر القدوری) (عربی) تمام اسلامی درگاہوں میں نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ بارہ ہزار جزئیات مسائل پر مشتمل ہے۔ اس کے مسائل نہایت معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ سلیس عبارت اور عام فہم	ابو الحسن محمد بن محمد قدوری قدوری بالضم ایک گائوں کا نام ہے جو بغداد کے مضافات میں ہے۔ مصنف علام بغداد میں مذہب حنفی کا نہایت نامور فقیہ تھا۔	قلمی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۵۶۱	پیرایہ بیان کی وجہ سے تمام دیگر مشہور متون فقہیہ پر اسکو ترجیح حاصل ہے۔ اسکی سب سے اچھی شرح جو ہر وہیرہ (جسکا اکثر درمختار میں حوالہ آتا ہے) مخقرقہ وری کا فارسی اور اردو میں بھی ترجمہ ہوا ہے جو کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ۔ تقطیع کلان۔
۵۶۲	فتاویٰ عالمگیری کامل (عربی) بادشاہ عالمگیر کے عہد میں فقہار اور قضاة کی ایک منتخب جماعت نے متفقہ کوشش سے اس کو مرتب کیا۔ ہندوستان بھر میں کوئی کتاب اس سے بڑھ کر مسائل فقہیہ کی جامع نہیں ہے۔ علما حنفیہ عام طور پر اسکو نہایت معتبر سمجھتے ہیں۔		قلمی نسخہ میں بمقام لاہور لکھا گیا۔ قلمی۔ تقطیع حذر۔ قلمی۔ خوشخط
۵۶۳	یہ فتاویٰ تالیف کیا گیا		
۵۶۴	ایضاً فتاویٰ عالمگیری دقراول (عربی) کتاب الحج تک کا حصہ ہے۔		
۵۶۵	قہستانی شرح خلاصہ کیدلنی (عربی) کتاب الخراج (عربی) اسکے پڑھنے سے اغراض فقہیہ سے قطع نظر کر کے ایک بیفتا حاصل ہوتا ہے کہ خلافت عباسیہ کے دور اولین کی سیاسی حالت اور نظام مملکت کی کیفیت اس سے معلوم ہو جاتی ہے۔	قاضی امام ابو یوسف۔ پورا نام: ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم ایک مشہور امام ہے۔ جو اصول اجتہاد اور فقہ میں امام ابو حنیفہ کا شاگرد خاص ہے۔ ابو اسحاق شیبانی سیلمانی شمس۔ یحییٰ بن سعید انصاری۔ اعمش۔ ہشام بن عروہ۔ اور اسی طبقہ کے دوسرے اجلہ فن سے حدیث سنی۔ ابتدا میں محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیث کی شاگردی کی۔ لیکن بعد میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ ایسا اختصاص پیدا کیا کہ اسکے مذہب کا جزو لاینفک شمار ہونے لگا۔ محمد بن الحسن شیبانی۔ بشر بن ولید کندی۔ احمد بن حنبل۔ اور یحییٰ بن معین جیسے جلیل القدر محدثین	

صفحہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		<p>اس سے روایت کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کتاب الاستیعاب میں محمد بن جریر طبری کا قول نقل کیا ہے کہ احمد بن حنبل۔ یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن المدینی کو اسکے ثقہ ہونے میں ذرا بھی شک نہیں لیکن اہل حدیث نے اسکی روایت سے اسکی پرہیز کی ہے کہ وہ روایت کے مقابلے میں روایت کو ترجیح دیتے تھے۔ یا بالفاظ دیگر وہ اہل الرائے میں سے تھے۔ امام ابو یوسف خلیفہ مہدی سی۔ مادی اور ماریون رشیدیوں خلفاء کے زمانے میں قضا کے جلیل القدر عہدے پر ممتاز رہے۔ ماریون رشید اسکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور تمام سلطنت کے قاضیوں کا اسکو افسر قرار کیا۔ امام ابو یوسف سب سے پہلا شخص ہے جسکو قاضی القضاۃ کے منصب سے سرفراز کیا گیا۔ نیز وہ پہلا آدمی ہے جس نے علماء اور قضاۃ کے لئے ایک خاص لباس کا پہننا رائج کیا۔ ^{۱۸۶}۳۱۸۶ھ اسکا سن ولادت ۱۶۹ھ میں وہ قضا کے منصب پر مامور ہوا اور انتقال کے وقت تک اسی عہدہ پر ممتاز رہا۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی ترجیح میں اسکا بہت بڑا حصہ ہے۔ (ملاحظہ کیجئے) تہمدی نوٹ علم فقہ ^{۱۸۶}۳۱۸۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔</p>	
۵۶۶	<p>مجموعہ رسائل جمعہ (عربی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں :-</p> <p>(۱) توفیر المنفعہ فی جواب من نفی الجمع بین النظر والجمعہ -</p> <p>(۲) اثبات الاحوطیہ فی الجمع بین النظر والجمعہ</p> <p>(۳) تدقیق المقال فی جواب بحالہ الحال -</p>	- - -	ہر چار قلمی دریک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۶۷	در اقامۃ الحجۃ علی اثبات شروط الحجۃ	" " "	قلی خوشخط بدرجہ اوسط
۵۶۸	بدر البیہر حاشیہ فتح القدیر جلد اول (عربی) مجموعہ خلاصہ و مینۃ البصلی (عربی)	" " "	سہرہ خوشخط قلی بدرجہ اوسط نوسختہ ۱۱۶۷ھ
۵۶۹	نور الانوار شرح منار (عربی) ملاحظہ سہرہ سلسلہ ۵۳۷-	ملا جیون مصنف تفسیر احمدی (ملاحظہ سہرہ سلسلہ ۲۳)	مطبوعہ خوشخط - مختصہ جویشی مولوی عبدالحلیم لکھنوی - قلی بخط واضح - قلی خوشخط جلی قلم -
۵۷۰	ایضاً نور الانوار جلد ثانی (عربی)	" " "	" " "
۵۷۱	وقایۃ الروایہ فی مسائل الہدایہ (عربی) برائے الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ للقل عبید اللہ المحموی کی تصنیف ہے جس کو اس نے اپنے دوست صدر الشریعۃ ثانی کے لئے تالیف کیا۔ علماء حنفیہ نے کثرت سے اسکی شرحیں لکھی ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور وہ شرح ہے جو صدر الشریعۃ ثانی عبید اللہ بن مسعود المحموی (جس کا شمار انتقال ہوا) نے لکھی ہے اور جب مطلق شرح وقایہ کا ذکر ہو تو یہی شرح مراد ہوتی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	" " "
۵۷۲	شرح وقایہ (عربی) ملاحظہ ہو سلسلہ ۵۷۱	صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود - اس کا خانہ ان آباء و اجداد سے فقہ اور علم کا مرکز رہا۔ معقول اور معقول میں وہ یدِ طولی رکھتا تھا۔ وقایہ اسکے دادا نے لکھا تھا (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۷۱) جس کی اس نے ایسی عمدہ شرح لکھی جو اسقدر مقبول ہوئی ہے کہ مشرق سے مغرب تک فقہ حنفی کا ابتدائی نصاب مقرر ہے اور جس سے متن کی شہرت بالکل مفقود ہو گئی ہے۔ اس نے نتیجہ کے نام سے اصول فقہ کی ایک نہایت لطیف اور مختصر کتاب لکھی ہے۔ اور پھر توضیح کے نام سے خود اسکی شرح لکھی ہے (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۴۴۲) نیز وقایہ کو مختصر	قلی -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۷۳	ایضاً شرح وقایہ - (عربی)	مطبوعہ
۵۷۴	نور الہدایہ (شرح وقایہ اردو) (اردو)	"
۵۷۵	شرح وقایہ کا صرف اردو ترجمہ نہیں بلکہ اکثر معرکہ الامار، اختلافی مسائل میں مذہبی حنفی کی تائید کے لئے اجراء و آثار لکھے ہیں۔ اور رادیوں کی طرح و تعدیل پر نہایت تفصیلی بحث کی ہے۔	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۲)	قلمی خوشخطا
۵۷۶	مفتاح الصلوٰۃ (فارسی) نماز کے مسائل تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔	مطبوعہ تفتان کلان
۵۷۷	شرح الیاس (عربی) افغانستان کی درسگاہوں میں عام طور پر پڑھائی جاتی ہے۔	قلمی تفتان کلان۔
۵۷۸	مجموعہ رسائل صدیق حسن خان (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں۔ (۱) نظر الامانی بہما بحجب فی القضاء علی القاضی (۲) ذکر المحبتی فی آداب المفتی۔ ہر دو رسائل میں قضاء اور فتوے کے آداب کا بیان ہے۔ (۳) طلب الادب من ادب الطلب۔ ہر سہ زبان عربی۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳)	ہر سہ مطبوعہ خوشخطا درجہ اول
۵۷۹	جامع الروایات (عربی)	قلمی خوشخطا درجہ اول وسط۔ چتر اور لائق خط مختلف
۵۸۰	زیلعی شرح کنز چلید چہارم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱۔	فخر الدین زیلعی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱)	قلمی خوشخطا درجہ اول وسط۔ شمسہ کا کاکہا ہوا نسخہ۔

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
۵۸۱	برهان الاصول (اصول فقہ عربی)	صاحبزادہ میاں محمدی۔ بارہویں صدی کے علماء میں سے ہے۔ اپنے زمانہ میں عالم تہجد تھا۔ اس کا باپ صاحبزادہ میاں محمد عمر ایک اربیدہ ولی اللہ تھا جسکی مزار موضع چکنی ضلع پشاور میں مرجع فلاح ہے۔	حسب الارشاد و مصنف اسکے ایک شاگرد نے ۱۱۱۰ھ میں نسخہ لکھا۔ قلمی خوشخط۔ بدرجہ اوسط۔
۵۸۲	مجموعہ رسائل ابن نجیم مصری (عربی) مجموعہ کا نام الرسائل الزینیہ فی مسائل الخفیہ ہے جو خود مصنف کا تجویز کیا ہوا ہے یہ مجموعہ ۴۴ رسالوں مشتمل ہے جن میں مختلف مسائل فقہیہ کے مالہ و ما علیہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔	علامہ زین العابدین ابن نجیم مصری۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۶۹)	قلمی خوشخط۔
۵۸۳	مجموعہ رسائل اثبات جمعہ وغیرہ۔ (۱) اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں:- (۱) رسالہ بصورت استفتاء و جواب آں مشتمل بر مسائل مختلفہ مابین مقلدین و غیر مقلدین بزبان فارسی۔ قلمی۔ (۲) رسالہ در اثبات جمعہ از فقیر جان محمد لاہوری بزبان عربی۔ (۳) مجموعہ فتاویٰ مشتمل بر چند مسائل متعلق تقلید و عدم تقلید۔ بزبان اردو۔ (۴) رسالہ در اثبات جمعہ بزبان اردو۔ (۵) رسالہ مسائل عشرہ بزبان اردو۔ (۶) رسالہ نماز و در حالت سواری ریل گاڑی۔ بزبان فارسی۔ جملہ مطبوعہ در یک جلد۔		(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومی)
۵۸۴	مجموعہ دافع الشرور۔ اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) دافع الشرور عن مسائل اللذخ بزبان فارسی۔ چھاپہ آہنیں (۲) برائے الذخ فی تحقیق امر الذبائح۔ بزبان اردو۔ مطبوعہ نظامی۔ ہر دو در یک جلد۔		ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومی۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۵۸۵	فتاویٰ امینیہ (عربی و فارسی مخلوط)	محمد امین موسیٰ آبادی۔ مصنف علام نے ۱۲۹۸ھ میں تالیف کیا اور چاکر علی کاتب نے بخارا میں ۱۲۹۲ھ میں اسکو لکھا۔	قلی تقطیع حرر و نوشتہ ۱۲۹۸ھ (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف) قلمی خوشخط
۵۸۶	مجموعہ رسائل ملا علی قاری (عربی) یہ مجموعہ علام قاری کے تصنیف کردہ باون (۵۲) رسالوں پر مشتمل ہے۔ جو مختلف مسائل فقہیہ کے مآخذ و ما علیہ پر لکھے گئے ہیں۔ نایاب مجموعہ ہے۔	ملا علی قاری سہروردی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۸۶)	قلمی خوشخط
۵۸۷	تحریر ابن ہمام (عربی) اصول فقہ کی حرکت الآثار تصنیف ہے مصنف کا نام اسکے محققانہ انداز پر لکھے ہوئے ہونے کے لئے کافی ضمانت ہے۔	علامہ ابن ہمام مصنف فتح القدیر۔ (ملاحظہ ہو سلسلہ ۵۰۷)	قلی۔
۵۸۸	چلبی حاشیہ شرح وقایہ (عربی) اس حاشیے کا نام "ذخیرۃ العقبۃ" ہے جسکو مصنف علام نے ۱۲۹۵ھ میں لکھنا شروع کیا اور دس کے بعد اسکی تکمیل سے فراغت حاصل کی۔ بقول صاحب کشف الظنون وہ تمام دستکر حاشیوں کے مقابلہ میں زیادہ جامع ہے۔	مولے یوسف بن جنید المعروف اخی علی سید احمد قوی۔ صلاح الدین معلم سلطان بایزید خان۔ اور مولے خسرو وغیرہ علماء عصر سے تفصیل علوم کی۔ جسکے بعد وہ قسطنطنیہ کے ایک مدرسے میں مدرس مقرر کیا گیا۔ اپنے اوقات عزیز کو کتب فقہیہ کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا۔ ذخیرۃ العقبۃ حاشیہ شرح وقایہ اسکا نہایت مقبول ہوا ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ دہوکا ہوا ہے کہ ذخیرۃ العقبۃ حسن چلبی کی تصنیف ہے جس نے مطول۔ تلویح۔ شرح مواقف تفسیر بیضاوی وغیرہ پر حاشیے لکھے ہیں لیکن یہ غلط ہے۔ حسن چلبی کا ۱۲۸۸ھ میں انتقال ہو گیا تھا۔ اور ذخیرۃ العقبۃ کی تالیف سے اسکے مصنف نے ۱۲۹۵ھ میں فراغت پائی۔ البتہ اتنی باستناظر و رستہ کہ دونوں چلبی کے نام سے مشہور ہیں اور دونوں مولے خسرو کے شاگرد ہیں۔ (مقابلہ کے لئے دیکھو سلسلہ ۴۷۷)	قلی خوشخط ۱۲۹۵ھ لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۵۸۹	ایضاً ذخیرۃ العقبات (حاشیہ چلبی - عربی) بعد ازل تا کتاب البیوع۔	مولے یوسف بن جعید الحروف الخی چلبی۔	قلمی - نوشتہ ۱۸۵۵ء
۵۹۰	کتاب الزیادات - ظاہر الروایت کی چھ کتابوں میں سے ایک ہے۔ نایاب کتاب ہے۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ امام ابو یوسف المار کے طور پر مسائل لکھواتے تھے جن کو امام محمد لکھ لیا کرتے تھے۔ اس مجموعہ مسائل کا نام آج تک امامی ابو یوسف مشہور ہے لیکن جن مسائل کا حکم خود امام محمد نے استخراج کیا اور جہد کا ماخذ امام ابو یوسف کی تقریحات نہیں ہیں ان مسائل کا مجموعہ زیادات کہلایا بعض فقہار کا قول ہے کہ جامع کبیر میں جو مسائل لکھنے سے رہ گئے تھے اور بعد میں لکھے گئے وہ مجموعہ زیادات کے نام سے موسوم کیا گیا۔ دارالعلم بالصواب۔	محمد بن الحسن الشیبانی۔ (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۹۶)	قلمی بخط قدیم خوشخط و زیبائی غیر مطبوس، نوشتہ ۱۶۶۲ء۔
۵۹۱	تراویح اللیب فی سفر الحبیب (عربی) مسائل متعلقہ اصوات پر مشتمل ہے۔	مولوی عبداللہ خلف مولوی عبدالحکیم ساکن کوٹلی۔	قلمی۔
۵۹۲	اصول شناسی (عربی) اصول فقہ کے طالب علم کے لئے ابتدائی مرحلہ پر نہایت مفید کتاب ہے ہر ایک قانون کی بکثرت ذریعہ بیان کر کے اس کی توضیح کی ہے۔	علامہ بدرالدین شناسی شروانی ۷۵۵ھ یا ۷۵۶ھ ہجری میں علے اختلاف القولین اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط و درجہ اوسط تقطیع خورد۔
۵۹۳	مجموعہ مفتاح الجنۃ - اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں	" " "	ملاحظہ ہو خانہ کیفیت قلمیہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	(۱) مفتاح الجنۃ۔ و ہذا در نماز روزے کے مسائل پر مشتمل ہے۔ بزبان اردو۔ (۲) کشف المغفۃ عالم الدہم لکھتے علی الاحیاء۔ بزبان فارسی۔ ہر دو مطبوعہ وریک جلد۔		
۵۹۴	فتاویٰ برہنہ (فارسی)	"	قلمی۔
۵۹۵	المسک المنقسط فی شرح مناسک الادب۔ (عربی)	"	قلمی۔ بخط مختلف جلد ضخیم۔
۵۹۶	مجموعہ رسائل مختلفہ۔ اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں:- (۱) سبیل الرسوخ فی النسخ و المنسوخ۔ منظوم عربی میں چھوٹا سا رسالہ ہے۔ (۲) کشف الحال عن التفری بالمال۔ (۳) عین الاصابہ فی رفع السباہ۔ ہر دو مؤخر الذکر بزبان فارسی۔ (۴) نہایت الامل فی مسائل حج البذل۔ (۵) الکلام المبرم فی نقض القول المحقق للحکم۔ ہر دو بزبان اردو۔		جلد مطبوعہ وریک جلد۔
۵۹۷	تحفۃ العوام (اردو) مذہب اہل تشیع کے موافق مسائل فقہیہ پر مشتمل ہے۔ چھوٹی سی کتاب ہے۔		مطبوعہ
۵۹۸	رسالہ وضع الیدین تحت الشہو (عربی) پورا نام اس طرح ہے:- "درہم القصر فی وضع الیدین تحت الشہو۔"	عبد العلی بن محمد بن نجیم البیہر جندی۔ (ملاحظہ ہو عدہ سلسلہ ۱۷۶۸)	قلمی۔
۵۹۹	کتاب الخیض (فارسی) غزالی کی احیاء العلوم کا باب العلم بظہو اور اس کتاب پر ایک سرسری نظر ڈالو۔ غزالی کے قول کی حرف بحرف تمہیں تصدیق معلوم ہوگی۔	علامہ محمد یاشتم بن عبد القہور سندھی۔	قلمی۔ منقول از نسخہ ۱۱۲۵ مکتبہ نوشہ ۱۱۲۵ قلمی خوش خطا نوشہ ۱۱۲۵

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۰۰	مشرقی شرح سراجی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۲۰	سید شریف جرجانی۔ سید شریف ابو علی جرجانی۔ اپنے زمانہ کے عالم تھے۔ شریف جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں۔ فقیر کتاب۔ بیضاوی۔ شرح مطالع۔ موافق عقدیہ۔ سراجیہ سجاولی وغیرہ متداول کتابوں کی شرحیں اور حاشیے لکھے ہیں جو نہایت مقبول ہوئے ہیں۔ اکثر علماء انکی تذقیقات کی داد دیتے ہیں۔ ۱۱۱۳ھ شریف انکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ نقلی۔
۶۰۱	بیتہ البلیب فی شرح التہذیب (عربی) من شیخ جمال الدین یوسف بن مظہر علی شافعی کی تصنیف ہے جسکا ۱۲۷ھ میں انتقال ہوا ہے۔ اسکی شرح علامہ شمس الدین محمد خضریٰ نے لکھی ہے جسکا ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا۔ اصول فقہ شافعی کی سرکتہ الآثار کتاب ہے۔	برہان الدین علی بن ابی بکر الرغینانی (مصنف) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۹۹)	قلمی۔ خوشخط۔ بدرد اوسط۔ ۱۱۱۷ھ میں اسکا ایک صحیح نسخہ کے ساتھ متقابل کیا گیا
۶۰۲	فتاویٰ خلاصۃ الفقہ و فرائض (عربی) در مختار میں اکثر اسکا حوالہ ہوتا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	فتح طاہر بن احمد بخاری۔ خزینۃ الوقایف اور کتاب النصاب اس نے فقہ کی بسوط کتابیں لکھی تھیں۔ خلاصۃ الفتاویٰ کے نام سے انکا اختصار لکھا جسکا اکثر فقہ کی کتابوں میں حوالہ آتا ہے۔ ۵۴۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ مولوی عبدالحی لکھنوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	نسخہ عتیقہ صحیحہ۔ قلمی بخط قدیم خط کی نوعیت ساتویں صدی سجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ قلمی خوشخط۔ نقلی۔ بدرد اوسط۔
۶۰۳	مجموعہ رسائل مولوی عبدالحی لکھنوی۔ (عربی) اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں (۱) سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر۔ (۲) اقامۃ الحجۃ علی ان الاکتفاء فی التعبیسیہ عقیقہ۔ (۳) آکام التفاسیر فی ادار الالاد کاہلسا الفاس (۴) ترویج الجہان بتشریح حکم الدخان (جلد عربی)	مولوی عبدالحی لکھنوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	جلد مطبوعہ ایک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۰۵	شرح اصول فخر الاسلام بزودی (عربی) اصول بزودی علم اصول فقہ کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ یہ اسکی شرح ہے۔	ماتن علام فخر الاسلام علی بن محمد بزودی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے حنفیوں میں سب سے پہلے اصول فقہ کو منضبط اور مدون کیا۔ (دیکھو تہذیبی نوٹ علم اصول فقہ۔ نیز دیکھو عدد سلسلہ ۶۰۹)	قلی بخا مختلف خوشخط
۶۰۶	معراج الدراریہ فی شرح الہدایہ (عربی) کتاب الاجارہ سے آگے کی شرح ہے۔	قوام الدین محمد بن محمد بخاری۔ ۷۷۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی۔ بخا قدیم
۶۰۷	تہذیب الاحکام شرح مفقودہ (عربی) مذہب اہل تشیع کے موافق فقہ کے مسائل بیان کئے ہیں اور ساتھ ہی انکے دلائل لکھے ہیں۔ مذہب شیعہ کی مستند تصنیف (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	ابو جعفر طوسی۔ پورا نام: ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مذہب شیعہ کے ایک نامور مجتہد ہیں۔ انہوں نے فہرست کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں حروف تہجی کی ترتیب سے شیعہ مذہب کی تمام تصنیفات اور انکے مصنفین کا حال لکھا مجتہد مذکور کی اکثر تصنیفات اس ہنگامے میں نذر آتش کی گئیں۔ جو ۷۷۵ھ لغایت ۸۱۵ھ بمقام بغداد سنیوں اور شیعوں کے درمیان برپا تھا۔ انہوں نے بیس جلدوں میں قرآن کریم کی ایک تفسیر لکھی ہے جو تفسیر طوسی کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن اسکا اصلی نام مجمع البیان لعلوم القرآن ہے۔ شیعہ کے نزدیک چار کتابیں نہایت ہی مستند خیال کی جاتی ہیں جو کتب اربعہ کے نام سے ان میں مشہور ہیں۔ ان میں سے پہلی اور دوسری کتاب (تہذیب الاحکام اور استبصار) مجتہد مذکور کی لکھی ہوئی ہیں۔ ۷۷۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی خوشخط
۶۰۸	عدۃ المسافر و عدۃ الحاج والزائر (عربی) حج کے آداب اور احکام پر مشتمل ہے۔	عبد العبد بن احمد المقدادی الحضری۔ تیرہویں صدی کے علماء میں سے ہے۔ کتاب مذکور کو اس نے ۸۳۹ھ میں تالیف کیا۔	قلی۔ تقطع خوردہ
۶۰۹	اصول بزودی (عربی) اصول فقہ حنفی کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔	علامہ بزودی۔ پورا نام: علی بن محمد بن محمد بن موسیٰ البزودی۔ مذہب حنفی کا ایک بہت	قلی خوشخط نوشتہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۶۱۰	در البہیہ (عربی) فقہ حدیث پر مشتمل ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۶۶)	علامہ شہار کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی کے اصول کو سب سے پہلے اس نے ایک فن کی حیثیت میں مدون کیا۔ اصول ہر دوسری اس موضوع پر کسی ایک معرکہ الآثار تصنیف ہے۔ دوبارہ بار بار التہم میں شیخ الحنفیہ کا مدبر رکھنا تھا۔ اور فخر الاسلام کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ زندہ بالفتح ایک گائوں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ سر قند میں مدون فقہ کی تدریس میں مشغول رہا۔ اور قضا کے جلیل القدر قہر سے سے سرفراز کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کریم کی ایک تفسیر لکھی تھی جو ایک سو بیس جلدوں میں ختم ہوئی تھی۔ ۱۰۸۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ محد ترجمہ اردو۔
۶۱۱	شرح سراچی (علم میراث) فارسی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۲۰)	(مجموعہ الاسم)	قلمی
۶۱۲	توضیح المواضع المشککہ من الکفر وغیرہ (عربی)	..	قلمی خوشخط
۶۱۳	الکوکب الدرری (عربی) فقہی مسائل کا مجموعی مسائل کے ذریعہ استخراج کیا ہے۔ علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔	..	قلمی بمطابق قدیم بیابانی غیر مطبوس
۶۱۴	لقصاب الاحساب (عربی) کشف الظنون میں اسکا مصنف عمر بن محمد بن عومن الشامی لکھا ہے۔ لیکن انجاء اللامعیاء میں اسکو قاضی ضیاء الدین سسنامی کی تصنیف بتایا ہے۔	(مجموعہ کتب کیفیت عمومیہ)	قلمی خط مختلف
۶۱۵	منہاج الوصول الی علم الاصول (عربی) امام غزالی کی معرکہ الآثار تصنیف کتاب تصنیف	قاضی ناصر الدین بیضاوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱)	قلمی خوشخط۔ قتلچ خرد۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۶۱۶	اور علامہ ابی الحسن البصری کی "المعتد" کا اس میں خلاصہ لکھا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون اپنے فن کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ دُرِّ مختار شرح تنویر الابصار (عربی)	محمد علاؤ الدین حصکفی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۵۳)	قلی خوشخط۔
۶۱۷	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۳۷)	علامہ حسن حلبي (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۶۷)	قلی خوشخط۔
۶۱۸	جلبي حاشیہ توضیح (اصول فقہ) عربی۔ قنیہ (عربی) فقہ کی مشہور کتاب ہے جس کا اکثر حوالہ آتا ہے۔ اس کا اصل نام قنیہ المنیہ ہے۔ کشف الظنون میں لکھا ہے "مولے برکلی کہتے ہیں اگرچہ قنیہ کا شمار غیر معتبر کتابوں میں نہیں ہے۔ اور بعض علما نے اپنی کتابوں میں اس کی روایتوں سے استناد کیا ہے۔ لیکن عام طور پر محققین کے نزدیک اس کی روایتیں ضعیف خیال کی جاتی ہیں۔ اس کے مصنف پر معزلی مولے کا شبہ کیا گیا ہے۔"	نجم الدین مختار بن محمود الزاہدی ۶۷۵ھ ۶۱۳ھ	قلی خوشخط۔
۶۱۹	مرغینانی شرح ہدایہ ترج اول (عربی)	من کا مصنف بلخ کے فقہاء میں سے ہے۔	قلی خوشخط۔
۶۲۰	شرح نام حق (فارسی) "نام حق" فقہ کا چھوٹا سا منظوم رسالہ ہے جو ہندوستان اور افغانستان میں عام طور پر مشہور ہے۔ یہ اس کی شرح ہے۔		قلی خوشخط۔
۶۲۱	خرائتہ المقتین (عربی)	حمید بن محمد سجانی۔ یہ کتاب مصنف علامہ شمس الدین میں تالیف کی۔	قلی خوشخط۔
۶۲۲	شرائع الاسلام (عربی) مذہب امامیہ کے موافق فقہی مسائل کا بیان ہے۔ اہل تشیع کے نزدیک حلال و حرام کی نہایت معتبر کتاب ہے۔	ابو القاسم الحلبي۔ زیادہ تر شرح مؤید کے قلم سے مشہور ہے۔ مصنف کا پورا نام اسطیخ ہے۔ شیخ نجم الدین ابو القاسم جعفر بن مؤیدہ سالوین ۶۹۷ھ ۶۹۸ھ اس کا انتقال ہوا۔	قلی بڑا مختلف ہے۔ مجموعی خوشخط۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۶۲۳ (الف)	کتاب اصول الکافی (عربی) مذہب امامیہ کی مشہور اور مستند کتاب ہے کتب اربعہ میں سے ہے مصنف علامہ ابن سال اسکی جمع و ترتیب پر مرت کئے۔	محمد بن یعقوب الکلینی الرازی۔ اہل تشیع کے نزدیک رئیس المجتہدین کے لقب سے مشہور ہے۔ اسکی جامع الکافی نہایت مستند خیال کیجاتی ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) ۳۲۸ ۶۹۳۹	مطبوعہ بمبئی۔
۶۲۳ (ب)	الزہرات الرویہ فی الروفۃ البہیہ (عربی) علم فقہ میں ہے۔	..	قلی خوشخط
۶۲۴	عضدی شرح مختصر ابن الحاجب (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۳)	..	یہ نسخہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شائع منکود نے ۱۳۵۹ء میں اپنے قلم سے لکھا جو خطاط مسخ ایضاً حاشیہ پر سید شریف برحقہ ذکر قلی بخلاف تعلیق از کتاب مذکور۔ چند اوراق کچھ لکھے ہوئے ہیں۔ کتاب مذکور شاہ عالمگیر کے شاہی کتب خانہ میں رہی ہے اور اسپر کتاب خانہ شاہی کی تحریر ہے۔
۶۲۵	کتاب المنہاج (عربی) فقہ شافعی کی مشہور اور متداول کتاب ہے۔	علامہ نووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۴)	قلی بخط قدیم سیاہی غیر ملطیں نوشتہ ۱۳۵۹ء۔
۶۲۶	در مختار نصف اخیر۔ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۷)	محمد علاؤ الدین حصکفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۸)	قلی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۶۲۷	مجموعہ رسائل مختلفہ فقہ۔ یہ مجموعہ رسائل ذیل پر مشتمل ہے۔ (۱) فتاویٰ بے نظیر و نفی مثل از رسول بن شیرینیز چھوٹا سا رسالہ ہے۔ بزبان اردو۔ (۲) مسائل خمسہ۔ یعنی مسئلہ تراویح و سج جو بین غیر (۳) عین الاصابہ فی رفع السبابہ۔ (۴) کشف الحال عن التخریر بالمال۔ (۵) جواب الاستفسار عن التعامل بالکفار۔	جلد رسائل مطبوعہ دہلی علیہ	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۶۲۸	(۶) تذکرہ شوق القدر - (۷) السیف الماسی لشکر انشاقی القرنی الماسی مذہب لغات، جملہ زبان فارسی - (۸) الفول المحمود فی اثبات محفل المولود - (۹) فیصلۃ العیلم لرفیع البہتان العظیم (مطلوبہ) کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے، باہر دو نمونہ ذکر زبان اردو -	(ملاحظہ فرمائیے کیفیت عمومی)	تلی قطع خورد -
۶۲۹	تاتار خانیہ (عربی) امام عالم بن العلام الحنفی نے محیط برائی - ذخیرہ - تہذیب و غیرہ سے منتخب مسائل عربیہ چن کر چند جلدوں کا ایک مجموعہ ترتیب کیا جس کا نام اس نے تاتار خانیہ رکھا - ابراہیم بن محمد الحلبی مصنف ملتے الا بحر نے اس کو ایک جلد میں خلاصہ کیا جو اب تک تاتار خانیہ کے نام سے مرجع فقہاء ہے - در مختار وغیرہ میں اکثر اس کا حالہ ہوتا ہے -	علامہ ابن نجیم مصری (ملاحظہ ہو سلسلہ ۶۲۸) قلمی جلد ضخیم -	
۶۳۰	بحر الرائق بشرح کنز الدقائق (ریاض الدقائق) کنز الدقائق کی نہایت مبسوط شرح ہے لیکن مصنف علام کی عمر نے اسکی تکمیل کیلئے وفات کی اسکے انتقال کے بعد سراج الدین عمر اسکے بھائی نے شرح مذکور کی تکمیل کی اور پھر اسکا اختصار کر کے اسکا نام بحر الرائق کی مناسبت نیز العائق رکھا -	قلمی خوش خط
۶۳۱	تہذیب حاشیہ توضیح (اصول فقہ عربی) ملاحظہ ہو سلسلہ ۶۲۸
۶۳۲	المحصل فی علم الاصول (عربی) اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے - علامہ رازی نے اسکو ۸۶۷ھ میں جبکہ وہ غلام میں قیام رکھتے تھے چالیس دن کے عرصے میں تالیف کیا -	علامہ فخر الدین رازی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۶۲۸) قلمی - محمد بن ابی بکر رازی نے ۸۶۷ھ میں تصنیف کیا - یاہی غیر مطبوس -	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۳۱	مفتاح الصلوٰۃ (فارسی) احکام متعلقہ نماز کی جامع کتاب ہے	..	مطبوعہ
۶۳۲	مختصر المحصول فی علم الاصول (عربی) اصول فقہ کی سرگزشت الارادہ تصنیف ہے۔	فاضل حبیب اللہ قندھاری۔ بارہویں صدی ہجری کا ایک عالم تھے۔ یولانا غلام جیلانی مرحوم ایک واسطہ سے اُنکے شاگرد تھے۔ علامہ شملونی۔	قلمی، خوشخط، جلی قلم۔
۶۳۳	شملونی شرح مختصر (عربی) مختصر الوقت کی شرح ہے۔	..	قلمی، خوشخط۔
۶۳۴	سفر السعاده (فقہ حدیث۔ فارسی) ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۳۷۱	علامہ مجد الدین فیروز آبادی (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۳۷۱)	مطبوعہ
۶۳۵	المنسک الاوسط (عربی) حج کے آداب احکام کا بیان ہے۔	علامہ رحمۃ اللہ سندھی۔	قلمی، سیاہی غیر مطبوس۔
۶۳۶	غایت الحوائش حاشیہ شرح وقایہ (جلد اول عربی) شرح منظومہ نسفی (عربی) کشف الظنون میں لکھا ہے۔ ابو حفص عمر بن محمد بن احمد نسفی تصنیف منظومہ کا ۱۰۰۰۰ جوی میں انتقال ہوا۔ دس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر ایک باب میں ایک امام کے اقوال کو جمع کیا کثرت سے اسکی شرحیں لکھی گئیں۔ منجملہ اُنکے ایک شرح مولیٰ خطاب بن ابی نقار قرہ حصار کی ہے۔ جس کی تالیف سے اس نے ۱۰۰۰۰ میں بمقام دمشق فراغت حاصل کی۔ موجودہ نسخہ کے سروسق و غیرہ پر جو کچھ لکھا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ متن کا سن تصنیف ۱۰۵۰ء ہے۔ حدوایات ۲۶۶۹۔ شرح ۱۰۵۰ء میں تصنیف کی گئی۔ عبدالعزیز بن الحسن البیہقی کا مرقا و دستخط ہی اسکے سروسق پر ثبت ہے۔	..	قلمی، بخفا قدیم خوشخط۔ سیاہی غیر مطبوس۔ عبدالرحمن بن محمود بن محمد علی حوالی نے ۱۰۵۰ء میں نسخہ لکھا۔ عبدالعزیز بن حسن بیتی کا دستخط اور اسکی تہذیب اسکے سروسق پر ثبت ہے۔
۶۳۸	شرح مجمع البحرین (عربی) ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۴۸۷	(ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۴۸۷)	قلمی، بخفا قدیم مصنف کا انتقال ہے۔ حوالی دیر پر پہنچے ۱۰۵۰ء کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۶۳۹	غایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد رابع نصف ثانی	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۰۵)	قلمی
۶۴۰	ایضاً غایۃ حاشیہ شرح وقایہ (حصہ غیر معین - ۱)	" "	"
۶۴۱	ایضاً غایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد خامس نصف ثانی - ۲	" "	"
۶۴۲	ایضاً غایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد غیر معین - ۳	" "	"
۶۴۳	ایضاً غایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد ثانی - ۴	" "	"
۶۴۴	ایضاً غایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد ثالث - ۵	" "	"
۶۴۵	معراج الدرایۃ شرح پہلیہ - (ریح اول - ۱)	(دیکھو عدد مسلسل ۶۰۶)	قلمی خوش خط لکھا ہوا عربی کاتب
۶۴۶	مجمع البرکات (عربی)	" "	قلمی
۶۴۷	مجموعہ مسائل جہتہ (نفا) فارسی -	" "	قلمی خوش خط -
۶۴۸	حاشیہ عضدی (۱۱ اصول فقہ عربی)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۳)	شیخ عبدالحی محدث دہلوی ہند امام شریع مشکوٰۃ نے مشہور ہیں دہلی لکھا یہی نسخہ علامہ مروج سندھ ہیں اور زبدۃ رشیدیہ شرح دارالوہابی کو ملایا شیخ دارالوہابی کے نزدیکی دارالوہابی مسئلہ میں اس کی شرح پر لکھا کہ یہ نسخہ شیخ عبدالحی محدث دہلوی کے خانقاہ میں زیر درس رہا ہر ایک مترجم یہ پڑھا گیا اور پڑھ کر لکھے۔ چنانچہ شیخ دارالوہابی و فریقہ و متخلطون بہ نوبت ہر پشت کے لکھے ہیں۔ مطبوعہ۔
۶۴۹	تکمیل الوضوء (اردو) غسل و مسح و طہارت کے مسئلہ پر قرائت کے ساتھ تفصیلی بحث کی گئی ہے۔	مولوی محمد حسین خلف میر جرج علی دہلوی	
۶۵۰	شرح البہجۃ الوردیہ (عربی) ضخیم کتاب ہے کتاب الکفاح سے شروع ہوئی ہے۔ اس پہلے کا حصہ نہیں ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۵۴۱)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۵ خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخوبی قدیم نسخہ ہے جس پر شرح تصنیف کی گئی اور نسخہ میں یہ نسخہ محمد بن عبد الرحمن کے ہاتھ سے لکھا گیا۔
۶۵۱	مجموعہ ترغیب الصلوٰۃ (فارسی)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	ہر ۲۲ قلمی خوش خط۔ دریک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل ہیں:- (۱) ترغیب الصلوٰۃ از محمد بن احمد زائد۔ (۲) مطلوب خالی۔ (۳) تحفہ عارفی۔ ہرستہ کتب در علم فقہ بزبان فارسی۔ حاشیہ علامہ نقیذانی علی شرح مقدّمہ ابن الحاجب العسدی (عربی) شیخ الاسلام حاشیہ تلویح (اصول فقہ عربی) لائق السمعہ فی تحقیق الجمعہ (عربی) جمعہ کی فرضیت کو ثابت کیا ہے۔ رسالہ مجموعہ لالاسم (مسائل صید فارسی) ہر ایک چیز کا نام جس کا شکار ہو سکتا ہے بترتیب حروف تہجی لکھ کر اسکے حل و حرمت کا حکم اور اسکے گوشت کے خواص لکھے ہیں ملکتی (البحر) (عربی) آسان عبارت میں قدوری۔ مختار الفتاویٰ رکنز اور قفایہ کے مسائل کو جمع کیا ہے۔ بعض مسائل ہدایہ اور مجمع البحرین کے بھی اسیر اضافہ کئے ہیں۔ کتب اربعہ کا کوئی مسئلہ ذکر کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ قول اصح پر عموماً تصریح کی ہے اور معتبر قول کو ہمیشہ مقدم رکھا ہے۔ اور اسلئے اس کتاب کو حنفیہ میں کافی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ خصوصاً مملکت ترکی میں ایک معتبر متن کی حیثیت سے وہ زیادہ مشہور ہے۔ ۲۳۹ ہجری میں تالیف کی گئی۔ نصاب الاحساب (عربی) ملاحظہ ہو حد سلسلہ (۶۱۴) کتاب مجموعہ لالاسم در علم فقہ (عربی) فقہ سالمہ کا پیشکش ہے۔	علامہ نقیذانی مصنف مطول (ملاحظہ ہو حد سلسلہ ۶۲۰ و ۶۲۹) صاحبزادہ میاں گل۔ چکنی کے مشہور بزرگ حضرت محمد عمر کے صاحبزادہ ہیں۔ ابراہیم بن محمد الحلبی۔ حلب میں پیدا ہوا۔ اپنے وطن میں تحصیل علوم کی۔ اپنے زمانے میں فقہ کا امام تھا۔ دارالسعادة قسطنطنیہ کی جامع سلطان محمد خان میں وہ مدت تک خطیب رہا۔ الفیہ عواقی کی شرح وغیرہ کتابیں تصنیف کیں ۹۵۶ھ ۶۱۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی۔ خوشخط۔ کاغذ قندری نوشتہ ۶۲۰ قلمی قلمی۔ نوشتہ ۱۲۰۴ھ نسخہ معلوم ہوتا ہے قلمی۔ قلمی خوشخط۔ محمد بن احمد زائد ۲۳۹ھ میں لکھی گئی۔ قلمی۔ نوشتہ ۶۱۴ھ قلمی۔ نوشتہ ۶۱۴ھ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۵۹	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی) کتاب الوقت سے کتاب الوصایا تک کے مسائل پر مشتمل ہے۔	قلی
۶۶۰	سراج الدرایہ فی شرح الہدایہ (عربی) کتاب الرحمن سے آخر کتاب تک کی شرح ہے	(دیکھو عدد مسلسل ۶۰۶)	قلی۔ جلی قلم تقطیع کلان۔
۶۶۱	معدن الحقائق شرح کنز الدقائق (عربی)	قلی۔ تقطیع کلان۔ حافظہ معاذ بن اخوذ الیاس نے یہ نسخہ ۱۱۳۰ھ میں لکھا۔
۶۶۲	شیخ الاسلام حاشیہ شرح وقایہ (عربی)	احمد بن یحییٰ بن محمد بن سعد الدین التفتازانی یہ حاشیہ ۸۰۰ھ میں تالیف کیا گیا۔	قلی۔
۶۶۳	النواع العلوم (پنجابی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۵۸	قلی خوش خط۔ محمد یار سا نقشبندی پشاور سے ۱۱۵۰ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ قلی خوش خط۔ ۱۲۶۳ھ میں مولانا غلام جیلانی نے اس پر خاص اہتمام سے لکھوائی۔
۶۶۴	تختہ الحبیبی (فارسی) تجزیہ و تفسیر کے مسائل کا بیان ہے۔ لیکن ضمیمہ اور بہت مسائل لکھے ہیں۔	قلی
۶۶۵	اصول شاشی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۹۲۔	قلی تقطیع غرر و جدید ضخیم
۶۶۶	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی)	قلی محمد عارف بخاری نے
۶۶۷	مسک المتقین (فارسی) اسلیس نظم میں لکھی گئی ہے۔ مسائل فقہ پر مشتمل ہے۔	۱۲۱۰ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۶۶۸	شرح نہاج الوصول الی علم الاصول (عربی) علم اصول فقہ کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۶۱۵)	قلی۔ نوشتہ ۱۲۹۰ھ
۶۶۹	کتاب الملتقط جلد ثانی (عربی) الم ناصر الدین ابوالقاسم محمد بن یوسف حبیبی سمرقندی نے ۷۵۰ھ میں اسکے مسائل جمع کرنے سے فراغت پائی (جس کا ۷۵۵ھ میں انتقال ہوا ہے) اور ۸۵۰ھ ہجری میں	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی۔ نوشتہ ۱۲۸۵ھ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۶۷۰	جلال الدین محمود بن الشیخ محمد الدین حسین بن احمد نے اسکے مسائل کو ابواب اور فضول میں ترتیب دیا۔	فضل اللہ ماجینی - ۱۱۵۰ھ میں تالیف کی گئی۔	قلمی
۶۷۱	مختصر الصلوٰۃ (فارسی) خزائنہ الفتاویٰ جلد اول (فارسی) آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں تالیف کی گئی۔ نوادر مسائل پر مشتمل ہے۔	احمد بن محمد بن ابی بکر الحنفی - آٹھویں صدی کے علماء سے ہے۔ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی
۶۷۲	المختار للفتاویٰ (عربی) فقہ کی متداول کتاب تھی۔ مصنف علام نے ہر ایک مسئلہ کے متعلق امام ابو حنیفہ کا قول نقل کیا ہے۔ خود مصنف نے اسکی ایک شرح لکھی ہے جس میں ان مسائل کے علل ذکر کئے ہیں۔ اسکے بعد جو فقہ کی کتابیں تصنیف کی گئیں ان میں اسکا حوالہ آتا ہے۔	فقیہ اجل عبد اللہ بن محمود - پورا نام سبط ہے۔ ابو الفضل محمد الدین عبد اللہ بن محمود بن مودود الموصلی ۴۸۳ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	جلیل بن جلال بن مولانا جلیل الدین لاسکی نے ۷۷۰ھ میں نسخہ لکھا۔ قلمی بخط قدیم
۶۷۳	غایۃ الحواشی حاشیہ شرح وقایہ (عربی) کتاب الامان سے شروع ہوا ہے۔	قلمی خوشخطہ تفتیح کلان - نوشتہ ۱۲۱۱ھ
۶۷۴	مختصر مرغینانی (عربی) ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی مصنف ہدایہ کی تصنیف ہے۔ متن کی حیثیت رکھتا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) ونیز عدد مسلسل ۶۹۹ -	قلمی خطا قدیم - سیاہی قریب خط کی نوعیت سے آٹھویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ قلمی - نوشتہ ۱۱۷۷ھ
۶۷۵	جوہر فی شرح قدوسی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۶۰ -
۶۷۶	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی) ذیلی شرح کنز (عربی) کتاب الطلاق سے کتاب الوقف تک کی شرح ہے۔	قلمی - ضخیم جلد ہے۔ قلمی - نوشتہ ۱۱۲۹ھ
۶۷۷	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱)
۶۷۸	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی) علامہ زین الدین بن علی بن احمد شامی عالمی کی تصنیف	فخر الدین زلیعی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) قلمی خوشخطہ۔

سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۶۶۸	جس کو اس نے ۹۷۷ھ میں تالیف کیا اصل کتاب تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے یہ اسکی ایک جلد ہے۔ شرح رائف الفرائض (علم الہدایہ عربی) دیار مصر میں اسکو شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔	یوسف بن سید عبدالقادر الحسینی اللامیر۔ زمانہ حال کے علماء شام میں سے ہے۔ جامع ادبہر (قاہرہ) میں تعلیم پائی اور علوم عقلیہ و نقلیہ میں کامل مہارت حاصل کی۔ قسطنطنیہ میں کچھ عرصہ تک دارالمعلمین کبرئ میں عربی ادبیات کا پروفیسر رہا۔ اور سابقہ ہی دارلنظر نظارۃ المعارف میں رئیس المصححین تھا لیکن اب وہو اکی ناموافقت کی وجہ سے بیروت میں واپس چلا آیا۔ رائف الفرائض کامتن اور شرح دونوں اسکی تصنیف ہیں۔ ۱۳۰۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مصر۔
۶۶۹	مجموعہ رسائل مختلفہ۔ یہ مجموعہ حسب ذیل رسائل پر مشتمل ہے۔ (۱) درالسمائل۔ یہ حقیقت میں مولوی محمد ایوب پشاوری کے مختلف پندرہ رسالوں کے مجموعہ کا نام ہے جن میں سے ہر ایک رسالہ میں کسی اہم مسئلہ شرعی کے مالد و ما علیہ پر بحث کی گئی ہے۔ مثلاً اثبات سیلا ظہر احتیاطی۔ توبہ و ندیق۔ اخلاقیات وغیرہ وغیرہ۔ جملہ بزبان عربی۔ (۲) تائید الاسلام از مولوی غلام احمد قصوری۔ اثبات حقانیت قرآن کریم و مذہب اسلام بمقابلہ مسیحیہ میں۔ بزبان اردو۔ اچھا قابل دید رسالہ ہے۔ (۳) مجموعہ تحذیر الاخوان من نبتہ الکفر الی الخ		جملہ مطبوعہ دریک جلد۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مولوی عبدالرب نامی ایک فاضل نے مباحثہ تہذیبی کے بعد ملا صاحب کوٹہ کی تائید میں لکھا ہے۔ مطالب نفیسہ پر مشتمل ہے۔ ساتھ ہی ایک رسالہ وجوب تقلید کے موضوع پر لکھا ہے۔ بزبان فارسی (۴) الکلام السدید فی التعلیل بالقرآن المجید۔ ایک محقق عامل بالقرآن کے لئے قابل دید رسالہ ہے۔ بزبان فارسی۔ (۵) ہدایۃ المسلمین۔ تہذیب کو روشنی کے مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے۔ ایضاً بزبان فارسی۔ (۶) الذر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید۔ از محمد بن علی شوقانی۔ بزبان عربی۔	ابو الفضل مولوی محمد وجیہ صدیقی۔	مطبوعہ کلکتہ۔ چھاپہ آہنیں۔
۴۸۰	رسالہ حرمت ذبیحہ لغیر اللہ (فارسی) ذبایح لغیر اللہ کے موضوع پر محققانہ اور مبسوط بحث لکھی ہے۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۹۹)	قلبی۔ ملا پیر محمد نے سن ۱۳۱۵ میں بمقام سمرقند یہ نسخہ لکھا۔ قلبی
۴۸۱	ہدایۃ نصف ثانی (عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۴۹۹)۔
۴۸۲	فاتح شرح قدوری (عربی) اگرچہ ایسی کتابیں بظاہر چنداں اہمیت نہیں رکھتی ہیں لیکن فقہاء کی نظروں میں غالباً اس کو معتد بہ اہمیت حاصل ہے۔
۴۸۳	مجموعہ رسائل مولوی عبدالحی (عربی) اس مجموعہ میں ذیل کے پانچ رسائل ہیں:- (۱) تزویج الجنان بتشریح حکم شرب الدخان۔ (۲) نزوع الاخوان عن محذات آخر حجۃ رمضان۔ (۳) قضاء عمری وغیرہ کے بدعت ہونے کا حال لکھا۔ (۴) آکام النفائس فی احوال الازکار بلسان الفلاس (۵) زجر الناس علی انکار انرا بن عباس۔ (۶) الانصاف فی حکم الاعتکاف۔	مولوی عبدالحی لکھنوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۹۹)	جلد مطبوعہ دریک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۶۸۴	دلیل الطالب علی ارجح المطالب (فارسی) اس کتاب میں ایک سو اسی مسائل پر حقیقۃً اور مبسوطاً بحث کی ہے۔ ہر ایک مسئلے کا جواب گویا ایک تنقل رسالہ ہے۔ نہایت ہی مفید تصنیف ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۰)	مطبوعہ۔
۶۸۵	مولوی یعقوب حاشیہ حسامی (عربی)	علامہ محمد اشرف سندھی ساکن ٹھٹھہ۔	تقریبی
۶۸۶	زائفن الاسلام (عربی) ارکان خمسہ کے زائفن کو ایک نئی طرز پر لکھا ہے قابل دید رسالہ ہے۔		تقریبی خوش خط بدرد اوسط
۶۸۷	مجموعہ منتظمہ (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں (۱) منتظمیہ شرح خلاصہ کیدانیہ۔ از محمد بن شاہ سلیمان بن عالم شاہ بن شیخ المشائخ حضرت شاہ اولیس۔ قلمی بخط مؤلف۔ باریک قلم خوش خط۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۶۸۸	(۲) غینۃ المتلی شرح مینۃ المصلی۔ از ابراہیم بن ابراہیم الحلبي۔ بخط محمد منتظم مذکور خوش خط باریک قلم۔ نوشتہ ۱۱۳۸ھ۔		
۶۸۹	مستخلص الخفاقی شرح کفر الدقائق (عربی) ۱۴۶ ورق شروع سے ناقص ہیں۔	مولانا عبد النبی جامی لونگ زیب عالمگیر کے عہد میں تھا۔	تقریبی۔ قلم و قلم کا تباہی ۱۱۹۵ھ میں بنام کابل لکھا۔
۶۹۰	نجات المؤمنین (فارسی) فقہ عقائد اور اخلاق کے ضروری مسائل کو منظوم کیا ہے حسامی (علم اصول عربی) اصول فقہ حق کا مشہور اور متداول متن ہے۔		تقریبی۔ محضے جو بکلم۔ نوعیت خاص اور طرز حاشیہ نویسی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ عبد السلام طلال اموی نے نسخہ ۱۱۳۳ھ میں لکھا۔ تقریبی خوش خط۔ نقطہ خور۔ ناکمل نسخہ۔ ڈھائی سو سال پیشتر لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔
۶۹۱	مختصر الشافعی (عربی) غالباً یہ وہ مختصر ہے جو مختصر الزنی کے نام سے مشہور ہے مصنف کا نام سبیل بن یحییٰ مزی ہے جس کا ۱۲۶۲ھ میں انتقال ہوا۔ مزی پہلا وہ شخص ہے جس نے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۴۹۲	میتہ النصلی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۴	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۴)	قلی بن نستعلیق - سیاحی فرطوس - مؤلفہ - ۱۱۸۰ھ مطبوعہ بمبئی ۱۲۴۵ھ
۴۹۳	مجموعہ فقہ ہندی و ترتیب الصلوٰۃ (اردو)	ایک ۵ سالہ بڑا ہے
۴۹۴	کتاب الحیض (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۹۹	۱۱۸۰ھ میں لکھی ہے !! قلی -
۴۹۵	صلوٰۃ طاہریہ (عربی) ایک چھوٹا سا رسالہ جو بالکل خلاصہ کیدانی کی طرز پر لکھا گیا ہے	نعمۃ اللہ بن طاہر النہروانی -	قلی -
۴۹۶	مجموعہ زاد الفقیر - اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں :- (۱) زاد الفقیر از علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن شیخ زین الدین الشہیر بابن الہمام - (عدد مسلسل ۵۰۷) مشتمل بر احکام صلوٰۃ - (۲) دعوۃ الحق از شیخ عبد الحق محدث دہلوی مشتمل بر اواد و اذکار معمولہ شیخ مذکور - بزبان فارسی -	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی
۴۹۷	حاشیہ قدوسی جہول الاسم (عربی)	قلی بن تاج - خوشنما جہاد
۴۹۸	مجموعہ فتاویٰ کے عزیز (اردو) شاہ عبدالعزیز کے فارسی میں لکھے ہوئے فتوؤں کا مجموعہ ہے - یہ اسکا اردو میں ترجمہ ہے -	مطبوعہ
۴۹۹	مجموعہ فتاویٰ کے ادوابہ - (اردو) مولوی محمد اشرف علی تھانوی - (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۷)	مطبوعہ
۵۰۰	اسرار الحارقین (فقہ و اخلاق - افغانی)	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	پشتون کی منظوم کتاب ہے۔ نقد و اخلاق کے مسائل پر مشتمل ہے۔ جا بجا آیات اور حدیثوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بہتیت مجموعی اچھی لکھی گئی ہے۔		
۷۰۱	اعلام اہل العصر فی احکام دینی (فجر عربی)	مولوی نذیر احمد خاں دہلوی - شمس العلماء	مطبوعہ تفتیح کلاں۔
۷۰۲	الحقوق والفرایض مرتبہ حصہ (اردو)	مولوی نذیر احمد خاں دہلوی - ایل - ایل بی بی	مطبوعہ غفر خطہ - گجراتی چھپائی
۷۰۳	مصنف علام نے حقوق امداد و حقوق العباد پر ایک تفصیلی نظر کی ہے۔ مختلف حقوق کے لئے جدا گانہ عنوان قائم کر کے پہلے اُس کے متعلق آیتیں اور حدیثیں مع ترجمہ اردو لکھی ہیں۔ اس کے بعد اس کے تمام مال و مالا علیہ کی تحقیقات انداز سے بیان کیا ہے۔ نہایت ہی مفید اور قابل قدر تصنیف ہے۔ زبان کی لطافت کے لئے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔	مولوی نذیر احمد خاں دہلوی - ایل - ایل بی بی زمانہ حال کا ایک کثیر التصانیف علامہ ہے۔ اس کی قابلیت کا حال اس کی تصانیف کا تبصرہ پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ انکی تمام تر تصنیفات اردو زبان میں ہیں۔ اور اردو لکھنے کی جان ہیں۔	نفیس۔
	سب سے پہلے انہوں نے گورنمنٹ کے حکم سے مجموعہ قوانین تفسیرات ہند کا اردو میں ترجمہ کیا۔ قانونی اصطلاحات لکھنے کا نہایت اہم جزو ہوتے ہیں۔ اور ان کے وضع کرنے میں انتہائی احتیاط - محنت رہی اور اعلیٰ ترین ادبی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مولانا نے مدد کے انگریزی اصطلاحات قانون کو اس خوبی کے ساتھ اردو کے سانچے میں ڈالا کہ اگر خود اردو میں اصل کتاب تصنیف کی جاتی تو اس پر نہیں کما سست بہتر ہو سکتی۔ تقریباً ساٹھ سال پہلے یہ ترجمہ کیا گیا تھا۔ لیکن آج بھی باہیں ہمہ ترقی ادبیات اور وسعت قانون اس میں اصلاح کی گنجائش پیدا نہیں ہوئی۔ مولانا کی وضع کردہ اصطلاحات استخراج بالجزیر - خیانت مجرمانہ - ازالہ حیثیت عربی - اقدام جرم - ارتکاب جرم وغیرہ دیگر سیکڑوں قانونی الفاظ ملک میں اس سرے سے اس سرے تک اس طرح پھیل گئے ہیں		

مذہب	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>کہ ایک جاہل شخص بھی آج ان کو بے تکلف استعمال کر سکتا ہے۔</p> <p>علیٰ ہذا القیاس مضابطہ فوجداری۔ قانون اسامیہ اور قانون انکم ٹیکس کا بھی مولانا نے مدد دے کر ترجمہ کیا جو آج تک رائج ہے۔ مولانا نے پہلے وہ شخص تھے جنہوں نے تعلیم مستورات کے سلسلے میں آج سے چالیس سال پیشتر مرآۃ العروس کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی یہ کتاب ایک فقہ کی صورت میں ہے جس میں اکبری و اصغری دو پہنوں کے واقعات زندگی کے پردہ میں حیات منتری اور خانہ داری کے تقریباً تمام مسائل کی تعلیم دی ہے۔ گورنمنٹ نے اس پر مصنف کی حوصلہ افزائی کی اور ایک ہزار روپیہ انعام دیا۔ مرآۃ العروس کے ہم مقصد انہوں نے چند اور کتابیں مثلاً بہات النخس توبۃ النصوح محسنات وغیرہ بھی لکھیں۔</p> <p>جس میں بعض علمی اور مذہبی مضامین کو نہایت آسان۔ دلچسپ اور مؤثر پیرائے میں بیان کیا ہے۔ یہ سب کتابیں گورنمنٹ اور پبلک میں مقبول ہوئیں۔ خصوصاً توبۃ النصوح ادبی حیثیت سے ایک مستند تصنیف کا درجہ رکھتی ہے۔</p> <p>ابن الوقت۔ روایاتے صاوقہ۔ افسانہ قبلہ مولانا کی وہ کتابیں ہیں جو افسانہ کی صورت میں لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے آخر الذکر نقد و ادراج کی معاشرتی حرا بیاں دکھاتی ہے اور مقدم الذکر دونوں کتابوں میں جدید تعلیم یافتہ گروہ جو آخر ماضی مذہب پر کھڑے ہیں انکو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مولانا نے مرحوم نے مشاعر میں ہمارے فیشن پرستوں اور اُنکے اور انگریزوں کے</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p> بامی تعلقات کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ خفیف تغیر کے ساتھ اس وقت بھی صحیح ہے۔ مولانا نے اپنے آخری حصہ عمر میں قرآن شریف کا با محاذ اردو میں ترجمہ کیا۔ اور ضروری تعلقات کے ساتھ اسکو شائع کیا جو ان تمام ترجموں سے بہتر شمار کیا گیا ہے جو اس سے پہلے ہو چکے تھے اور جس کو ہندوستان بھر میں نہایت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ نیز انہوں نے الحقوق و الغرائض کے نام سے ایک ضخیم کتاب تالیف کی (دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ) ساری کتاب ابتداء سے انتہا تک دلچسپیوں کا ایک سلسلہ اور پیک کا موجودہ مذاق جو علمی مسائل میں بھی لطیف زبان تلاشن کرتا ہے اسکے مطالعہ سے وحشت نہیں کرتا۔ کتاب الاختیار و ایک اور محرکہ الارادہ کتاب ہے جس میں مذہب اسلام کی حقانیت عقلی طور پر نہایت دلچسپ پیرائے میں ثابت کی گئی ہے۔ (مولانا کی تمام تصنیفات کتب خانہ ہذا کے شعبہ کتب اردو میں موجود ہیں مولانا کے مدوح کا جتنا زور قلم میں پایا جاتا ہے انتہائی اثریاد اس سے بڑھ کر انکی زبانی تقریروں میں ہوتا تھا۔ وہ ہندوستان بھر میں ایک مستم لکچرار اور سپیکر تھے۔ ان کے لکچروں کا مجموعہ ایک کتاب کی صورت میں چھپ چکا ہے۔ جس کو مجانب اوبیات نہایت شوق اور دلچسپی ساتھ پڑھتے ہیں۔ مولانا ذرا احمد کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ </p>	

علم کلام

دولت عباسیہ کے عہد میں جب یونان اور فارس کے علمی ذخیرے عربی زبان میں آئے۔ اور تمام قوموں کو مذہبی حجت میں آزادی دی گئی تو اسلام کو ایک بڑے خطرے کا سامنا پیش آیا۔ پارسی۔ عیسائی۔ یہودی اور نادوقہ ہر طرف سے اٹھ کھڑے ہوئے اور عقائد و مسائل اسلام پر اس بے باکی سے نکتہ چینیوں کیں کہ ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے اعتقاد متزلزل ہو گئے۔ اگرچہ یہ ممکن تھا کہ نہایت آسانی کے ساتھ ان کی زبانیں حکومت کے ذریعہ بند کر دی جاتیں لیکن مسلمانوں کی آزاد خیالی نے اس ننگ کو گوارا نہ کیا کہ قلم کا جواب تلوار سے دیا جائے۔ علمائے اسلام نے نہایت مشوق اور محنت سے فلسفہ سیکھا اور جو ہتھیار مخالفین نے اسلام کے مقابلے میں استعمال کئے تھے انہیں سے ان کے وار درو کئے۔ بالفاظ دیگر انہیں کے مستدمات سے ان کے اعتراضات اور دلائل کا ابطال کیا۔ یہی علمی کارنامے ہیں جن کا نام علم کلام رکھا گیا ہے۔ علم کلام کی حقیقت میں دو جدا گانہ قسمیں تھیں۔ ایک وہ جو خاص اسلامی فرقوں کے باہمی اختلافات سے پیدا ہوا۔ دوسرا وہ جو فلسفہ کے مقابلہ کے لئے ایجاد ہوا۔ امام غزالی کے زمانے تک دونوں بالکل الگ الگ تھے امام غزالی نے اختلاف کی بنیاد ڈالی۔ امام فخر الدین رازی نے ترقی دی اور متاخرین نے اس قدر غلط بحث کر دیا کہ فلسفہ کلام اور اصول عقائد کا ایک دوسرے سے امتیاز کرنا دشوار ہو گیا۔ متاخرین کا علم کلام ان سب باتوں کا معجون مرکب ہے سب سے پہلا شخص جس نے علم کلام کو ایک فن کی شکل میں مدون کیا اور اس پر ایک معرکہ الار کتاب لکھی ابو الہندی بل خلاف ایک معتزلی علامہ ہے جس کا ۲۳۵ھ مطابق ۸۴۹ء میں انتقال ہوا۔ علمائے متکلمین (ماہران علم کلام) تین مشہور فرقے ہیں :- (۱) اشاعہ جو امام ابو الحسن اشعری کی پیروی کرتے ہیں۔ (۲) ماتریدیہ جو شیخ ابو المنصور ماتریدی کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ یہ دونوں فرقے اہل سنت والجماعہ شمار کئے جاتے ہیں۔ تیسرا فرقہ معتزلہ کا ہے جو ان دونوں سے اصولی اختلاف رکھتا ہے اور جیسے فلسفہ اور عقل پرستی کا رنگ غالب ہے، چونکہ امام غزالی اور فخر الدین رازی نے جو علم کلام کے دو چمکتے ہوئے آفتاب و مہتاب ہیں اشاعہ کا پہلو لیا ہے اور اپنی تصنیفات میں انہی کے مسائل کی تائید کی ہے اس لئے ان کا علم کلام نہایت مقبول ہوا۔ اور اس کے مقابلے میں دونوں مؤرخ الذکر فرقے فروغ نہیں حاصل کر سکے۔

نوٹ۔ جو کتابیں شیعہ و رستنی کی بحث کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ نیز وہ رسالے یا رسائل کے مجموعے جن میں تقلید و عدم تقلید کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے اسی عنوان کے تحت میں درج کی گئی ہیں۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۷۰۵	الملل النخل للشہرستانی (عربی) اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں تمام اسلامی فرقوں کے پیدا ہونے اور ترقی پانے کی تاریخ لکھی ہے۔ ساتھ ہی ان کے معتقدات اور مسائل مہمہ نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ دوسرے حصہ میں تمام غیر مذہب کی تاریخ لکھی ہے۔ اور خصوصاً حکمائے یونان کا حال نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ بقول علامہ شبلی حکما یونان میں سے ایک ایک کے فلسفہ کا خلاصہ اس تحقیق اور جامعیت سے لکھا ہے کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اس کتاب کو یورپ نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا چنانچہ ۱۵۵۹ء میں ڈاکٹر ماربروکر نے اسکا لاطینی ترجمہ شائع کیا۔ فریچ زبان میں بھی اسکا ترجمہ کیا گیا اور اہل عربی کے ساتھ اسکو چھاپا گیا۔ انگریزی وغیرہ زبانوں میں بھی اسکا ترجمہ ہوا ہے۔ علامہ ابن حزم کی الملل والنخل اور اس میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر میں ہر ایک باطل عقیدے کا رد بھی ساتھ لکھا ہے لیکن مؤخر الذکر میں صرف عقیدہ نقل کیا ہے۔	ابو الفتح محمد بن ابی القاسم عبد الکرم بن ابی بکر احمد الشہرستانی۔ فقہ اور کلام میں عالم متبحر تھا۔ فقہ کو احمد خوانی اور ابو نصر قشیری وغیرہ سے حاصل کیا۔ اور علم کلام کی تحصیل کے لئے ابوالفتح انصاری کے سامنے زائفے ادب تک گیا۔ حدیث سے بھی بے بہرہ نہیں تھا۔ نیشاپور میں علی بن احمد مدینی سے حدیث سنی جو ایک مشہور محدث ہیں۔ ابو سعید عبد الکرم الشہستانی نے متعدد حدیثیں شہرستانی سے روایت کی ہیں۔ اسکا حافظہ نہایت قوی تھا اور گفتگو کا طریقہ بہت اچھا جانتا تھا۔ امام ابو الحسن اشعری کے طریقہ کلام کا اس نے نہایت دقیق نظر سے مطالعہ کیا اور اسکے اصول و فروع پر کامل عبور حاصل کیا۔ اسکی اکثر تصنیفات مذہب اور کلام کے موضوع پر ہیں۔ مصارعات الفلاسفہ اسکی وہ کتاب ہے جس میں اس نے الہیات کے ساتھ معرکہ الآراء مسائل پر فلسفیانہ مباحث لکھے ہیں۔ نہایت الاقلام فی علم الکلام۔ سناج الفلاسفہ وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ شاہ جہاں آباد میں پیدا ہوئے اور تین سال تک وہاں رہ کر بڑا نام پیدا کیا۔ شہرستان اسکا مولد اور مدفن ہے جو خواندم اور نیشاپور کے درمیان واقع ہے۔ ۴۵۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	تلمی نوخط۔ جدول ملان ۹۸۵ء کا کھیا ہوا نسخہ۔
۷۰۶	ایضاً الملل والنخل شہرستانی (عربی)	علامہ ابن حزم۔ پورا نام: ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم۔ اسکا اصل فارس سے ہے اسکے اسلاف ترک وطن کر کے اندلس چلے گئے تھے۔ علامہ کا مولد اور مسکن اندلس کا مشہور شہر قرطبہ ہے۔ اسکو فنون عربیہ علوم و معارف میں	مطبوعہ باریک قلم
۷۰۷	کتاب الفصل فی الملل والنحل (عربی) تمام عقائد باطلہ کی نہایت پرزور دلائل سے نزدیک لکھی ہے۔ موجودہ تواریخ اور انجیل کے مناقضات کو نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ہر ایک فرقہ کے عقائد پر	عمرہ حاشیہ پھلا شہرستانی کی الملل والنخل چھاپی گئی ہے جس کتاب کی اور بھی قدر بڑھ گئی ہے	مطبوعہ نصر کاغذ چھاپی دہلی
۷۱۱	نہایت		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۱۲	دوبستان مذاہب (فارسی) مختلف مذاہب اور فرقوں کا مختصر حال اور ان کے عقائد لکھے ہیں کہتے ہیں کہ مصنف کا مقصد اکبر بادشاہ کے اس جدید مذہب کے لئے مواد بہم پہنچانا تھا جس کا وہ خود موجد تھا اور جس کو وہ تمام دنیا میں رائج کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی کتاب کو ایک طویل الذیل باب سے شروع کیا، جس میں کہ اس نے جہاں دلیوں کے مذہب کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے جو عقائد کے نزدیک مجموعہ خرافات۔	اور حقائق فلسفہ پر کامل ترین عبور حاصل تھا۔ وہ اور اسکے والد وزارت کے جلیل القدر عہدے پر فائز تھے۔ ہاں سہ اسکی تواضع اور اس کا زہد ضرب المثل تھا۔ بقول ابن خلد کان پہلے وہ شافعی المذہب تھا پھر اہل ظاہر کا مذہب اختیار کیا لیکن حقیقت یہ کہ وہ ایک ذی بصیرہ محقق تھا اور اسکی تمام تصنیفات نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہیں۔ اس نے اکثر علوم میں معرکہ الآراء کتابیں لکھی ہیں۔ وہ اکثر علما متقدمین پر ان کے عقائد کی تنقید کرتا تھا۔ اور اس کے طعن و تشنیع سے بہت کم ائمہ سلامت رہے ہیں۔ ابو العباس بن یوسف کا قول ہے کہ حجاج بن یوسف کی تلوار اور علماء ابن حزم کی زبان ایک جیسی تھیں۔ ۳۵۶ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	کیفیت خصوصیہ
۷۱۳	ایضاً دوبستان مذاہب (فارسی)	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ تقطیع غرود۔
۷۱۴	مجموعہ رسائل صدیق حسن خان (فارسی) (عقائد وغیرہ میں یہ مجموعہ مفصلہ ذیل رسائل پر مشتمل ہے :- (۱) بغیۃ الراشد فی شرح العقائد فارسی۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	جلد مطبوعہ دیک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	<p>(۲) قطف النثر فی عقیدۃ اہل الاثر۔</p> <p>(۳) الادراک لتخریج احادیث اربعۃ الاثرک۔</p> <p>(۴) الانتقاء والرجح فی شرح الاعتقاد الصحیح۔</p> <p>ہرستہ عربی۔</p> <p>(۵) الاحقار فی مسئلۃ الاستوار۔ اردو۔</p> <p>(۶) حصول المامول من علم الاصول۔ عربی۔</p> <p>(۷) افادۃ الشیوخ بمقدار النسخ والنسخ فاکرکنا۔</p> <p>(۸) الحظہ فی ذکر الصحاح الستہ۔ عربی۔</p> <p>(۹) رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق۔</p> <p>(مسائل رجح دیارنت مدینہ کا ذکر ہے)</p> <p>(۱۰) ثمار التعلیمات فی شرح آیات التعلیمات۔</p> <p>(علامہ سیوطی نے احوال قبر کے متعلق ایک قصیدہ)</p> <p>عربی زبان میں لکھا ہے جسکی یہ فارسی شرح ہے</p> <p>(۱۱) تمثیل ساکن الغرام الی دار السلام (جنت)</p> <p>حال لکھا ہے) عربی۔</p> <p>(۱۲) حل سوالات مشککہ فارسی چند مختلف</p> <p>مسائل کا جواب لکھا ہے۔</p> <p>(۱۳) ہدایۃ السائل الی اولیۃ المسائل۔ (کچھ</p> <p>ادب پر ایک سو مسائل کا جواب ہے، ۵۰</p> <p>صفحوں کی کتاب ہے) فارسی۔</p> <p>(۱۴) سلسلۃ العسجد فی مشالیح السند۔</p> <p>اسکے اخیر میں مولف نے اپنے کن خانہ</p> <p>کی ایک مفصل فہرست لکھی ہے) جملہ</p> <p>مطبوعہ دریک جلد۔</p>		
۷۱۵	<p>مجموعہ البلاغ البین۔ اس مجموعہ میں</p> <p>جب ذیل رسائل شامل ہیں۔</p> <p>(۱) البلاغ البین۔ بزبان فارسی۔ مشوب</p> <p>بہشتاہ ولی السد صاحب دہلوی در ابطال عقائد</p> <p>گورپرستان۔</p>	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ

نمبر سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۱۴	(۲) تالیف ترجمہ اردو مجموعہ از علماء مدین ترمیمہ در مسئلہ استواء علی العرش۔ (۳) کتاب الصلوٰۃ لابن القیم فی تکفیر تارک الصلوٰۃ مائتہ مسائل (فارسی) شرک اور بدعت کے موضوع پر پورے ایک سو مختلف سوالات کا تحقیقہ جواب ہے۔ سائنس ہر ایک مسئلہ کتب فقہیہ کی روایات ثابت کیا گیا ہے۔ مبتدیان تو حید کیلئے اسکا مطالعہ نہایت مفید ہے۔	مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی۔ شاہ عبدالعزیز مجدد دہلوی کے نواسے ہیں جو حدیث اور تفسیر کا مشہور خاندان ہے۔ اور جنہوں نے ہندوستان میں تو حید اور اتباع سنت کی روشنی پھیلانی ہے۔	مطبوعہ
۶۱۵	مجموعہ رسائل قوجید (عربی مؤثر جہ اردو) اس مجموعہ میں تین رسائل ہیں۔ (۱) اللہ النفس فی اخلاص التوحید۔ از علامہ شاکا فی مبنی مع ترجمہ فارسی۔ (۲) تجرید التوحید از احمد بن علی المقریزی مع ترجمہ اردو۔ (۳) مجموعۃ الافادیل فی رد اہل الشک والتاویل۔ مع ترجمہ اردو۔ (مؤخر الذکر رسالہ کتب مختلفہ کا انتخاب ہے)۔ مجموعہ اکلیل الکرامہ (عربی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:- (۱) اکلیل الکرامہ فی تبیان مقاصد الامامہ۔ (۲) امامت کا مسئلہ شیعہ اور سنی کے درمیان بڑا ہی محرکہ الآراء مسئلہ ہے۔ اس رسالہ میں مسئلہ امامت کے ماننے والے علیہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ (۳) العبرہ مما جاز فی الغزو والشہادۃ والہجہ۔ (۴) الاذاعہ لما کان وما یکون بین یدی السامع (برسر زبان عربی از نواب صدیق حسن خان) از الۃ الخفاد عن خالۃ الخلفاء (فارسی) خلفاء اربعہ کی ترتیب خلافت پر ہایت	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد مطبوعہ در یک جلد۔
۶۱۸	نواب صدیق حسن خان۔ (ملاحظہ ہو	جلد مطبوعہ در دو جلد۔	
۶۱۹	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عد سلسلہ ۱۶۲)	مطبوعہ۔	

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
۶۲۰	مفضل اور مبسوط محققانہ مدلل بحث کی ہے حضرت عمر کے مجتہدات کو خصوصیت کے ساتھ موضوع بحث ٹھہرایا ہے۔ اور اس پر ایک سرکہ الا راہ منوں لکھا ہے۔ امامت و خلافت کے مسئلہ پر اپنے ڈینگ کی حدیم المثال کتاب ہے۔	علامہ تقی زانی شراح ہے۔ پورا نام اس طرح ملا سعد الدین مسعود بن عمر تقی زانی۔ تقی زانی صوفی خراسان میں ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانے کا عالم متبحر تھا یہ قول شریعہ کی مشہور تصنیف ہے۔ کشف وغیرہ پر حاشیے لکھے ہیں۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں اس نے تیمور لنگ کی ملامت اختیار کی اور سر قند میں اسکا انتقال ہوا۔ ۶۹۱ھ سن وفات ہے (نیز ملاحظہ ہو عدو مسلسل ۷۹)	مطبوعہ بی بی ٹی۔ سابقہ ہی شرح عقائد کی حدیثوں کا مجموعہ معلوم کر چکے تھے۔ آج کل الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد "کا رسالہ جاری کیا ہے۔
۶۲۱	ایضاً شرح عقائد شفی (عربی)	..	تکلی غور خطا۔
۶۲۲	ایضاً شرح عقائد شفی (عربی) ساتھ ہی آخر کتاب میں ایک رسالہ ہے جس کا نام تحفہ السالکین ہے اور جس میں طائفہ ہدایا کے ادب بتائے ہیں۔	..	تکلی غور خطا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۷۲۳ ۷۲۴	حاشیہ عقائد جلالی (عربی) شرح تجرید العقائد مقصد اول (عربی) تجرید العقائد محقق نصیر الدین طوسی نے لکھی ہے۔ (چونکہ محقق دوانی نے شرح تجرید کا ایک نہایت محققانہ حاشیہ لکھا ہے اسلئے اسکا تذکرہ لکھا جاتا ہے۔) محقق موصوف کا نام محمد بن اسعد دوانی ہے۔ دوان ایک گاؤں کا نام ہے جو گادرون کے مضافات میں ہے اور علامہ مذکور کا مولد اور مرقہ ہے۔ وہ شافعی المذہب تھا۔ علوم عقلیہ میں اسکا بجز اظہار من الشمس ہے۔ ادبیات اور علوم شرعیہ میں بھی کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اکثر علوم کی تحصیل اپنے والد سے کی جس نے اپنے عہد کے اجلہ علماء سے اخذ کیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں وہ محدث شرف الدین عبد الرحیم الجرجسی اور شمس الدین محمد الجرجسی مصنف حصص میں کا شاگرد تھا۔ فقہ جمال الدین محمود بن ابی القح سے پڑھی تھی اور عقلیات میں سید شریف جرجانی انیس کے اُستاد تھے۔ علاوہ اپنے والد کے دوسرے علماء اہل علم سے بھی استفادہ کیا چنانچہ حافظ ابن حجر سے بلا واسطہ حدیث کا سماع اسکا حاصل ہے۔ اسلئے حلقہ تدریس میں رسوم اور خراسان اور ماوراء النہر تک کے علماء فیضیاب ہوتے تھے۔ شرح التجرید للقبو شجی اور شرح مطالع پر حاشیہ لکھی ہیں جن میں اپنے معاصر علامہ صدر الدین شیرازی کی تحقیقات پر تنقید کی ہے۔ اور اکثر مباحث میں میدان اسکے (محقق دوانی کے) ہاتھ رہا ہے۔	علامہ نصیر الدین طوسی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ ابو جعفر محمد بن محمد نصیر الدین طوسی۔ نہایت نامور فلاسفر اور ہیئت دان ہے۔ طوس علامہ گکا مولد ہے جو آجکل مشہد کے نام سے مشہور ہے۔ اگرچہ وہ ایک شیعہ تھا لیکن اس میں شک نہیں کہ ماوراء ایران نے جتنے علماء پیدا کئے ہیں ان سب میں وہ زیادہ محقق اور جامع عالم تھا۔ یونانی زبان میں وہ اچھا ماہر تھا اس نے اقلیدس کی کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جس میں اس نے اکثر مشکلوں کے دودو یا تین تین یا زیادہ ایسے ثبوت دئے ہیں جو اصل مصنف کے ثبوتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ (اقلیدس نہا کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ میں موجود ہے جسکی مشکلوں کی صفائی اور نقاست قابل دید ہے) اس نے الجسطی کو بھی عربی لبا کر میں جلوہ گر کیا۔ اور اسکی مشکلات پر عالمانہ تعلیقات لکھے۔ علم ہیئت اور فلسفہ پر اس نے کئی ایک محققانہ کتابیں لکھیں۔ علم مشکت کو ایک مستقل فن کی صورت میں اسی نے دیا کیا۔ علامہ الدین محمد نے جو حسن بن صباح کی نسل میں سے تھا اسکو خراسان کے پہاڑوں میں گرفتار کیا جبکہ وہ زمانے کے جو روحانی و تنہا تنگ آکر مارا مارا پھر رہا تھا۔ علامہ الدین نے اسکو اپنا وزیر بنایا لیکن ساتھ رہنے پر مجبور کیا۔ اسی زمانہ میں اس نے اخلاق پر ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی جو اخلاق ناصری کے نام سے مشہور ہے اور جس کا ناخذ ابو محمد کی کتاب الطہارۃ ہے ہلاکو خان نے بالآخر اسکو دلاں سے نجات دلائی	قلمی۔ قلمی خوش خط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	شرح فقہاء حنفیہ - شرح ہیا کل النور - شرح التہذیب فی النطق - اور دوسری مفید تصانیف اسکی یادگار ہیں - ۹۰۰ میں بعر ۸۰ سال اسکا انتقال ہوا - (نیز ملاحظہ ہو) عدو سلسلہ ۱۱ الف ۳۰ ۹۷	اور اپنے پاس رکھا - ہلاکو خان اسکی بڑی قدر کرتا تھا - اور محقق طوسی نے اسکے لئے مراغہ میں ایک عظیم الشان رصد گاہ بنائی تھی - کہتے ہیں کہ اس نے تخریب بغداد کے سلسلہ حوادث میں بغداد و شام اور عراق عرب کے کتب خانوں چار لاکھ کتابیں بربادی سے بچائیں اور ان کو اپنی پرائیوٹ لائبریری میں داخل کیا - اور الاشراف (علم قدوس) تذکرہ (علم ہیئت) وغیرہ اسکی دوسری مشہور تصانیف ہیں - ۹۷۲ میں محقق مذکور کا انتقال بغداد میں ہوا - اور امام موسیٰ کاظم کے روضہ کے ساتھ دفن کیا گیا	
۷۲۵	ایضاً شرح تجرید (عربی)	..	قلبی - آخر سے ڈرنے ناقص
۷۲۶	مجموعہ رسائل متفرقہ (عربی) علم کلام اور نطق کے رسائل کا مجموعہ ہے -	..	قلبی خوشخط
۷۲۷	کتاب ضخیم مجموعہ لاسم (علم کلام) عربی -	..	قلبی خوشخط
۷۲۸	شرح طوابع الاوزار (عربی) متن کا مصنف قاضی ناصر الدین بیضاوی ہے -	ما تن کے احوال کے لئے دیکھو عدو سلسلہ ۱۱	قلبی خوشخط - باریک قلم و تہذیب
۷۲۹	ایضاً شرح طوابع (عربی)	..	قلبی خوشخط - بدیرتہ ادب -
۷۳۰	ایضاً شرح طوابع (عربی) (آخر ناقص)	..	از اول ناقص - ۵۵۰
۷۳۱	ایضاً شرح طوابع (عربی)	..	قلبی خوشخط - بدیرتہ ادب -
۷۳۲	مصنفہ شریفہ (اعجاز عیسوی) اردو - عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید کے لئے قابل قدر کتاب ہے -	..	۲۰۰۰ صفحہ -
۷۳۳	الاستیلاء علی الاحقواء (فارسی) اثبات جہت فوق کے ابطال میں لکھا گیا ہے	مولوی حبیب اللہ نیشاپوری -	مطبوعہ - چند رسائل دیگر
۷۳۴	مجموعہ ردّ مضار سے (اردو)	..	مطبوعہ -
۷۳۵	مجموعہ تہذیب الکلام (عربی) علامہ سید سلیمان	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	سر سید قلمی و دریک جلد -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال و مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تفکارانی سے تہذیب المنطق و الکلام کے نام سے ایک فن کی کتاب تصنیف کی تھی جو علم منطق اور کلام کے انتہا ست مسائل پر مشتمل تھی۔ اس کا پہلا حصہ (متعلق منطق) حسن ترتیب اور جامعیت کی وجہ سے نہایت مقبول اور متداول ہے۔ تہذیب الکلام اس کا دوسرا حصہ ہے۔ اس مجموعہ میں دو کتابیں اور ہیں۔ ۱۱۲ حاشیہ تصدیق برشرح مواقف (۲) و اسباب شریعیہ (در علم مناظرہ)		
۶۳۶	اتمام الحجۃ علی من وجب الزیارة مثل الحجۃ صواعق محرقة۔ ۶۱ بابا شیعہ سنی کے مباحث پر مشتمل ہے۔	مولوی محمد بشیر سہسوانی شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی۔ دیار حجاز میں مفتی کے جلیل القدر علماء سے پر فائز تھا۔ مصر کے محلہ ابی اہیتیم میں اسکی ولادت ہوئی پہلے اسکو ہیتمی کہتے ہیں۔ ۳۷۹ میں اسکا انتقال ہوا	مطبوعہ قلمی۔ نہایت خوبصورت
۶۳۸	ایضاً صواعق محرقة ۱ عربی		
۶۳۹	مجموعہ رسائل مختلفہ (وفی مشکوٰۃ الآثار للفرانی ۱۔ مجموعہ بذار مسائل حجة صلی فیہ وسلم مشتمل ہے۔ ۲۔ رسائل فی الذبیحہ۔ ۳۔ ابحاث تسعة متعلق کلام توحید۔ ۴۔ ما فظ محمد حسن اپنا ورمی۔ کتاب ولانا غلام جیلانی۔ ۵۔ تحقیق سنانی الحمد مذہب العالمین۔ ۶۔ رسالہ بنیان عربی خوشخط۔ ۷۔ فرق حدود مدح قلمی بخط قدیم۔ ۸۔ معانی آیۃ الکسوف فی ثلثہ سنۃ ۹۔ مدح اہل البیت۔ ۱۰۔ رد قول المشنلہ ان جود الایمان المونی قلمی خوشخط۔ ۱۱۔ مشکوٰۃ الانوار الحجۃ الاسلام الخزانہ قلمی خوشخط	(ماہ خطہ و خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خط مختلف روشنی کا کار (ملاحظہ خانہ کیفیت عمومیہ)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	(۹) تحقیق رویتہ الباری فی المنام از امام غزالی خوشخط بدرجہ اوسط۔		
	(۱۰) فیما یعلق بقولہ تعالیٰ قل یا عبادہ الذی اسرفو علی انفسہم نوشتہ ۱۰۳۰ھ		
	(۱۱) فی الصلوٰۃ علی نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔		
	(۱۲) شرح الاستقارات للعلامة عصام الدین اسفرائینی۔ قلمی بخط قدیم۔ نوشتہ ۱۲۲۰ھ		
	جلد در یک جلد۔		
۷۴۰	کتاب مجهول الاسم (فارسی) عقائد اہل تشیع لکھے ہیں۔	خان نثار خان۔	قلمی
۷۴۱	حاشیہ بشرح عقائد عہدہ (عربی)		"
۷۴۲	الحجۃ القویۃ فی البطلان الوابیہ (فارسی) اس کتاب کے دیباچے میں یہ ظاہر کیا گیا کہ کتاب تھانویہ شیر علی خان والی کابل کے ایمان سے لکھی گئی ہے۔		مطبوعہ
۷۴۳	اصول خمسہ (فارسی) عقائد خمسہ پر (جوشیعہ مذہب کے ارکان عقائد ہیں) مذہب اہل تشیع کے موافق نہایت بسط کے ساتھ مدلل بحث کی گئی ہے۔ برص مصر کے کی کتاب ہے۔ افسوس ہے کہ اسکے مصنف کا نام اور احوال معلوم نہیں ہو سکا نصرۃ الابرار فی رد العیار (اردو)۔		قلمی۔ خوشخط۔ تقطیع غرور جلد ضخیم۔
۷۴۴	محمد محمد و م بن حکیم مولے بخش جہنجاوی نے مولوی نذیر حسین صاحب مشہور محمد ش دہلوی کے ایک رسالے کے جواب میں یہ رسالہ لکھا ہے۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۷۴۵	اناجوتہ الفخرۃ عن الاسماء الفاجرۃ (عربی) سیحیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھی گئی ہے۔	شہاب الدین ابی العباس احمد بن اور میں لکھی ۶۸۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ نوشتہ ۷۲۰ھ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتی
۴۴۶	مجموعہ الفوز الاصحغر (عربی) اس مجموعہ میں سب ذیل کتابیں ہیں :- (۱) الفوز الاصحغر (دیکھو خانہ احوال مصنف) (۲) جاویدان غرہ (۳) کتاب الطہارۃ (۴) قصۃ بلور الحکیم (محل ہذہ الاربعۃ للعلما الحکیم ابی علی احمد بن سکویہ) (۵) معیج الشریعۃ و مستلح الحقیقۃ (لکن یظہر ان عدۃ اوراق سقطتہ بین صفحہ ۱۵۸ و ۱۶۰ جلد بزبان عربی)	علامہ ابن سکویہ - علوم فلسفہ کا بڑا ماہر تھا۔ فلسفہ یونان میں وہ اس قدر پیدہ طوئے رکھتا تھا کہ فارابی اور ابن رشد کو چھوڑ کر اور کوئی اس کا ہمسر نہیں گذرا۔ بخاریب الائم اسکی ایک تاریخی تصنیف ہے جو یورپ میں چھپ چکی ہے فلسفہ اور شریعت کی تطبیق میں اس نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ الفوز الاصحغر اور الفوز الاکبر میں اس نے تین سو کوکۃ الآثار و مسائل (۱۱۶) وجود باری و صفات باری (۲) روح کی حقیقت اور اس کے خواص (۳) نبوت اور اسکی حقیقت سے بحث کی ہے۔ ابن سینا کے مقابلہ میں اسکا طرز بیان نہایت شستہ اور سہل ہے جو ابن سکویہ کی تصنیفات کا عام انداز ہے۔ - ۱۵۸ و ۱۶۰ ج میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی خوش خط و درجہ اوسط ۱۵۸ و ۱۶۰ ج کا کدھا ہوا نسخہ۔
۴۴۷	شرح فقہ اکبر ملا علی قاری (عربی) شرح کا حق ادا کیا ہے اور اپنی طرف سے زائد مسائل لکھ کر ایک طرح سے اپنی تصنیف کو جامع اور مکمل بنانے کی کوشش کی ہے۔ فقہ اکبر جو اس کا متن ہے امام عظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے جس کے لئے دیکھو خانہ احوال مصنف۔ شراح کتاب ملا علی قاری کا حال عدول ۱۸۶ میں لکھا جا چکا ہے۔	ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی کی ولادت شمس میں ہوئی۔ اسوقت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار اصحاب زندہ تھے۔ انس بن مالک اور عبداللہ بن ابی اوفیہ کو ذہن سہل بن سعد مدینہ میں اور ابو الطفیل عامر بن وائل مکہ منظمہ میں۔ لیکن بقول اصح انکی ملاقات کسی سے بھی نہیں ہوئی۔ امام عالمی مقام کے پیروان کو تابعین میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن ناقدان حدیث اور ماہرین علم الرجال کے نزدیک یہ بات ثابت نہیں ہوئی۔ امام ابو حنیفہ نہایت متقی۔ کثیر العبادۃ اور زاہد فی الدنیاتھے منصور عباسی خلیفہ نے ان کو قضا کے جلیل القدر عہدے پر مامور کرنا چاہا لیکن باوجود اسکے اصرار کے حضرت امام حاتم نے تقویٰ کے خیال سے اس کو قبول نہ کیا۔ امام ابو حنیفہ	قلی خوش خط۔

مجلد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۶۴۸	شرح مواقف امور عامہ (عربی) موافق علم کلام کا مشہور متن ہے۔ یہ کتاب نہایت خوبی سے جامعیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اور مختلف لوگوں نے اسکی شرحیں لکھی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور سید شریف جرجانی کی شرح ہے جس کی تکمیل سے اس نے ششہ ہجری میں بمقام مرقند فراغت حاصل کی۔ اگرچہ کتاب بہت بڑی ہے لیکن امور عامہ کی بحث تک کا حصہ داخل درس ہے۔	اہل قیاس و اہل تفسیر کے امام الائمہ ہیں اور جو اصولی انہوں نے استنباط کیے اسکی فرعیہ کے لئے وضع کئے ہیں وہ آپ کی اعلیٰ ترین ذہانت اور دقیقہ شناسی کا بین ثبوت ہے۔ امام شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی، جلالیت شان ان کے حق میں کہتے ہیں کہ جو کوئی فقہ میں تبحر حاصل کرنا چاہے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا طفیلی بننے سے چارہ نہیں۔ امام ہمام نے خود کوئی تصنیف نہیں کی۔ مسند امام عظیم وغیرہ کتابیں زمانہ نابھہ کی ایجاد ہیں۔ کہتے ہیں کہ فقہ اگر خود انہوں نے لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۳۵۰ھ میں بغداد میں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔ ماہن علم کا نام قاضی عضد الدین لکھی ہے۔ معتول و معتول اور اصول و فروع میں بینائے روزگار تھا۔ اسکے اور علاوہ ابوری کے درمیان مناظرے کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ محقق محدثین تفنانی اسکے تلامذہ میں سے ہے۔ والی کرمان نے اسکو قلعے میں قید کیا تھا جہاں ۳۵۰ھ مطابق ۹۵۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔	تفسیری
۶۴۹	شرح مواقف سید شریف (عربی) ملاحظہ ہو حد و سلسل ۶۴۸۔	سید شریف جرجانی - علی بن محمد المعروف باسید الشریف والید السند الجرجانی۔ علوم عربیہ اور معقولات میں نہایت کامل تھا۔ اسکی تحریر نہایت شستہ اور محققانہ ہوتی ہے۔ مناظرات میں وہ اکثر پدہرینا دکھاتا تھا۔ اور علامہ تفنانی جیسے عالم تبحر سے بازی لجاتا تھا۔ اگرچہ اسکا مد جرجان تھا لیکن بیشتر ازمیں اس نے مستقل سکونت اختیار کی اور مدرسہ میں تالیف میں مشغول ہوا۔	تفسیری جو تخطا۔ ۳۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>تیمور لنگ کی حملہ آوری کی تقریب سے جب شیراز میں غارتگری کا بازار گرم ہوا تو سلطان موصی نے اپنے وزیر کی سفارش پر سید شریف کو امانی اور اس سے درخواست کی کہ وہ ماوراء النہر میں چلے جائیں۔ چنانچہ ایک مدت دراز تک وہ مرقند میں رہ کر فادہ معلوم کرتے رہے۔ علامہ سید الدین امیر تیمور کے علمی مجالس کا ہمدرد اور تھا۔ لیکن بایں ہمہ وہ سید شریف کو اسپرترجج دینا تھا کثافات موقوف۔ شرح مطالع۔ شرح طوالت۔ شرح حکمت العین۔ شرح شمسیہ۔ فرائض سراجی وغیرہ بے شمار کتابوں پر مدققانہ حاشیے لکھے ہیں۔ ۱۶۶۳ھ میں اس کا انتقال ہوا۔</p>	
۷۵۰	ایضاً شرح مواقف (عربی)	..	قلی بخط مختلف
۷۵۱	ایضاً شرح مواقف (عربی)	..	قلی۔
۷۵۲	شرح مواقف امور عامہ (عربی) اولیٰ نقل	..	قلی خوشخط۔
۷۵۳	ایضاً شرح مواقف (عربی)	..	قلی ہر ایک قلم بخط مختلف۔
۷۵۴	مجموعہ شرح مواقف (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں :-	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد ضخیم ۴۰۰۰ کا لکھا ہوا نسخہ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
	(۱) رسالہ استخارہ بزبان عربی۔ مطبوعہ۔		
	(۲) شرح مواقف (الموقف الثانی)		
	(۳) حاشیہ شرح مواقف از سید زاہد ہروی۔		
	(۴) میرزا علی شرح مواقف۔		
	(۵) امراۃ الاذنان (فی علم الواجب)		
	(۶) القول الجلیب فیما یخلق بالجلج الملیف والبسیط۔		
	(۷) کاشف الظلمہ فی بیان اقسام الحکمہ۔ جلد بزبان عربی مطبوعہ خوشخط در یک جلد۔		
۷۵۵	حاشیہ صدر بر شرح تجرید (عربی) بتقریر الفقہ محقق طوسی کی تصنیف ہے۔ دیکھو جدول ۷۵۶	علامہ صدر الدین بغیر از می۔ توت ذکار اور تجرید علوم عقلیہ میں مشہور ہے۔ اس نے شیراز میں	قلی خوشخط درجہ اوسط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۴۵۴	اصفہانی مشرح طوابع (عربی) متن کا مصنف قاضی ناصر الدین سیف الدین سیف الدین (۴۲) اور شائع کا نام شمس الدین محمود بن عبدالرحمن اصفہانی ہے جس کا سنہ ۷۹۷ میں انتقال ہوا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون اسکی شرح عام طلباء میں مستداول ہے اور اسکا نام مطابع الانظار ہے۔	اپنا ایک مدرسہ قائم کیا اور اس میں درس دیتا رہا۔ اپنے زائد اوقات کو تصنیف و تالیف میں مشغول رکھتا تھا۔ مشرح تجرید شرح مطالع اور شرح شمسیہ پر حاشیے لکھے ہیں۔ الحکمتہ المتعالمیہ اسکی تصنیفات میں سے ایک معرکہ الارار تصنیف ہے (فلسفہ کے دقیق مباحث پر مشتمل ہے) سنہ ۷۹۷ اور بقول صاحب الکفاء القنوع سنہ ۷۹۷ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	تلمی غوثیہ۔
۴۵۵	البرهان المسلم بحرمۃ النہاء باسمہ الاعظم (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے۔ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد کے نام سے پکارنے کی حرمت ثابت کی ہے۔	مولانا غلام جیلانی پشاور سی۔ (ملاحظہ ہو حد و سلسلہ ۵۵۹)	تلمی غوثیہ۔ قاضی غلام جیلانی کے اپنے ہاتھ لکھا ہوا ہے۔
۴۵۸	تختہ الہند (اردو) ہندو مذہب کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ ہندوؤں کے مذہب کے متعلق اس میں نہایت مفید معلومات ہیں۔	مولوی محمد عبید اللہ نو مسلم۔	مطبوعہ۔
۴۵۹	منصب الامامۃ (فارسی)	مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کے خاندان سے ہیں۔ اپنے زمانے میں علم و فضل کے آفتاب اور مشہور سید احمد دہلوی کے معتقد خاص تھے۔ اپنی زندگی کا اکثر حصہ انکی خدمت میں صرف کیا۔ توحید اور اتباع سنت کے سرگرم داعی تھے۔	مطبوعہ۔

سلسلہ عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۶۰	شرح قصیدہ امالی (عربی) ماتن غلام کا نام علی اوشی فرغانی ہے۔ وہ مذہب حنفی کا ایک بہت بڑا عالم ہے۔ علم کلام میں امام ابو منصور ماتریدی کے اصول کا پیرو اور چھٹی صدی ہجری کے علماء میں سے ہے اس کا قصیدہ امالی عقائد اہل سنت پر مشتمل ہے اور نہایت مقبول ہوا ہے۔	۱۸۲۲ء میں اس نے سید احمد موصوف کی معیت میں مکہ معظمہ کا حج کیا۔ ۱۸۲۳ء میں ایچہ نے اپنا مذہب کا سفر اختیار کیا جس سے انکا مقصد سکھوں کے برخلاف چھا کرنا تھا۔ لیکن تین چار سال تک اُنکی یہ ارادہ قوت سے فعل میں نہ آ سکا یکم جمادی الاولیٰ ۱۲۳۲ھ مطابق ۱۸۲۶ء کو جہاد شروع کیا گیا۔ چھا کو نہایت ثابت قدمی اور لہجہ لہجہ جاری رکھا گیا۔ اور عارضی طور پر مختلف مقامات میں فتح بھی نصیب ہوئی لیکن آخر کار سید صاحب شہید ہوئے۔ مولوی صاحب نے بھی اس کا زمانہ حیات میں اُسکا پورا ساتھ دیا اور ۱۲۴۲ھ ہجری میں بمقام ہالاکوٹ جام شہادت پیا۔ تقویت الایمان۔ صراطِ مستقیم۔ الیضاح الحق الیصریح نصیحت المسلمین وغیرہ نہایت مفید تصنیفات اُسکی یادگار ہیں۔ تمام تصنیفات بحالت سفر لکھیں اور نظر ثانی تک کا موقعہ نہیں ملا۔ ہندوستانی مسلمانوں کے بعض مشرکانہ عقائد میں جو انقلاب عظیم واقع ہوا ہے یا اگر کسی حد تک بدعت اور توہم پرستی کی گرم بازاری میں کمی ہوئی ہے تو یہ بہت کچھ مولوی صاحب مدوح کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے جسکی بنیاد ان کے جد امجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے ڈالی تھی۔	۱۸۲۲ء میں اس نے سید احمد موصوف کی معیت میں مکہ معظمہ کا حج کیا۔ ۱۸۲۳ء میں ایچہ نے اپنا مذہب کا سفر اختیار کیا جس سے انکا مقصد سکھوں کے برخلاف چھا کرنا تھا۔ لیکن تین چار سال تک اُنکی یہ ارادہ قوت سے فعل میں نہ آ سکا یکم جمادی الاولیٰ ۱۲۳۲ھ مطابق ۱۸۲۶ء کو جہاد شروع کیا گیا۔ چھا کو نہایت ثابت قدمی اور لہجہ لہجہ جاری رکھا گیا۔ اور عارضی طور پر مختلف مقامات میں فتح بھی نصیب ہوئی لیکن آخر کار سید صاحب شہید ہوئے۔ مولوی صاحب نے بھی اس کا زمانہ حیات میں اُسکا پورا ساتھ دیا اور ۱۲۴۲ھ ہجری میں بمقام ہالاکوٹ جام شہادت پیا۔ تقویت الایمان۔ صراطِ مستقیم۔ الیضاح الحق الیصریح نصیحت المسلمین وغیرہ نہایت مفید تصنیفات اُسکی یادگار ہیں۔ تمام تصنیفات بحالت سفر لکھیں اور نظر ثانی تک کا موقعہ نہیں ملا۔ ہندوستانی مسلمانوں کے بعض مشرکانہ عقائد میں جو انقلاب عظیم واقع ہوا ہے یا اگر کسی حد تک بدعت اور توہم پرستی کی گرم بازاری میں کمی ہوئی ہے تو یہ بہت کچھ مولوی صاحب مدوح کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے جسکی بنیاد ان کے جد امجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے ڈالی تھی۔
		مکملہ علی قاری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۶)	مطبوعہ مصر۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۷۶۱	لَوْ اقْضِ الرِّوَاغُض (عربی) اندھب اہل تشیع کا بطلان ثابت کیا ہے۔	مرزا محمد دوم بن میر عبدالباقی سید شریف جرجانی کی اولاد میں سے ہے۔ ۹۹۵ء میں اسکے انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخط مختلف ۱۱۲۳ء کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۲	الاقلید فی اولیۃ الاجتہاد والتقلید (عربی)	..	مطبوعہ قسطنطنیہ
۷۶۳	اربعین فی اصول الدین (عربی) علم کلام کی سرگزشت الاراء تصنیف ہے۔	امام مخدوم الدین رازی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۶۱)	قلمی ساریک قلم تقطیع خورد ۱۱۳۰ء کا لکھا ہوا نسخہ۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے نسخی نقل النقل ہے۔
۷۶۴	مجموعہ عقائد و اصول حدیث (عربی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل دو کتابیں ہیں۔ (۱) ابوالمستنبی شرح فقہ اکبر۔ (۲) شرح مختصر اصول الحدیث۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	بروز قلمی خوشخط درجہ اوسط تقطیع خورد سلسلہ جری کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۵	الاقتصاد فی الاعتقاد (عربی) مختصر طویل عقائد اہل سنت کا بیان ہے۔	حجۃ الاسلام امام غزالی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۸۹۳)	قلمی خوشخط جلد اول طائی ۱۱۹۰ء کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۶	البرہان فی علامات المہدی آخر الزمان (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔	..	قلمی خوشخط درجہ اوسط جلدی قلم۔
۷۶۷	المعتقد المتعتقد (عربی) عقائد کا چھوٹا سا رسالہ ہے۔	حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی (سلسلہ ۸۹۳)	مطبوعہ تقطیع خورد۔
۷۶۸	میرزا احمد امور عامہ (عربی) ادبی کتاب ہے۔	..	قلمی خوشخط درجہ اوسط۔ مولوی حبیب پشاوروی باللہ مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۹	مجموعہ نثریہ اثنا عشریہ (فارسی) مجموعہ دس مندرجہ ذیل رسائل ہیں :- (۱) نثر اثنا عشریہ (۲) بوارق حوبقہ۔ (۳) احیاء السنۃ (۴) الطعن و قیاس (یعنی جملہ اول از کتاب تشبیہ للطاعن) (۵) ایضاً جلد دوم کتاب کور (۶) رسالہ ذوالفقارہ جہر زبان فارسی۔ اہل تشیع کی طرف سے اس کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔	..	جلد مطبوعہ و دیک جلد فہم۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۴۴۰	ازالة الغیبن (فارسی) اس کتاب میں بھی اہلسنت کے عقائد کا ابطال ہے۔ اہل تشیع نے لکھی ہے۔	مطبوعہ جلد ضخیم
۴۴۱	معیار الحق (اردو) حنفیوں نے اہل حدیث پر جو اعتراضات کئے ہیں انکی تردید میں لکھا گیا ہے۔	مولوی نذیر حسین دہلوی -	مطبوعہ -
۴۴۲	مجموعہ رسائل ناصرہ (عربی) تفصیل مجموعہ یہ ہے (۱) الرسالة الناصرة۔ اثبات حقائق رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا گیا ایک مستقل باب میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا دلچسپ مناظرہ لکھا ہے۔ اس میں بعض نہایت مفید باتیں ہیں۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ مختار بن محمود زاہری مصنف فقہیہ کی تصنیف ہے (۲) حرمت غناء کا رسالہ ایضاً زبان عربی۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تلی ہاریک قلم۔ محمد صفی بن سید عبدالجبار ساکن پیر گڑھ بنور سکر ریسہ ہند نے شہسجری میں یہ مجموعہ لکھا
۴۴۳	غایۃ الکلام فی البطلان عمل المولد والقیام (فارسی) -	مطبوعہ
۴۴۴	مجموعہ شرح آمنت باللہ (عربی) چند مسائل مشتمل پر مسائل فقہیہ اسکے ساتھ ہیں۔	تلی۔ جلد ضخیم۔
۴۴۵	مجموعہ حواشی مختلفہ (منطق و کلام) عربی۔	تلی خوشنما بدرجہ اوسط
۴۴۶	اظهار الحق (عربی) عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھی گئی ہندوستان اور دوسرے ممالک اسلام میں اسکو نہایت شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔	مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی (دکیر انڈی) نواب اگرہ میں گیرانہ ایک بستی کا نام ہے جسکو مولانا ممدوح کا مسقط الرأس ہونے کا فخر حاصل ہے مولانا کے موصوف کو دوسرے علوم متداولہ میں جہارت حاصل ہونے کے علاوہ کتب انبیاء سابقہ پر کامل عبور تھا۔ چنانچہ مناظرہ اہل کتاب میں اپنے عہد کے سرخیل مانے گئے ہیں۔ اگرہ میں پادری فائز صاحب اپنے فرقہ کے ایک ایسے زبردست فاضل گئے جاتے تھے جن کی ذات پر عیسائیوں کو ناز تھا۔ پادری صاحب	مطبوعہ مصر۔ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کیا ہوا نسخہ۔

عہد سلسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>مختلف السنہ غریبہ و شرقیہ پر کامل اقتدار رکھتے تھے اور شش ماہ کے عہدِ دولی سے چند سال پیشتر پادری فاؤنڈر صاحب اور مولانا نے مدح کے درمیان اکثر مناظرے کی مجلسیں منعقد ہوا کرتی تھیں جنہیں اکثر عائد قوم اور علماء و فضلاء جمع ہوتے تھے۔ اور شبلیہٹ۔ کفارہ تحریف کتب مقدسہ وغیرہ معرکہ الآراء مسائل پر دلچسپ بحثیں ہوتی تھیں۔ ایامِ خد میں مولانا نے موصوف پر تحریکِ بغاوت میں شریک ہونے کا الزام لگانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ وہیں جا کر انہوں نے اپنی یہ معرکہ الآراء کتاب اظہار الحق لکھی ہے جس کا دور پہ کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے قسطنطنیہ کا ایک ترک کی پاشا مناظرے میں ایک عیسائی پادری پر غالب آیا۔ پاشا نے موصوف نے مولانا کو قسطنطنیہ میں طلب کیا اور تقریبِ سلطان کے علاوہ وہاں کے اکابر اہل علم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ایک مجلس میں آپ نے حقائق و معارف دینیہ کو ایسی بلاغت کے ساتھ بیان کیا کہ تمام اہل مجلس نے ”مرجا ہندی مولوی“ کے نعرے بلند کئے۔ مکہ معظمہ میں آپ نے وفات پائی۔ حرم کعبہ میں مدرسہ صولتینہ کے بانی آپ ہی تھے جو اب تک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔</p>	
۷۷۶	حیاتیۃ الانسان (اردو) پادری عاؤلین کی نزدیک میں لکھی گئی۔	مطبوعہ
۷۷۷	منہج المؤمنین سور سالہ اثنا عشریہ۔ اوّل الذکر زبان اردو، یوؤ الذکر فارسی۔ دوسرا ترک و توحید کے معنوں پر لکھے گئے ہیں۔	ہر دو مطبوعہ ایک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۷۷۸	اشباع الکلام فی اثبات عمل الولد والقیام (فارسی) عدد سلسلہ ۷۷۲ اور ۷۷۸ کو ساتھ ساتھ بالمقابل پڑھنا چاہئے۔	" " "	مطبوعہ۔
۷۷۹	مجموعہ تنویر الحق و توفیر الحق (اردو) رسالہ بمقابلہ اہل حدیث خفیوں کی تائیدیں لکھے گئے ہیں۔	" " "	مطبوعہ۔
۷۸۰	شرح عقائد جلالی (عربی)۔	محقق جلال الدین دوانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۷۳)	قلمی خوشخط۔
۷۸۱	البلوغ النبیین فی اتباع خاتم النبیین (اردو) خفیہ اور اہل حدیث کے مختلف فیہ مسائل پر کیسے قدر بسط اور تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اہل حدیث کی تائید میں ہے۔	شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور (نوسلم)	مطبوعہ صفحہ ۲۵
۷۸۲	حواشی علی شرح التجرید (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۷۵۔ یہ نسخہ اسی حاشیہ کا مستفاد ہے۔	علامہ صدر شیرازی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ)	قلمی خوشخط
۷۸۳	کتاب مجہول لاسم (عربی) در علم کلام۔	" " "	قلمی خوشخط جلد نمبر اول
۷۸۴	استقصاء الافحام (فارسی) منہی الکلام کے جواب میں اہل تشیع کی طرف سے کہی گئی ہے۔ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔	مولانا حامد حسین لکھنوی۔	مطبوعہ
۷۸۵	منہی الکلام (فارسی) اہل تشیع کے خلاف کہی گئی ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل مندرجہ بالا)	مولوی حمید علی فیض آبادی۔	مطبوعہ
۷۸۶	مولوی حاشیہ موضح مواقف (عربی) کتاب الاستفسار (اردو) عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں کہی گئی ہے۔	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۷۲) مولانا آل حسن مولائی۔ مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی (مصنف اظہار الحق) کے ہاتھ سے اصحاب میں سے تھے اور مناظرہ اہل کتاب میں (ان کو خاص ملکہ تھا۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۷۵)	قلمی خوشخط۔ قلمی خوشخط ہر جلد دو سطر (اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی کتب خانہ نہا میں موجود ہے)
۷۸۸	حواشی طالع الانوار (عربی) عدد سلسلہ ۷۷۸	" " "	قلمی خوشخط ہر جلد دو سطر بکلا مختلف۔ سلاخ کا گھبرا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت عمومیہ
۷۸۹	ایضاح الحق البصر فی ابطال الوہابیہ ^{فارسی}	قلمی۔
۷۹۰	مجموعہ رد الشقاق۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل ہیں :- (۱) اعلام الاحبار والاعلام سائر الدین عندہ الاسلام۔ بزبان اردو۔ (لکھنے موصوع پر اچھا رسالہ ہے)۔ (۲) رد الشقاق فی جواز الاسترقاق بزبان اردو (سید احمد خان نے غلامی کے ابطال پر ایک رسالہ بنام تبریۃ الاسلام عن غنیمت الامۃ والاعلام لکھا تھا۔ یہ اسکے جواب میں یا یوں سمجھیجئے کہ اسکی تردید میں لکھا گیا ہے)۔ (۳) تنقید الکلام المنسوب الی غوث الامام (غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر جیلانی) میں ایک عبارت ہے جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حنفیہ بھی مرجعہ کا ایک فرقہ ہے۔ اس رسالہ میں اس عبارت پر تبصرہ لکھا ہے) بزبان فارسی و تحقیق جملہ مطبوعہ در یک جلد۔	مطبوعہ
۷۹۱	مجموعہ رسائلہ نقیہ۔ اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں :- (۱) رسالہ رد نقیہ (چار صفحوں کا رسالہ) اردو (۲) رسالہ اثبات نقیہ (از مولانا حامد حسین لکھنوی مصنف استقصا والاختم)۔ (المہنت کی معجز کتابوں سے چھاپس ریلیس عبدالغفور جو از نقیہ کے لئے پیش کی ہیں۔ یہ رسالہ ابحاث غلامیہ پر مشتمل ہے) بزبان فارسی (۳) نقیۃ العین فی اثبات الکمال علی مصائب سیدنا حسینؑ۔ بزبان اردو۔ جملہ مطبوعہ در یک جلد۔	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۷۹۲	القول المستحسن فی فخر الحسن (عربی)، انتہائی بسط کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ کو حضرت علیؑ سے سماع حاصل ہے۔ ضرورت سے زیادہ تطویل کرنے کی وجہ سے اصل مقصود خبط ہو گیا ہے۔ ۳۸۸ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔	مولانا فخر الدین ابن نظام الحق سیال شہر کے لقب سے مشہور ہے۔ نظام العقائد۔ رسالہ برجیہ فخر الحسن وغیرہ کتابوں کا مصنف ہے۔ ۱۱۹۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے پورا فیروزی میں درگاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے قریب اسکا مزار ہے۔ جس پر ایک کتبہ بھی ہے۔	مطبوعہ
۷۹۳	مجموعہ ثمرۃ الخلائفۃ۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں :- (۱) ثمرۃ الخلائفۃ (یزید بن معاویہ کے ثبوت یا عدم ثبوت خلافت پر لکھا گیا ہے)۔ فارسی قلمی۔ (۲) النار الحاطہ لفاصلہ حراق بیت العاطلہ۔ (۳) لہب النیران لاحراق محرق القرآن۔ (۴) رشتہ النبیل علی اصحاب الضلال۔ (۵) اولہ لغتہ در ثبوت تقیۃ۔ ہر چار مؤرخ الذکر بزبان اردو۔ ابطال عقائد اہلسنت مطبوعہ۔ جلد در یک جلد۔		(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)
۷۹۴	حاشیہ ملا محسن کشمیری بر شرح عقائد (عربی)	شیخ محمد محسن تخلص فانی۔ ایک نہایت عمدہ شاعر اور مصنف تھا۔ شاہجہان کے عہد میں الہ آباد کی صدارت کے جلیل القدر عہدے پر ممتاز تھا لیکن جب ۱۰۵۶ھ میں بادشاہ مذکور نے فتح کیا تو مال غنیمت میں اسکو محسن فانی کا ایک دیوان ملا جو اس نے نذر محمد خان والی ملخ کی خدمت میں نذر کیا تھا اور اسکی مدح میں قصائد لکھے تھے۔ شاہجہان کو یہ بات ناگوار گذری اور محسن فانی کو اپنے عہدے سے برطرف کیا تاہم اسکے لئے کچھ وظیفہ مقرر کیا۔ اور اس نے بقیہ عمر کشمیر میں بسر کی۔ ۱۰۸۱ھ ہجری مقدس میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۴۹۵	تختہ آئنا عشریہ (فارسی) شیوں کے عقائد باطلہ کے ابطال میں لکھی گئی ہے۔ اپنے تشیع کے مکائد تفصیلی بحث کی ہے۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے جس نے ان میں لکھی گئی ہے شیعوں کا بڑا زور تھا۔ جسکے باعث یہ مصنف علام (شاہ صاحب) نے اپنا اصلی نام ظاہر نہیں کیا۔ علام حلیم لکھا ہے جو اسکا تاریخی نام ہے۔ علی بن القیاس قطب الدین احمد آپ کے والد شاہ ولی اللہ صاحب کا لقب ہے۔ اسکا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ نہا میں موجود ہے۔	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱)	قلی سلسلہ کا لکھا ہوا ہے۔ سین تصنیف ہی اسی کے قریباً۔
۴۹۶	مجموعہ رسائل اجتہاد و تقلید۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں :- (۱) رفع اللام عن الائمة الاعلام از علامہ ابن تیمیہ - (۲) العقد الفرید لیبیان الدراج من الخلاف فی جوہر التقلید۔ از علامہ شرنبلالی - (۳) القول السدید فی بعض مسائل الاجتہاد والتقلید۔ از محمد عبد العظیم حنفی مفتی مکہ - (۴) عقد الجیدی فی احکام الاجتہاد والتقلید۔ از شاہ ولی اللہ دہلوی - (۵) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ از شاہ ولی اللہ صاحب موصوف - (۶) رسالہ در علم فرائض از شیخ عبد الباقی بن بابا شیخ - (۷) المنقذ من الضلال۔ از امام غزالی - (۸) مسئلہ اعادۃ المہدوم۔ از مولانا حاجی محمد طاہر بخاری - (۹) رسالہ فی حل عقائد غیر متخلتہ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) جواباتہ حافظ محمد احسن پشاور سی پشاور بنجارا - جلد قلمی خوشخط بہیئت مجموعی - در یک جلد -		
۷۹۷	کتاب الاستفسار (اردو) عقیل کی تردید میں لکھی گئی ہے -	مطبوعہ
۷۹۸	شفاء العی فی الرد علی عبدالحی معہ قوس الکملہ علی رؤس الجملہ (عربی) علماء عصر کی نوک جھونک ہے -	مطبوعہ
۷۹۸	مجموعہ السیف المسلول (فارسی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں - (۱) شہاب ثاقب (۲) السیف المسلول ہردو از قاضی سنار الدیانی پتی مصنف تفسیر مظہری - دولور سالے زبان فارسی ردوافض میں لکھے گئے ہیں - ہردو مطبوعہ در یک جلد -	مطبوعہ
۷۹۹	السعی مشکور فی رد المذہب المافور (اردو) مولوی عبدالحی لکھنوی نے مولوی محمد بشیر سمہسوانی کے خیالات کی تردید کی ہے ۵۵ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے -	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۸۰۰	مظہر العجائب (اردو) ۴۰۰ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے - نظریل کلام کی وجہ سے اسکا مضمون صحیح طور پر سمجھیں نہیں ہو سکا اور نہ دیباچے سے کچھ مفہوم ہوتا ہے - غالباً سوائے فائنکی تفسیر ہے جسکے ضمن میں اہل تشیع کے اقوال کی بھی تردید کی گئی ہے - اس حیثیت سے دیکھنے کے قابل ہے کچھ عصر پیشتر یہ ایک طرز تخریر تھا جو بعض علماء میں رائج تھا -	مطبوعہ
۸۰۱	مجموعہ عقائد اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط در یک جلد

مسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	رسائل شامل ہیں :- (۱) رسالہ احادیث موضوعہ از مولوی حبیب اللہ قندھاری - (سردق پرولانا) مدوح کی تصنیفات کی فہرست لکھی ہے) بزبان فارسی - (۲) ابانۃ اللہ فی التوقف عن تکفیر اہل القبۃ عربی - (۳) ایضاً متعلق عدم تکفیر اہل القبۃ از مولوی حبیب اللہ قندھاری - فارسی - (۴) ایضاً رسالہ دیگر متعلق مسئلہ مذکورہ از مولانا محمد وحید مسعود از سابق فارسی جلد قلمی خوشخط بدرجہ اوسط در یک جلد -		
۸۰۲	تحفۃ اثنا عشریہ (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۹۵ -	مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۲ و ۲۱)	مطبوعہ
۸۰۳	مجموعہ رشیدیہ و شرح عقائد - یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے - (۱) رشیدیہ (علم مناظرہ کی مشہور دوری کتاب ہے) (۲) الہدیۃ المختارہ فی شرح الرسالۃ العنصریہ از مولوی عبدالحمید والد مولوی عبدالحق لکھنوی (۳) شرح عقائد نسفی - از علامہ سعد الدین قنذاری سہروردی بزبان عربی مطبوعہ در یک جلد		"
۸۰۴	کشف الالتباس (اردو) اہل تشیع کی مخالفت میں لکھی گئی ہے -	" " " "	"
۸۰۵	مدار الحق جواب معیار الحق (عربی مؤرخہ) مولوی محمد شاہ پنجابی نے اپنے استاد مولوی نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق کی ترویج میں لکھی ہے - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۹۶)	مولوی محمد شاہ پنجابی -	"
۸۰۶	نجوم شہابیہ رقر و ثابیتہ - (فارسی) منظوم	" " " "	"

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۸۰۷	شرح عقیدہ حافظیہ (عربی) عقیدہ حافظیہ جو اس شرح کا متن ہے حافظ الدین شافعی کی تصنیف ہے (دیکھو عدد مسلسل ۸۰۴)	ابراہیم بن سعید -	قلمی بخط نستعلیق باریک قلم
۸۰۸	احمد جندی حاشیہ شرح عقائد (عربی)	احمد جندی	قلمی خوشخط بخط نستعلیق تفصیل خود - ۱۰۲۹ لکھا ہوا نسخہ -
۸۰۹	مجموعۃ الفوائد فی العقائد (فارسی)	..	قلمی
۸۱۰	غنیۃ السائل (فارسی) مذہب امامیہ کے عقائد و مسائل پر مشتمل ہے۔	..	مطبوعہ
۸۱۱	حاشیہ مولوی عبدالحکیم بر شرح عقائد خانی (عربی)	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۱۲)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط تصحیح کیا ہوا نسخہ -
۸۱۲	فرائض الایمان (عربی)	علامہ محمد ششم بن عبدالغفور سندھی -	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط نوشتہ ۱۲۲۲ھ ہجری -
۸۱۳	حاشیہ سید شریف بر شرح تجرید (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۹)	قلمی بخط نسخ خوشخط نوشتہ ۱۲۲۲ھ
۸۱۴	مجموعۃ تبصرۃ المتعلین (فارسی) مذہب امامیہ کے متعلق رسالوں کا مجموعہ ہے۔	..	قلمی
۸۱۵	مطالع الانظار شرح طوابع الاوزار (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۶)	شمس الدین محمود بن عبدالرحمن اصفہانی - ۱۰۲۹ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی باریک قلم نکتہ خط تفصیل خود - نوعیت سے آٹھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۸۱۶	حاشیہ شرح عقائد (عربی) اسکے پہلے صفحہ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے۔ ”الغما بعض الافاغنة وقوا البهاوان کانتا فاسدة لکن معانہما صیحة لکن امل لوان استکتبھا الجانی حافظ غلام جیل ولاستجبال ما کتبت بخطوط شفی وکانت فی شعبان ۱۲۵۵ھ“	(ملاحظہ ہو کیفیت خانہ عمومیہ)	قلمی
۸۱۷	ملا عصام بر شرح عقائد (عربی)	..	قلمی
۸۱۸	حاشیہ علی النجیالی علی شرح العقائد (عربی)	فاضل حسن بن حسین محمد -	..
۸۱۹	کتاب مجهول الاسم (عقائد) عربی - اسکا متن اہل تشیع کے مذہب کے موافق ہے	..	قلمی باریک قلم

مجلد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	لیکن شرح السنہ کے مذہب پر لکھی گئی ہے۔ مضمون اچھا ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔		
۸۲۰	شرح آداب مناظرہ - (عربی)	" " "	قلی نہایت باریک دیکھ و تحقیق
۸۲۱	مجموعہ رسائل علم کلام (عربی) تفصیل رسائل حسب ذیل ہے :- (۱) رسالہ اثبات واجب - قلمی بخط شکستہ نوشتہ ۱۳۳۷ھ۔ (۲) حاشیہ علی رسالہ اثبات الواجب للمحقق الدوانی ایضاً بخط شکستہ نوشتہ ۱۳۳۸ھ۔ (۳) رسالہ اثبات الواجب للمحقق الدوانی (۴) چند رسائل مختلفہ مجہول الاسم۔ (۵) رسالہ توحید مولانا جلال الدین دوانی۔ (۶) رسالہ کلام توحید از مولانا احمد جندی۔ (۷) رسالہ ذکر جہری۔ (۸) رسالہ کلام طیبہ از مولانا محمد مکرم۔ جلد قلمی بخط مختلفہ - در یک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی بعض رسالے ۱۳۳۷ھ کے لکھے ہوئے ہیں۔
۸۲۲	حاشیہ قدیمیہ قوشچی بر شرح تجرید (عربی)	علامہ قوشچی -	قلی
۸۲۳	تمہید ابی الشکور سلمی (عربی) اصل نام اس طرح ہے ۱۲ ابوالشکور محمد بن عبدالعزیز بن شعیب الکشی الحنفی السامی کی تصنیف، شرح فقہ اکبر میں اس کا اکثر حوالہ آتا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی سلاطین کا کہنا ہوا نسخہ۔
۸۲۴	الہیات شرح تجرید (عربی)	" " "	قلی خوش خط بدو جزا و سہ۔ یہ نسخہ محمد حسین کا ہے جسے ۱۳۳۷ھ میں لکھا۔
۸۲۵	حاشیہ فضل میرزا جان شرح مواقف (امور عامہ) - عربی۔	میرزا جان حبیب الہیہ اکثر منطق کی کتابوں پر حاشے لکھے ہیں۔ ۱۳۳۹ھ ہجری میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۸۲۶	شرح رسالہ کلمۃ التوحید (عربی)	قلبی
۸۲۷	مجموعہ رسائل اثبات واجب معہ شروح و حواشی (عربی)	محقق جلال الدین دوانی - (ملاحظہ ہو عد و مسلسل ۹۷۳)	یہ نسخہ ابو الحنفیہ محمد امین غجدوانی بخاری نے خیابان بخارا میں ۱۳۱۵ھ میں لکھا قلبی
۸۲۸	مجموعہ رسائل اجتہاد و تقلید (عربی)	قلبی
۸۲۹	حاشیہ مولوی شریف بر عقائد عضدیہ (عربی)
۸۳۰ الف	حاشیہ جلال الدین دوانی بر عقائد عضدیہ (عربی) - وصیت نامہ امام عظم و غیرہ ایک چھوٹے چھوٹے رسالے بھی ساتھ ہیں۔	محقق جلال الدین دوانی (ملاحظہ ہو عد و مسلسل ۹۷۳)	قلبی خوشخط تقطیع خورد غائب دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ۔
۸۳۱ ب	مجموعہ گلزار جنت (جلد ضخیم فارسی و اردو) اس مجموعہ میں اکتیس رسائل ہیں۔ اکثر ان میں سے اہم مسائل پر لکھے گئے ہیں۔ اشکابڑا حصہ عقائد کے متعلق ہے یہیت مجموعی نہایت ضروری اور مفید رسالوں کا مجموعہ ہے۔ بہتیرے پڑھنے کے قابل ہیں بعض مطبوعہ اور بعض قلمی ہیں۔ پہلے رسالہ کا نام گلزار جنت ہے۔	مطبوعہ عد و قلمی
۸۳۱	خیالی حاشیہ مشرح عقائد (عربی) مشہور حاشیہ ہے۔ عام درس گاہوں میں پڑایا جاتا ہے۔	شمس الدین احمد بن موسیٰ الشہیر بالخیالی - اپنے باپ سے ابتدائی کتابیں پڑھیں اور مولے خضر بیگ کی خدمت میں تخصیص علوم کی تکمیل کی۔ بروصہ (ایشیا کوچک) کے سرکاری مدرسہ میں کچھ عرصہ تک درس دیتا رہا اور جب تاج الدین ابراہیم الشہیر بن الخطیب کے مرنے پر مدرسہ ازنیق کی پروفیسری خالی ہوئی تو وزیر محمود پاشا نے بادشاہ ترکی سے اس کے تقرر کی سفارش کی۔ علامہ خیالی اس وقت حج کا تہیہ کر چکے تھے۔ جب وزیر مدوح نے اسکے لئے عہدہ مذکور پیش کیا تو اس نے	قلبی خوشخط حافظ غلام حبیب والرمولانا غلام جیلانی کے ہاتھ لکھا لکھا ہوا نسخہ چیر چار مرتبہ مولانا نے مدوح نے تدریس فرمائی

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۳۶	حاشیہ قرۃ کمال بر خیالی - (عربی)	نہایت سیر چشمی کے ساتھ جواب دیا کہ پروفیسری چھوڑا۔ اس وقت اگر مجھے وزارت یا سلطنت بھی بجا ئے تو میں اپنے جج کا ارادہ نہیں چھوڑوں گا۔ جج سے واپس آنے پر اس کو مدرسہ مذکورہ میں پروفیسری کے عہدہ پر ممتاز کیا گیا لیکن بہت جلد اس کا انتقال ہو گیا۔ وہ اکثر عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ اور دن رات میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتا تھا۔ مولے غیاث الدین اور کمال الدین قرۃ کمال اسکے شاگردان خاص میں سے ہیں۔ شرح تجرید اور شرح عقائد وغیرہ کتابوں پر محقق اور نفیس حاشیے لکھے ہیں۔ سنہ ۱۰۸۰ میں وفات پائی۔	تقریباً بیابانی غیر مطبوس گیلی پر لکھا صریحی کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ تقریباً سنہ ۱۰۸۰ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۸۳۷	حاشیہ محقق دوانی علی العقائد العضدیہ - (عربی)	کمال الدین قرۃ کمال - علامہ خیالی کا شاگرد خاص ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل سندرجہ بالا)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۸۳۸	حاشیہ محقق دوانی علی العقائد العضدیہ - (عربی)	عقائد عضدیہ عقائد اہلسنت کے اہیات اور حجات کا جامع متن ہے۔ قاضی عضد الدین عبدالرحمن بن احمد الایچی کی تصنیف ہے۔ اس کی تالیف سے فراغت پانے کے بارہ دن بعد مصنف علامہ کا سنہ ۱۰۸۰ ہجری میں انتقال ہو گیا۔ علامہ جلال الدین محقق دوانی نے سنہ ۱۰۸۰ ہجری میں اس کی شرح لکھی ہے۔ اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ شرح مذکور محقق دوانی کی آخری تصنیف ہے۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۸۳۴	حاشیہ خان ملا محمد حسین بر حاشیہ نیرالہ	قلی خوشنما
۸۳۵	پروزی قلی شرح المواقف (امور عامہ) عربی - شرح فقہ اکبر ملا علی قاری (عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۷۷)	ملا علی قاری پروزی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۶)	قلی
۸۳۵	شواہد النبوة (فارسی) اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۸۹)	قلی خوشنما
۸۳۶	براہین قاطعہ (فارسی) صواعق محرقہ (عدد سلسلہ ۷۳۷) کا فارسی ترجمہ ہے	کمال الدین بن محمد الدین چہر می - یہ کتاب سنہ ۱۰۰۰ میں تالیف کی	قلی - نوشتہ ۱۱۸۵
۸۳۷	حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی بر خیالی شرح عقائد (عربی)	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۳۳)	قلی
۸۳۸	معارف شرح صحائف (علم کلام) عربی - کشف الظنون میں بھی متن کے مصنف کا کچھ احال نہیں لکھا۔ صرف محل ذکر کیا ہے شرح علامہ سمرقندی کی تصنیف ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی سنہ ۱۱۸۵ء کا لکھا ہوا نسخہ
۸۳۹	حاشیہ میرزا جان شیرازی بر شرح مواقف (عربی)	فاضل میرزا جان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۲۵)	قلی بخط نسخ - تظہیر خود
۸۴۰	مجموعہ رسالہ قدسیہ خواجہ محمد پارسا - تفصیل رسائل مشمولہ :- (۱) رسالہ مسئلہ خلق افعال - (۲) رسالہ اثبات واجب از محقق و وانی - (۳) رسالہ قدسیہ از خواجہ محمد پارسا ہر دو اول الذکر بزبان عربی و مؤخر الذکر بزبان فارسی - جملہ قلمی و در یک جلد - اوشحہ الجیدی فی اثبات التقلید (اردو) بہیئت مجموعی اچھا رسالہ ہے۔	خواجہ محمد پارسا کا اصل نام محمد بن محمد حافظ بنجاری ہے۔ نہایت نامور فقیہ شریعت بزرگ شاہ رخ مرزا کے عہد میں تھا۔ آپ کی ایک تصنیف فصل الخطاب (فی المحاورات) ہے جس میں انہوں نے طریقہ نقشبندیہ کے بزرگوں کے حالات لکھے ہیں۔ سنہ ۱۰۲۲ھ مطابق سنہ ۱۶۱۵ء میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ مولانا محمد ظہیر حسن صاحب۔	قلی - کاتب سید عبداللہ بن سید الیاس نے سنہ ۱۳۰۵ھ میں یہ مجموعہ لکھا مطبوعہ۔
۸۴۱	قلی خوشنما ہرچہ اوسط جلی قلم - مطبوعہ
۸۴۲
۸۴۳	مجموعہ خورشید صدق - (۱) خورشید صدق بزبان اردو و سیرت علویین

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۴۴	<p>شیعی تہم السنی (اہل تشیع کے عقائد کے ابطال میں لکھی گئی ہے)۔</p> <p>(۱) فیوض الحنین از شاہ ولی اللہ دہلوی۔</p> <p>بزبان عربی مع ترجمہ اردو۔ ہر دو جلدوں میں</p> <p>در یک جلد۔</p> <p>مجموعہ اکتلیل الکرامہ۔ تفصیل ذیل۔</p> <p>(۱) اکتلیل الکرامہ تہذیب مقاصد الامامہ۔</p> <p>بزبان عربی از نواب صدیق حسن خان۔</p> <p>(۲) عرف الجاوسی۔ بزبان فارسی از نواب حسن</p> <p>خلف نواب صاحب موصوف۔</p> <p>(مسائل شرعیہ بہ ترتیب فقہ مجتہد مہرب</p> <p>اہل حدیث با ذکر دلائل)</p> <p>(۳) کف القاط فی تفسیر الاغلاط (عربی علم و بحث</p> <p>تعلق رکھتی ہے) از صدیق حسن خان</p> <p>بزبان عربی۔ ہر دو جلدوں میں در یک جلد۔</p>	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۸۴۵	<p>شرح الفصول فی علم الماصول (عربی)</p> <p>مباحث علم نظام پر مشتمل ہے۔ مذہب اہل تشیع</p> <p>کے موافق دلائل لکھے ہیں۔ اور شائع</p> <p>اور معتزلہ کے اختلافات کی تصحیح کی ہے۔</p> <p>ششہ میں تالیف کی گئی۔</p>	علامہ عبدالوہاب بن علی الحبشینی استرگباری	<p>قلمی۔ ہر ایک قلم خوشخط</p> <p>ہر دو جلدوں میں لفظی طور پر</p> <p>نوشتمہ ۱۲۰۴ھ</p>
۸۴۶	<p>کتاب مہجول الاسم در عقائد (عربی)</p> <p>اول و آخر سے ناقص ہے۔</p>	"	قلمی خوشخط ہر دو جلدوں میں
۸۴۷	<p>حاشیہ تلامذہ محمد امین کشمیری بر خیالی (عربی)</p>	"	"
۸۴۸	<p>مجموعہ رسالہ عقائد۔ اس مجموعہ میں</p> <p>رسائل ذیل شامل ہیں:-</p> <p>(۱) رسالہ عقائد منظوم بزبان فارسی۔</p> <p>نوشتمہ سنہ ۱۲۰۴ھ ہجری۔</p> <p>(۲) رسالہ التبیان پر و انہ ایضا فارسی نظم</p> <p>نوشتمہ سنہ ۱۲۰۵ھ ہجری۔</p>	"	قلمی (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۸۴۹	(۳) تہذیب و علم منطق - (۴) الدرۃ الفا ذرہ - منسوب بہ امام غزالی - لیکن غالباً اس نسبت سے رسالہ کو بریلوینز بنانا مقصود ہے ورنہ امام محدوح کا تحقیق طراز میں مفقود ہے (احوال اہوال آخر میں اس کے بیان پر مشتمل ہے جسے کہ کشف القلوب نامی ایک کتاب کو امام غزالی سے منسوب کیا جاتا ہے بجائیکہ وہ واعظانہ خرافات کا مجموعہ ہے و بس - جملہ قلمی تقطیع خورد وریک المطائف الالہیہ شرح عقیدہ حاکم فیہ (عربی) متن کا مصنف حافظ الدین نسفی ہے جس کے لئے دیکھو عدو سلسلہ ۸۴۷ - شارح کا نام مولانا محمد بن محمد الملقب رفیع الدین ہے - جو اپنے آپ کو علامہ فتح الدین برنی اور شہاب الدین ملتانی کا شاگرد ظاہر کرتا ہے - شرح آداب الجشت (عربی) اس کا متن علامہ شمس الدین ہمدانی کی تصنیف ہے - جو بقول صاحب کشف الظنون علم مناظرہ کا مشہور ترین متن ہے - شرح کا نام المصاب فی شرح الآداب ہے اور اس کا مصنف ابو العلاء محمد بن احمد سمرقانی ہے - حاشیہ شرح مواقف (عربی)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خلاصہ بریلوینز جری کا کاپا ہوا نسخہ -
۸۵۰	شرح آداب الجشت (عربی) اس کا متن علامہ شمس الدین ہمدانی کی تصنیف ہے - جو بقول صاحب کشف الظنون علم مناظرہ کا مشہور ترین متن ہے - شرح کا نام المصاب فی شرح الآداب ہے اور اس کا مصنف ابو العلاء محمد بن احمد سمرقانی ہے - حاشیہ شرح مواقف (عربی)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی باریک قلم تقطیع خورد شیخ بایزید نے ۸۳۵ھ میں نسخہ لکھا ہے -
۸۵۱	حاشیہ شرح مواقف (عربی)	قلمی بخط الخ خوش خط و ربط اوسطاً احمد آباد میں ایک کا نسخہ ۸۳۵ھ میں لکھا - (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۸۵۲	مجموعہ حاشیہ احمد جندی (عربی) (۱) حاشیہ احمد جندی بر شرح عقائد - محمد علی بن قاسم غجدانی نے ۹۳۵ھ میں لکھا - باریک قلم خوش خط -		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۸۵۳	(۲) حاشیہ مجہول الاسم در علم کلام - نقلی نوشتہ سلسلہ مجموعہ حاشیہ شرح تجرید (عربی) تفصیل مجموعہ - (۱) حاشیہ شرح تجرید - (۲) رسالہ مجہول الاسم - در علم طبعی و الہی - از مصنف عین المیزان - (۳) ایماضات از میرزا قزوادی حسینی - برسہ نقلی در یک جلد -	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	نقلی
۸۵۴	خطیب ابو الفضل گادرونی حاشیہ شرح موافق (عربی)	خطیب ابو الفضل گادرونی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۴۸)	نقلی تقطیع خرو -
۸۵۵	البحث الشریف فی اثبات النسخ والتبیین (اردو) عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کرکے لکھے تالیف کی گئی ہے -	مطبوعہ
۸۵۶	شرح قصیدہ امالی (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۰ -	اخوند درویشہ نگر فارسی پشتو زبان کا ایک مشہور مصنف ہے - اسکی تصنیفات محققانہ نہیں لیکن افغانوں میں مقبول عام ہیں - مذکورہ الابرار اسکی تصنیف ہے جس میں اس نے چھوٹے پیروں کی قنعی کھولی ہے - فرقہ دشینہ کا بانی جو اپنے آپ کو پیروشن کہتا تھا دیکھو تفصیل کے لئے دبستان مذاہب (اخوند درویشہ کا معاصر تھا جس نے اسکو پیرناریک کا لقب دیا جو آج تک مشہور ہے -	نقلی - نوشتہ سلسلہ سن جلوس ۲۴ مہ ماہ رنگ نیا لکھ
۸۵۸	مجموعہ صاویقہ در علم مناظرہ - (عربی) مجموعہ نیا میں ذیل کے رسائل ہیں - (۱) صاویقہ در علم مناظرہ - (۲) مہیات علی الصائقہ - (۳) الدرۃ البیضاء لمولوی قل احمد فی بحث الممكن والعلة والمعلول وقدرة العبد -	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	نقلی خوشخط -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۸۵۹	۱) الرسالة الخاقانیہ فی علم الباری للوحی عبد الحکیم سیالکوٹی - جملہ قلمی خوش خط در یک جلد - الجیوش الاسلامیہ علی غوامض المعطلہ للجمہیہ (عربی) علامہ ابن قیم کی ایک مسکتہ الکرام تصنیف ہے جس میں اس نے غنائع اور معزلات کے مقابلہ میں غنائد اہل حدیث کی تائید کی ہے - علامہ ابن قیم کی تشریح مختصہ النزول ہی ساتھ ہے -	علامہ ابن قیم و علامہ ابن تیمیہ (ملاحظہ ہو ہو عدد سلسلہ ۳۸۲ و ۱۶۵)	مطبوعہ
۸۶۰	الد المستظم فی حکم مولد النبی الاعظم (اردو) میلاد نبوی کے اثبات پر تفصیلی بحث کی ہے	مولانا عبد الحق آبادی -	مطبوعہ
۸۶۱	ازالة الغشین باثبات شہادۃ الخسین جلد دوم (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۵۷	مولوی حیدر علی -	"
۸۶۲	مجموعہ تحفہ و تنکیر یہ (فارسی) اردو کوئی بیس پچیس چھوٹے چھوٹے رسالوں کا مجموعہ ہے جو زیادہ تر تقلید اور عدم تقلید کے جھگڑوں پر مشتمل ہیں - جلد مطبوعہ در یک جلد -	مولوی غلام دستگیر قصوری	"
۸۶۳	الفتح المبین فی رد مذہب المقلدین - (اردو)	مولوی بدیع الزمان مترجم ترمذی شریف	"
۸۶۴	مجموعہ نوٹس الکلمہ - (۱) نوٹس الکلمہ علی رؤس الجملہ بزبان اردو و آپس میں علماء زمانہ کی نوک چوٹ کا (۲) ابیان المصوم من بیان ایجاز الحقہ المخصوص - بزبان فارسی - از سید علی حسن خلف نواب صدیقی حسن خان (فقہ) حدیث کے مسائل پر مشتمل ہے ہر دو مطبوعہ در یک جلد -	" " " "	"
۸۶۵	تحفۃ الاخلاء فی عصمت الانبیاء (عربی)	ملاو دست محمد بن ملا امیر محمد کابلی -	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت مجموعہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۸۶۹	جوہر النور جہاد (عربی) ناسخ ہر صفحہ پہلے باب میں عقیدہ صاف اور آخر میں ایک باب مستعمل برآداب سلوک و اخلاق پنجہ کے ابواب ہیں مسائل فقہیہ بیان کیے ہیں۔ سائنس میں یہ کتاب تالیف کی گئی۔	" "	قلمی۔ پہلے اوراق کے خط کی نوعیت سے آٹھویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے لیکن بعد کے اوراق بظاہر لکھے گئے ہیں۔
۸۶۶	ہدرا لہ شیخ (اردو) المصنف نے ایک عالم سے شیعوں کے جواب میں لکھا ہے۔	" "	مطبوعہ
۸۶۸	اسرار الہدیٰ (اردو) بشریہ	سید جوہر علی رئیس مچلی شہر۔	"
۸۶۹	الفتح المبین فی رد الزعم الخ	" "	مطبوعہ مصر
	محی الدین (عربی) چھوٹا سا رسالہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی حاکمیت میں لکھا گیا ہے۔	" "	"
۸۶۰	غایۃ الشوریٰ شیخ الحداد (فارسی) مناسب سچ کے اسرار کو سمجھنے کی طور پر لکھا گیا اور معرعنین کے عقائد و فہم کو باطن ثابت کرنے کی قابل قدر کوشش کی گئی۔ اپنے موضوع پر پھر انوار الہیہ جتنا ہم سب سے صفحہ شامست کی کتاب سے بہتر ہے۔	(ناسخ و نام اسم)	مطبوعہ کلکتہ
۸۶۱	الاجتہاد (اردو) منوان (فارسی) اور محققانہ انداز پر لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب حرکت کی کتاب ہے، نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۶۰ خانہ احوال مصنف	شمس العلماء، نذیر احمد خان دہلوی - (الماخذ ہو عدد مسلسل ۸۶۰)	مطبوعہ
۸۶۲	قرۃ العینین فی التفسیر (فارسی)	مولانا شاہ عبد العزیز میثقی دہلوی (الماخذ ہو عدد مسلسل ۲۲ و ۲۱)	"
۸۶۳	ہریتہ الشریعہ (اردو)	مولوی محمد قاسم نانوتوی۔ اپنے زمانے کے عالم فقہ تھے دیوبند کے مشہور مدرسہ عالیہ کی اجلاس وقت تمام ہندوستان میں علوم دینیہ کی تعلیم کا مرکز انہوں نے بنیاد ڈالی۔	"

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۷۴	تضائیف احمدیہ جلد دوم (اردو) سیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔	سید احمد عثمانی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۱)	مطبوعہ
۸۷۵	الکلام ہر دو حصہ (اردو) زمانہ حال	مولانا شبلی نعمانی۔ سلسلہ ۱۲، کچھ سن ولادت	مطبوعہ
۸۷۶	کے مشہور محقق مولانا شبلی مرحوم کی تصنیف ہے پہلے حصہ میں فاضل مصنف نے علم کلام کے آغاز و زوال اور بتدریج ترقی کی تاریخ لکھی ہے جسکے ضمن میں ابن تیمیہ ابن رشد اور دیگر محققین کے حالات ذکور ہیں۔ دوسرے حصہ میں مبداء و معاد محرکۃ الآراء مسائل پر فلسفیانہ انداز کے مواقف بحث کی ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	اور ہندوئی خائفانہ ضلع اعظم گڑھ۔ سلسلہ ۱۳، سن ولادت (جائے ولادت) ہے۔ مولانا احمد علی بہاؤ زوی (جو ایک مشہور محدث گذرے ہیں) اور مولوی فیض الحسن سہا بنوری سے (جو ایک نامور ادیب تھے) آپ کو تفریق نسبت ہے۔ اسکی ابتدائی زندگی کے حالات پر وہ تاریکی میں مستور ہیں۔ سرسید مرحوم پہلے وہ شخص ہیں جس نے اس جوہر قابل کو اپنے کمال ستارے کی تکمیل اور انوار کا موقع دیا۔ خلوت سے جلوت میں اسکو پہنچ لائے اور علی گڑھ کالج کا فارسی پروفیسر مقرر کیا۔ اسی زمانہ سے انہوں نے اپنے عالمانہ حقوق کا سکہ بٹھانا شروع کیا۔ اور بالآخر ایک ایسے باکمال محقق مؤرخ شمار ہونے لگے جسکا ثانی مادر ہند سے ابھی تک پیدا نہیں کیا۔ تاریخی واقعات کی فراہمی انکی تطبیق و تنقید اور بعد ازاں ان سے نہایت اہم نتائج اخذ کرنے میں انکو عجیب تکمیل ہے۔ علامہ و حروف کا طرز ادب نہایت دلکش اور پیرایہ بیان عالمانہ ہوتا ہے۔ ان کی تصنیف جو سب کی سب کتبہ نہاں ہو جو ہیں انکی اعلیٰ قابلیت کا زندہ ثبوت ہیں۔ منشاء فلیطالہما۔ الفاروق۔ المامون۔ سیرۃ النعمان الغزالی۔ علم الکلام (دو جلدیں) شفاء العیون۔ تاریخ جلد سیرۃ نبوی (پانچ جلد) انتقام المؤمنین الاسلامی (ب زبان عربی) وغیرہ انکی فاضلانہ تصنیفات ہیں حال ہی میں آجکا انتقال ہوا ہے۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۷۷	الرسالة المجیدہ - (عربی) امر کے ایک فاضل نے مذہب کی ضرورت ثابت کی ہے۔ نہایت ہی قابل قدر کتاب ہے۔ مولوی محمد اشرف علی تھانوی نے نہایت قابلیت کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔ جس کا نام تکمیل الیقین رکھا ہے۔ (کتاب خانہ نہا میں موجود ہے)۔	" "	مطبوعہ مصر
۸۷۸	ایقان الہم (عربی) تقلید بے جا کے ابطال پر لکھی گئی ہے۔ تقلید کی مخالفت میں نہایت زبردست دلائل ذکر کئے گئے۔	شیخ محمد صالح شامی	مطبوعہ
۸۷۹	عقائد مستقیمہ (عربی) عقائد اہل سنت کا جامع رسالہ ہے۔	عثمان بن عیسیٰ صدیقی	قلبی دہشتہ ۱۳۷۶ ہجری
۸۸۰	الاسلام بالحدیث (اردو) - اس کا وہ حصہ خصوصیت سے پڑھنے کے قابل ہے جہاں ایک مقلد اور عامل بالحدیث کا مکالمہ لکھ کر اسکے ضمن میں دلائل طرغین کی توضیح کی گئی ہے۔	محمد احسان اللہ عباسی	مطبوعہ
۸۸۱	تقلید و عمل بالحدیث (اردو) - اس کا وہ حصہ خصوصیت سے پڑھنے کے قابل ہے جہاں ایک مقلد اور عامل بالحدیث کا مکالمہ لکھ کر اسکے ضمن میں دلائل طرغین کی توضیح کی گئی ہے۔	نواب محسن الملک - پہلی صدی کے اُن نامور افراد میں سے ہیں جو اپنے کمالات اور فضائل کی وجہ سے ترقی کے اعلیٰ ترین پر پہنچے۔ اور سرکاری ملازمت کی سب سے نیچے کی سیڑھی سے شروع کر کے عروج کے اس درجہ پر فائز ہوئے جس کی ہر ایک ہندوستانی تہنہ کر سکتا ہے۔ (اور اس پہلو سے انکی زندگی نہایت دلچسپ ہے) سرسید کے انتقال پر نواب محسن الملک علیگڑھ کالج کے سکریٹری مقرر ہوئے۔ جسکے نازک فرائض انہوں نے بوجہ احسن انجام دئے۔ نواب صاحب کی تصنیفات بہت کم ہیں۔ لکچروں کے مجموعہ اور تہذیب الاخلاق کے مضامین کے علاوہ	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتی
۸۸۱	مصلح الکلام فی طریق الاسلام - (اردو) اسلام کی خوبیوں پر نہایت خوبی کے ساتھ بحث کی ہے۔	مرف ایک متقل کتاب آیات بینات آپ کی یادگار ہے۔ آپ کا آبائی مذہب امامیہ تھا اور خود بھی ابتداءً شیعہ مذہب کے پابند تھے لیکن بعد میں سنی ہو گئے اور یہ کتاب اس وقت میں لکھی ہے۔ آپ کی تمام تحریروں میں متانت اور سادگی عبارت کے ساتھ دلائل و بیانی کی شان پائی جاتی ہے۔ ۱۹۰۷ء میں آپ کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ گلہانی چھاپائی ٹنٹیس
۸۸۲	اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام -	مولوی چراغ علی خان - تہذیب الاخلاق میں مضمون لکھنے کی وجہ سے انکو اکثر تعلیم یافتہ جانتے ہیں۔	مطبوعہ
۸۸۳	دار و فادہ دو حصوں پر مشتمل ہے فلسفیانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے اور اس کے اکثر فقرات سے جمہور اہل اسلام کو اختلاف ہے	مولوی احمد کرم صاحب عباسی چراگوں دولت آصفیہ پیر آباد وکن کی نظامت تعمیرات کے عہدہ دار اور مجلس اشاعت علوم ریاست مذکور کے رکن رکن ہیں۔	مطبوعہ دفتر المعارف۔
۸۸۴	حکمت بالغہ (اردو) دو جلدوں پر مشتمل ہے	محمد بن عبد الوہاب نجدی (حبشی طرف عام طور پر اہل حدیث اور غیر مقلدین کو منسوب کر کے دہائی کہتے ہیں) ۱۱۱۵ھ میں بمقام حلیہ (نجد) پیدا ہوا۔ اسکا باپ علما حنابلہ میں سے تھا اپنے باپ سے تفصیل علوم کی اور دینہ منورہ میں جاکر شیخ عبد اللہ بن ابراہیم سے اسکی تکمیل کی۔ باپ کے مرنے کے بعد اس نے اپنے وطن میں دعوت مذہبی شروع کی۔ وناں کے امیر محمد بن سعود نے ۱۱۵۹ھ میں اسکی دعوت کو لبیک کہا اور جو کچھ بلاد مشرق و غرب اور عمان تک اسکا مذہب پھیل گیا۔	مطبوعہ
۸۸۵	قرآن کریم کی حقانیت اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اثبات دلائل سے کیا گیا کتب سابقہ کی پیشینگوئیوں کا اس میں مفصل ذکر ہے۔		
۸۸۶	مجموعۃ التوحید (عربی) محمد بن عبد الوہاب نجدی - علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کے رسالوں کا مجموعہ ہے۔ (علامہ ابن تیمیہ کا حال پڑھنا تو دیکھو حد و مسلسل (۱۶۵)		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۸۶	الف فلسفہ ابن رشد (عربی) ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو قلیل البین و کثیر المعنی کا سمندر ہے۔ عقائد کے معرکہ الآراء اصولی مسائل پر اختصار کے ساتھ نہایت خوبی سے تحقیق و بحث کی ہے۔	اس نے اپنے مذہب کی بنا بن تیمیہ اور ابن قیم (عدہ سلسلہ ۱۶۵ و ۱۶۶) کی تحقیقات پر کئی عام طور پر لوگ اسکے عقائد اور اقوال کے سخت مخالف ہیں اور اسکو اور اسکے اتباع کو کافر و اجاب القتل سمجھتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ بعض مسائل میں اس نے غلو اور افراط کا پہلو اختیار کیا ہے لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مشترک و توحید کے مباحث میں وہ اکثر اقوال میں حق بجانب ہے۔ دانشدار عالم بحقیقہ الحال ت ابو الولید محمد بن احمد بن رشد۔ عرب فلاسفہ	ملفوظات
		وہ فلسفہ میں قرطبہ میں پیدا ہوا جہاں کا اسکا باپ قاضی تھا۔ علامہ مذکور فقہ وینیات ریاضی، میٹریٹ اور طب کے علمی پہلو میں جو ترقی کا درجہ رکھتا تھا۔ ابن باجر سے فلسفہ کی تعلیم پائی اور اس میں کمال کا درجہ حاصل کیا عبد المؤمن اس وقت میں اندلس کا فرمانبردار تھا اور علم و فضل کا بڑا قدردان تھا۔ ابن رشد کو اس نے اپنے دربار میں طلب کیا اور قضا کا عہدہ تفویض کیا اور اپنا خاص ندیم و مشیر مقرر کیا۔ اسکی قدر و بڑبڑ مٹی ہی یہاں تک کہ قاضی القضاۃ کے جلیل القدر منصب پر سرفراز کیا گیا۔ عبد المؤمن کے انتقال کے بعد اسکے بیٹے یوسف نے بھی اپنے باپ کی تقلید کی اور ابن رشد کی قدر وانی میں کوئی فرق نہیں آنے دیا لیکن اسپرالحاد کا شبہ کیا گیا اور منصب قضا وغیرہ سے معزول ہو کر قید میں ڈالا گیا۔ کچھ مدت کے بعد اسکو رہا کر دیا گیا	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>اور عہدہ قضا پر پھر بحال ہوا۔ اس نے علم طبیعیات پر ایک مرکزہ الآثار کتاب لکھی۔ بطلمیوس کی الجسطی کا خلاصہ کیا۔ ایک اور کتاب ہیئت پر لکھی اور بہت سے عاشقانہ اشعار کہے۔ بوڑھے بچوں میں قیوں مؤخر الذکر کو آگ میں جلا ڈالا۔</p> <p>ابن رشد ارسطاطالیس کی فلسفیانہ تصنیفات کا سب سے بہتر مترجم اور شارح ہے۔ اس کی لکھی ہوئی شرحیں ۱۱۹۷ء اور ۱۱۹۸ء کے درمیان وینس میں شائع کی گئیں۔ ابن رشد اپنے ہم عصروں کے برخلاف مذہبی خیالات میں زیادہ آزادی سے کام لیتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی تصنیفات میں اشعار کے محل موضوع پر نہایت سختی کے ساتھ حملے کئے ہیں جس کا نمونہ اس چھوٹے سے رسالہ میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ ۱۱۹۸ء میں اس کا انتقال ہوا۔</p>	
۸۸۷ھ	مجموعہ رسائل توحید محمد بن عبد الوہاب نجدی (عربی)	محمد بن عبد الوہاب نجدی (ملاحظہ ہو عہد قلمی سلسلہ ۸۸۶ھ)	
۸۸۷ھ	فاضلہ المجددین (عربی) فتح اکبری المدین ابن عربی کے مسئلہ توحید و جود پر مخالفانہ نکتہ چینی کی ہے۔ بعض جگہوں پر نہایت زبردست لکھا ہے۔ مصنف علام نے یہ کتاب شام میں تالیف کی۔	علامہ الدین محمد بن محمد بخاری۔ ماوراءالنہر کے نامور علماء میں سے ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون ۸۸۷ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	قلمی خوش خط۔ خط و سیاہی قدیم محمد بن زین الدین کی شامی نے ۵۳۳ھ میں یہ نسخہ لکھا۔

علم تصوف

اپنے ظاہر اور باطن کو خدا سے پاک کی خوشنودی کے لئے وقف کر دینا۔ تمام اشتغال اور موانع سے دل اور عرف
دل کو منقطع کر کے اپنے خالق تعالیٰ و تقدس کی محبت سے اسکو معمور کرنا۔ اپنے تمام اعمال میں اخلاص پیدا کرنا۔
تصفیہ ضمیر اور تزکیہ باطن کا نام تصوف ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جس سے ہر ایک مومن صادق کو
آراستہ ہونا چاہیے۔ اور قرن اول (صحابہ و تابعین) میں ایسے بہت کم افراد تھے جو اس کمال سے محروم تھے۔ اس لئے
اس زمانے میں کسی خاص گروہ یا جماعت پر صوفی یا اہل تصوف کا اطلاق نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن جب لوگوں میں دنیا پر
زیادہ ہو گئی اور اخلاص کی روح محدود ہو کر اعمال صالحہ کا صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا تو خدا کے برگزیدہ کچھ ایسے اشخاص بھی تھے
(اور اب بھی صفہ ہستی سے مفقود نہیں ہوئے) جو اول الذکر حالت پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی اسکی تلقین کی۔ ایسے
لوگ مابعد کے زمانوں میں صوفی کہلائے اور انکی تعلیم و تلقین کا نام تصوف پڑ گیا۔ حارث محاسبی جو امام احمد بن
حنبل کے معاصر تھے اس فن کے قدوہ اور امام ہیں۔ اور غالباً سب سے پہلے انہوں نے اس موضوع پر سقندر بسط کے
ساتھ کلام کیا ہے۔ اسکے بعد ابو القاسم قشیری نے اپنا مشہور رسالہ قشیرہ لکھ کر تصوف کو ایک فن کی حیثیت بخشی
ابو طالب مکی نے اپنی معرکہ الآثار اور ضخیم تصنیف ”قوت القلوب“ کے ذریعہ سے اسکے اصول اور فروع کو مدون کیا
جس کو شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے بجا طور پر ”صوفیوں کا امام ابو حنیفہ“ کا خطاب دیا ہے۔ لیکن اسکی تصنیف
حشو اور زوائد سے پاک نہیں تھی اور اس میں مضامین کی تہذیب و تنقیح بھی کم احتیاط نہیں کی گئی تھی۔ امام غزالی
علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم لکھ کر تمام نقائص کو دور اور تمام کمبود کو پورا کر دیا۔ تصوف کے موضوع پر اس سے
بہتر اور مفصل کتاب نہیں لکھی گئی۔ اگر تصوف کی حقیقت معلوم کرنا چاہو تو اس کتاب کو بنظر احسان مطالعہ کرو۔ حقیقی
تصوف یہی ہے اور عہد سلف میں سوائے اسکے اور کسی دوسری بات کی اس میں آمیزش نہیں ہوتی تھی۔ ”زم“ میں نقل
کر کے رہبانیت اختیار کر لینا۔ طامات و شطیحات کو تصفیہ ضمیر کا نتیجہ سمجھنا اور حلول و اتحاد کے دعوے باندھنا تا مگر
زمانہ مابعد کی ایجاد ہے جس سے اصلی تصوف کا دامن پاک ہے۔

اند کے پیشین تو گفتم غم دل تر سیدم
کہ دل آزرہ شوی ورنہ سخن بسیار است
والعاقل تکفیل الانشا

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۸۸۸	شرح الحکم ابن عباد (عربی) اسکا متن "حکم عطائیہ" ہے جسکا مصنف شیخ تاج الدین ابو الفضل احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطاء اللہ اسکندر فی الشاذلی المالکی ہے۔ سلسلہ قاہرہ مصر میں اسکا انتقال ہوا۔ تاج العروس فی تہذیب النفوس "اور التنبیہ فی اسقاط التدبیر" اسکی تصنیف ہے۔ اسکا یہ متن اہل طریقت کی زبان پر حقائق اور معارف کے پکے ہوئے موتی ہیں۔ اسکا ایک ایک فقرہ طالبان حق کے لئے کتاب ہدایت ہے۔ اسکو تصنیف کر کے جب اپنے پیرو طریقت ابی العباس الرسی کے پاس لے آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسکا طریقت کا مقصود پورا ہو گیا۔ اسکی منقذہ شرحیں لکھی گئیں۔ ایک بہتر شرح محمد بن ابراہیم بن عباد شاذلی کی ہے جسکا نام آخر غیث الموائہب العلیہ رکھا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تلمی نہایت خوشخط و جدول طائی سرورق قابل دید۔ جلد کشیری صناعی کا نمونہ۔ کافذ لیشی تہقندی۔ ڈاکی سو سال کا ہو رانا نسخہ لیکن کچھ بھی ایسا نیا ہے گویا ککھا گیا۔
۸۸۹	نقحات الانس (فارسی) صوفیہ کرام کے حالات اور ان کے ملفوظات کی جامع ترین کتابوں میں سے ہے۔	مولانا عبد الرحمن جامی۔ آپکا لقب نذر الدین ہے۔ جام آپکا مولد ہے جو بہرائٹ کے مصنفات میں ایک گائوں کا نام ہے۔ وہ اپنے زمانے میں تمام ایران کا سب سے بڑھ کر قادر الکلام شاعر اور عالم متبحر خیال کیا گیا ہے۔ ایسے جلیل القدر بادشاہوں جو خود بھی علم و فضل سے بہرہ دانی رکھتے تھے اسکی نہایت قدروانی کی ہے۔ چنانچہ سلطان ابو سعید مرزا دلی سرات کے ساتھ وہ بہت بے تکلف تھے۔ اسکے انتقال کے بعد سلطان حسین مرزا بھی آپ کو ویسے ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ مولانا جامی دولت شاہ	تلمی خوشخط۔ جدول طائی مصنف کے زمانے کے قریب ۹۹۹ء میں بمقام آگرہ یہ نسخہ لکھا گیا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		سرفندی کا محاصرہ جس نے اپنے تذکرہ دولت شاہی میں اسکا مفصل حال لکھا ہے مولانا جامی نے پورا الیس سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اسکی یوسف وزلیخا فارسی شاعری اور ششگل زبان کا بہترین نمونہ ہے مولانا جامی کی مشہور تصنیفات: سلسلۃ الزہراء، تحفۃ الاحرار، سجنۃ الابرار، یوسف وزلیخا، بیچے و بچون، بہارستان، خورشید و ماہ، تولیخ، شواہد النبوة، شرح ملا، شرح کافہ وغیرہ۔	
		۸۔ محرم ۱۰۹۰ء کو آپکا انتقال ہوا۔ تمام عائد ہرات نے آپ کے جنازہ کے ساتھ لب گور تک مشافعت کی۔ روضہ کی تعمیر کے وقت سلطان حسین مرزا کے وزیر اعظم امیر علی شیر نے اپنے ماتھے سے سنگ بنیا رکھا۔	
۸۹۰	مناقب المجوبین (فارسی) خواجہ بیلینا	..	مطبوعہ
	توسوئی آجینی کے حالات و ملفوظات پر مشتمل ہے۔		
۸۹۱	طبقات الصوفیہ (عربی) صوفیہ کرام کے حالات اور ان کے اقوال کا قابل قدر مجموعہ	شیخ عبدالوہاب شترانی (ملاحظہ ہو عدد ۱۲۶) یہ کتاب سلسلہ میں تالیف کی گئی۔	تلمی خوشنما - ۱۳۵ء لکھا ہوا نسخہ
۸۹۲	مجالس الابرار (عربی) وعظ و تذکیر کے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔ محققانہ لکھی ہے۔ رطب و یابس کا مجموعہ نہیں۔ اسکا مصنف حقیقی ہے اور اسلئے فقہی مسائل مذہب حنفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ قابل قدر کتاب ہے۔ کہتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وعظ میں اکثر اس کتاب کا مضمون بیان فرماتے تھے۔	شیخ احمد رومی (کشف الظنون)	مطبوعہ مدثر ترجمہ اردو۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۹۳	اجاء علوم الدین کامل در یک جلد (عربی) تزکیہ اعمال و اخلاق پر نہایت فصیح و بسط کے ساتھ بحث کی ہے۔ عید الفطر اور جلیل القدر تصنیف ہے جس نے جنت حقائق عالم آخرت اور دیگر امور عالم غیب کے متعلق محققانہ انداز پر لکھا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو تہسیدی نوٹ علم تصوف)	حجت الاسلام امام محمد غزالی۔ پورا نام ابو حامد محمد بن محمد غزالی الملقب حجت الاسلام زین الدین طوسی۔ شہسہ طوس میں (جسکو آجکل مشہد کہتے ہیں) پیدا ہوئے ابتدا میں علمی اعداد کا کافی سے طوس میں تحصیل علم کرتے رہے۔ پھر نیشاپور گئے۔ اور امام الحرمین ابو المعالی الجوینی سے فیض حاصل کیا۔ تھوڑی مدت میں فارغ التحصیل ہو کر اپنے استاد کی زندگی ہی میں صاحب تصنیف و تالیف ہوئے اور دور دور تک انکی شہرت ہوئی۔ امام الحرمین ان کی شاگردی پر فخر کرتے تھے۔ اپنے استاد امام الحرمین کے انتقال کے بعد غزالی نے ملک شاہ سلجوقی کے وزیر عظم نظام الملک کے ساتھ ملاقات کی جس نے اسکی غایت درجہ کی تعظیم و تکریم کی۔ اسکے حضور میں علماء عصر کے ساتھ مباحثے ہوئے۔ اور جب اس نے اپنے ہم چشموں اور معاصروں پر متواتر غلبہ پایا تو اس سے اسکے علم و فضل کو اور بھی شہرت ہوئی۔ نظام الملک نے ۸۹۸ھ میں اسکو بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں تدریس کے جلیل القدر منصب پر سرفراز کیا۔ ۸۹۹ھ میں اس نے تمام اعزازات اور مناصب دنیوی کو یک لحظ ترک کر کے حج کے لئے سفر کیا اور وہاں سے لوٹ کر دمشق کی جامع میں عہدہ نشین ہوا۔ دو سال کے بعد بیت المقدس کو چلا گیا اور وہیں خدا کی عبادت میں مشغول ہوا۔ اسکے بعد صرگیا اور وہاں سے اپنے وطن کو مراجعت کی۔ تصنیف و تالیف کا	مطبوعہ میرٹھ۔ نسخہ میح و خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		مشغلہ اختیار کیا۔ اور نہایت مفید تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر پیدا ہوتا تو وہ یقیناً غزالی ہوتا۔ سیوطی کا یہ قول بے معنی نہیں۔ تمام اسلامی دنیا میں حجۃ الاسلام کے فقید المثال خطاب سے مشہور ہے۔ اسکی تصنیفات جو ستر کے قریب ہیں سب کی سب نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہیں۔ فلسفہ وغیرہ کے دقیق سے دقیق مضامین کو عام فہم مثالوں کے ذریعہ ذہن نشین اور سہل المآخذ بنا دینا امام غزالی کی تحریر کی امتیازی خصوصیت ہے۔ ۵۰۵ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۸۹۴	ایضاً احیاء العلوم نصف آخر (عربی)	قلبی بخط شعیب غوثی
۸۹۵	ایضاً احیاء العلوم ربع اول	قلبی بخط قدیم۔ خوشخط جلی ظم
۸۹۶	ایضاً احیاء علوم الدین کامل	قلبی خوشخط۔ جدول طلائ
			فرشتہ سلیمان از دست شیخ عبدالرحمن کشمیری۔
۸۹۷	احیاء العلوم جلد ۲ و ۳ و ۴	مطبوعہ کلکتہ جلی ظم
۸۹۸	ایضاً احیاء العلوم کامل	قلبی خوشخط باریک ظم جدول
			طلائ (از اول قریب ناقص)
۹۰۱	ثنوی مولانا روم (فارسی) بڑے بڑے معرکہ الآراء مسائل اور دقائق و حقائق تصوف کو حکایتوں اور داستانوں کے پیرائے میں منظوم کر کے حل کیا ہے۔ (تیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	مولانا جلال الدین رومی۔ ابن بہاؤ الدین بلخی مصنف ثنوی سے صوفیوں میں ایک جداگانہ فرقے کی بنیاد ڈالی ہے جسکو درویش کہتے ہیں اور جنکا مرکز قونہ (ایشیائی ترکی) تھا۔ سچل انکو مولویہ کہتے ہیں۔ اسکی پیدائش سن ۶۰۰ھ میں ہوئی لیکن اسکا زمانہ قونہ میں ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے	مطبوعہ مدد حواشی و درجہ نسخہ صمیم کاغذ خانی۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۰۲	ایضاً شتوی مولانا روم (فارسی)	۶۱۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکا کلام اسکے معتقدین کے نزدیک قرآن کریم سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اسکی شتوی اسکی حرکت الاراقہ فیفتہ جو سینتالیس (۱۸۵) ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے۔ اسکا ایک دلو این تیس ہزار اشعار کا ہے جس میں اس نے اپنا تخلص اپنے مرشد سکے نام پر شمس تبریزی اختیار کیا ہے۔	فلمی خوشخط۔ سنہ ۱۳۲۵ھ میں بمقام شاہدہ لاہوریہ خٹا گیا مطبوعہ کشوری
۹۰۳	بحر العلوم منہج شتوی مولانا روم (فارسی)	مولانا عبدالحی لکھنوی۔ ملا نظام الدین مہالی کے خلف الرشید ہیں۔ ارکان اربعہ علم فقہ میں اور نیز دوسری کتابیں تصنیف کیں بحر العلوم امکا لقب ہے۔ ۱۲۲۶ھ میں آپکا انتقال ہوا ابن عطاء اللہ اسکندری (ملاحظہ ہو عد و سلسلہ ۸۸۸ خانہ کیفیت عمومیہ)	فلمی خوشخط۔ سنہ ۱۳۲۵ھ میں بمقام شاہدہ لاہوریہ خٹا گیا مطبوعہ کشوری
۹۰۶	التنویہ فی اسقاط التذمیر (عربی)	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ پورا نام۔ شیخ محی الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن علی الطائی الاندلسی۔ دمشق کے نہایت مشہور عالموں میں ہے اور عام طور پر شیخ اکبر کے لقب سے مشہور ہے اندلس میں پیدا ہوا اور اندلس ہی میں حدیث اور فقہ کی تحصیل کی۔ ۵۴۰ھ میں اس نے ایک طویل الذیل سفر شروع کیا جسکے اختتام میں اس نے حجاز۔ بغداد۔ موصل اور ایشیا کو چک کی سیر کی۔ وہ ابھی اپنے وطن مالوف کو واپس نہیں ہوئے پایا تھا کہ داعی اجل نے بقا م و مشق پیغام موت دیا۔ فروع فقہ میں وہ یکجا	مطبوعہ مصر
۹۰۷	فتوحات مکیہ (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اہل تصوف کے نزدیک حقائق و معارف کا مخزن ہے حقیقت میں نہایت ہی دقیق اور اعلیٰ خیالات کا اس میں اظہار کیا ہے تصوف اور فلسفہ کو ایسا باہم ملا یا کہ انکا جدا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔	۹۰۸	۹۱۰

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۱۱	ایضاً فتوحات مکیہ دوسرا نسخہ (عربی)	طامہری اور اہل حدیث تھا لیکن تصوف کے خیالات اسکے مہایت آزادانہ اور فلسفہ کے رنگ میں گہرے طور پر پڑے ہوئے ہیں۔ فتوحات مکیہ اسکی وہ مرکزہ الآراء و تصنیفات جس میں شریعت، فلسفہ اور تصوف کے دریا آپس میں ملجائے ہیں۔ اس نے اپنی تصنیفات میں عجیب خیالات کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے وہ بعض کے نزدیک مقبول اور بعض کے نزدیک بالکل مردود ہے۔ وہ اپنے کو خاتم الاولیاء کا درجہ دیتا ہے۔ اور اسکو اپنے لئے مخصوص سمجھتا ہے۔ وحدۃ الوجود کے مرکزہ الآراء مسئلہ کا بانی مہانی بھی شیخ اکبر ہے اس نے دوسواؤں مانوے کے کتابیں تصنیف کیں جنہیں سے بقول ڈاکٹر بروکلمین ایک سو پچاس کتابیں اب بھی ایشیا اور یورپ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ۹۱۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	کیفیت خصوصیت
۹۱۲	فصوص الحکم (عربی) شیخ اکبر کی وہ کتاب ہے جس کو اسکے محققین خدا کا الہام سمجھتے ہیں۔ اس میں ستائیس حکم مذکور ہیں جن میں سے ہر ایک کسی نبی سے منسوب کیا گیا ہے۔ علماء کی رائیں اسکے متعلق مختلف ہیں بعضوں کے نزدیک وہ نہایت مقبول ہے۔ برخلاف اسکے بعض علماء اس کو مجموعہ خرافات خیال کرتے ہیں۔	..	مطبوعہ مصر
۹۱۳	طریقہ محمدیہ (عربی) تقویٰ اور طہارت نفس کے مضمون پر نہایت اچھی کتاب ہے	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۷)	قلمی تفسیر خود۔
۹۱۴	طریقہ محمدیہ (عربی) تقویٰ اور طہارت نفس کے مضمون پر نہایت اچھی کتاب ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ	..

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۱۷	متن کی حیثیت رکھتی ہے اور اسکی مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں۔ بقول صاحب کشف الظنون مولانا محمد بن پیر علی الحدادی برکلی اسکا مصنف ہے جس نے اسکی تالیف سے ۹۰۰ھ میں فراغت پائی۔ اور ۹۰۵ھ میں اسکا انتقال ہوا لیکن اکتفاء القنوع میں اسکو تعلق الدین محمد برجوی کی تصنیف بتایا ہے۔ واسطہ علم الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ (عربی)	..	مطبوعہ خوشخط۔
۹۱۸	بہجت الاسرار (عربی) پورا نام اسطرح بہجت الاسرار فی مناقب السادة الاخيار۔ قریب نصف کتاب کے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب پر مشتمل ہے اور بقیہ میں دوسرے مشائخ کے حالات و مناقب ہیں۔ ابن الورودی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ”بہجت الاسرار میں ایسی باتیں لکھی ہیں جنکی کچھ بھی اصلیت نہیں اور شیخ عبدالقادر کے مناقب میں ایسے مطالبے کئے ہیں جو سوائے خدا کے پاک کے اور کسی نبی یا ولی کے شان کے لائق نہیں ہیں۔“ (کشف الظنون)	شیخ نور الدین علی بن یوسف۔ ابن جہضم سہرانی کے نام سے مشہور ہے۔ مکہ معظمہ کے حرم میں مدت تک مجاور رہا۔ ۷۱۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخطا بدرجہ اوسط جلی قلم لفظ کلان۔
۹۱۹	ایضاً بہجت الاسرار (عربی)	..	قلمی تفتیح خور و
۹۲۰	ایضاً بہجت الاسرار (..)	..	قلمی خوشخطا
۹۲۱	ایضاً بہجت الاسرار (..)	..	قلمی خوشخطا بدرجہ اوسط
۹۲۲	ایضاً بہجت الاسرار (..) ممد خلافتہ الفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر (عربی)	..	مہر و قلمی خوشخطا بدرجہ اوسط در یک جلد۔
۹۲۳ الف	فتوح الغیب (عربی) ساکنہ حق کے لئے نہایت خوبی کے ساتھ مختصر اور جامع ہدایتیں لکھی ہیں	شیخ عبدالقادر جیلانی۔ محی الدین عبدالقادر	قلمی مہر و جہر فارسی۔

عنوان	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۲۳ ب	مجموعہ فقر نامہ - اس مجموعہ میں جب ذیل رسائل شامل ہیں - (۱) کیفیت الصلوٰۃ علی النبی بزبان فارسی (۲) حیرۃ الفقہ - ایضاً بزبان فارسی فقہی طرز پر نہایت دلچسپ چیتان ہیں - (۳) فقر نامہ - بزبان فارسی - چند ایک مسائل کا نہ سوال و جواب ہیں - (۴) مسائل نامہ - واعظانہ طرز پر فضائل اعمال کا ذکر ہے - (۵) ذائق الاخبار بزبان عربی - جو عوام کے سامنے وعظ کہتے ہیں ان میں بہت شہرت دہی تباہی روئیا یا باغاط صیر کے خرافات کا مجموعہ	جیلانی رحمہ سادات حسینیہ میں سے ہیں - ان کی پیدائش گیلان میں ہوئی جو بحیرہ کسپین کے جنوب میں واقع ہے - ۸۰۰ھ میں انہوں نے دار الحکامہ بغداد کا سفر اختیار کیا جو اس وقت میں علی سرگرمیوں کا مرکز تھا - جہاں انہوں نے مذہب حنابلہ کے اصول پر دینی تعلیم حاصل کی - تھوڑی مدت میں ان کے علم و فضل اور تقدس و طہارت کی خبریں چاروں اہم عالم میں پھیل گئیں - صوفیہ کرام کا طریقہ قادریہ انہی کی طرف منسوب ہے - جلال الدین آپ کی ان تلقینات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ۸۶۵ھ میں اپنے مریدوں پر القا کیں اسی طرح الفتح الریانی بھی ان صوفیانہ عظم کا مجموعہ ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے عقیدت مندوں کو ان سے مخاطب فرمایا - غنیۃ الطالبین کو جب کی ایک مشہور تصنیف ہے - ۵۶۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے	جلد قلمی در یک جلد -

مسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۲۴	فتوح الغیب (عربی)		مطبوعہ مع ترجمہ فارسی
۹۲۵	ایضاً فتوح الغیب ()		قلمی تظہیر حور و
۹۲۶	کیمیائے سعادت (فارسی) تزکیہ باطن کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ حیار العلوم کا خلاصہ ہے۔ حقیقی تصوف کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اسم باستے کتا ہے۔	حجۃ الاسلام غزالی - (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۹۳)	مطبوعہ - میچ پنس -
۹۲۷	ایضاً کیمیائے سعادت (فارسی)	قلمی خطا قدیم خط نسخ سیاہی غیر طوس سنہ ۱۰۰۰ لکھا ہوا نسخہ - مطبوعہ
۹۲۸	اکسیر ہدایت (اردو) امام غزالی کی کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ ہے۔
۹۲۹	گنجینہ معرفت (اردو) یہ بھی کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ ہے جو ایک دوسرے صاحب نے کیا ہے۔
۹۳۰	الیہ اقیات والجاہر (فی بیان عقائد لاکاہر) عربی۔ شیخ اکبر کے کلام کا انتخاب اور اس کا حل ہے۔ اہل کشف (صوفیہ) اور اہل فکر (فلاسفہ) کے عقائد میں تطبیق کی کوشش کی گئی ہے جو بقول صاحب کشف الظنون اپنے قسم کی پہلی تصنیف ہے۔	شیخ عبد الوہاب شترانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۷)	قلمی خوش خط جلی قلم -
۹۳۱	جواہر السلوک (فارسی)	مطبوعہ
۹۳۲	شرح تعرف (فارسی) اسکا متن مشائخ تصوف میں نہایت مقبول اور مشہور ہے مشائخ کا قول ہے کہ لولا التعرف لما عرف الصوفیہ۔ شیخ ابوبکر محمد بن ابراہیم کلابادی کی تصنیف ہے جسکا سترہ جری میں انتقال ہوا ہے۔
۹۳۳	مکتوبات شیخ عبد الحق دہلوی (فارسی)	شیخ عبد الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی خوش خط -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۳۴	شرح قصیدہ غوثیہ (عربی) متاخرین کی اصطلاح پر تصوف کا مذاق رکھنے والوں کے لئے ایک لاجواب تالیف ہے ضخامت غیر معمولی طور سے بڑی ہے۔	تلمی جلد پنجم
۹۳۵	مدائح قادریہ (فارسی) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مناقب پر مشتمل ہے۔	تلمی خوشخط جلد اول طلائع - تلمی
۹۳۶	جواہر فریدی (فارسی) احوال خواجہ زید الدین گنج شکر و نیز بالفتح تذکرہ نبی کریم ﷺ علیہ وسلم و خلفاء اراشدین	تلمی خوشخط
۹۳۷	شرح شتوی مولانا روم (فارسی)	محمد رضا ملتانی - گلستان بوستان وغیرہ کتب نظم فارسی پر اس کی شرحیں مشہور ہیں۔	تلمی خوشخط
۹۳۸	مکتوبات امام ربانی (فارسی) کامل حقائق و معارف تصوف کو نئے طرز پر ادا کیا ہے۔ اور متابع شریعت پر پورا زور دیا ہے۔ انہی معارف کی وجہ سے ان کا لقب "مجدد الف ثانی" پڑ گیا ہے مکتوبات کی تین جلدیں ہیں پہلی جلدیں عدد اہل بدر کے موافق ۳۱۳ - دوسری میں اسماء حسنہ کے عدد کے برابر ۹۹ اور تیسری میں سورت ہائے قرآنی کے مطابق ۱۱۴ مکتوب ہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)۔	شیخ احمد فاروقی سرمندی - شیخ احمد بن شیخ عبدالاحد - آپکا مولد و مسکن قصبہ سرمند ہے۔ ۱۷۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ اکثر علوم کی تحصیل اپنے باپ سے کی۔ عسکری وغیرہ مشکل کتابیں محقق کمال کشمیری سے پڑھیں علم حدیث میں شیخ یعقوب کشمیری اور قاضی بہلول بدخشان کی شاگردی کی۔ فارغ التحصیل ہو کر مسند افادہ دہلیس پر جلوہ آرا ہوئے۔ لیکن بہت جلد ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ آپ نے اکتساب فیض باطنی کو علم ظاہری پر ترجیح دی۔ خواجہ باقی بالعد دہلوی آپ کے پیرو طریقت ہیں۔ آپ نے وجہ تکمیل و ارتقاء تک پہنچ کر مخلوق الہی کو وہ فیض پہنچایا جسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ ہر ایک زمانے میں ظاہر پرست اہل جمود کا ایک گروہ ایسا بھی رہا ہے جو اولیاء اور اہل اند کے منکر ہونے ہیں۔ آپکا عہد بھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں تھا۔ انہوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی	مطبوعہ کشوری

سلسلہ عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ انکی ریت دو ایوں کی بدولت آپ کو دو سال تک قید خانے کی مصیبت بھی جہیلنی پڑی لیکن آخر حق کو فتح ہوئی۔ بادشاہ وقت خود اپنے کئے پر نادم ہوا اور حضرت شیخ کو بجات بخش کر بنیش از پیش محذرت کی اور حلقہ افتخار میں داخل ہوا۔ آپکا طریقہ سراسر اتباع سنت اور اجتناب بدعت پر مبنی ہے اور اسی اصول پر کار بند رہنے کی انہوں نے اپنے مریدوں کو بار بار اپنے مکتوبات میں تاکید کی ہے۔ آپنے کئی ایک مردہ سنتوں کو زندہ کیا اور متعدد بدعتوں کا رواج کم کیا۔ آپ کے ظہور سے پہلے کئی صدیوں تک دنیا اس غلط فہمی میں مبتلا رہی کہ شریعت اور طریقت دو جدا گانہ چیزیں ہیں جنکا اجتماع ناممکن ہے حضرت شیخ نے نہایت زور سے اس غلطی کی تردید کی اور ثابت کیا کہ ظاہر شریعت اور باطن باکل ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔ طریقت تکمیل شریعت کا نام ہے۔ اور اگر یہ کہیں کہ اول الذکر مغرب ہے اور مؤخر الذکر پوست یا پہلا روح اور دوسرا جسم ہے تو یہ کہنا بالکل بجا ہوگا۔ الغرض انہوں نے صوفیوں کے بہت سے فاحش اغلاط کی اصلاح کی اور تصوف کو ایک جدید قالب میں ڈالی دیا۔ علی ہذا ترقیہ باطن کے لئے بھی انہوں نے نئے اصول قائم کئے اور بجا طور پر امام ربانیؒ کی مخالفت نانی کہلائے۔ اور انکا طریقہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ رسالہ اثبات بقوۃ۔ رسالہ مبداء و معارف لدینیہ۔ آداب الیدین۔ تعلیقات</p>	

سلسلہ عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>عوارف وغیرہ آپ کی تصنیف ہے۔ آپ کی سب سے زیادہ مشہور اور ممتاز علمی یادگار آپ کے مکتوبات ہیں جو تین جلدوں میں ختم ہوئے ہیں۔ اور تصوف کے حقائق و معارف سے لبریز ہیں۔ تصوف اور معرفت کے بڑے بڑے عظیم الشان اور موثر الآثار مسائل کو نہایت خوبی کے ساتھ اس میں حل کیا گیا ہے۔ اور کئی ایک بہاری غلطیاں جو زمرہ اہل تصوف میں مذہبائے دراز سے مستحکمات میں داخل تھیں امام صاحب نے اپنے مکتوبات میں ان کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ۲۰ پکا طرز تحریر ہمیشہ معتدلانہ ہوتا ہے۔ اور اہم مسائل میں ہر تحقیق و تدقیق سے کام لیتے ہیں۔ ۱۳۴۷ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ مزار شریف سرہند میں ہے۔</p>	
۹۳۹	ایضاً مکتوبات امام ربانی جلد اول (فارسی)	..	<p>تقریباً ۸۰۰ صفحہ کا مکتبہ ہوا۔</p>
۹۴۰	ایضاً مکتوبات امام ربانی (فارسی)	..	<p>۱۳۳ مکتوبات تک کا حصہ ہے۔</p>
۹۴۱	مکتوبات شیخ شرف الدین کبیری	<p>شیخ شرف الدین کبیری شیخ نجم الدین زردوسی کبروی کے فیض صحبت کا تربیت یافتہ ہے۔ وہ شیخ نظام الدین اولیا کا معاصر تھا۔ اور مکتوبات کے علاوہ ایک دوسری کتاب کا بھی مصنف ہے جس کا نام محمد بن المعانی ہے۔ اس کی مکتوبات کا مجموعہ دوسو پچاس مکتوبات پر مشتمل ہے جن میں معرفت الہی اور تصوف کے حقائق و معارف عالیہ کا بیان ہے۔ منیر بالفتح پڑنے کے قریب ایک گاٹوں کا نام ہے۔</p>	<p>تقریباً ۸۰۰ صفحہ کا مکتبہ ہوا۔</p>

عدد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
۹۴۱	عین العلم (عربی) تہذیب سعادۃ اور طریقہ تہذیب کے نوہ پر لکھی گئی ہے۔	جو شیخ موصوف کا مولد اور سکون تھا۔ ۱۱۳۷ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ اسکی مرقہ بہار دہلی گال ہیں۔ مرجع خاص و عام ہے اور ہر سال اس کی تقریر پر دہلی پچاس ساٹھ ہزار لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ محمد بن عثمان السامی (نیز عدد مسلسل ۱۰۲۰)	خوشخط حلی قلم۔ حافظ غلام محمد مولانا غلام حیلانی کے والد لکھا۔
۹۴۲	ایضاً عین العلم (عربی)	..	قلی
۹۴۳	شرح عین العلم (فارسی)	..	قلی خوشخط بدرجہ اوسط حلیم
۹۴۴	ایضاً شرح عین العلم (عربی)	..	قلی نوخط ۱۱۱۹ھ مصنف ۱۱۱۳ھ
۹۴۵	ایضاً شرح عین العلم (عربی)	..	قلی
۹۴۶	فیض عیاں ترجمہ ابو اعظا الرحمن اموی و ترجمہ فارسی متن شیخ عبدالقادر حیلانی سے منسوب ہے۔	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	دو جلدوں پر مشتمل ہے قلمی خوشخط بالترتیب نویں اور دسویں صدی کا خط تھیں ہوا۔ قلمی خوشخط
۹۴۷	الفتح الربانی فی حجاب السیدی عبدالقادر حیلانی (عربی مترجمہ فارسی) و غلط و تذکر کے مضمون پر نہایت اعلیٰ کتاب ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳ خانہ احوال مصنف)	شیخ عبدالقادر حیلانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳ قلمی خوشخط)	قلی خوشخط
۹۴۸	شرح فصوص الحکم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۱۵۔	..	قلی بخط مختلف مرہیت چوبی خوشخط۔ اوراق جدیدہ نوخط
۹۴۹	ایضاً شرح فصوص الحکم قیصری (عربی)	شیخ داؤد بن محمود بن القیصری۔ ۷۵۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلی بخط تعلیق خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۹۵۰	شرح فصوص الحکم (فارسی)	..	قلی خوشخط بدرجہ اوسط۔
۹۵۱	نقد النصوص فی شرح الفصوص (عربی)	مولانا نور الدین عبدالرحمان جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلی۔ کتاب محمد جرات تعلیق آبادی ۱۱۳۷ھ لکھا ہوا نسخہ۔

نمبر	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۵۲	نقد النصوص (فارسی)	..	عبد الشہان خلف شیخ عبدالحکیم
۹۵۳	ایضاً نقد النصوص (فارسی)	..	وہی کہتے ہیں دیوان سرور آغا کے پاس سے سلسلہ میں لکھا
۹۵۴	شرح مثنوی مولانا روم (فارسی)	..	تقی - خالق داد بن سبلمان بن جلیل عباسی نے سلسلہ میں لکھا۔
۹۵۵	ایضاً شرح مثنوی مولانا روم (فارسی)	..	تقی - خوش خط بدرجہ اوسط
۹۵۶	کتاب الایریر (عربی) یہ آن مکالمات کا مجموعہ ہے جو مصنف علام اور اس کے پیر طریقت شیخ عبدالعزیز باغ میں ہوئے۔ خو اندر سلوک جو اس کے پڑھنے سے حاصل ہوا ان سے قطع نظر کر کے ابی نوید پر بھی مشتمل ہے اور سی لئے مصر میں وہ عام متداول کتاب ہو گئی ہے۔ اور صاحب الکشف والقنوع نے اس کو کتب علم ادب میں شمار کیا ہے۔	احمد بن مبارک سجستانی - ہارویں صدی کے اوائل میں تھا۔	تقی -
۹۵۷	عوارف المعارف (عربی) تصوف کے اصول بیان کئے ہیں۔ نہایت مشہور و مقبول اور متداول کتاب ہے۔	شیخ شہاب الدین شہروردی - ابو حفص عمر بن محمد بن عبدالملک شہاب الدین شہروردی شہروردی کا نام ہے جو شیخ صمدی کا مولود ہے۔ وہ نہایت متقی اور شیخ سنت بزرگ تھے۔ بہت سے لوگ اس کی تلقین کی بدولت ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول ہوئے جو بغداد میں شیخ الشیوخ تھے اور انکی صحبت اور کلام میں غیر معمولی اثر تھا۔ اپنے چچا شیخ ابوالنجیب شہروردی سے تصوف اخذ کیا۔ فقہ اور دیگر علوم میں اسکے کافی دستگاہ حاصل تھی۔ ۶۳۲ھ مطابق ۱۲۳۳ء میں اسکا انتقال ہوا۔	تقی - بخط قدیم۔ علاوہ لکھا ہوا نسخہ۔
۹۵۸	زوارق اللطائف شرح عوارف المعارف (عربی)	..	تقی - بخط قدیم۔ جلی قلم مصنفہ ۱۲۵۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۵۹	الزواج عن اقراف الکباثر (عربی) علم وعظ و تذکرہ کبار ذنوب کو اس میں تفصیل و اربیان کیا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون شیخ عبدالرحمن بن عبدالکرم الشافعی کی تصنیف ہے۔ اکتفا، الفتوح میں علامہ احمد بن حجر ہبشی کو اسکا مصنف بتایا ہے۔ (دیکھو عدد سلسلہ ۷۳۷) بعض علماء علامہ ابن حجر کی سے اسکو منسوب کرتے ہیں۔ والہ اعلم۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی خوشخط۔ احمد بن حاتم سلسلہ ۹۸۲ میں بابا لغا در دیگر مصنف علامہ کے انتقال سے گیارہ سال بعد یہ نسخہ لکھا۔ نامور علماء کرام مثلاً علامہ محمد بن احمد الزنجلی وغیرہ کے زیرِ نظر رہا اور انہوں نے اس پر اپنے دستخط ثبت کئے ہیں۔
۹۶۰	ایضاً الزواج عن اقراف الکباثر (عربی)	..	مطبوعہ مصر
۹۶۱	تنبیہ ابو الیث سمرقندی (عربی) علم وعظ و تذکرہ مشہور کتاب ہے۔ اسکی روایتیں بالعموم ضعیف نہیں ہیں۔	فقہ ابو الیث سمرقندی۔ سمرقند اس کا مولد و مسکن ہے۔ مذہب حنفیہ کا عالم متبحر تھا اور اسکو علوم شرعیہ کے تمام شعبوں پر پورا عبور حاصل تھا۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۰۲۰)	قلی خوشخط جلی ظلم۔ کاتب محمد حسن شیرازی نے سن ۱۲۸۵ھ میں یہ نسخہ لکھا ہے۔
۹۶۲	غنیۃ الطالبین (عربی محدث جعفری) آداب شریعت اور وعظ و تذکرہ کے مجموعہ پر مشتمل ہے۔	شیخ عبدالقادر جیلانی (ملاحظہ ہو عدد ۹۲)	قلی خوشخط درجہ اوسط سن ۱۱۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۹۶۳	ایضاً غنیۃ الطالبین (عربی)	..	قلی خوشخط۔ جد و دل طائی تقطیع خورد سلسلہ ۱۱۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۶۴	کنز العباد فی شرح الاوار (عربی)	..	قلی بخند قدیم کاتب حرمہ محمد علی بن سیدہ میں یہ نسخہ لکھا۔ قلی
۹۶۵	ایضاً کنز العباد (عربی)
۹۶۶	الانسان الکامل (عربی) بقول صاحب کشف الظنون نقیصہ اور فلسفہ کی نہایت دلچسپ کتاب ہے۔	قطب الدین شیخ عبدالکریم بن ابی ہریرہ جلی شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں سے ہے۔ آٹھویں صدی کے صوفیہ کرام سے ہے۔ انیس کے قریب چھوٹی موٹی کتابیں تصنیف کے مختلف مضامین پر لکھی ہیں۔	قلی خوشخط
۹۶۷	اصطلاحات الصوفیہ (عربی)	شیخ کمال الدین عبدالرزاق بن جمال الدین سن ۸۳۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ ایک موعظ اور صوفی تھا۔ علائقہ میں وفات پائی۔ کاشان کھنڈ شوشہ جو اسکا مولد ہے۔	قلی تقطیع خورد

مسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۶۸	اصطلاحات الصوفیہ (عربی)	شیخ کمال الدین کاشی سرقندی۔	مطبوعہ آہنیں۔
۹۶۹	قطب الارشاد (عربی) فقہ اور تصوف کی جامع کتاب ہے۔ شیخ فقیر الدین شکارپوری کی تصنیف ہے جو مولانا حبیب قندھاری کے شیخ الشیخ ہیں۔ بالفاظ دیگر مولانا غلام جیلانی چوتھے درجہ میں ان کے شاگرد تھے۔	شیخ فقیہ الدین شکارپوری (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ و نیز عدد مسلسل ۱۲۷۵)	تہلی
۹۷۰	ایضاً قطب الارشاد جلد دوم (عربی)	شمس الدین ابوالفرج ابن الجوزی۔	تہلی نو خط بدرجہ اوسط
۹۷۱	تلبیس ابلیس (عربی) اسکا اصلی نام کشف الناموس ہے۔ حکماء اور صوفیہ کی خفیہ برائیوں کی تہلی کھولی ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک معرکہ الارا پر پڑنے کے قابل تصنیف ہے جس میں بڑے بڑے آدمیوں پر لے دے کی گئی ہے۔ اسکا زیادہ تر حصہ امام غزالی کی تصنیفات سے ماخوذ ہے۔ (اسکا ایک مطبوعہ نسخہ بھی مع ترجمہ اردو کتب خانہ بلایں موجود ہے)۔	کثیر النصاب فقہ علام تھا۔ اور علم حدیث میں بہر طور رکھتا تھا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بغداد کے مشہور آفاق مدرسہ نظامیہ میں انہی سے حدیث کا درس پایا تھا۔ اسکا باپ ایک نہایت دقت مند آدمی تھا جس نے اپنے لخت جگر کو قیام دلانے میں نہایت فیاضی سے کام لیا۔ ابن جوزی کا ذکر علمی کا ذخیرہ جمع کرنے کا بڑا ستور قین تھا اور جب باپ کے انتقال کے بعد اسکے پاس روپیہ کچھ نہ رہا تو اس نے کتابیں خریدنے کیلئے اپنے گھر کو بیچ ڈالا۔ اسکو حدیث نبوی کے متعلق خاص انس تھا۔ اور علم حدیث میں سید دخیسی لیتا تھا۔ وہ مذہب غنوی کا سخت پابند تھا اور اسکے مخالفوں پر سخت حملے کرتا تھا۔ مدرسہ ہونے کے علاوہ وہ ایک خوشیلا و عطا تھا اور اسکا وعظ نہایت مؤثر ہوتا تھا۔ اسکا اپنا قول ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میری تلقین سے متقیانہ زندگی بسر کرنی شروع کی اور دہزار سے زیادہ چھپو سے اور اوباشوں کو جو ان کی کوتاہی سے کھائی۔ صرف و نحو اور علم کلام کو چھوڑ کر ہر ایک علم میں اس نے کتابیں لکھی ہیں۔ لغت۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔	تہلی ہا ایک قلم۔ ۱۰۸۶ لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۹۷۲	حیات الانسان (عربی) تصوف۔	فقیر تفسیر و عظم۔ اخلاق اور علم طب میں اسکی تصنیفات موجود ہیں۔ حدیث پر لکھتا تو اسکی زندگی کا گویا اصلی مشغلہ تھا۔ ۹۷۲ء مطابق سنہ ۱۲۶۰ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ شیخ سید محمود قادری گردی ثم اللہ فی الشافعی	تلی خط قدیم۔ خوشخط بدھواؤ شیخ تاج الدین مقدسی کے کا لکھا ہوا نسخہ لیکن اسکے چھ اجزا شیخ علی علی نے لکھے جو مصنف علامہ سید محمود کا خادم خاص تھا۔
۹۷۳ (الف)	اخلاق جلالی (فارسی) اسکا ماخذ ابو محمد کی کتاب الطہارۃ ہے جو عربی میں لکھی گئی تھی۔ دوسری بعد محقق تفسیر الدین طوسی نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا اور بوعلی سینا کے فلسفہ اخلاق کی کچھ باتیں اس میں اضافہ کیں۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۲۴ خانہ احوال مصنف) بالآخر محقق دوانی نے اسکو نہایت فصیح بلوغ رنگین فارسی کے لباس میں جلوہ گر کیا جسکی بہت قدر کی گئی۔	محقق جلال الدین دوانی۔ جلال الدین محمد اسعد بن سعد الدین السعد دوانی۔ سلطان ابو سعید کے عہد سلطنت کا ایک مشہور فیلسوف ہے، شرح ہیسا کل النور۔ الازار الشافعیہ۔ شرح عقاید جلالی۔ اور حواشی شرح تجرید وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ بقول مصنف کشف الظنون ۹۷۳ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ (مزید تفصیل سیرۃ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۲۴ خانہ کیفیت عمومیہ)	تلی نہایت خوشخط لفظی خوش شیخ سید محمود قادری گردی ثم اللہ فی الشافعی یعنی ۱۲۶۰ء کا لکھا ہوا نسخہ
۹۷۳ (ب)	مجموعہ خطبۃ القدس (فارسی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں (۱) خطبۃ القدس اصول تصوف کے متعلق نہایت لطیف لکھی ہیں پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ (۲) تقصا جود الاحرار من تذکار جنود الابرار صوفیہ کرام کے حالات لکھے ہیں۔ ہر دو بزبان فارسی وریک جلد۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ
۹۷۴	اخلاق جلالی (فارسی)	..	مطبوعہ
۹۷۵	اخلاق جلالی و اخلاق محسنی (فارسی)	..	مطبوعہ
۹۷۶	لہر و دریک جلد (اخلاق محسنی ملاحظہ ہو شیخ کی تصنیف ہے) (دیکھو عدد مسلسل ۷۲۴ خانہ احوال مصنف)	..	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۷۷	دُرر الکلم (عربی) ابیات و اخلاق امیر المؤمنین پیرنا علیؑ کے نصاب و احوال کا مجموعہ ہے۔ اسکا اردو ترجمہ بہر کامل کے نام سے کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	علی بن حسین واعظ کا شفی۔ پورا نام :- صفی الدین محمد علی بن حسین واعظ کا شفی علیؑ کا	مطبوعہ بمبئی۔
۹۷۸	رشتحات (فارسی) مصنفہ سلسلہ خواجہ سعید امرا حرار کے مناقب و ملفوظات پر مشتمل ہے جسکے ضمن میں دوسرے خواجگان نقشبندیہ کے بھی حالات مذکور ہیں۔ کتاب کے نام سے بحساب ابجد اسکا سن تصنیف ظاہر ہوتا ہے۔	علی بن حسین واعظ کا شفی۔ پورا نام :- صفی الدین محمد علی بن حسین واعظ کا شفی علیؑ کا	تلمی خوشخط۔ سلسلہ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۷۹	لطائف معنوی محل ابیات متنوی سلسلہ کی تالیف ہے۔	مولانا عبد اللطیف۔ محل متنوی کے علاوہ لطائف اللغات کے نام سے اس نے ایک ڈکشنری بھی تالیف کی ہے۔	تلمی بخط مختلف۔ فی الجملہ خوشخط
۹۸۰	شرح ترجمان الاشواق (عربی) متن اور شرح دونوں کا مصنف شیخ اکبر ہے متن عشقینہ غزلوں کا مجموعہ ہے جسکی شرح اہل حقیقت کے مذاق پر کی گئی ہے۔	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ملاحظہ ہو عد و سلسلہ ۹۰۷)	تلمی بخط قدیم۔ سلسلہ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۸۱	مجموعہ مہرج البحرین (فارسی) تفصیل مجموعہ :- (۱) مہرج البحرین۔ مشتمل بر مہج میان شریعت و طریقت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ (۲) مائدہ مسائل مشتمل بر مسائل شرک و توہید از مولانا شاہ محمد سحری۔ (۳) رسائل مختلفہ مشتمل بر مسائل سننے۔ از مولانا حبیب الدین قنداری۔ مہلہ زبان فارسی تلمی در یک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط۔
۹۸۲	جوامع الکلم فی المواعظ و الحکم (عربی)	علی بن حسام الدین متقی حنفی۔ علی بن حسام الدین	تلمی خوشخط

عد و سبیل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		جو پوری الاصل برہان پوری الولد۔ ۹۵۳ھ میں اس نے عزمین شریفین کا سفر اختیار کیا اور وہیں اقامت گزری ہو۔ کثرت ریاضت و تقویٰ اور نشر علوم ظاہر و باطن میں یکنائے آفاق تھا۔ بقعہ مقدس کے خواص اور عوام اس کے نہایت عقیدت مند تھے۔ شیخ ابن حجر عسقلانی مؤلف صواعق محرقہ مفتی حرم محترم اگرچہ ابتدا میں اس کے اُتار نہ تھے لیکن بالآخر اس کی شاگردی پر غور کرتے تھے۔ شیخ عبدالحق محمدت دہلوی آپ کے خلیفہ شیخ عبدالوہاب تھے مرید ہیں اور اکثر اپنی تصنیفات میں نہایت ادب اس کا ذکر کرتے ہیں۔ تصنیفات کی تعداد ایک سے زیادہ ہے۔ ۹۹۵ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	کیفیت خصوصیت
۹۸۳	دیوان حافظ (فارسی) اسکے اکثر اشعار مجاز اور استعارہ کے قبیل سے ہیں جس کے پیرائے میں مصنف نے تصوف کے حقائق اور معارف بیان کئے ہیں۔ لسان الغیب کی وجہ تسمیہ بقول اصح یہی ہے بعض تو تہمت اس سے فال بینی کرتے ہیں اور اس کی فال کو ندانے غیبی سمجھتے ہیں۔ اور ان معنوں میں حافظ کو لسان الغیب کہتے ہیں۔ دیوان حافظ کی زبان مجاز کو عمل کر نیکی کے لئے متعدد ذرا تالیف کئے گئے ہیں۔	شمس الدین شیرازی۔ خواجہ حافظ شمس الدین شیرازی ایران کا نہایت فصیح و بلیغ غزل گو شاعر ہے۔ لسان الغیب کے لقب سے مشہور ہے۔ اس کا مزہ مصلائے شیراز میں واقع ہے۔ اکثر لوگ اس کو قلندرانہ اصول کا صوفی سمجھتے ہیں اور اس کے کلام کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ دیوان حافظ کی غزلوں کی تعداد ۵۶۹ بتائی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ سید قاسم انور نے اس کو ایک دیوان کی شکل میں مرتب کیا ہے۔ ۹۱۳ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوش خط بدھ اور سطر۔ نصف
۹۸۴	ایضاً دیوان حافظ (فارسی)	"	"
۹۸۵	شرح دیوان حافظ (فارسی) چھ شرح	"	"
۹۸۶	بدر الشروع شرح دیوان حافظ (فارسی)	"	"
۹۸۷	شرح مرآۃ العارفین (فارسی) کہتے ہیں کہ مرآۃ العارفین حضرت شیخ اکبر کی تصنیف ہے۔	"	"
			قلمی خوش خط بدھ دل طلالی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۹۸۸	مجموعہ کتاب التفرقہ (از امام غزالی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) جوامع الکلم از قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی القسائی المصری۔ مترہ ابواب بہ مشتمل ہے اور ایک سہار کے قریب اس میں وہ حدیثیں ہیں جو جوامع الکلم کہلاتی ہیں۔ (۲) کتاب التفرقہ بین الاسلام والزندقہ۔ کفر اور اسلام کے معیار پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور تاویل کی حقیقت اور اسکے اقسام نہایت قابلیت سے لکھا ہے۔ امام غزالی کی تصنیف (۳) المصنوعون یہ علی غیر الہ۔ روح کی حقیقت پر بحث ہے۔ ایضاً از امام غزالی (۴) علما محمدی از شیخ علی متقی بزبان فارسی (۵) رسالہ محقق دوانی۔ فقہ اور عقائد کے چند اہم اور معرکہ الآراء مسائل کی تحقیق پر مشتمل ہے۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد قلمی در یک جلد
۹۸۹	جلال الخاطر (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۸۳ خانہ احوال مصنف۔	شیخ عبدالقادر جیلانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۲۳)	قلمی نو خط
۹۹۰ (الف)	شرح تعرف (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۳۲	..	قلمی ۱۱۹۵ء کا کلمہ ہوا نسخہ قلمی۔
۹۹۱ (ب)	محتاج الحسین (فارسی) سید آدم بنوری نقشبندی کے ایک مرید خاص نے طبع ہندوچ ملفوظات اور مکتوبات کو جمع کیا ہے جو انہوں نے خرمین شریفین میں رہ کر فرمائے اور لکھے ہیں۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	..
۹۹۱	مجموعہ شرح قصائد ابن الفارض (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) شرح قصائد ابن الفارض (۲) رسالہ خوربانی۔ صرف وہ ورق کار سالہ ہے لیکن ایک نئے طرز پر لکھے جانے کی وجہ سے نہایت دلچسپ ہے (۳) حل الرموز (نام تمام نسخہ ہے) ہر سہ زبان عربی و علم تصوف۔	ابن الفارض۔ ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد الحموی المعروف بابن الفارض۔ نہایت نیک اور متقی شخص تھا۔ تجرؤ کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اور سالہا سال تک مکہ معظمہ میں حرم شریف کا مجاور رہا ایک دیوان اسکی یادگار ہے جو لطیف اشعار کا مجموعہ اسکے کلام میں اکثر تصوف کا رنگ ہوتا ہے۔ اس نے	قلمی بخط قدیم۔ دست لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۹۲	مجموعہ رسائل تصوف۔ تفصیل مجموعہ (۱) فوائج سبعہ۔ بزبان فارسی در علم تصوف۔ (۲) فضیلت مسائیل المہیئة والطبیعات ایضاً (۳) نصیحت السملین۔ در ابطال عقائد مشرکانہ بزبان فارسی از مولوی خرم علی شاگرد مولانا محمد اسماعیل شہید۔ (۴) رسالہ مجہول الاسم در علم کلام اذائل و آخر ناقص۔ جملہ فی دین	اہل تصوف کے مذاق پر ان کی اصطلاح کے مطابق چھ سو ابیات کا ایک قصیدہ لکھا ہے جو اپنے حلقہ میں نہایت مقبول ہوا ہے۔ اسکے کلام میں دوسرے اور جیتانیں بھی پائی جاتی ہیں۔ میں اسکا انتقال ہوا۔ (خانہ کیفیت عمومیہ)۔	قلی خوشخط
۹۹۳	صراط مستقیم (فارسی) تصوف۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔ اتباع سنت کے جادہ مستقیم سے منحرف ہو کر جو باتیں اختیار کی گئی ہیں انکا نہایت تاکید کے ساتھ ابطال کیا ہے۔ تصویب و غیرہ پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔	مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی۔ (ملاحظہ ہو سلسلہ ۷۵۹)	مطبوعہ
۹۹۴	شرح طریقہ محمدیہ (فارسی) ملاحظہ ہو	..	قلی
۹۹۵	مناقب قادریہ (فارسی)	..	قلی
۹۹۶	مرصاد العباد (فارسی) پانچ ابواب چالیس فصول پر مشتمل ہے۔ تمام کتاب کا خلا سلوک الی اللہ اور تربیت نفس ہے۔	شیخ نجم الدین ابوبکر بن عبداللہ۔ مصنف علام نے رجب سنہ ۷۶۲ھ شہر سیواس میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔	قلی خوشخط۔ سنہ ۱۲۵۰ھ کا لکھا
۹۹۷	شرح اسماء اللہ الحسنیٰ غزالی (عربی) باوجود صغیر الجرم ہونے کے نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے۔	حجت الاسلام امام محمد غزالی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۸۹۳)	قلی خوشخط
۹۹۸	شرح برزخ (عربی)	..	قلی ۱۲۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۹۹	رسالہ مزارات سجاد شریف (فارسی)	..	قلی
۹۹۹	متن لمعات و منترج آل (تصوف)۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	متن غزالدین عراقی کی تصنیف، اور شرح کا مصنف مولانا عبدالرحمن جامی ہے۔ دونوں کی زبان فارسی ہے۔		
۱۰۰۰	مقامات میرزا مظہر (فارسی) میرزا مظہر علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی اور مناقب و کرامات لکھے ہیں جو طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کے ایک شہور رکن ہیں۔	" "	مطبوعہ
۱۰۰۱	حل فتویٰ (فارسی)	" "	قلبی
۱۰۰۲	فیوض ارواح مقدسہ (فارسی)	" "	مطبوعہ
۱۰۰۳	مناقب امیر کمال (فارسی)	" "	قلبی تفتیح خور
۱۰۰۴	روضۃ الواعظین (فارسی)	معین الدین ہروی۔ نویں صدی ہجری کے علمائے عرب سے ہے۔ ابو الخادی بہادر سلطان مرزا کے عہد کا ایک مشہور عذاب البیان و احفظ معارج النبوة اسی کی تصنیف ہے۔ سلسلہ میں لکھی ہے۔ اسکے علاوہ تاریخ مسعودی یہودیوں کا اصل نسل اور ان کے مصائب کا حال لکھا ہے۔ اور روضۃ الجنۃ جہنم شہر رات کی نہایت مفصل کیفیت دی ہے اسکی تصانیف میں ہے۔ مؤخر الذکر کتاب اس نے سنہ ۸۵۱ میں سلطان حسین مرزا کے لئے لکھی۔	قلبی خوشخط تفتیح کلام جلیل مکتبہ کا کھانا ہوا نسخہ
۱۰۰۵	تحفۃ الاحرار (فارسی نظم) تصوف۔ یہ افغانستان میں درسی کتاب ہے۔	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد ۹۹)	قلبی تفتیح خور۔ ۱۰۰۵ء کھانا ہوا نسخہ
۱۰۰۶	ایضاً مجموعہ تحفۃ الاحرار (فارسی نظم) (۱) تحفۃ الاحرار جامی (۲) مکتوبات شیخ عبدالکریم بن ہونزدہ ویزہ ننگرہاری (عدد سلسلہ ۸۵۷)	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلبی خوشخط بدرجہ اولیٰ
۱۰۰۷	شرح تحفۃ الاحرار (فارسی)	" "	قلبی
۱۰۰۸	ایضاً شرح تحفۃ الاحرار (فارسی)	محمد رضا ملتانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۳۷)	"
۱۰۰۹	دیوان سیدی عبدالرحیم (عربی) صوفی	سید عبدالرحیم۔ عارف باللہ سیدی عبدالرحیم	مطبوعہ مصر

سلسلہ عدو	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	مذاق کی غزلوں اور اشعار کا مجموعہ ہے۔	بن احمد البربر علی البہسی۔ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں یمن کا ایک صوفی شاعر تھا۔ اس کے تمام اشعار صوفیانہ مضامین پر مشتمل اور مذہبی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔	
۱۰۱۰	زہرۃ الریاض (عربی) وعظ کی ایک پورانی تصنیف ہے جس کا زمانہ نابعد کی تصنیفات میں اکثر حوالہ آتا ہے۔	" "	تقریباً نو خط
۱۰۱۱	انیس الواعظین (فارسی) دہائی تہائی روایات کا مجموعہ ہے۔	" "	مطبوعہ بیہی
۱۰۱۲	مجموعہ وعظ (..) واعظوں کے لئے اچھا مواد ہے۔	" "	تقریباً نو خط
۱۰۱۳	سفینۃ النجاة (فارسی) ادیبہ داد کار کا مجموعہ ہے۔ اہل تشیع کی تصنیف ہے۔	" "	مطبوعہ نو خط
۱۰۱۴	مناقب غوثیہ (فارسی)	صادق شہابی قادری۔	تقریباً نو خط بدرجہ اوسط۔ تفصیل خورد۔
۱۰۱۵	تذکرہ خواجگان نقشبندیہ (فارسی)	" "	تقریباً نو خط مختلف
۱۰۱۶	مجموعہ گلشن راز۔ (تفصیل مجموعہ۔) (۱) رشیدیہ و متن آن در علم مناظرہ (۲) گلشن راز فارسی نظم میں ہے اور تصوف کے مضامین پر مشتمل ہے۔ شیخ محمود تبریزی نے غالباً ساتویں صدی میں تصنیف کی۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	گلشن راز کو حافظ غلام حسین نے اپنے حجازیہ میاں غلام جیلانی کے لئے اپنے قلم سے لکھا۔
۱۰۱۷	ویرا الجالس (فارسی) واعظانہ قصص کا مجموعہ ہے۔	" "	تقریباً
۱۰۱۸	مجموعہ شرح رباعیات جامی۔ تین رسالوں کا مجموعہ ہے (۱) شرح رباعیات جامی فارسی، (۲) شرح لوائح جامی بزبان فارسی۔ (۳) رسالہ رموز العشق بزبان پنجابی منظوم)	" "	ہر حصہ تقریباً در یک جلد
۱۰۱۹	مجموعہ تصوف (۱) کتاب مجہول الاسم در علم تصوف بزبان فارسی۔ (۲) ایضاً مجہول الاسم	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تقریباً

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۲۰	نربان عربی از شیخ قطب الدین و مشقی اپنے موضوع کے لحاظ سے اچھی قابل قدر کتابیں ہیں۔ مجموعہ بستان ابی الیث سمرقندی۔ (عربی) تفصیل مجموعہ: (۱) بستان فقیہ ابو الیث سمرقندی علم و عطا و تذکرہ شہر ہے (۲) عین العلم تذکرہ طہارت نفس کے مضمون پر قابل قدر کتاب ہے۔	فقیہ ابو الیث و محمد بن عثمان بلخی اللہ نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم الفقیہ السمرقندی۔ امام الہدے کے جلیل القدر فقہ مشہور ہے۔ علماء حنفیہ متقدمین میں سے ہے۔ ابو جعفر سنہ ۲۵۵ھ میں آخری مرتبہ کا شاگرد ہے۔ تفسیر قرآن۔ نوازل۔ العیون خزائن الفقہ تصبیح کی۔ بستان العارفین۔ تہذیب العارفین اور شرح جامع صغیر اسکی تصنیف ہے۔ اسکے سن وفات میں اختلاف ہے۔ علامہ کفوی نے ۳۵۳ھ کی تصحیح کی ہے۔ عین العلم کے مصنف کی بابت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ وہ فضلارہند میں سے ہے جیسے کہ شیخ ابن حجر نے اسکی تصریح کی ہے۔ اسکے بعد صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں "بعض محققین کے نزدیک یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسکا مصنف علامہ محمد بن عثمان بلخی حنفی ہے جو علم نحو میں دانی کا مصنف ہے۔"	(۱) بستان ابو الیث قلمی خط پارک (۲) عین العلم ۲۹۰۰ کلمہ کا لکھا نسخہ جسکی مولانا غلام جیلانی نے ۱۲۵۵ھ میں آخری مرتبہ کا شاگرد ہے۔ تفسیر قرآن۔ نوازل۔ العیون خزائن الفقہ تصبیح کی۔ بستان العارفین۔ تہذیب العارفین اور شرح جامع صغیر اسکی تصنیف ہے۔ اسکے سن وفات میں اختلاف ہے۔ علامہ کفوی نے ۳۵۳ھ کی تصحیح کی ہے۔ عین العلم کے مصنف کی بابت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ وہ فضلارہند میں سے ہے جیسے کہ شیخ ابن حجر نے اسکی تصریح کی ہے۔ اسکے بعد صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں "بعض محققین کے نزدیک یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسکا مصنف علامہ محمد بن عثمان بلخی حنفی ہے جو علم نحو میں دانی کا مصنف ہے۔"
۱۰۲۱	تحفۃ الاحرار (فارسی نظم) ملاحظہ ہو۔ حد سلسلہ ۱۰۰۵۔	مولانا عبد الرحمن جامی (حد سلسلہ ۸۸۹)	قلمی حنفی۔ نو سہ ۱۲۲۴ھ
۱۰۲۲	مجموعہ مقصود و الفاصدین (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) مقصود و الفاصدین۔ صلوة و صیام کے فضائل کا بیان ہے۔ از شیخ بدر الدین بن شیخ رکن الدین سندھی (۲) السبعیانی موعظہ خیر الیہ از ابو نصر محمد بن عبد الرحمن بہرانی۔ (۳) کتاب مجہول الاسم۔ سوال و جواب کے طور پر آفرینش الہی کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہر مرتبہ قلمی درجہ اول	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	اول الذکر کی سیاسی غیر ملکی ۱۳۳۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۰۲۳	مجموعہ رسائل تصوف (عربی) شروع میں ایک رسالہ ہے جس میں اتباع سنت کی تاکید کی گئی ہے۔	..	قلمی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۰۲۴	مجموعہ وعظہ (جلد ضخیم) و اعطوں کیلئے کارآمد چیز ہے۔	..	تلمی
۱۰۲۵	شرح آداب المریدین (عربی) متن شیخ ابو انجیب ہروردی کی تصنیف ہے اور شرح ملا علی قاری نے لکھی ہے جسکے احوال کیلئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۸۶۔	ماتن شیخ ابو انجیب ہروردی متشیخ متقدّم تلمی میں سے ایک عالی مرتبت پیر طائفت ہے۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین ہروردی کا چچا ہے۔ اور اول الذکر (شیخ شہاب الدین) نے نقوٹ (نہی) سے اخذ کیا ہے۔ ۵۶۳ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	تلمی
۱۰۲۶	نزهة الارواح (فارسی نظم) ۲۷ ابواب مشتمل ہے ۱۲ باب موجود باقی ندارد۔ ناقص نسخہ ہے۔ اسکا پہلا شریہ ہے۔ بنو فقیش چوروشن دیدم آواز سخن را ہم بنامش کردم آغاز شرح نزهة الارواح (فارسی)	فخر السادات سید حسین بن محمد المعروف امیر حبیبی غزنوی۔ کتر الموز بھی سید حسین کی تصنیف ہے۔ ۱۱۱۶ھ میں بمقام ہرات اس کا انتقال ہوا۔	تلمی خوشخط۔ نقطہ حور۔ دو سو سال کا پورا نسخہ
۱۰۲۷	شرح نزهة الارواح (فارسی)	..	تلمی جس کا متن مرغی سے لکھا گیا ہے۔ ۱۰۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ تلمی۔ باریک قلم۔
۱۰۲۸	بحر فرستہ المآقظ فی شرح دیوان حافظ (فارسی) دیوان حافظ کی فارسی زبان میں ایک نہایت عمدہ شرح ہے۔ مولانا عبید اللہ غزنوی چشتی نے شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تصنیف کی۔ آخر سے ناقص ہے۔	مولانا عبید اللہ غزنوی۔ غزنوی ضلع پشاور میں افغانوں کی ایک قوم ہے۔ جسکے نام پر ایک گاؤں بھی آباد ہے۔ مختلف قلام کیا رھویں صدی ہجری کے آغاز میں اپنے زمانے کا ایک عالم متبحر تھا۔ اور اسکے تجربے کے لئے سب سے بہتر ثبوت اسکی یہ تصنیف ہے۔	تلمی۔ باریک قلم۔
۱۰۲۹	مجموعہ مشرح رسالہ تسویہ تفصیل مجموعہ (۱) شرح رسالہ تسویہ بزبان فارسی۔ مسئلہ وحدۃ وجود پر لکھا گیا ہے۔ جسکے ضمن میں حقائق عالیہ اور معارف غاصفہ کا بیان ہے۔ یہ رسالہ ۱۰۹۹ھ کا لکھا ہوا ہے۔ (۲) شرح ہدایۃ الحکمتہ المعروف میندی (۳) النجم الثاقب فی رد القضاء علی الغائب۔ ایک مختصر رسالہ ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تلمی۔ اول الذکر ۱۰۹۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۰۳۰	امام حاجی ابو ذر نے سید امیر المعروف ملا صاحب کو لڑنے سے تکفیر کا فتوے دے کر کر کے کیلئے عربی میں لکھا ہے۔ جلد قلمی در یک جلد مجموعۃ الادبیۃ الشریفۃ (عربی)	"	قلمی خوش خط بدو جہاد وسط ۱۰۳۰ء حیدر آباد کوکٹو میں لکھا گیا۔
۱۰۳۱	ملفوظات شیخ علاؤ الدین سمنانی (فارسی) شیخ علاؤ الدین سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی کا مدبر خاص ہے۔ وہ شباب کے زمانے میں لڑنے خانہ دانی ایران کا ملازم تھا۔ اسکے بچے شرف الدین سمنانی کو دربار شاہی میں بڑا ترقی حاصل تھا۔ بعد میں اسکو جذبہ الہی سے حلقہ صوفیہ داخل کیا اور وہ اپنی جماعت کا سرخیل بننا شروع کرنے لگا۔ ۱۰۳۱ء میں اس کا انتقال ہوا۔	"	قلمی خوش خط بدو جہاد وسط ۱۰۳۱ء حیدر آباد کوکٹو میں لکھا گیا۔
۱۰۳۲	کتاب مجہول الاسم (فارسی) اسکا مضمون احیاء العلوم اور کیسے اسعاد کے مضمون کے مشابہ ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ اسکے وقایہ کی پشت پر لکھا ہے۔ "عروۃ الوثقیٰ" نامی کمال الدین سہالوی" دانشہ علم۔	"	قلمی
۱۰۳۳	مثنوی مولانا روم (دفتر اول)۔ فارسی نظم۔ ملاحظہ ہو سلسلہ ۹۰۱۔	مولانا جلال الدین رومی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۹۰۱)	قلمی حسن کو حیدر اللطیف بن عبد اللہ صاحب تہذیب و احیاء کے ساتھ لکھا اور اسکی تصحیح میں انتہا درجہ کا اہتمام کیا۔ نو بیعت کیا روضہ صمدی بکری کا خط مطبوع ہوتا ہے۔ اسکی تصحیح کی داستان کتاب کے شروع میں لکھی گئی ہے۔ غالباً حیدر اللطیف ہی مولانا حیدر اللطیف ہیں جنہوں نے لکھا۔ ملاحظہ ہو سلسلہ ۹۰۱

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۳۴	دیوان شاہ نعمت اللہ دہلوی (جلد پنجم فارسی)	شاہ نعمت اللہ دہلوی - سید نور الدین نعمت اللہ دہلوی شاہ - آپ کا سلسلہ نسب امام موسیٰ کاظم سے جاملتا ہے۔ وہ ایک عالم اور متقی بزرگ ہونیکے علاوہ نہایت عمدہ شاعر تھا۔ بہت سی کرامات انکی طرف منسوب ہیں اور کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں تمام بڑے بڑے حوادث کی پیشین گوئی کی ہے۔ وہ شیخ عبد اللہ یافعی کے مرید تھے اور پانچ سو کے قریب کتابوں اور رسائل کے مصنف بتائے جاتے ہیں۔ امیر تیمور کے بیٹے شاہ رخ مرزا کے عہد میں ۸۲۲ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ احکامزار مامان میں ہے جو صوبہ کولان میں ایک گائوں کا نام ہے۔	تفلی
۱۰۳۵	شرح حزب البحر (فارسی) حزب البحر ایک دعا ہے جس کو شیخ ابوالحسن شاذلی نے اس موقع پر تالیف کیا تھا جبکہ وہ ایک جہاز میں بحری سفر کر رہا تھا۔ سند میں سخت طوفان آیا اور ہر ایک شخص کو جو جہاز میں سوار تھا تیز ہو گیا کہ جہاز کی خیر نہیں۔ شیخ نے فی البدیہہ دعا پڑھنی شروع کی جس کی برکت سے تمام مصیبت دور ہو گئی۔ اسکی وجہ تسمیہ بھی یہی شیخ کی یہ دعا نہایت مشہور اور مقبول عام ہے اکثر لوگ اسکا ورد پڑھتے ہیں اور مشکلات کے لئے اسکا پڑھنا نہایت مؤثر تیر بہدرف سمجھا گیا ہے۔ شیخ ابوالحسن نقی میں ایک جداگانہ طریقہ "نشا ذلیہ" کا مقتدا ہے وہ مغرب (یونس) کے شیوخ میں سے ہے۔	شیخ ابوالحسن شاذلی کے احوال کے لئے پڑھو تفلی	تفلی
۱۰۳۶	مجموعہ شرح قصیدہ غوثیہ (۱) شرح مکالمات (۲) شرح قصیدہ غوثیہ (۱۱)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تفلی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۳۷	شیخ عبدالقادر جیلانی (۳) رسالہ در اثبات "دو گانہ میراں" (دو دور کھت جو سید عبدالقادر جیلانی کے نام پر پڑھی جاتی ہیں) اثبات کے ضمن میں سکین کے دلائل بھی بیان کئے ہیں اور اسلئے وہ پڑھنے کے قابل رسالہ ہے از مولوی یار محمد ملتانی۔ مجموعہ کے آخر میں ایک اور رسالہ دو گانہ کے اثبات میں ہے۔ جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے منسوب ہے۔	فقیہ ابواللیث سمرقندی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۰۲۰)	قلبی
۱۰۳۸	شرح صلوٰۃ ملکہ سید آدم بنوری (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے۔	"	قلبی۔ اس نسخے کی نقل ہے جو احمد شاہ ابدالی کے پیر شیخ محمد عریشاوری نے اپنے قلم سے لکھا تھا۔
۱۰۳۹	مجموعہ مجہول الاسم (عربی) جلد فیض۔ تصوف کے مضامین اور بیان اُردو و وظائف پر مشتمل ہے۔	"	قلبی نسخہ قدیم۔ نوعیت کے نوے صدی ہجری کا خط ظلم ہوتا ہے۔
۱۰۴۰	جزء ہن کتاب مجہول الاسم فی التصوف (عربی) شیخ اکبر کے کلام سے مشابہ ہے (عالمہ علم)۔	"	قلبی بخط واضح۔ جلی قلم خوش خط جلد فیض از اول و آخر ناقص۔
۱۰۴۱	کتاب مجہول الاسم در علم تصوف۔ متن عربی و شرح فارسی۔ غزالی کی مصنفات (کیما سعادت وغیرہ) کے ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ از اول و آخر ناقص۔	"	قلبی
۱۰۴۲	حلاوۃ الاسلام (فارسی) فقہ و عظیم تصوف کا مجموعہ مرکب ہے۔	"	قلبی
۱۰۴۳	شرح قصیدہ غوثیہ (فارسی)	"	"
۱۰۴۴	مجموعہ ریاض المتناض (فارسی) (۱) ریاض المتناض۔ معارف علوم سلوک	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۳۰)	ہر دو مطبوعہ در یک جلد۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۰۴۵	اور اصول و مسائل تصوف پر مشتمل ہے (۲) بدور الابلہ من ربط المسائل بالادلہ - ہر دو زبان فارسی - از نواب صدیق حسن خان - منہاج العابدین (عربی) "عبادت" کے موضوع پر نہایت جلیل القدر تصنیف ہے	امام ابو حامد غزالی مشہور ہے - صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں :- میں نے شیخ اکبر کے مسامرات میں پڑا ہے کہ شیخ ابو الحسن علی المسفر ایک جلیل القدر فیاض و اور عارف ہمارے تھا لیکن گنتائی کی زندگی بسر کرتا تھا - وہ صاحب تصنیف و تالیف ہے - منہاج العابدین ابو حامد غزالی کی طرف منسوب ہے - نیز کتاب النصح و التنبیہ جو لوگوں میں مضمون صیغہ کے نام سے مشہور ہے اور غزالی سے منسوب کی گئی ہے اسی کی تصنیف ہے -	قلمی خوش خط برجہ اوسط - ۳۳۳ جلدیں عالمگیری اپنے ۱۰۹۲ء کا لکھا ہوا نسخہ -
۱۰۴۶	کتاب مجہول الاسم (فارسی) مشابہہ فیہ کا حال ایک حد تک بڑے کے ساتھ لکھا ہے - اہل تصوف کے قدروا ان کے لئے اس کا مطالعہ نہایت دلچسپی کا باعث ہوگا -	" " "	قلمی " " "
۱۰۴۷	ملفوظات خواجہ بہاؤ الدین نقشبند (فارسی) یہ ایک مجموعہ ہے :- (۱) ملفوظات خواجہ بہاؤ الدین نقشبند جس کو ان کے ایک مرید خاص مولانا محمد بخاری نے جمع کیا (۲) ملفوظات مولانا عبدالرحمن جامی - یہ بھی ان کے ایک خاص مرید نے جمع کئے ہیں -	" " "	قلمی مآذل الذکر نقل النقل نسخہ مصنف - اور مولانا الذکر ۱۱۵۰ء کا لکھا ہوا نسخہ -
۱۰۴۸	مواقع النجوم (عربی) جیسے کہ شیخ اکبر کی تصنیفات کا انداز ہے - تصوف اور فلسفہ کے حقائق و معارف عالیہ پر مشتمل ہے -	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۰۷ سلسلہ ۹۰۷)	قلمی قطع خورد یا قلمی نسخہ
۱۰۴۹	رسالہ مجہول الاسم (فارسی نظم منثر مخلوط) صوفیہ کی فوج میں پر مشتمل ہے غالباً تصوف کا مذاق رکھنے والے اس کی قدرانی پر مائل ہوں گے -	" " "	قلمی خوش خط شکستہ مائل خط - ۱۱۵۰ء کا لکھا ہوا نسخہ -

مسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۵۰	اور شیخ الشیوخ شہاب الدین تہروری (فارسی)	" " "	قلمی خوشخطا۔
۱۰۵۱	کتاب مجہول الاسم (عربی) اہل تشو کے مذاق پر ایک ہزار صفحے کی پچاس باب پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ از اقل و آخر قدر سے ناقص۔	" " "	قلمی خوشخطا قابل دید
۱۰۵۲	کنز الہدایا شفی کشف الہدایات والنہایا (فارسی) محمد باقر بن شرف الدین لاہوری عباسی نے مکتوبات امام ربانی۔ رسالہ ہدایا از نام موصوف اور مکتوبات خواجہ محمد مصوف اقتباسات لیکر خواجہ محمد مصوف کی تصنیف کے مطابق مقامات سلوک کو ترتیب و درجہ کیا ہے۔	محمد باقر بن شرف الدین عباسی لاہوری	قلمی خوشخطا درجہ اوسط۔ محمد سعید کاظمی نے نسخہ عالمگیری مطابق ۱۳۸۵ھ میں نسخہ لکھا۔
۱۰۵۳	منطق الطیر (فارسی منظوم)	شیخ فرید الدین عطار۔ آپ شیخ مجاہد الدین بندادی کے مرید تھے۔ آقا زخواب میں وہ اور یہ قریب تھے (اور اسی وجہ سے انکو عطار کہتے ہیں) لیکن بعد میں دنیا سے کنارہ کش ہو گئے اور اخیر تک عزلت کی زندگی بسر کی۔ آپ کی ولادت شعبان ۵۱۳ھ میں سلطان بنج کے عہد میں بگرام شادیاخ (پشاور) کے مضافات میں سے ہے) واقع ہوئی۔ ۱۰۷۱ھ الآخرے ۶۲۷ھ مطابق ۷۹۹-۱۲۳۳ء کو جب چنگیز خان کے داماد نے پشاور کے محاصرے میں قتل عام کا حکم دیا تو شیخ مذکور نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ اس نے نظم و نثر میں چالیس کے قریب کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اکثر کلام آپ کا منظوم ہے۔ تذکرۃ الاولیاء پر ہند نامہ۔ اور منطق الطیر آپ کی مشہور تصنیفات ہیں۔ ایضاً شیخ فرید الدین عطار۔	قلمی۔ شہ جلیون عالمگیری مطابق ۱۳۸۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۰۵۴	تذکرۃ الاولیاء (فارسی) اولیاء کرام کے حالات مطابق پر مشتمل ہے اپنی نوعیت کے خاص و نہایت مفید تصنیفات میں سے۔	ایضاً شیخ فرید الدین عطار۔	قلمی خوشخطا خط نسخ۔ آٹھویں صدی ہجری کا خط تخیلی کیا گیا ہے۔

سلسلہ	تمام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۰۵۴	ملفوظات شیخ عیسیٰ ابن حضرت شیخ قاسم سندھی علیہ الرحمۃ (فارسی) شیخ موصوف کے ایک مرید خاص نے ۱۰۶۱ھ میں یہ مجموعہ تالیف کیا۔	..	شمس الدین کا تعلق سلسلہ ۱۰۵۳ میں لکھا۔ سرور قی کرنا بخانہ حسینا الدولہ سعد الدین خان اور کھایت خان کی غیر نسبت شیخ نیز عبارت ذیل لکھی ہے:- دور دوم شہر رمضان المبارک ۱۰۶۱ھ میں مسند ماؤس، عین پور علی غلہ پاشا شہر جہاں ۳۰ برس کی اسکا جائزہ لیا گیا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کن ب نشان ابن مغلیہ کے کتب خانہ خاص میں رہی ہے۔ خوشحلاہ درجہ اوسط۔
۱۰۵۵	سلسلۃ الذہب (فارسی نظم) قصص کے پیرائے میں مقامات سلوک اور معارف نقیصت بیان کئے ہیں۔	مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلبی ہار یک قلم۔ خوش خط۔ اتل اور آخر سے ایک ایک ورق ناقص۔ غالباً اثر ۱۰ فی سو سال کا پورا ہے۔ قلمی طرز قلم خوشحلاہ نوشتہ ۱۲۶۲ھ
۱۰۵۶	مجموعہ نان و حلوا (فارسی) تفصیل مجموعہ (۱) نان و حلوا۔ شیخ بہاؤ الدین آملی کی ایک چھوٹی سی فتویٰ کا نام ہے جو نہایت مقبول ہوئی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ با اینہما یکازہ اخضرار نقیصت کے لب لباب پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ہی نہایت دلچسپ، (۲) رسالہ و مناجات خواجہ عبدالعزیز خاوری۔ اسکی مسجع عبارت اور جوامع کلمات کی خوبی پر مبنی سے تعلق رکھتی ہے۔ دونوں کے احوال کے لئے دیکھو عدد مسلسل بالترتیب (ب) ۱۰۵۱ و ۱۰۵۸۔

مجلد	نام و کیفیت مجموعہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۵۷	اخبار الاصفیاء (فارسی) ہندوستان کے اولیاء کرام کے حالات پر مشتمل ہے۔ جید انصاری نے نور الدین جہانگیر بادشاہ کے عہد میں تصنیف کی۔	..	قلی۔ ولی بیگ ولد غفور پڑا نے سلسلہ جلوس اورنگ زیب عالمگیر سلطان شہنشاہ میں پسند کیا۔
۱۰۵۸	اخلاق جلالی (فارسی) ملاحظہ ہو۔ سلسلہ ۹۷۳۔	محقق جلال الدین دوانی۔ (ملاحظہ ہو۔ عدد مسلسل ۹۷۳)	قلی۔ باریک قلم۔ واضح۔ خوشخط۔ درجہ اوسط نسخہ صحیحہ۔
۱۰۵۹	بشری الکلیب احادیث الحبیب (عربی) وعظ و تذکیر۔ رجاء انگیز حدیثیں لکھی ہیں۔ اموات کے متعلق چند ایک احکام بیان کئے ہیں۔ اور اسماء اللہ علیہا کے سعائی اور آداب قرآن کا تحقیر ذکر ہے۔	..	قلی۔ باریک قلم۔ تعلق خور
۱۰۶۰	شرح "درواہامید" از شیخ آدم بنی (عربی)	..	قلی
۱۰۶۱	سیف المجاہدین (فارسی) خواہر سلوک اور اقوال سالکین پر مشتمل ہے۔ پڑھنے کے قابل رسالہ ہے۔	احمد بن یوسف	قلی۔ طرز تحریر قابل دید۔
۱۰۶۲	جواہر خمسہ (فارسی) زہر و ریاضت اور دعوت اسماء الہی کے طریقے بتائے ہیں۔ ششہ میں تصنیف کیا گیا۔	خواجہ محمد بن خطیر الدین لطیف۔ پانچویں پشت میں خواجہ فرید الدین عطار سے جا ملتا ہے۔	قلی آخر سے ناقص ہے۔
۱۰۶۳	منہج الیقین (شرح دہلوی کے جہر صادق) فارسی۔	علاء الدین محمد بن ابی تراب۔	مطبوعہ ممبئی۔ ضخامت ۶۶ صفحہ
۱۰۶۴	مجموعہ الروض الخصب تفصیل مجموعہ (۱) الروض الخصب فی تزکیۃ القلب المنیب بزبان فارسی۔ از خواجہ صدیق حسن خان تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں فاضل مصنف شہب ایمان اور طب روحانی کے مضمون کو نہایت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ دوسرا حصہ طب جسمانی کا بیان ہے جس میں	..	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۶۵	مختصر طور پر چند ایک مفید نسخہ جات درج ہیں تیسرے حصہ میں اخلاقی اشعار کا انتخاب ہے۔ (۲) نصاب الاحتساب کا اردو ترجمہ ہر دو مطبوعہ در یک جلد۔ شمار التنبیہ فی شرح آیات التنبیہ من عربی نظم میں جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے۔ اور شرح بزبان فارسی نواب صدیق حسن خان کی تالیف ہے۔ فتنہ قبراور اسکے متعلقات پر لکھی گئی ہے جواہر خمسہ (فارسی) شروع میں کشف ناقص ہے۔ مقامات سلوک اور طریق زہد و ریاضت کا بیان ہے۔ چوتھے جوہر میں مذہب صوفیہ شطاریہ کے اصول کی تفصیل کی گئی ہے۔ جواہر خمسہ کے نام دوسرے مصنفوں کی بھی کتابیں موجود ہیں مثلاً دیکھو عدد مسلسل ۱۰۶۲۔ لیکن شیخ محمد غوث گوالیاری کی تصنیف ہونے کی وجہ سے یہ ایک اہم نسخہ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) شیخ محمد غوث گوالیاری۔ اصلی نام حاجی حمید الدین اور لقب غوث العالم۔ ہندوستان کے مشہور ترین اولیاء الدین میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ بارہ سال تک کوہستان چنار کے جنگلوں میں رہے اور درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ وہ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے جنکے آستان پر بڑے بڑے زبردست بادشاہ اپنا سر جھکا ناظر سمجھتے تھے۔ بارہ سال کے بعد وہ گوالیار میں سکونت پذیر ہو گئے اور دعوت و تلقین میں مشغول رہے۔ اُنکا گزارہ ایک جاگیر کی آمدنی پر تھا۔ شیخ وجیہ الدین گجراتی کے پیروم رند تھے۔ ۱۴ محرم ۹۷۵ھ مطابق ۱۵۶۲ء کو آٹھواں انتقال ہوا۔ شیخ اولیاء بود سے بحساب ابجد تاریخ وفات نکلتی ہے۔ متعدد کتابوں میں سو جو آئینوں نے تصنیف کیں ایک جواہر خمسہ ہے ایک اور تصنیف کا نام گلزار ابرار ہے جس میں تمام ہندوستان کے مشائخ اور صوفیہ کا مختصر حال لکھا ہے۔ آپکا سلسلہ نسب ساتویں میں خواجہ فرید الدین عطار سے جاملتا ہے۔ آپکے دادا امین الدین قتال کا مزار چنپور میں ہے اور گلی	مطبوعہ

قلی نسخہ۔ خوشنما ہندوستان
دو ڈیڑھ سو سال کا پورا نسخہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۰۶۷	مجموعہ ہدایۃ الطالبین - یہ مجموعہ مسائل ذیل پر مشتمل ہے: (۱) ہدایۃ الطالبین (وفاقیہ) و اعمال اور عقائد امام ربانی (۱) شیخ محمد صالح کولابی (۲) قصیدہ کعب بن زبیر دانت سنہ (۳) قصیدہ یا علی البالی - (شتمل بر منقوشہیں درقوانی) (۴) قصیدہ اشتدای ازمتہ تنغریخی - (۵) قصیدہ پردہ (۶) رسالہ سبہ سہاۃ زبان فارسی از معارف امام ربانی - الجامع محمد صدیق بدیشی - (۷) رسالہ درود و افضل از امام ربانی زبان فارسی (۸) شرح رباعیات خواجہ باقی باسد از امام ربانی - فارسی (۹) رسالہ حقیقت کلمہ طیبہ - فارسی - جز قلمی و دیگر جلد مذاق العارفین ترجمہ اجیاء علوم الدین - (اردو) چار جلدوں پر مشتمل ہے علم لقیقت اور اخلاق پر نہایت لیسٹ اور تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے - نہایت جلیل القدر پڑھنے کے قابل کتاب ہے (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۹۳) اصل کتاب زائد بات یہ کہ ہے کہ ترجمہ بجات عاتی کے حوالے سے ہر ایک حدیث کا مخرج بھی لکھ دیا ہے۔	اپنی قبر قلعہ بیانہ کے قریب ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط پیرچہ اوسط۔ رسالہ مکرمنا محمد قاسم بخاری نے خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کے مزار فائض الانوار پر مشتمل کتب لکھا۔
۱۰۶۸	مذاق العارفین ترجمہ اجیاء علوم الدین - (اردو) چار جلدوں پر مشتمل ہے علم لقیقت اور اخلاق پر نہایت لیسٹ اور تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے - نہایت جلیل القدر پڑھنے کے قابل کتاب ہے (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۹۳) اصل کتاب زائد بات یہ کہ ہے کہ ترجمہ بجات عاتی کے حوالے سے ہر ایک حدیث کا مخرج بھی لکھ دیا ہے۔	مولوی محمد احسن نانائوسی۔	مطبوعہ
۱۰۶۹	اربعین فی ہول الدین کا ترجمہ (اردو) اصل کتاب امام غزالی کی تصنیف ہے اجیاء العلوم اور کیمیاء سعادت کا قلم ہے۔	..	مطبوعہ
۱۰۷۰	خیر المولس ترجمہ ترجمہ الجہا الدین (اردو) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	..	مطبوعہ
۱۰۷۱	لئے بے مثل کتاب ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۶۵	حکمت علی (اردو) علم اخلاق پر اردو زبان میں عالمانہ طور سے تفصیلی بحث کی ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	مطبوعہ
۱۰۶۶	عنوان النصلح (افغانی) اخلاق محسنی کا افغانی ترجمہ ہے۔	مطبوعہ
۱۰۶۷	توبۃ النصوح (افغانی) نذیر احمد خان کی توبۃ النصوح کو ایسی خوبی کے ساتھ افغانی لباس میں جلوہ گر کیا ہے کہ ترجمہ نہیں معلوم ہوتا۔ زبان سستہ اور فصیح۔ نثر میں پشتو لٹریچر کا بہترین نمونہ۔	میاں محمد یوسف کا کاخیل ساکن سرخ ڈہیری۔	مطبوعہ
۱۰۶۸	کلمات خواجہ عبداللہ انصاری (فارسی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف آخری فقرہ۔	خواجہ عبداللہ انصاری ہروسی صوفی۔ شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبداللہ بن محمد بن احمد ہمدانی ۳۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ہرات میں منقذ و نشانم سے علم حدیث کی شاگردی کی اور مدتوں تک اس میں مشغول رہے۔ اور یہاں تک اس میں بیرونی حاصل کیا کہ تین لاکھ حدیثیں اس کو یاد ہو گئیں۔ اسکا اپنا قول ہے کہ اگر میں اپنے بدن پر کسی جگہ ہاتھ رکھوں اور اس کے متعلق مجھ سے کچھ پوچھا جائے تو میں حدیث نبوی پڑھ کر اسکا جواب دے سکتا ہوں۔ اتباع سنت اور اسکی حمایت میں نہایت سرگرم تھا جسکے باعث معتبرہ نے اسکو سخت تکلیفیں پہونچائیں۔ جنگو اس نے بہ طیب خاطر برداشت کیا۔ وہ مذہب امام احمد کا نہایت گرویدہ تھا اور اکثر کہا کرتا تھا "من ہب احمدی احمدی مذہب" ابن رجب کہتے ہیں کہ وہ تفسیر قرآن اور حفظ حدیث میں ایک مجتہد تھا۔ لغت اور دیگر فنون ادبیہ میں بھی اسکو کمال مہارت حاصل تھی۔ وزیر	قلبی خوشخط جلی تلم۔

مسلسل عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>نظام الملک اہل حدیث کا نہایت معتقد تھا اور اسکی سفارش پر خلیفہ مقتدی باندہ نے اسکو شیخ الاسلام کا خطاب اور خلعت فاخرہ عطا کی اسکے اکثر شیوخ و اقران اور دیگر محدثین فقہاء و ادباء اور صوفیہ فی الجملہ ہر ایک طبقہ اور گروہ کے لوگ اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں البتہ اہل بدعت کو اس سے ہمیشہ تبرکات جسکی وہ ذریعہ پروا نہیں کرتا تھا۔ قاضی عبد الجبار تاجی ہراتی ہیں لکھتے ہیں کہ اس نے اظہار حق میں کسی بادشاہ یا امیر کی خاطر مدہانت نہیں کی۔ بدعت اور جھوٹے کئی بار اسکی جان لینے کی ناکام کوششیں کیں لیکن اپنی کبیڑ حنا وند پاک ہمیشہ اسکا حافظہ نادر رہا۔</p> <p>متبع سلف اہل حدیث ہونیکے باوجود وہ صاحب احوال و مقامات و کرامات صوفی تھا بقدر کے حقائق بیان کرتے وقت وہ اکثر غار فی التوحید کی حقیقت پر بحث کرتا ہے اور توحید پر تہودی کو زبدہ مقامات سمجھتا ہے اسلئے بعض کوتاہ فہم اسکو جھوٹی اور اتجادوی خیال کرتے ہیں۔ علامہ ابن القیم نے شرح منازل میں اسکی خوب ترویج کی ہے تصوف میں اسکا اپنا خاص مذاق تھا۔ اور ہرات و خراسان میں اب تک فرقہ انصاریہ کے نام سے اسکے متبعین موجود ہیں۔ کتاب ذم الکلام۔ منازل السائین تفسیر قرآن فارسی و غیرہ اسکی تصنیف ہے۔ اسکا کلام اکثر شیخ سیلس اور نہایت دلکش ہوتا ہے۔ اسکی مناجاتیں خاص طور پر دلچسپ اور معنی خیز ہیں۔ ۱۰۸۸ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ قبر ہرات میں ہے۔</p>	

علم قرات

قرآن کریم خدا کے پاک تعالے و تقدس کا وہ نازل کردہ کلام ہے جس کا ایک ایک حرف متواتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج چودھویں صدی میں بھی مشرق سے مغرب تک تمام اسلامی دنیا میں جتنے مصاحف پائے جاتے ہیں ان میں کچھ بھی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ بعض الفاظ کا طریق ادا اور کیفیت تلفظ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک مختلف اور جدا گانہ ہے جس کی وجہ سے مختلف قراءتیں ان سے روایت کی گئی ہیں اور جس کی بنا فقط اختلاف لکھات پر ہے۔

ان مختلف قراءتوں میں سے سات زیادہ مشہور اور بنیادی اصول قرات ہیں۔ یہ قراءتیں ایک طبقے سے دوسرے طبقہ تک زبانی پہنچتی رہیں یہاں تک کہ تمام علوم و فنون کو علمی طریق پر مدون کیا گیا اور فن قرات بھی ایک علم یا فن کی حیثیت سے نندین کے قالب میں ڈھلا گیا۔ اندلس میں امیر مجاہد والی ہوا اور چوں کہ وہ قرات قرآن سے خاص شغف رکھتا تھا اس کے عہد میں فن مذکور کو نہایت ترقی ہوئی۔ ابو عمر و وانی اس کے عہد کا ایک مشہور امام فن ہے جس نے قرات میں انتہا درجہ کا کمال حاصل کیا۔ اور اس پر کتابیں لکھیں۔ منجملہ ان کے کتاب التیسیر اس کی ایک محرکہ الراء تصنیف ہے جو نہایت مقبول ہوئی۔ اور اس کے بعد جملہ ائمہ قرات کا اسی پر دار و مدار رہا ہے۔ کچھ مدت کے بعد ابوالقاسم بن فیروشا طبعی پیدا ہوا جس نے ابو عمر کی کتاب کو مختص کر کے نظم کا لباس پہنایا جو آج قصیدہ شاطبیہ کے نام سے تمام اسلامی دنیا میں متداول ہے اور جس نے تمام لوازم فن قرات کا نہایت خوبی کے ساتھ استنباع کیا ہے۔ اس کے بعد جتنے بھی قرات کے نام لپو اہیں وہ سب اسی کے خزان فیض کے ریزہ چین ہیں ❖

نوٹ۔ علم تجوید (علم تصحیح مخارج حروف) اور علم رسم الخط قرآن بھی علم قرات کی شاخیں ہیں۔ جو اس میں مندرج سمجھی جاتی ہیں ❖

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۷۹	قطبیہ شرح شاطبیہ (فارسی) قصیدہ شفا علم قرأت کا ایک مشہور اور جامع قصیدہ علم قرأت کی مشہور کتاب تیسیر کا مضمون نہایت عجیب طریقے پر اس میں ادا کیا ہے یہ قصیدہ نہایت مقبول ہوا ہے اور کثرت سے اسکی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ قطبیہ اسکی ایک فارسی شرح ہے۔ قصیدہ شاطبیہ اصلی نام "حرز الامانی" ہے اور وہ ۱۱۷۳ ابیات پر مشتمل ہے۔	شیخ ابوالقاسم محمد بن فیرہ شاطبی (ماتن) علامہ کا نام ہے ۳۳۷ھ میں بمقام جاتیوا (سین) پیدا ہوا۔ آنکھوں سے نابینا تھا لیکن صحیحین اور موطائے امام مالک اس کو ایسی ضبط تھیں کہ لوگ اپنے لکھے ہوئے نسخوں کی تصحیح اس کے لفظ سے کیا کرتے تھے۔ علم قرأت - تفسیر حدیث اور عریبیت میں یگانہ روزگار تھا۔ علم تفسیر خواب میں اس کو کافی دستگاہ حاصل تھی۔ ۳۷۷ھ میں وہ قاہرہ میں گیا جہاں قرأت کا درس دیتا رہا۔ جب وہ قرآن کریم کا درس دیتا تھا تو وضو کر کے اور اچھے کپڑے پہن کر نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھتا تھا۔ شاطبی اس کو اسلئے کہتے ہیں کہ وہ شاطبیہ میں پیدا ہوا جو لفظ جاتیوا کا معرب ہے۔ قصیدہ حرز الامانی کے علاوہ اس نے پانچ سو اشعار کا ایک قصیدہ والیہ تالیف کیا ہے جس میں اس نے ابن حجر کی کتاب التہذیب کا پورا مضمون بوجہ حسن اختصار کے ساتھ ادا کیا ہے۔ ۳۷۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قطبی
۱۰۸۰	کنز المعانی شرح حرز الامانی (عربی) شرح فاطمیہ - فاضل شارح نے بالالتزام ہر ایک بیت کی شرح میں تحقیق لغوی - ترکیب نحوی اور شعر کا حل مطلب لکھ کر تشریح کا حق ادا کیا ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد المعروف شعلہ موصلی حنبلی نے لکھی ہے جسکا ۹۵۶ھ میں انتقال ہوا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قطبی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۰۸۱	شرح شاطبیہ ابن القاضی (عربی) اسکا نام سراج القاری ہے اور اسکا مصنف علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف ابن القلح بغدادی ہے۔ جسکا ۷۷۷ھ میں انتقال ہوا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۰۸۲	مفردات سبعہ (عربی)	ابو موسیٰ جعفر موصلی -	قلی باریک قلم - خوشخط و قلم
۱۰۸۳	وژۃ الفریذ فی علم التجوید (فارسی)	حافظ طاهر اصفہانی (نیز دیکھو عدد سلسلہ ۱۰۹۵)	قلی خوشخط و درجہ اوسط
۱۰۸۴	کنز المعانی شرح شاطبیہ (دوسرا نسخہ عربی)	خانہ کیفیت خصوصیه (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۰۸۰)	قلی
۱۰۸۵	شرح شاطبیہ (عربی) غالباً سب سے اچھی شرح ہے۔	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۶)	قلی خوشخط و درجہ اوسط۔
۱۰۸۶	شرح مقدمہ جزیریہ (عربی) اس کا متن علم تجوید کی مختصر اور مستند اول کتاب ہے جس کا مصنف محمد بن محمد جزری مصنف حصین ہے۔ جس کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۲۱۱	" " "	قلی خوشخط
۱۰۸۷	سجائندی (عربی) قرآن کریم کے وقوف کی مفصل فہرست ہے۔ مشہور کتاب ہے۔	(ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۲۰ خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی خوشخط
۱۰۸۸	المکرم فی علم القراءۃ (عربی)	سراج الدین عمر بن قاسم الضاری مصری	" " مطبوعہ
۱۰۸۹	مرئع العزalan فی رسم حظ القرآن (عربی)	" " "	قلی
۱۰۹۰	مہ چند رسائل دیگر متعلق علم قراءت۔ شرح مقدمہ جزیریہ (عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۰۸۶)	" " "	قلی خوشخط
۱۰۹۱	سکندر شاہی شرح شاطبیہ (فارسی)	" " "	" " "
۱۰۹۲	کشف ربہ طے کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ شرح جزری (عربی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۱۵)	قلی خوشخط - تھپج خورد۔
۱۰۹۳	رسالہ فتاویٰ ہات قراءۃ (مہ شرح قصیدہ راۃ ایضاً در علم قراءۃ) عربی۔	" " "	قلی مجددی طلانی -
۱۰۹۴	مجموعہ مطالب القاری - تفصیل مجموعہ (۱) مناقب غوثیہ بزبان فارسی (۲) مطالب القاری بزبان پنجابی (۳) چہل کاف مہ ترجمہ تحت اللفظ از شیخ عبدالحق دہلوی (۴) دعا جو نزل کبیرہ سو خواص آل - جلد قلی در یک جلد	" " "	قلی خوشخط و درجہ اوسط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۹۵	مجموعہ قرأت - تفصیل مجموعہ :- (۱) سجودندی - از اول چند اوراق ناقص (۲) المقتنع فی رسم الخط بزبان عربی (۳) منہل العطشان فی رسم احرف القرآن بزبان فارسی - ہر سہ قلمی و ربیک جلد -	..	منہل العطشان کو حافظ طاہر اصغری مصنف دورۃ العزیز نے شاہ رخپا کے لئے مشتمہ میں لکھا کیا اور عطاء اللہ ابن حافظ عبد الحکیم نے مشتمہ میں مؤلف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے سے نقل کیا ہر سہ قلمی خوشخط بدربارہ وسط قلمی خوشخط بدربارہ اوسط
۱۰۹۶	ترجمۃ الجریہ فی شرح القصیدہ (فارسی) قصیدہ شاطیہ علم قرأت کی معرکہ الآراء تصنیف ہے - یہ فارسی باب میں اسکی بہترین شرح ہے -
۱۰۹۷	مجموعہ أرجوزہ سخاوی (عربی) اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں (۱) ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ - از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۲) أرجوزہ سخاوی - در بیان الفاظ تشابہات (۳) مقدمہ جزیریہ - از محمد بن محمد جزیری مصنف حصن حصین (۴) شاطیہ از ابوالقاسم بن فیروز - ہر چار قلمی و ربیک جلد	محمد بن عبد الرحمن بن محمد سخاوی - ۳۳۰ھ میں پیدا ہوا - علما و یقینی - مناوی ابن حجر اور ابن ہمام سے تحصیل علوم کی - علما ابن حجر سے نسبت زیادہ فیض حاصل کیا - اور اس سے عقیدت بھی زیادہ رکھتا تھا علم حدیث میں اس نے خاص طور پر مہارت حاصل کی - اور مصر کے تقریباً چار سو شیوخ حدیث سنی - اسکے بعد اس نے حج بیت اللہ کیا - اور حرمین شریفین کے علماء اور شاخ سے استفادہ کیا - پھر شام کا سفر کیا اور علم حدیث میں نہایت بلند درجہ حاصل کیا بعض علماء کا قول ہے کہ حافظ ذہبی کے بعد کوئی اسکی مانند پیدا نہیں ہوا - اور اس کے بعد گویا علم حدیث کا جنازہ اٹھ گیا - الضو اللامع لاہل القرن التاسع چار جلد اور دوسری مضامین تصانیف اسکی یادگار ہیں	جلد قلمی -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۰۹۷ (ب)	الایضاح المعانی فی شرح حرز الامانی (فارسی) قصیدہ شطاطیہ کی فارسی شرح ہے	حرم شریف مکہ معظمہ میں ۱۹۹۷ء میں لکھی گئی۔ قلمی خوشخط بدریچہ اوسط۔
۱۰۹۸ (ج)	کنز القراء (فارسی) ۲۳ فصول پر مشتمل ہے۔ غالباً و خیرۃ القراء اور اسکا مصنف ایک ہے۔	قلمی۔ فصاحت معقول۔

علم ادب (ادبیات)

عربی زبان کے کلام نظم و نثر کے ان مجموعوں کا نام ادبیات ہے جو فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ”معیار“ (سٹینڈرڈ) کا حکم رکھتے ہوں اور ماہران فن اسکو قابل استناد خیال کرتے ہوں۔ ادبیات کا سب سے بہتر نمونہ زمانہ جاہلیت کے شعراء کا کلام ہے۔ زمانہ اسلام میں انہیں فنون کے بعد جو کتابیں اس موضوع پر تصنیف کی گئیں محقق ابن خلدون نے اپنے محرکہ الآثار مقدمہ تاریخ میں اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ان میں سب سے بہتر چار کتابیں خیال کی گئی ہیں (۱) ادب الکاتب لابن قتیہ (۲) کتاب الکامل للبرہ (۳) کتاب البیان والتمیز للجاحظ (۴) کتاب النوادر للابی علی الثعالی البغدادی۔ لیکن ازمنہ متاخرہ میں دیوان حماسہ اور دیوان ثننی کو نہایت شہرت حاصل ہوئی ہے۔

چونکہ فن شعر اور غناء موسیقی و دیوانہ لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے خلفاء عباسیہ کے عہد میں ایک ادیب کے لئے فن غناء سے باخبر ہونا اور اس میں جہارت پیدا کرنا اتنا ہی ضروری خیال کیا جاتا تھا جتنا کہ دوسرے فنون عربیت (صنعت و نحو۔ معانی و بیان) سے باخبر ہونا لازم تھا۔ جو اصحاب تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ دولت عباسیہ کے علماء و فضلاء موسیقی کو ایک کمال سمجھتے تھے اور اس کے حصول کو محبوب اور شرافت کے منافی نہیں خیال کرتے تھے۔

علم بیان

فصاحت و بلاغت کے دقائق معلوم کرنے اور کلام میں حسن و رنگینی پیدا کرنے کا نام علم بیان ہے۔ قرن اول کے لوگوں کو اہل زبان ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جب اشاعت اسلام کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور بے شمار عجمی قومیں حلقہ اسلام میں داخل ہوئیں تو دوسرے علوم لسانیہ کی طرح اس علم کو بھی ایک فن کی صورت میں تدوین کرنے اور اس کے لئے اصول اور قوانین وضع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

علماء متقدمین علم معانی۔ بیان اور بدیع کو جدا جدا فن شمار کرتے تھے۔ لیکن متاخرین عوامان تینوں کے مجموعہ پر علم بیان کا اطلاق کرتے ہیں۔ جعفر بن یحییٰ۔ امام جاحظ اور قدامہ وغیرہ علماء و بہتیت نے متفرق طور سے اس موضوع پر کچھ لکھا تھا جس میں بتدریج ترقی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ علامہ سکاکی نے اسکی مکمل تہذیب اور تنقیح کی۔ اس کے بعد جلال الدین قزوینی نے کتاب الايضاح اور بعض تالیف کی ہیں۔ علامہ علامہ مذکور کی مفتاح العلوم کا فن معانی و بیان ہے۔ علامہ قزوینی کی مؤخر الذکر تالیف ایک نثر کی

حیثیت سے نہایت مقبول ہوئی۔ اور بکثرت اس کی شرحیں لکھی گئیں جن میں سے علامہ محمد الدین تفتازانی کی چھوٹی اور بڑی شرح (مختصر المعانی اور مطول) ایسی متداول ہوئی ہے کہ اسکے مقابلے میں دوسری شرحیں کا لعدم ہو گئیں۔ بقول محقق ابن خلدون اہل اندلس کی نسبت مشرقی ممالک کے علماء نے علم بیان پر زیادہ توجہ مبذول کی ہے۔

نوٹ۔ چونکہ علم ادب اور علم بیان دونوں کا آپس میں سخت اتصال ہے اس لئے دونوں قسم کی کتابیں ایک ہی عنوان کے تحت میں لکھی گئیں۔ علم عربی کی کتابیں چونکہ تعداد میں بہت تھوڑی ہیں ان کے لئے بھی علیحدہ عنوان نہیں تجویز کیا گیا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۹۸	مسامرات ابن عربی (عربی) مختلف قسم کی ادبی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے	سنجیح الدین ابن عربی - ملاحظہ ہو (عدد سلسلہ ۹۰۶)	مطبوعہ
۱۰۹۹	کتاب الاغانی کامل (عربی)	ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی -	مطبوعہ مصر
۱۱۰۲	چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصل میں اسکے بیس حصے ہیں بشرط عرب کی کامل اور مبسوط تاریخ ہے۔ ہر ایک شاعر کا حال لکھتے ہوئے اسکے کلام کا مفصل اقتباس دیا ہے۔ اگرچہ اس کا نام ایک محدود مفہوم کو ظاہر کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ علم صرف و نحو - ادبیات تاریخ اور طبعیات - شعر و سخن اور دیگر علوم متداولہ کے قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔ عربوں کی قدیم و جدید مآثر کی صحیح کیفیت اسکے پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ مصنف علام نے پورے پچاس سال اسکے تالیف کرنے میں صرف کئے۔ اور اس کو سیف الدولہ ہمدانی کی خدمت میں نذر کیا۔ سیف الدولہ نے اسکو ایک ہزار اشرفی انعام دیا جب صاحب ابن عباد نے یہ خبر سنی تو کہا کہ مصنف کی کما حقہ قدردانی نہیں کی گئی میرے خزانے میں ایک لاکھ ستر ہزار کتابیں موجود ہیں لیکن مجھ کو کسی دوری کتاب سے اتنی دلچسپی حاصل نہیں ہوتی جتنا لطف کہ مجھے اغانی کے پڑھنے سے آتا ہے۔ اسکا مصنف حسن ترتیب اور جامعیت میں تمام مصنفوں سے گویا سبقت لیگیا ہے۔ حضرت الدولہ سفر اور حضر میں	اگرچہ سوء اتفاق سے اسکی ولادت فارس کے ایک شہر (اصفہان) میں ہوئی لیکن نسب لحاظ سے وہ خالص عرب بنو امیہ کے قبیلہ میں سے تھا۔ اس نے بغداد میں تعلیم حاصل کی اور اسماعیل بن عباد اور المہدی جیسے قدروا امیروں کی سرپرستی سے بہرہ ور ہوا بنو امیہ ہونے کی وجہ سے اسکو سپہین کے حکمران بنانے سے بھی تعلق رہا بہت سی کتابیں اس نے تصنیف کر کے ان کو تذکرین اور اسکے صلیے میں جلیل القدر انعامات حاصل کئے یہ ۲۸۰ میں اسکی ولادت ہوئی اور ۳۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ	
	اس کتاب کو اپنے سے علیحدہ نہیں کرتا تھا۔ بغداد میں اس کا مسودہ چار ہزار روپے پر فروخت ہوا۔ فی الجملہ افغانی ایک ایسی کتاب جس کے حدیم النشاں ہیونے پراہل بصر کا اتفاق ہے۔			
۱۱۰۳	مجموعہ قصائد (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل قصیدے شامل ہیں۔ (۱) القصیدۃ الوتریہ فی زیارۃ خیر البریہ (وفیہا کل قافیۃ علی ترتیب حروف التہجی) (ابوبکر بن عبد الکریم حلبی کی تصنیف ہے۔ جس کا شمار ۱۰۰۰ میں انتقال ہوا۔ (۲) قصیدہ کعب ابن زہیر (۳) قصیدہ بروہ (۴) قصیدہ سعہ تخمیں شیخ صدقہ (۵) القاسری (۶) مناقب سید شاہ حمید مانک فوری۔ بزبان عربی (۷) مولد برزنجی (۸) مولد شیخ محمد بنی (۹) ایضاً مولد آخر۔ جملہ مطبوعہ بمبئی ۱۲۹۳ھ در یک جلد۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بمبئی	
۱۱۰۴	سبعہ محلقہ محل آں بزبان عربی (عربی) سبعہ محلقہ زمانہ جاہلیت کے مشہور ترین قصائد ہیں جو آج تک محفوظ ہیں۔ عالمان ادبیات نے ان کو تمام کلام نظم و نثر میں چوٹی پر جگہ دی ہے۔ فصاحت و بلاغت کی جان بھجور جاتے ہیں سبعہ محلقہ کا راوی مشہور حماد الراویہ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) بنی امیہ کے عہد میں ادبی دنیا کا ایک نہایت مشہور راوی تھا و الراویہ ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ خاریق عادت قوت حافظہ کے باعث اس کو شعرا و شاعرات کے ہزاروں اشعار از بر یاد تھے۔ سبعہ محلقہ کا وہی راوی ہے اور زمانہ قبل از اسلام کے اکثر وادین و اشعار اسی کی بدولت آج تک محفوظ ہیں۔ وہ اصل میں ایرانی تھا۔ اور اس کا باپ جس کا نام شاہ پور تھا ایک جنگ کے آثار میں پڑا گیا تھا۔ اسکے عجیب النسل ہونے کا اثر اس کی زبان پر بھی نمایاں تھا۔ اور اکثر ایسی فاش غلطیاں کر جاتا جس سے صاف ظاہر ہوتا کہ وہ عربی نثر اور	تلی خوشنما بدرجہ اوسط	

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ہیں ہے اس کا علم زمانہ جاہلیت کے قصص و حکایات۔ ان کے اشعار۔ ان کے انشا اور اختلاف لغات پر کما حقہ عادی تھا۔ اسکو اس بات کا بجا دعویٰ تھا کہ ہر ایک روایت پر وہ زمانہ جاہلیت کے طویل قہیدے سنا سکتا ہے۔ الغرض وہ اپنے عہد کا ایک زندہ انسائیکلو پیڈیا تھا۔ اس نے اپنی زندگی ایک چور اور بدعنوان کی حیثیت سے شروع کی تھی۔ ۵۵ھ ہجری مطابق ۷۷۱ء یا ۷۷۲ء میں علی اختلاف القولین اس کا انتقال ہوا۔	
۱۱۰۵	مطلوب شرح تلخیص المفتاح (عربی) ملاحظہ ہو تہید دی نوٹ علم بیان۔	علامہ سعد الدین تفتازانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۲۰)	قلمی خوشخط۔ تفتازانی غور و۔
۱۱۰۶	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی) ملاحظہ ہو تہید دی نوٹ علم بیان۔	علامہ سعد الدین تفتازانی	قلمی خوشخط باریک قلم جدول طائی لاہور میں ۱۳۸۵ھ میں لکھا گیا۔
۱۱۰۷	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی)	..	قلمی خوشخط
۱۱۰۸	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی)	..	مطبوعہ ایران محسن
۱۱۰۹	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی)	..	قلمی بخفا قدیم خوشخط۔ نو عین آٹھویں صدی کا خط معلوم ہے
۱۱۱۰	دیوان مہنتی (عربی) ادبیات کی جان ہے نہایت مقبول اور مشہور ہے چالیس زیادہ اسکی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ سب اچھی شرح کتاب التبیان ہے جو ابوالفہا عبد اللہ العکبری کی تصنیف ہے جس کا ۷۱۱ھ بغداد میں انتقال ہوا ہے۔	ابو الطیب احمد بن حسین المہنتی۔ ۳۳۰ھ میں بمقام کو فہید ہوا۔ اس نے لوگوں میں شام میں فنون ادبیہ کی مہارت حاصل کی۔ وہ لغت عربی کے غریب الفاظ کو نہایت اچھی طرح جانتا تھا۔ اور ہر ایک لفظ یا محاورہ کا صحیح استعمال ظاہر کرنے کے لئے کلام عرب کے نظم و نثر سے استشہاد کرنے پر قادر تھا۔ بعض ناقدران کلام اسکے شعر کو اب تمام مصنف سجا پر ترجیح دیتے ہیں۔ اسکا باپ کو فہ میں سقا کا کام کرتا تھا۔ لیکن وہ امارت کے خواب دیکھتا تھا۔ اور چونکہ اس نے عراق میں سوامہ کتب	مطبوعہ حجابہ آمین

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور بنو کلب اور دوسرے قبائل اس کے پیرو ہو گئے تھے اس لئے وہ متنبی (یعنی نبوت) کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ عیسیٰ کے حاکم لوٹنے اور متنبی کی اور متنبی کو قیدی بنا کر اس کی جمیعت کو منتشر کر دیا۔ اس نے ایک مدت دراز تک اسکو قید میں رکھا اور آخر کار اس نے اپنے عقائد سے توبہ کی جو اس کی غلطی کا باعث ہوئی۔ متنبی زبان عربی کا نہایت مشہور شاعر ہے۔ وہ عربی زبان پر کامل عبور رکھتا تھا اور اس کا کلام نہایت مستند سمجھا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تہبیدی نوٹ علم ادب) سیف الدین ہمدانی دانی و شوق اسکا محسن اور سرپرست تھا۔ ۳۵۴ھ میں جبکہ وہ عراق سے شام کو جا رہا تھا قبیلۃ اسد کے رئیس اور اس کی جماعت نے اس پر حملہ کیا اور تھوڑی دیر تک جانا زانہ لڑائی ہونے کے بعد خود متنبی۔ اسکا بیٹا تھمسد اور اسکا خاص غلام قتل ہوئے۔ اور اس طرح ایک نامور شاعر کی زندگی کا خاتمہ ہوا۔	
۱۱۱۱	مشرح دیوان متنبی (مجمول الاسم عربی)۔ بہت مختصر شرح ہے۔	تلمی بخط قیوم
۱۱۱۲	رسالہ مجہول الاسم در علم عروض (فارسی) چھوٹا رسالہ ہے۔	تلمی خوشخط
۱۱۱۳	ربیع الابرار (عربی) مصنف کا نام اس کی خوبی کے لئے کافی ضمانت ہے۔	علامہ زرخش شرمی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵)	تلمی خوشخط باریک قلم۔ سیاہی غیر مطبوس ۱۱۱۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۱۴	نور و حکایات (عربی) جیسے کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ دلچسپ لطیفوں اور حکایتوں کا مجموعہ ہے	خوشخط۔ تلمی۔ ضخامت ۲۶ صفحے۔
۱۱۱۵	مقامات حریری۔ (عربی)	ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان الجریجری	تلمی بخط استیقلین مع اعراب

مسلل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	عربی لٹریچر کا بہترین نمونہ۔ ہر ایک قسم کے صنائع و بدائع لفظی و معنوی پر مشتمل ہے۔ ایک عالم ان ادبیات۔ شاعر۔ ماہر ان حرفت و اور لغت دانوں کے نزدیک یکساں طور پر نہایت ہی مستعد مانی جاتی ہے۔ یہ کتاب مصنف علامہ نے خلیفہ مستر شہدائے کے وزیر جمال الدین عمید الدولہ کے لئے تصنیف کی۔ ملا بن خلکان نے اس قول کی تصحیح کی۔ ابن قتیبہ عیون الاخبار میں لکھتے ہیں کہ "مقامہ" علماء و فضلاء اور شعراء عصر کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو اپنی علمی فضیلت کے اظہار کے لئے کسی دربار شاہی میں جمع ہوتا تھا اس مضمون کو کہتے ہیں جو انشا پر داری کا اعلیٰ ترین نمونہ ہو اور جس میں فضیلت علمی اور کمال ادبی کا پورے طور پر اظہار کیا گیا ہو۔	اپنے زمانے کا نہایت مشہور دانش پرور ہے۔ اس کے مقامات اسکے ادبی کمالات کا نمایاں ثبوت ہے جو نہایت مقبول اور متداول ہیں۔ کوئی شخص اس از منہ متاخرہ میں ادبیات کا عالم نہیں سمجھا جاتا جب تک اس نے مقامات پر عبور نہ کیا ہو۔ بقول مصنف اور نیشل باؤر گریفیل "مستری" تقریباً یورپ کی ہر ایک زبان میں اسکا ترجمہ موجود ہے۔ "درة الخواص فی اوام الخواص اور لمحۃ الاعراب وغیرہ اس کی تصنیف ہیں۔ ۱۱۶۶ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	خوشخط بدردہ اوسط۔ امان الدین قریشی کا تب نے ۱۱۶۶ء میں ایک پورے نسخہ نوشتہ ۱۱۶۶ء اس کو نقل کیا۔ مولوی سید ساکن پٹنہ خلیفہ مولوی محمد سمیل قاری نے ۱۱۶۶ء میں بیسیوں شرح ہم چھپوا کر کراچیاں پھیلوائیں۔ لکھے۔ اور بعد میں ایک ایسے قلمی نسخہ سے اسکی تصحیح کی جو مصنف کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودہ اور خود مصنف کے میچ کردہ نسخہ سے اسکی تصحیح کی گئی تھی۔ نہایت صحیح نسخہ۔
۱۱۱۶	ایضاً مقامات حریری (عربی)	"	مطبوعہ خوشخط و محض صحیح نسخہ
۱۱۱۷	ایضاً مقامات حریری (عربی) پہلے ہندہ مقامے۔	"	قلمی خوشخط جلی قلم۔
۱۱۱۸	شرح مقامات حریری (عربی)	"	قلمی بابک قلم۔ خوشخط بدردہ اوسط
۱۱۱۹	شرح قصیدہ بانٹ سعاد (عربی)	کعب بن زہیر کہ معظمہ کا نہایت نامور شاعر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا۔ وہ یہودی مذہب کا رہی اور حضور پاک کا سخت مخالف تھا۔ چنانچہ آپ کی جو میں قصیدے کہا کرتا تھا۔ لیکن بالآخر اسکا دل اسلام کی طرف مائل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں بانٹ سعاد کا مشہور قصیدہ تالیف کیا۔ خدمتِ لا میں حاضر ہوا اور قصیدہ مذکور پڑھ کر اپنی بغیضت و کافراں اظہار کیا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے	قلمی ۱۱۶۶ء کا لکھا ہو نسخہ

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
۱۱۲۰	شرح قصیدہ برودہ (عربی) اس شرح کا نام کشف الحقائق ہے اور وہ مولانا جلال بن سفیر ساکن کیلا والہ کی تصنیف کے مناسب بسط اور تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے۔ قصیدہ برودہ کا نام الکواکب الدریہ فی معجزات الریہ اور مصنف کا نام شیخ شرف الدین بوسیری ہے۔	اس کا قصور معاف کیا اور اپنا جہ مبارک اس کو خلعت کے طور پر بخش دیا۔ اس قصیدہ کو عالم ادبیات نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سب سے معلقہ کے ہم پلہ سمجھتے ہیں۔ شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بوسیری اپنے زمانے میں نہایت متقی اور نیک شخص تھا۔ ۶۹۴ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ کہتے ہیں کہ اس کو فالج کا عارضہ ہوا تھا۔ اور جب تنگ ہوا تو اس نے یہ قصیدہ (جو ۱۶۲ ابیات پر مشتمل ہے) تالیف کر کے جناب باری تعالیٰ میں التجا کی اور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کو اپنے لئے شفیق بنایا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے اس پر ایک چادر ڈالی اور ہاتھ پھیرا۔ آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو تندرست پایا۔ اس نے اپنے قصیدہ سے کسی کو مطلع نہیں کیا تھا۔ لیکن صبح کے وقت اپنے گھر سے نکلا تو ایک خدا رسیدہ فقیر نے اس سے کہا جناب کی بڑی جہربانی ہوگی اگر اپنا قصیدہ مدح غنایت فرمائیں۔ اس بات کا لوگوں میں بڑا چرچا ہوا۔ الملک لظاہر کے وزیر بہاؤ اللہ کو یہ خبر پہنچی تو اس کو آب زر سے لکھوایا اور ادب کے لئے ننگے سر کھڑے ہو کر اس کو سنا اور تمام عمر اس سے برکات عظیمہ حاصل کرتا رہا۔ قصیدہ مذکورہ سے تبرک حاصل کرنے کی بیشمار حکایتیں مشہور ہیں اور اس کو تمام اسلامی دنیا میں نہایت شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ جو کسی دوسرے قصیدہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ کثرت سے اس کی تحریروں کی کتب	قلی ۱۲۸۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ

سلسلہ	نام و کیفیت خصوصیت کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۱۲۱	ایضاً شرح قصیدہ بردہ (عربی) یہ شرح ۱۹۹۹ء میں تالیف کی گئی۔	اور مختلف شعراء نے اسکی تحفیس کی۔ چنانچہ دیکھو عدد مسلسل ۱۱۰۳۔ علامہ جمال جٹابی۔	قلبی خوشخط و ربط اوسط
۱۱۲۲	مجموعہ قصائد و محیر شرح۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل قصائد شامل ہیں (۱) قصیدہ بردہ و معراجی کثیرہ (دیکھو عدد مسلسل ۱۱۲۰) خانہ احوال مصنف (۲) قصیدہ کعب بن زہیر (بانت سعاد) و معراج فارسی منظوم۔ دیکھو عدد مسلسل (۱۱۱۹) (۳) بدیعیتہ الصنف دیکھو خانہ احوال مصنف (جلد تھامی) دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) قصیدہ مؤخر الذکر کا مصنف الشیخ الادیب صفی الدین بن عبد العزیز بن السراہ ہے۔ اس نے اپنا یہ قصیدہ املاء کے طور پر متعدد مجالس میں لکھوایا۔ اس کے آخری مرتبہ اس نے سلخ شوال ۱۱۵۷ھ کو لکھ دیا۔ اس نے خود اپنے اس قصیدہ کی شرح لکھی ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ علم بدیع کا مجدد ابن المعتز اس کی صرف سترہ صنعتیں جانتا تھا۔ علامہ سکا کی نے جو اس فن کے اُستاد ہیں ۲۹ صنعتیں لکھی ہیں۔ اسی طرح مختلف اساتذہ نے جو تدریجی ترقی کی ہے اسکا مفصل ذکر کر کے لکھا ہے کہ شیخ رکن الدین عبد العظیم بن ابی الاصبیح المتونی ۱۱۵۷ھ میں اپنی تصنیف میں متقدمین کی اختراع کردہ نوے صنعتوں کا ذکر کر کے اپنے استخراج سے بیس صنعتیں ان پر اور اضافہ کی ہیں اسکی کتاب اپنے فن کی بہترین تصنیف ہے۔ میں نے اس فن کی مختلف نوے کتابیں پڑھیں اور اسکا خلاصہ ایک سو پینتالیس اشعار (قصیدہ بدیعیا میں درج کیا جو ایک اکاؤنٹ صنعتوں پر مشتمل ہے۔ علامہ واحدی۔	قلبی خوشخط
۱۱۲۳	شرح دیوان متنبی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۱۰۔		مطبوعہ بی بی۔ تنطیع کلان
۱۱۲۴	شرح الشواہد للبحینی (عربی) نحو و ادب۔ علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی نے شواہد	علامہ بدر الدین عینی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۶۲۶ و ۶۵۷)	قلبی خوشخط و ربط اوسط نسخہ خط میں نسخہ کمالی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	الفیہ کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ ایک بڑی ہے جس کا نام المقاصد النجویہ ہے۔ دوسری مختصر جس کا نام فوائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد اور یہی زیادہ تر مشہور ہے۔		
۱۱۲۵	معنی اللبیب (عربی) ادبیات - النوار سہیلی کی طرح ایک طویل الذیل داستان پر مشتمل ہے جس کے ضمن میں بیشمار چھوٹی چھوٹی دلچسپ حکایتیں لکھی ہیں تمام کتاب کی عبارت شروع سے آخر تک صحیح کے التزام سے لکھی گئی ہے۔	قلمی بخط قدیم - ۱۰۷۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۲۶	الروضة الزکویہ فی اللغة العربیہ (عربی) مختلف کتب ادبیہ کا انتخاب ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی کا پورا ناو بی کورس ہے۔	مطبوعہ
۱۱۲۷	شرح رسالہ استعارات (عربی)	فاضل سمرقندی۔	مطبوعہ مصر
۱۱۲۸	تعریفات الاصطلاحات (عربی) آج کل کی زبان میں یہ کتاب علوم متداولہ عربیہ کی ٹیکنیکل ڈکشنری ہے۔	سید شریف جرجانی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۲۶)	قلمی
۱۱۲۹	شرح قصیدہ و تریہ (عربی) قصیدہ و تریہ فی مدح خیر البریہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک طویل قصیدہ ہے جس میں ہر ایک ردیف پر کچھ اشعار لکھے گئے ہیں۔ یہ اسکی شرح ہے۔	ملا علی قاری ہروی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۲۶)	قلمی خوشخط
۱۱۳۰	مفتاح العلوم (عربی) فنون عربیہ کے شعبہ ہائے ذکاوت متداولہ پر مشتمل ہے۔ اور ہر ایک فن کے اصول مہمہ نہایت حجت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اسکا ہر ایک باب ایک مستقل کتاب کا حکم رکھتا ہے چنانچہ تلخیص المفتاح کا ناخذ ایسی معرکہ الآراء	علامہ سسکاکی۔ پورا نام اس طرح ہے:۔ ابو یوسف بن یوسف بن ابی بکر المعروف سراج الدین الخوارزمی السسکاکی۔ علم بلاغت میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ فنون عربیت کا امام مانا گیا ہے علامہ زادہ ہی کو اس سے شاگردی کی نسبت ہے کہتے ہیں کہ علم شیخ اور دعوت کو اکب میں بھی	قلمی بخط مختلف - ہیئت مجموعی خوشخط

سلسل	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	تصنیف کا فن معانی و بیان ہے۔	وہ بدحوئے رکھتا تھا۔ سلطان چغتائی خان ابن چنگیز خان نے اسکے فضائل کا حال معلوم کر کے اسکو اپنا مصاحب خاص مقرر کیا۔ آخر کا حبش عمید (جو بادشاہ مذکور کا وزیر اعظم تھا) کی حاسدانہ کارستانیوں کی وجہ سے اسکو قید خانہ کی مصیبتیں پھیلنی پڑیں۔ اور تین سال قید خانے میں رہ کر ۶۲۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	
۱۱۳۱	مجموعہ قصائد و اشعار مختلفہ (عربی)	..	قلمی خط قدیم
۱۱۳۲	شرح ابیات کشف (عربی) تفسیر و ادبیات۔	..	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۱۳۳	چلبی حاشیہ مطول (عربی)	حسن چلبی المعروف اخى زاده (ملاحظہ ہو عدہ سلسل ۴۷)	تلفیظ خورد ۱۱۵۲ھ نیز از میں نسخہ لکھا گیا۔ قلمی بخط مختلف خوشخط بدرجہ اوسط ۱۱۱۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ مطبوعہ
۱۱۳۴	حل لغات سبہ مختلفہ (ملاحظہ ہو عدہ سلسل ۱۱۰۴) (عربی)
۱۱۳۵	دیوان حماسہ (عربی) شعراء جاہلیت و اسلام کا بہترین منتخب کلام جمع کیا گیا، درسی اور منداول کتاب ہے۔ ابو تمام حبیب بن اؤس طائی نے اس کو جمع کیا۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومی) ابو تمام ۱۱۹۱ھ میں بحیرہ طبریہ کے نزدیک ایک گانوں میں پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ زمانہ خورد سالی میں وہ قاہرہ کی مسجدوں میں پانی بھرتا تھا۔ وہیں اس نے تعلیم حاصل کی اور کسب قدر شہرت حاصل کرنے کے بعد دمشق کا رخ کیا۔ دمشق میں اس کو کوئی محسن و مری نہ ملا۔ ان ایام میں خلیفہ مامون شام کا سفر کر رہا تھا۔ اس نے موقع غنیمت سمجھ کر شام کا تہیہ کیا لیکن وہاں بھی باریابی حاصل نہ ہوئی مامون کے انتقال کے بعد وہ بغداد چلا گیا اور خلیفہ المعتض بالله نے اسکی اچھی قدر کی۔ عبد اللہ بن طاہر وائی خراسان کی روز افزوں	مطبوعہ مصر۔ شکل مندرجہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>شہرت نے قدروانی کے خواہشمند شاعر کو بچا ادھر متوجہ کیا۔ اتنا سفر میں جب وہ ہمدان پہنچا تو ابو الوفا بن سلمہ (ایک عرب رئیس) نے نہایت اعزاز کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ دوران قیام میں سخت برف پڑی اور تمام جانے کے راستے مسدود ہو گئے۔ ابو الوفا مذکور نے ابو تمام کی دلجوئی کے لئے اپنا تمام کتب خانہ (جو نایاب اور قابل قدر تصنیفات کا ذخیرہ تھا) اس کے حوالے کیا۔ ان علی جواہر کو دیکھ کر ابو تمام اپنا سفر بھول گیا۔ اور وہیں مقیم ہو کر نہایت دلچسپی کے ساتھ ان کا مطالعہ شروع کیا۔ اور کئی ایک کتابیں تصنیف کیں دیوان حماسہ جو تمام زمانہ جاہلیت اور اسلام کے مستند شعراء کے کلام کا بہترین انتخاب ہے اور جو اس قدر مقبول عام ہوا ہے اسی مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ فحول الشعراء وغیرہ اور بھی متعدد کتابیں لکھیں۔ اگرچہ وہ خود بھی پختہ کلام شاعر تھا لیکن اسکے اپنے اشعار بہت جلد بھلا دئے گئے۔ اور مصنف حماسہ کی حیثیت سے جو نام اس نے پیدا کیا ہے وہ دنیا کے قیام تک غالباً باقی رہے گا۔ ۵۲۳۲ ۵۲۴۶ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔</p>	
۱۱۳۶	ایضاً دیوان حماسہ (عربی)	..	مطبوعہ کلکتہ۔ چھاپہ آہن خوشخط
۱۱۳۷	شرح مفتح سید شریف (عربی) تدقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے (جیسے کہ سید شریف کی تحریر کا عام انداز ہے)۔	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۹)	قلی خوشخط قابل دید۔ ۱۰۹۹ء کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۳۸	نہج البلاغۃ (عربی) نہایت فصیح و بلیغ خطبات پر مشتمل ہے جو نہایت معنی خیز ہیں	الشریف المرتضیٰ ابو القاسم علی بن طالب الحنفی علم کلام ادب۔ اور شعر میں امام تھا۔ مذہب شیعہ پر	قلی خوشخط بہ درجہ اوسط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۱۳۹	سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کا مجموعہ ہے جس کو سید شریف رضی حسینی نے مرتب کیا۔ (دیکھو خانہ احوال مصنف)	اس نے متعدد کتابیں لکھیں جو نہایت مقبول ہوئیں۔ اس نے الغرر والدرر کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس سے اس کی ادبی معلو کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ بیچ البلاغۃ جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خطبوں کا مجموعہ ہے اسکا جامع ہی شریف رضی یا اسکا بھائی شریف رضی ہے۔ شائع مستقیم زادہ لکھتے ہیں کہ دیوان علی کا حقیقی مصنف بھی یہی شریف رضی ہے جو بعد از قیاس نہیں ہے۔ ۱۱۳۶ھ بغداد میں اسکا انتقال ہوا۔	قلی خوشنما شروع میں ایک دیباچہ ہے اور ہر ایک نظم کے آغاز پر ایک مختصر نوٹ لکھا ہے دو نوٹوں باتیں مطلوبہ نسخوں میں مرقعہ دی ہیں۔
۱۱۳۹	دیوان سیدنا علی رضی اللہ عنہ (عربی) نہایت اعلیٰ کلام ہے۔ اسکے اکثر اشعار عربی لفظوں کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ اکثر مضمون اخلاقی اور پند آموز ہے۔ حماسیت کے اشعار بھی بکثرت ہیں۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ سیدنا علی کا اپنا کلام نہیں ہے صرف اُن سے منسوب ہے (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۳۸ خانہ احوال مصنف)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	
۱۱۳۹	القوۃ شرح دیوان سیدنا علی رضی اللہ عنہ فارسی زبان میں دیوان سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیقدریسوسطہ شرح ہے۔ ادبیات کی نسبت تصوف کا رنگ غالب ہے۔ شروع کتاب میں اصول تصوف پر نہایت تفصیل کے ساتھ تبصرہ لکھا ہے۔ تصوف کا مذاق رکھنے والوں کے لئے جلیل القدر تصنیف ہے۔	قاضی حسین میمنی (مصنف شرح ہدایۃ المحکمۃ) (احوال مصنف کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۱۴۰)	قلی خط نسخ۔ قلم خفی خوشنما۔ شروع مصنف علام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۴۰	التالیف الکافی فی العرف فی القوافی (محدیک رسالہ دیگر در علم عروض) عربی	احمد بن عباد بن شعیب القوافی الشافعی	قلی۔ نہایت خوشنما۔ مولانا قلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۱۴۱	عجب العجائب (عربی) عربی مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ بالفاظ دیگر عربی کی انشا ہے۔ مدرسہ فورٹ ولیم (کلکتہ) کے ناظر اعلیٰ (پرنسپل) کی ایما سے تالیف کی گئی۔ اور پہلی مرتبہ ۱۸۱۷ء میں ہنگامہ کلکتہ چھپ کر شائع ہوئی۔	علامہ احمد بن محمد شروانی یمنی مدرسہ فورٹ ولیم کلکتہ میں ادبیات کا مدرس اعلیٰ تھا۔ نفعۃ الیمن اور حدیقۃ الافراح دونوں کی تصنیف ہیں جو نظم و نثر کا قابل قدر انتخاب ہے۔	مطبوعہ
۱۱۴۲	تخفیف المقتاح (عربی) مفتاح العلوم علامہ سکاک کی کتب ثانیہ سے مختص کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو تہذیبی نوٹ علم بیان)	علامہ قزوینی خطیب دمشق۔ پورا نام اس طرح ہے: جلال الدین محمد بن عبد الرحمن القزوینی الشافعی المعروف بخطیب دمشق۔ ۷۳۹ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی علی قلم۔
۱۱۴۳	مختصر المعانی (عربی) مطول تخفیف کی بڑی شرح ہے اور یہ چھوٹی۔ دونوں ایک ہی مصنف کی ہیں	علامہ سعد الدین تقی زانی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۷۲۰)	مطبوعہ۔
۱۱۴۴	مجموعہ نیل المراد (عربی) اس مجموعہ کا نام "النہل العذب البدیع فی بحر الدلیح الشفیع" مختلف قصائد مدحیہ پر مشتمل ہے جو سب کے سب ایک ہی مصنف کی طبع زاد ہیں۔ ایک دو قصیدے قصیدہ بردہ اور قصیدہ بانہ سعاد کی تخفیفیں ہیں۔ سب کا مضمون مدح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔	شیخ شعبان بن محمد القرشی (نزہۃ البیت المحرم)	قلمی۔ جلی قلم بیابانی فیر ملرز کاتب کا نام اور سن تحریر اس پر نہیں لکھا۔ لیکن غلبہ ہے کہ خود مصنف نے اپنے ہاتھ سے یہ مجموعہ لکھا ہو۔ کسی مالک کتاب نے اس میں اسیر و تخطی کئے ہیں۔ اس سے نسخہ ہذا کی قدامت معلوم ہو سکتی ہے۔
۱۱۴۵	نفعۃ الیمن (عربی) ادبی و طبیبیوں کا مجموعہ اور مختلف کتب نظم و نثر کا قابل قدر انتخاب ہے۔ ایک متوسط درجہ کے طالب علم کے لئے نہایت مفید ہے۔	علامہ احمد بن محمد شروانی یمنی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۱۴۱)	مطبوعہ خوشنظا
۱۱۴۶	مجموعہ قصائد مدحیہ شروح۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل قصائد شامل ہیں: ۱۔	" " "	قلمی بجا مختلف۔ بہشت مجموعی خوشنظا

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	(۱) شرح اللہ عالم السیفی (عربی) (۲) شرح فارسی یا سامع اللہ عالم - (۳) ایضاً شرح عربی آں - (۴) شرح قصیدہ امانی - (عربی) (۵) ایضاً شرح قصیدہ امانی (عربی) (۶) شرح قصیدہ بردہ عربی - مولانا جمال (۷) شرح قصیدہ بانٹ سعادت عربی - ملا علی قاری - (۸) شرح قصیدہ بردہ مولانا عبد الغنی قراباغی - (عربی) (۹) ایضاً شرح دیگر قصیدہ بانٹ سعادت - (۱۰) شرح قصیدہ بردہ فارسی - مولانا عصام الدین - (۱۱) ایضاً شرح دیگر قصیدہ بردہ بزبان فارسی - جملہ قلمی -		
۱۱۴۶	بدریج الانشاء (عربی) چھوٹی سی کتاب ہے اپنی کیفیت کے مطابق اچھی انشاء ہے -	مطبوعہ مصر
۱۱۴۷	شرح القسم الثالث من المفتاح (عربی)	علامہ سعد الدین نقاش زانی (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۷۲۰) (خانہ کیفیت عمومیہ پڑھو)	قلبی - باریک قلم خوش خط تقطیع خورد مطبوعہ مصر
۱۱۴۸	الف لیلة و لیلة چار جلد (عربی) یہ کتاب عہد عباسیہ کی ادبی دلچسپیوں کی یادگار ہے - وہ اس قدر ہر دل عزیز ہے کہ ایک خورد سال بچے سے لے کر ایک سال خوردہ بوڑھے تک اپنے تعلق کے مطابق اس کو پڑھ کر محظوظ ہوتے ہیں - اسکے مصنف یا مصنفوں کا نام اور احوال معلوم نہیں ہو سکا - لیکن جو نام اس میں موقعہ بموقعہ آتے ہیں وہ اس بات پر صاف صاف دلالت کرتے ہیں		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	کہ اسکی داستانیں اہل ایران کی روایات سے ماخوذ ہیں۔ علامہ مسعودی جو ایک محقق مورخ ہیں لکھتے ہیں کہ وہ پہلوی زبان کی ایک کتاب کا عربی ترجمہ ہے۔ جو ہزار افسانہ کے نام سے مشہور تھی۔ البتہ یہ قرن قیاس ہے کہ وہ کتاب مذکور کا تھیٹ ترجمہ نہ ہو بلکہ اسکا حاصل عربی قالب میں ڈھال کر کئی ایک داستانیں جو اصل کتاب میں نہیں تھیں اس پر اضافہ کر دی گئی ہوں (انوار السہلی کا حال پڑھو اور اس پر قیاس کرو) قصہ کلیلہ و منہ کی طرح اسکی اصل بھی ہندوستان سے منسوب کی گئی ہے جو بعید از قیاس نہیں۔ الف لیلہ کی عبارت کچھ زیادہ غلط اور دقیق نہیں اور بعض جگہوں میں محض التمام محاورے استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً علماؤ الدین اور اُسکے عجیب و غریب لہجہ کا قصہ تمام تر شامی زبان میں لکھا گیا ہے۔	مطبوعہ مملکتہ
۱۱۵۲	ایضاً الف لیلۃ و لیلۃ (عربی) نامکمل نسخہ ہے تیسری جلد نہیں ہے۔	مسلم بن محمود شیرازی	تقریبی نسخہ قدیم - ۶۹۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۵۴	عجائب الاشعار (عربی) کشف الظنون میں اسکا نام عجائب الاسفار و غرائب الاشعار لکھا ہے۔
۱۱۵۶	جیوۃ الجیوان کبرے (عربی) اپنے فن کی مشہور کتاب ہے لیکن محققانہ نہیں کیونکہ اسکا مصنف اگرچہ علوم دینیہ کا فاضل ہے لیکن جاحظ کی طرح علم حیوانات کا عالم نہیں ہے لیکن فن رجال ایک مشہور	علامہ و میری - شیخ کمال الدین محمد بن عیسیٰ و میری شافعی - شیخ میں پیدا ہوا۔ قاہرہ میں وفات پائی۔ شیخ بہاؤ الدین سبکی اور شیخ جمال الدین اسنوی سے علوم متداولہ کی تحصیل کی اور ان میں مہارت پیدا کی۔ اپنی عمر کا ایک	تقریبی نسخہ قدیم - ۱۱۵۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	ضرب المثال مصنف کا مقصود بھی صرف الفاظ متداولہ کی تصحیح اور اسما و ہمہ کی تفسیر تک محدود تھا جسکی اس نے خود ویباچہ کتاب میں تفریح کی ہے۔ لیکن ایک ادبی کتاب کی حیثیت سے اولیٰ بنفاق کے لئے روحانی غذا بہم پہنچانے کیلئے نہایت عمدہ تصنیف ہے۔ جو انات کے عجیب و غریب خواص ذکر کرنے کے علاوہ احکام شریعہ۔ احادیث نبویہ۔ موا عظ حسنہ اور امثال سائرۃ کلام عرب سے جا بجا اپنی کتاب کو دلچسپ بنایا ہے لیکن بعض جگہوں میں بے جا تطویل بھی کی ہے اسکے دو نسخے ہیں۔ صغریٰ اور کبریٰ۔ اول الذکر دوسرے کا اختصار ہے۔	حصہ حدیث کی تدریس میں گذارا۔ کئی مرتبہ حج کیا اور حرم شریف کا بجا و ررنا۔ اکثر عبادت اور تلامذت میں مشغول رہتا تھا۔ شرح منہاج (۴ جلد) شرح ابن ماجہ (۴ جلد) وغیرہ کتابیں اسکی تصنیف ہیں ۶۱۷ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۱۵۷	ایضاً حیوۃ المیوان کبریٰ۔ دو جلد (عربی)	مطبوعہ مصر۔ تصنیف خود
۱۱۵۸	مجموعہ مقامات ابو الفتح ہندی۔ (عربی)۔ اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں (۱) انتخاب نفختہ الیمن۔ (۲) عجیب العجائب۔ ہر دو از علامہ احمد بن محمد مروانی یسینی (۳) مقامات ابو الفتح ہندی۔ ہر سہ مطبوعہ در یک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۱۵۹	شرح دیوان حماسہ (عربی) شروع اور آخر سے ناقص ہے۔	قلی
۱۱۶۰	مجموعہ قصیدہ طائفیہ (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل قصائد شامل ہیں (۱) قصیدہ طائفیہ فی مدح خیر البریہ۔ (۲) تفسیر قصیدہ بردہ (۳) قصیدہ ہمزبہ۔ مصنف قصیدہ بردہ کی تصنیف	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد قلی۔ بخط مختلف در یک جلد

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۱۶۱	جس کا نام اس نے اُمّ القریٰ رکھا تھا۔ کیونکہ وہ اکثر دینا حج نبویہ کا جامع ہے۔ احمد بن حجر ہیتمی کی وغیرہ نے اس کی تصحیح لکھی ہے۔ (۲) قصیدہ ابالی۔ حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی برطول (عربی)	..	تفصیلی
۱۱۶۲	دیوان حسّان (عربی)	حسّان بن ثابتؓ۔ قبیلہ انصار کا ایک مشہور شاعر تھا۔ اس کی ولادت مدینہ منورہ میں مئی عالم شباب میں حیرہ اور دمشق کا سفر کیا اور قبول اسلام کے بعد اس کو دربار نبوت میں وہ درجہ حاصل ہوا جو شاہی ایوان میں درباری شاعر کا مرتبہ ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مداح تھا اور جو شعر اور فود کے ساتھ خدمت والا میں حاضر ہوتے تھے ان کا جواب کہتا تھا۔ اور قریش کی بھوکا ترکی بترکی جواب دیتا تھا۔ اسلام سے پہلے غسان اور حیرہ کے بادشاہوں کے دربار میں اس کو تقریب حاصل تھا۔ زمانہ خلافت حضرت عمرؓ میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ ممبئی
۱۱۶۳	سفینۃ الراغب (عربی) مختلف قسم کی دلچسپ معلومات کا مجموعہ یا الفاظ دیگر ایک قسم کا ادبی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ نہایت افیس پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	راغب پافشا۔ سلطان مظفر خان ثالث کا وزیر اور علوم ادبیہ کا فاضل تھا۔ ۱۱۹۰ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر۔ جلد ضخیم
۱۱۶۴	افیس الخاطر (عربی) مضامین متنوعہ پر مشتمل ہے۔ سفینۃ الراغب کے طرز پر لکھی گئی ہے۔	..	مطبوعہ ممبئی۔ جلد ضخیم
۱۱۶۵	شرح دیوان امر القیس (عربی)	امر القیس الکندی۔ اس کا قصیدہ سب سے مشہور ہے۔ اصل نام ابو وہب یا ابو الحار	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		حنوج بن حمر بن الحارث ہے۔ اہل نجد کے قحول شعراء میں سے ہے اور شعرا جاہلیت کے پہلے طبقہ میں شمار کیا گیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر وہ اول درجہ کا شاعر ہے۔ اسکو بالاتفاق تمام شعراء پر مقدم سمجھا گیا ہے۔ اس نے شعر میں کئی ایک ایسی باتیں ایجاد کیں جنکو شعراء نے نہایت پسند کیا اور اپنے کلام میں اسکی تقلید کی۔ ایشیاء کو چاک کے مشہر النقرہ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۱۶۶	مجموعہ خزینۃ الامثال - خزینۃ الامثال ایک نہایت مفید کتاب ہے جس میں عربی فارسی اور ہندوستانی کی ضرب الامثال بترتیب حروف تہجی جمع کی گئی ہیں۔ نصاب الصبیان گوہر منظوم - انشاء فائق بھی ساتھ ہی ایک ہی جلد میں ہے۔	سید حسین شاہ بن سید عرب شاہ - اسکا تخلص حقیقت ہے۔ ایک دیوان اور چند ایک کتابیں خزینۃ الامثال کے علاوہ تصنیف کیں۔ اٹھارہویں صدی کے اخیر میں مدراس میں کپتان کھڈکامیر منشی تھا۔ اور وہیں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ
۱۱۶۷	تحفہ شرح دیوان سنہنی (فارسی)
۱۱۶۸	تقصیدۃ ابن مشرف و مافی معہ جواب آل - و تقصیدۃ نشاۃ الطرب فی اشواق العرب - از قاضی طلحہ خان پشاور سی - (عربی)
۱۱۶۹	موارد الکلم (عربی) صنعت اہمال المود کے التزام سے لکھا گیا ہے۔ مجموعہ نہایت الراغب فی شرح عروض ابن الحاجب (عربی) تفصیل مجموعہ:- (۱) نہایت الراغب فی شرح عروض ابن الحاجب قلمی بخط مختلف (۲) رسالہ عروض وقافیہ۔	علامہ فضلی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۰۴)	سب قلمی حلی قلم خوشخط - ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	(۳) حل شود ہدیہ وی (۴) حل لغات سبعہ معلقہ ہر سہ مؤخر الذکر مطبوعہ - جلد در یک جلد		
۱۱۶۰	القسم الثالث من المنهاج (عربی)	علامہ سنگا کی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۳۰)	قلمی
۱۱۶۱	فیضی شرح حماسہ (عربی)	مولانا فیض الحسن سہارنپوری -	مطبوعہ کشوری -
۱۱۶۲	اطول شرح تلخیص (عربی) نہایت سطح کے ساتھ شرح کی ہے۔	عصام الدین ابراہیم ابن غریناہ اسفرائینی ۹۴۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر - چھپائی نفیس
۱۱۶۳	جیوۃ الجیوان کبرے (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۵۶	علامہ کمال الدین محمد بن عیسیٰ دیمیری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۵۶)	قلمی بخط قدیم خط نسخ سیاہی غیر مطبوس ۸۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ - مصنف کا انتقال ۸۵۰ھ میں ہوا ہے۔
۱۱۶۴	مختصر قصیدہ بردہ مع شرح فارسی	" "	قلمی
۱۱۶۵	شرح قصیدہ ہمزیم (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۶۱ خانہ کیفیت عمومیہ	" "	مطبوعہ مصر
۱۱۶۶	دیوان ابی نواس (عربی) چوں کہ ابو نواس کے کلام کا مجموعہ مختلف لوگوں نے مرتب کیا ہے اسلئے اسکے دیوان میں کثرت سے اختلاف نسخ پایا جاتا ہے۔	ابو نواس الحسن بن ہانئ - عباسیوں کے عہد کا ایک نہایت مشہور شاعر ہے۔ جو غزل گوئی میں تمام قرآن سے گونے صفت لیکھا تھا۔ وہ ۱۳۹ھ میں بمقام ہوا زبید ہوا۔ اسکی ماں ایرانی نسل کی وہو بن تھی۔ بصرہ میں اس نے عرب کے مشہور شاعر و البہر کی شاگردی کی جس نے اسکا پر املک سے تعارف کرایا لیکن بالآخر اس کو اپنے شاگرد کی ناپاسی کی وجہ سے اس نیکی پر بھجنا پڑا۔ وہ پورے ایک سال تک بدویوں کے گھروں میں آنکے خاص محاورات کا علم حاصل کر نیکی لئے گھومتا رہا۔ باوجود اسکے عیاش اور مطلق الخنان ہونے کے ہارون الرشید اسکی بہت قدر کرتا تھا۔ زمانہ پیری میں اس نے تمام بُری عادتیں ترک کر دیں۔ اور اعمال صالحہ میں مشغول ہو گیا خاندان نو	قلمی خوشخط خط قدیم - ۸۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۱۷۷	شرح ابیات مطول (عربی) اس علی ابیات کا نام عقود الذر ہے۔	کے ایک رکن کا نسخہ اوڑھنے کے باعث اسکے ساتھ بڑا سلوک کیا گیا۔ اور یہاں تک اسکی زد و کوہ کی گئی کہ اسکے صدر سے وہ جانبہ نہ ہو سکا۔ ۱۹۵۱ء میں اسکا انتقال ہوا۔ ابو نو اس عاشقانہ اشعار میں نوشی کی تعریف ملاحظہ فرمائی۔ ہجو۔ ظرافت اور ہر ایک دوسرے مضمون پر طبع آزمائی کرتا تھا۔ وہ شکار گاہ کا خاکہ پھینچنے میں زمانہ جاہلیت کے شاعروں کی طرح بڑا مشاق تھا۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں صوفیانہ اشعار بھی کہے ہیں۔ اسکا حافظہ غضب کا تھا۔ اور جب وہ مرا ہے تو اس کے پاس سے کوئی لکھی ہوئی یادداشت نہیں نکلی۔ حسین بن شہاب الدین۔	قلبی
۱۱۷۸	حاشیہ مطول (عربی) از مولانا ابوالقاسم	مولانا ابوالقاسم	قلبی بخط مختلف باریک قلم خط شکستہ بر نقطہ سن پنج نامعلوم۔ تھراک کتاب (میر محمد مدنی ۱۲۳۳ھ ہجری کاتب ابو الفتح بلخی نے پنج میں ۱۲۹۳ھ میں لکھا۔ مطبوعہ بیہی
۱۱۷۹	رسالہ مجہول الاسم ورفن قوافی (فارسی)
۱۱۸۰	سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب (عربی) اپنے مضمون کی نہایت مفصل اور معرکہ الآراء تصنیف ہے۔ اسکی ترتیب نہایت عمدہ اور اس میں تمام مشاہیر کا فقرہ حال بھی لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اصل میں علم تاریخ سے تعلق رکھتی ہے لیکن اشعار جاہلیت اور دواوین عرب کے سمجھنے کے لئے اسکا مطالعہ ازلیس ضروری ہے۔ آخری باب میں ایام العرب کا تفصیل وار	علامہ محمد امین بغدادی الشہیر بالسویدی تیرہویں صدی کا نامور ادیب اور عالم متبحر یہ کتاب اس نے ۱۲۳۹ھ میں تالیف کی۔	..

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۱۸۱	بیان کیا ہے۔ اور سلامین آل عثمان کا نسب اور حال بھی لکھا ہے۔ مجموعہ قصیدہ پردہ (ترجمہ افغانی) (عربی)۔ تفصیل مجموعہ :- (۱) ترجمہ منظوم قصیدہ بردہ بزبان افغانی (۲) ترجمہ منظوم قصیدہ بردہ بزبان ہندی (بہت اچھا قابل تریف ترجمہ ہے) ناظم جذبہ الیہ کا ہنسند ہے جس نے ۱۱۵۵ھ میں یہ ترجمہ منظوم کیا۔	قلبی نقطہ خورد۔ ۱۳۰۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۱۸۲	مقتلح العلوم (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۳۰۔	علامہ سکاکی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۳۰)	قلبی نو خط بردہ اوسط۔ نصف اول اور ثانی کا قلم مختلف ہے لیکن طرز تحریر قریب قریب ہے۔ اول الذکر زیادہ پورا نامعلوم ہوتا ہے آخر الذکر دشتہ ششہ ۱۱۳۰ھ
۱۱۸۳	قضاء الارب من علماء النحو والادب (اردو) علم ادب اور علم نحو کے مشاہیر ائمہ کا حال لکھا ہے۔	مولوی ذوالفقار علی سازنگ پوری۔	مطبوعہ
۱۱۸۴	تشہیل الدراسہ شرح دیوان حماسہ	مولوی ذوالفقار علی اویب دیوبندی	مطبوعہ
۱۱۸۵	تشہیل البیان فی شرح دیوان (شرح دیوان منبئی)		
۱۱۸۶ الف	التعلیقات شرح السبع المعلقات۔ یہ تینوں ایک ہی مصنف کی ہیں اور سب کا طرز تحریر ایک ہے۔ غرائب الفاظ اور محاورات عربی کی عربی ہی میں تشریح لکھ کر روزبان میں سلیس اور با محاورہ ترجمہ کیا ہے جس کی بدولت عربی ادبیات کی یہ سنگلخ کتابیں نہایت آسان ہو گئی ہیں۔ طلباء کے لئے نہایت مفید ہیں۔		
۱۱۸۷	العقد القرید لابن عبد ربہ (عربی)	ابو عمر احمد بن محمد المعروف ابن عبد ربہ	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۱۸۵	ایضاً العقد الفرید دوسرا نسخہ - تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ حاشیہ پر ابوحنیفہ ابراہیم بن علی القیروانی کی "زہرا لآداب" مصنف طبع ہوئی ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال)	علوم ادبیہ میں کامل و سنگاہ رکھتا تھا۔ اور اسکا حافظہ نہایت قوی تھا۔ ۳۶۶ھ میں بمقام قاضی (اندلس) پیدا ہوا۔ وہ ایک ہرولغزین شاعر تھا۔ اور اسکا کلام قابل استنسا و خیال کیا جاتا تھا۔ اسکے شعر کا دیوان اب تک یادگار ہے عقد الفرید اسکی مشہور تصنیف ہے جو ہر ایک قسم کی ادبی دچھپیوں پر مشتمل ہے ۳۶۸ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ (دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۱۸۶	اخوان الصفا ادب و فلسفہ (عربی) - خلیفہ متوکل اور اسکے جانشینوں کے عہد میں مذہبی تقشف کا پہلو غالب ہو گیا تھا اور فلسفیانہ خیالات بالکل دبا دئے گئے تھے لیکن جب عمان حکومت آل بویہ کے ماتھے میں آئی اور عباسیوں کی سلطنت برائے نام رہ گئی تو انکے زمانہ میں پھر فلسفہ کا زور ہوا اور لوگ نہایت آزادی خیالات کا اظہار کرنے لگے جسکی وجہ یہ تھی کہ اس کا اپنا مذہب شیعہ تھا۔ اور اسلئے وہ اہل سنت کے عقائد کی حمایت میں بے اعتنائی برتنے تھے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ تشیع اور فلسفہ میں کچھ قدرتی رشتہ جیسا ہے۔ الغرض اسی عہد میں یعنی چوتھی صدی ہجری کے وسط میں بمقام مہرہ مسلمان فلاسفوں نے اخوان الصفا کے نام سے ایک سائنسی قائم کی جسکے باقاعدہ جلسے ہوتے اور مختلف فلسفیانہ مباحث پر مذاکرہ ہوا کرتا تھا۔ اسی سوسائٹی نے ۵ چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے جسکا مجموعہ آج اخوان الصفا کے نام سے مشہور ہے اور جس میں ہر ایک قسم کے		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	فلسفیانہ مباحث اور محرکۃ الاراساں کو جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی زبانی حکایتوں کے پیرائے میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے چینی اور دوسری یورپ کی زبانوں میں اسکا ترجمہ ہو گیا ہے۔		
۱۱۸۸	مشرح شذو الزہب ادب ونحو۔ (عربی)	علامہ ابن ہشام مصنف مغنی اللیبیب (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۸۳)	مطبوعہ مصر
۱۱۸۹	مشرح مقامات حریری از علامہ شریانی (عربی) متن کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۱۸۵ اور شرح کے لئے خانہ احوال مصنف۔	علامہ کمال الدین شریانی۔ پورا نام: ابوالعباس احمد بن عبدالمؤمن القیسی الشریانی چھٹی صدی ہجری کے آخری حصہ میں تھا۔ مقامات حریری کا مشہور شاوہ ہے۔ اس نے مقامات کی تین شرحیں لکھی ہیں۔ پہلی جو بڑی ہے اس میں کوئی نکتہ متن کے حل کرنے کا نہیں چھوڑا اور اسکے ہوتے کسی دوسری شرح کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ دوسری درمیانہ حجم کی ہے۔ اسمیں صرف غرائب لغت کی توضیح کی ہے اور محاضرات وغیرہ سے کچھ تعرض نہیں کیا ہے۔ عبارت کا آسان اور عام فہم ہونا ہر جگہ مد نظر رکھا گیا ہے۔ (کتاب خانہ میں بڑی شرح موجود ہے)	مطبوعہ مصر
۱۱۹۰	الاعجاز والابحار للشعالی (عربی) اپنے موضوع پر جلیل القدر کتاب ہے۔	ابو منصور ثعالبی۔ پورا نام اسطرح ہے:- ابو منصور عبدالمالک بن محمد بن اسمعیل الثعالبی النیسابوری۔ ثعالبی اس شخص کو کہتے ہیں جو پوسٹینوں کی تجارت کرتا ہے۔ علامہ ثعالبی علم ادب کے اساتذہ میں سے ہے۔ نظم اور نثر دونوں پر کامل اقتدار رکھتا تھا۔ اپنے زمانے کا کثیر التصانیف علامہ ہے۔ اسکی سب سے اچھی اور جامع تصنیف یتیمۃ الدہر ہے جس میں	مطبوعہ قسطنطنیہ

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۱۹۱	بیت الدہر (عربی) شعراء عصر کا مضمون حال لکھا ہے اور ان کے کلام کے نمونے دئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۹۰)	اس نے شعراء عہد کے تراجم (تذکرے) لکھے ہیں اور ان کے کلام کے نمونے دئے ہیں۔ فقہ اللغۃ بھی اس کی تصنیف ہے جو دقائق لغت پر مشتمل ہے۔ ۱۱۹۲ء میں اس کا انتقال ہوا۔ ابو منصور ثمالی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۹۰)	مطبوعہ بیروت
۱۱۹۵	کلیلہ و دمنہ (عربی) قصہ حکیم بید پاکو ابو جعفر منصور کے حکم سے جو خلفاء عباسیہ میں سے دوسرا خلیفہ تھا پہلوی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف) ادبی حیثیت سے متوسط درجہ کے عربی خوان طلباء کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔	ابوالحسن عبداللہ بن مقفع۔ ایرانی نسل کا تھا جس کا نام اسلام سے پیشتر "روزبه" تھا وہ بصرہ میں رہتا تھا اور مشہور نجوی خلیل بن احمد کا دوست تھا۔ ۱۱۹۶ء میں خلیفہ منصور نے اس کو قتل کرایا۔ کلیلہ و دمنہ کی داستان کی اصل سنسکرت کی ایک کتاب "پنچا تانترا" ہے جس کو خسرو اول نو شیر وال کے عہد میں برزو وید حکیم ہندوستان سے لایا تھا۔ عبداللہ بن مقفع نے ایک دوسری کتاب "خدائی نامہ" کا بھی عربی میں ترجمہ کیا ہے جس کا نام سیر ملوک البحر ہے۔ اور گو اس وقت نامید ہے لیکن ابن قتیبہ کے عیون الاخبار میں کثرت سے اس کے اقتباسات ہیں۔ مقدم الذکر کتاب (خدائی نامہ) شاہنامہ فردوسی کا ماخذ ہے۔	مطبوعہ بیروت۔ چھپائی نہایت نفیس
۱۱۹۴	المستطرف۔ دو جلد (عربی) پورا نام اسطرح ہے۔ المستطرف فی کل فن مستظرف۔ مقصود اشعار اور ضرب الامثال پر مشتمل ہے۔ ادب کی اچھی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔	شہاب الدین محمد بن احمد البغہیبی قبوٹم کے گائوں میں پیدا ہوا جو ملک سودان میں واقع ہے۔ ۱۱۹۵ء میں اس کا انتقال ہوا صاحب الکفایہ القنوع نے سنہ ۱۱۹۵ء میں اس کا سن وفات لکھا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۱۹۸	مجمع الامثال للہیدانی۔ دو جلد	ابو الفضل احمد الہیدانی۔ اپنے وطن نیشاپور میں ۱۱۹۶ء میں اس کا انتقال ہوا عربیوں کی	مطبوعہ مصر
۱۱۹۹	(عربی) عربی ضرب الامثال کی جامع ترین کتاب ہے		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۰۰	ہر ایک مزب المثل کی مناسب تشریح کی ہے اور اسکا محل استعمال لکھا ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب پرچہ ہزار سے زیادہ مزب المثلیں اس میں لکھی ہیں۔ امثال المفضل الضبی سے اس نے مدولی ہے۔ اور اسکی یہ کتاب زمانہ جاہلیت اور اسلام کی تمام مزب المثال پر حاوی ہے۔	قدیم مزب المثال جمع کرنے کا فخر اس کو حاصل ہے۔ اسکی یہ کتاب (مجمع المامثال) نہایت مقبول ہوئی ہے جس سے اسکی دوسری تصنیفات مثلاً المسامی فی الاسامی (ایک ڈکشنری) اور المحامی للشناوی (علم بخج) کی شہرت کم ہو گئی ہے۔	مطبوعہ قسطنطنیہ
۱۲۰۱	اسرار الہللا غتہ (عربی) اسکے مصنف کا نام ہی اسکے معرکہ الآراء تصنیف ہونیکے لئے کافی ضمانت ہے۔	میدان بافتح نیشاپور میں ایک محلہ کا نام ہے۔ شیخ عبدالقادر جرجانی۔ پورا نام اسطرح ہے:- شیخ عبدالقادر بن شیخ عبدالرحمن نحوی جرجانی شافعی۔ اکابر سخات سے ہے۔	مطبوعہ بیروت۔ چھپائی نہایت نفیس۔
۱۲۰۲	مقالات علم الاواب۔ دو جلد (عربی) بیروت کے مسیحی کلج کے پروفیسر ادبیات نے کتب ادبیہ کا انتخاب کر کے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ ادب کی بہترین کتابوں میں اسکا شمار ہونا چاہئے۔	صرف ابو الحسین محمد بن الحسن ابو علی فارسی کے بھانجے سے علم کی تحصیل کی۔ کسی دوسرے کے آگے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا۔ چنانچہ کبھی جرجان سے باہر قدم نہیں رکھا اور نہ کبھی سفر کیا۔ علم معانی و بیان میں اس کو امام سمجھا جاتا ہے۔ اس نے شرح الیضاح ابی علی فارسی میں جلدوں میں لکھی ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۲۰۳	مشواعر الحجاہلیتہ (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے زمانہ جاہلیت کی شاعرہ عورتوں کا کلام ہے۔	تصنیف ہیں۔ ۱۰۰۰ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۰۴	دیوان الکامل للمبرور (عربی) جلد اول ادب (کلام منظوم و منثور) - اشعار سائرہ - مواظع بطریقہ رسائل (مشتعل) ہے۔ غرائب الفاظ کی تشریح و توضیح اور معانی مغلطہ کی تفسیر کا التزام ہے۔ علم ادب کی بہترین تصنیف خیال کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم ادب)	ابوالعباس مہر و نخوی۔ پورا نام اسطرح ابوالعباس محمد بن یزید الازدی البصری المعروف بالمبرور نخوی۔ علم نحو اور لغت میں کامل استاد رکھنا تھا۔ ابو عثمان مازنی۔ ابو حاتم بھستانی۔ اور دوسرے علماء ادب سے تحصیل کی۔ نفسو یہ جو ایک مشہور نخوی ہے اس کا نانا گرد ہے۔ ثعلب نخوی جو ائمہ نخویں سے ہے اس کا معاصر تھا۔ عالمان عربیت اور ہر ادب کے طبقہ استقدمین کی تاریخ کا گویا ان دونوں اصحاب سے خاتمہ ہو گیا۔ ثعلب اور مہر و دونوں میں رقابت تھی اور اکثر ان کے درمیان رقابت تھی اور اکثر ان کے درمیان مناظرات ہوا کرتے تھے۔ اگرچہ علمی تبحر دونوں کا تقریباً برابر تھا لیکن مہر و کی قوت بیان ہمیشہ اس کا پلہ راجح رکھتی تھی۔ اور اسلئے ثعلب اس کے ساتھ کیجا ہونے سے کتراتا تھا۔ کتاب الکامل۔ روضہ اور مقتضب اس کی تصنیف ہے۔ اگرچہ بھرہ اس کا مولد تھا لیکن اپنی عمر کا اکثر حصہ بغداد میں بسر کیا۔ اور وہیں ۳۸۹ھ اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۰۵	جہانستان (عربی) گلستان سعدی کا عربی ترجمہ ہے۔ نثر کا ترجمہ نثر میں اور نظم کا نظم میں کیا ہے۔ اکثر عبارت مقفے اور مستحجہ ہے۔	..	مطبوعہ
۱۲۰۶	مجانى الادب (عربی) چھ جلدوں پر مشتعل ہے۔ پورا نام اسطرح ہے۔ مجانى الادب فی حدائق العرب سمیروت کے ششویوں کی تالیف ہے۔ تین سو سے زیادہ ادبی تصنیفات کا انتخاب ہے جلیل القدر کتاب	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بمبئی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۲۱۲	اساس البیان (عربی) استعارات کی جامع و کشمزی ہے۔ ہر ایک استعارہ کا ایک فصیح و بلیغ جملے کے ذریعہ صحیح استعمال ظاہر کیا گیا ہے۔ عربی کی انشاء پر دوزمی کے لئے نہایت مفید ہے۔	علامہ جبار احمد زرخشتری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۲)	مطبوعہ مصر
۱۲۱۹	کتاب الجیوان للجاحظ (عربی) سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ علامہ جاحظ کی نہایت عمدہ اور مفید ترین تصنیف ہے۔ لیکن جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہے علمی اصول کے موافق حیوانات کی تاریخ طبعی (نچرل ہسٹری) نہیں ہے۔ بلکہ مختلف حیوانات کے متعلق عام معلومات کا مجموعہ ہے۔	ابو عثمان جاحظ بصری۔ ادبیات کا نہایت نامور عالم متبحر اور کثیر النعمانین علامہ ہے۔ نظام معنوی کا شاگرد ہے لیکن اس کا مسلک تحقیق جداگانہ ہے۔ وہ ایک غیر معمولی ذکاوت کا آدمی تھا۔ لیکن اس کی ظاہری صورت کچھ اچھی نہ تھی۔ اس کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے اور اسی لئے اس کو جاحظ کہتے ہیں خلیفہ منوکل نے اس کی لپٹ اور تجربہ علمی کا حال سن کر اپنے لئے کون کو ختم دلانے کی غرض سے اس کو بغداد بلا بھیجا لیکن اس کی بد صورتی دیکھ کر اس کا خیال تبدیل ہو گیا اور دو سو ہزار روپے دے کر اس کو نصرت کیا۔ اس کی تصانیف میں بتقابہ تعلیمی اغراض کے تفریح طبع کا پہلو نسبتاً غالب ہے۔ ادبیات میں اس کا قول نہایت مستند مانا جاتا ہے۔ کتاب البیان والتبيين اس موضوع پر اس کی ایک حرکتہ الآراء تصنیف ہے (ملاحظہ ہو تہذیبی ذوق علم ادب) کتاب السلاطین اور کتاب النجلاء اس کی تصانیف میں سے دو سب کتابیں ہیں۔ ۲۵۵ میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۰	نفع الطیب من غصن اللان طیب (عربی) چار جلدیں پر مشتمل ہے۔ اندلس کی نہایت چاہی ہوئی ہے۔	علامہ مرقی تلمسانی۔ شیخ احمد بن محمد بن احمد التلمسانی الدانی تزیل قلابہ۔ جودت طبع صفائی و صحت اور عمدہ گوئی میں عجیب لائق تھا۔	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	<p>بلادین کے اسلامی عہد کی لٹریچر ہسٹری (تاریخ ادبی) کا قابل اعتماد ماخذ ہی قابل قدر تصنیف ہے۔ ادبی حیثیت نہایت معرکہ الآراء کتاب ہے اور علم ادب کی جان ہے۔ پہلی تین جلدوں کے حاشیہ پر سعودی کی مروج الذہب (ملاحظہ ہو جلد سلسلہ ۲۲۰) اور چوتھی جلد کے حاشیہ پر علامہ سخاوی کی ایک کتاب طبع ہوئی ہے جس کا نام ہے ”تحفة الاحباب فی الخطط والمزارات والتراجم والبقاع المبارکات“۔ (علامہ سخاوی کا حال پڑھنا ہو تو ملاحظہ ہو جلد سلسلہ ۱۰۹۷) (الغناء)</p>	<p>علم تفسیر و حدیث اور فنون عربیت (ادبیات) اور محاضرات میں اسکو جو کمال حاصل تھا وہ سجڑہ سے کم نہیں تھا۔ اسکی پیدائش تلمسان میں ہوئی۔ اپنے چچا سعید بن احمد مرقی سے تحصیل علوم کی۔ قیچ بخاری کو بنظر مدیقا ساتھ منقہ پڑھا۔ اپنے چچا کی زندگی میں وہ فتنے دینے لگا۔ لیکن بہت جلد اس منصب کو خیر یاد کیا۔ اور ۱۰۲۷ھ میں حج بیت المقد کیا۔ جسکے بعد اس نے قاسم بن مستعل سکوت اختیار کی اور حدیث کے درس میں مشغول ہوا ۱۰۳۹ھ میں دمشق آیا اور بخاری کا درس دینا م شروع کیا۔ ختم کے دن ہزاروں خواص و مؤام کا اجتماع تھا جنکے سامنے اس نے بخاری کے حالات زندگی بیان کئے اور عقائد اور حدیث کے موضوع پر ایسی خوبی سے بحث کی کہ سامعین انگشت بدنداں رہ گئے۔ دمشق میں اسکو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ کسی دوسرے نویار کو نصیب نہیں ہوئی۔ ۱۰۴۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔</p>	<p>کیفیت خصوصیہ</p>
۱۲۲	<p>مروج الذہب (عربی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔</p>	<p>ابو الحسن علی المسعودی (جسکو اہل یورپ مشرق کا ہیرو ڈوٹس کہتے ہیں) عربی لٹریچر (ادبیات) میں ایک نیا شعبہ ”قصص تاریخیہ“ پیدا کرنے کا فخر سعودی کو حاصل ہوا ہے۔ وہ عرب کے ایک معزز خاندان کا چشم و چراغ تھا جسکا جہاں علی مسعود ثقفی تھا۔ وہ بغداد میں پیدا ہوا اور ضروری تعلیم سے فراغت حاصل کر کے ایک محقق سیاح کی حیثیت اختیار کی۔ پہلے ایران کا سفر کیا۔ ۱۰۳۰ھ میں وہ اصطخر میں تھا جو ایران کا قدیم پایہ تخت ہے</p>	<p>ملاحظہ ہو جلد سلسلہ ۲۲۰</p>

سری	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>اس کے بعد ہندوستان کا رخ کیا۔ ملتان اور ننکانہ سے گزرتا ہوا دکن پہنچا۔ اور وہاں سے جزیرہ سیلون میں جاسکھا۔ یہاں سے وہ جہان میں سوار ہوا اور بحر چین اور بحر احمر کی سیر کرنا شروع کیا۔</p> <p>میدینا منورہ میں پہنچا اور عثمان کے راستے عرب میں آیا۔ بحیرہ کیسپین۔ شام اور فلسطین ایسے مقامات نہیں تھے جو اس کی متجسس نگاہ سے بچ جاتے۔ مسئلہ میں ہم اس کو بمقام طبرستان اور شام بھیجے۔ بمقام انطاکیہ پاتے ہیں۔ دو سال بعد وہ دمشق میں تھا۔ اپنی عمر کا اکثر حصہ کچھ تو وہ دریں دور کچھ شام میں گزارا۔ شام میں وہ فسطاط (پورا ستے قاهرہ کا نام ہے) میں تھا اور یہیں وہ اس کا انتقال ہوا۔ اس نے ہر ایک قسم کی محرمات حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا۔ اس نے اہل ایران۔ ہندوؤں۔ رومیوں۔ یہودیوں جیساٹوں۔ بت پرستوں غرض ہر ایک قوم کے حالات جمع کیے اور ان کے رسوم و عادات سے واقفیت حاصل کی۔ اس نے اپنی محرمات کو ایک کتاب کی شکل میں "اخبار الزمان" کے نام سے نہ صرف لکھا جسکی تیس ضخیم جلدیں تھیں۔ اور جسکی ہر ایک جلد اس وقت و اسنا کے کتب خانے میں موجود ہے۔ مروج الذهب اس نام کا کتاب کا خلاصہ اور انتخاب ہے جس میں زمانہ خلافت عباسیہ کے بے شمار چھوٹے موٹے واقعات کہانیوں کے پیرائے میں لکھے گئے ہیں۔ پورے اس عہد کے طرز معاشرت اور تمدن و تہذیب پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ نہایت اہم اور جلیل القدر کتاب ہے۔</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۲۲۴	نواور قلیوبی (عربی) دلچپ حکایات کا مجموعہ ہے۔	احمد بن سلامہ مصری قلیوبی - ۱۱۶۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۵	فاکھتہ الخلفاء - ادب و سیاست - (عربی) فارسی مرزبان نامہ کے طرز پر کہانیوں اور محقق عبارتوں کے پیرلے میں ایک سیاسی تصنیف ہے جو ادبی دنیا میں نہایت مشہور ہے۔	ابو العباس احمد بن عربشاہ - اصل نام احمد بن محمد شقی ہے - ۱۱۳۰ھ میں جب تیمور لنگ کی افواج نے دمشق پر قبضہ کیا تو ابن عربشاہ اپنے بھائیوں اور ماں کے ساتھ قیدی ہو کر سر قندیں لایا گیا۔ اس دوران قندہ میں اس نے علوم متداولہ کی تحصیل کو کمال تک پہنچایا۔ چینی ترکستان - خوارزم اور دمشق تہجاتی کا سفر کیا اور چند سال سزاخان میں بسر کئے۔ اسکے بعد اس نے ایڈریا نوبل کا رخ کیا۔ جہاں سلطان بایزید کا بیٹا سلطان محمد اول حکمران تھا۔ اس نے ابن عربشاہ کی نہایت تعلیم و تکریم کی اور اسکو اپنی ملازمت میں لیلیا اپنا پرائیویٹ سکرٹری مقرر کیا اور عربی فارسی کی علمی تصنیفات کو ترکی میں ترجمہ کرنے کی خدمت پر مامور کیا۔ سلطان محمد کے انتقال پر اس کو اپنے وطن مالوف جانے کا شوق پیدا ہوا۔ اور وہ دمشق چلا گیا۔ وہاں پر وہ اپنے وقت عزیز کو تصنیف و تالیف میں صرف کرتا رہا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۶	نحات الارزمار - (عربی)	۱۱۳۱ھ میں اس نے حج کیا اور تباہہ میں ایک فلاسفر بطرح خوض و قتال کی زندگی بسر کرنی شروع کی۔ ۱۱۵۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ عجائب المفردہ در جو امیر تیمور کی فتوحات کی تاریخ ہے اور شکل الفاظ و سجع عبارت پر مشتمل ہے اسی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ مصر
		عبد الغنی النابلسی حنفی نقشبندی - وہ ایک صوفی شرب عالم - فلاسفر و ادیب تھا اس نے ایک غنیم دیوان لکھا ہے جسکا صرف	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۲۷	الفلسفۃ اللغویہ (عربی) لغت عربی کی فلاسفی پر عقائد بحث کی ہے۔ قابل قدر تصنیف ہے۔	پہلا حصہ مصر میں چھپا ہے۔ علم الملاحہ فی علم القلاحہ اور لغات الادب کا رس کی تصنیف ہے۔ ۱۸۷۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔ جرجی زیدان ایڈیٹر رسالہ الہلال مصر میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ مصر کا ایک فاضل اجل۔ کثیر القضاہ سیاحی علامہ ہے۔ تاریخ مصر۔ جزا فیہ مصر۔ تاریخ عالم۔ الفلسفۃ اللغویہ۔ تاریخ اللغۃ العربیہ۔ تاریخ الماسونینہ (فری سینوں کی صحیح اور مفصل تاریخ) اور کئی ایک تاریخی ناول عربی زبان میں اسکی تصنیف ہے، اس نے تاریخ التمدن الاسلامی کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو علامہ موصوف کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ اسلامی نقطہ خیال سے چند ایک باتیں اسکی قابل اعتراض ہیں۔ جن کا مولانا شبلی نعمانی نے انتقاد لکھا ہے۔ تاریخ تمدن اسلامی کا اردو ترجمہ کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۸	مقامات بدیع الزمان ہمدانی	ابو الفضل احمد بن حسین الہمدانی اللعوب	مطبوعہ عربیہ
۱۲۲۹	رسائل بدیع الزمان ہمدانی بدیع الزمان کے رسائل اور مقامات علم ادب میں نہایت مشہور ہیں۔ علامہ حریری نے اپنے مقامات اسی کے مثال اور نمونہ پر لکھے ہیں۔ اور دیباچہ مقامات میں ہمدانی کی فضیلت کا اعتراف کیا ہے۔ ان دو لوگوں کو بیروت کے مسیحیوں نے ضروری نوٹوں کے ساتھ نہایت نفیس طور پر چھپا پایا ہے۔ "مقامات" کی تشریح کیلئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۱۱۵	بدیع الزمان - بدیع الزمان جیسے کہ اس لقب سے ظاہر ہوتا ہے اعجوبہ روزگار تھا۔ اس نے عالم شباب ہی میں اپنے وطن مالوف ہمدان کو خیر باد کہا۔ کچھ عرصہ کے لئے نیشاپور میں قیام کیا اور گہو متا گیا مٹا غزنی میں پہنچا اور ۳۹۷ھ چالیس سال کی عمر میں بمقام ہرات اسکا انتقال ہو گیا۔ اسکا حافظہ خارق عااد کے درجہ تک پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ کسی کتاب کے چار پانچ صفحے ایک رتبہ پڑھ لینے سے اس کو یاد ہو جایا کرتے تھے۔ کسی قصیدہ کو ایک دفعہ	مطبوعہ عربیہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۲۳۰	مجموعہ امثال المفضل الضبی (عربی)	سنن لیتا تو پھر عمر بہر اسکو نہیں بھولتا تھا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جب وزیر ابن عباد کے پاس گیا تو اسکے امیر حاجب (لارڈ چیمبر لین) نے اس سے کہا کہ جس کو شعراء جاہلیت کے بیس ہزار اشعار یاد نہ ہوں اسکو باریاب ہونے کی توقع نہیں رکھنا چاہیے۔ پریج الزما نے کہا بیس ہزار اشعار مرد شاعروں کے یا عورتوں کے؟ وہ ہر ایک ضمون پر فی البدیہہ اشعار کہہ سکتا تھا۔ اور ہر ایک قسم کی دی ہوئی شاعرانہ عبارت کو فوراً نظم کا لباس پہنا دیتا تھا۔ اس نے اپنے مشہور مقامات، اس وقت میں لکھے ہیں جبکہ وہ نیشاپور میں تھا۔ ان کی عبارت نہایت رنگین اور الفاظ غریبہ نہایت افراط استعمال کئے گئے ہیں۔ انہی مقامات نے اسکا نام تمام ادبی دنیا میں مشہور کر دیا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۲۳۱	اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں :- (۱) امثال المفضل الضبی جو علامہ سید کی صحیح الامثال کا مأخذ ہے (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۱۹۸)۔ (۲) سترہ رسالوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جو ادبیات سے تعلق رکھتے ہیں۔
۱۲۳۲	مجموعہ الحاشیۃ الشنقیطیہ (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) الحاشیۃ الشنقیطیہ۔ (۲) المنقح۔ دو لاکھ کتابیں ادبی حیثیت سے علیل القدر تصنیف ہیں۔
۱۲۳۳	مسامرة الضیف فی مفاخرۃ الشیخ والصیفا (عربی) نہایت دلچسپ ادبی تمکالم ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۳۴	الاحمد لابی بکر بن الانباری (عربی) اُن الفاظ کی فریبگاہ ہے جو ایک سے زیادہ معنوں پر دلالت کرتے ہیں۔	علامہ ابو بکر بن الانباری - ۳۲۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۳۳۵	مجموعہ التبلیغ فی اصول اللغہ (عربی) اس مجموعہ میں مفصلہ ذیل کتابیں ہیں:- (۱) التبلیغ فی اصول اللغہ (فقہ اللغہ کے نقائص مضمون پر مشتمل ہے)۔ (۲) المقصور والہمدود (یہ بھی فنون ادبیہ کا ایک اہم جز ہے)۔ (۳) تحفۃ الموشین - ہر سہ مطبوعہ بیروت در ایک جلد۔		"
۱۳۳۶	انباء نجباء الانباء (عربی)	"	"
۱۳۳۷	آداب القشتی (عربی) پھوٹا سا اچھا قابل دید رسالہ ہے۔	"	"
۱۳۳۸	دیوان ابو الفتح البستی (عربی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	ابو الفتح علی بن محمد الکاتب البستی ایک مشہور شاعر ہے۔ اس کے اشعار میں اکثر صنعت خمیس پائی جاتی ہے اسکا کلام مشہور بھی اکثر سنجے اور ماقبل وذل کا مصداق ہوتا ہے اس کے اقوال عربی زبان کی بہترین ضرب الامثال نثار کئے جانے کے قابل ہیں۔ من اصلاح فاسلہ ارفع حاسدا۔ من اطاع غضبہ اصناع اذیہ۔ من سعادۃ جلدک وقوفک عند حدک۔ المینۃ تضحک من المینۃ حد العفاد الرضا بالکفاف۔ وغیرہ اس کی نثر عبارتوں کا نمونہ ہے۔ سنہ ۳۵۹ھ میں بقم بخارا اسکا انتقال ہوا۔ سلطان محمود غزنوی کے عہد میں تھا۔ اور بقول مصنف اویش باؤر لکھل و کشری تصوف کے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھی	مطبوعہ مصر۔ تقطیع غور

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۳۳۹	تلیۃ الافکار (عربی) ادبیات کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔	..	مطبوعہ مصر
۱۳۴۰	دیوان الشعراء الستہ الجاہلیین (عربی) چھ مشہور شعراء جاہلیت کے دیوانوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) نابغہ ذبیانی جس کا اصلی نام زیاد بن معاویہ (۲) غترہ بن شداد سب سے معلقہ میں اس کا قصیدہ مشہور ہے۔ (۳) طرفة بن عبد سب سے معلقہ میں قصیدہ دلیہ (۴) ابی جہر اس کا ہے۔ (۵) نہیر بن ابی سلیم جس کی حضرت عمر بن الخطاب اپنے طبقہ کے تمام شعراء پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کے شعر کی خصوصیت یہ ہے کہ وحشی الفاظ سے اخرا ذکر کرتا ہے جھوٹ نہیں کہتا ہے اور بہت سے معانی کو تھوڑے الفاظ میں سمیٹ لیتا ہے۔ (۶) علقمۃ الفحل۔ (۷) امرؤ القیس الکندی۔ (ملاحظہ ہو صدر سلسلہ ۱۱۶۵)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ یورپ (نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھاپا گیا ہے)
۱۳۴۱	شعراء النصرانیۃ۔ دو جلد ضخیم (عربی)	لوئس شتخو لیسوعی۔ (مسیحی کلج بیروت)	مطبوعہ بیروت چھاپائی خانہ
۱۳۴۲	عیسائی شاعروں کے کلام کا مجموعہ اور ان کے تراجم زمانہ جاہلیت کا کلام بھی اس میں شامل ہے۔
۱۳۴۳	دیوان کشناجم (عربی) چھوٹا سا دیوان ہے۔	..	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۴۴	الدرر السنیہ فی الالفاظ العامیہ (عربی)	شیخ نا صیف بن عبد العزیز البیاضی	مطبوعہ مصر
۱۲۴۵	جمع البحرین للشیخ نا صیف البیاضی (عربی) مقامات حریری کے طرز پر لکھے کی کوشش کی گئی ہے۔	شیخ نا صیف بن عبد العزیز البیاضی مدنیہ ایک عرصہ دراز تک بیروت کے امریکن مشن کالج کا پروفیسر ادبیات رہا۔ قطب الصناعۃ (علم منطق) فصل الخطاب (عرف و نحو عربی) العرف الطیب (شرح دیوان تنبی) عقد الجمان (علم عروض) اسکی تصنیف میں شعر گوئی میں بھی اچھا ملکہ رکھتا تھا۔ لیکن اسکے دیوان کا صرف انتخاب طبع ہوا ہے۔ ۱۲۴۶ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۲۴۶	ترجمہ الالباء فی طبقات الادباء (عربی) علم لغت اور نحو کے مشاہیر کا حال لکھا ہے ایک سو اکاسی (۱۸۱) علماء ادب کے تراجم پر مشتمل ہے۔	ابو البرکات عبد الرحمن بن محمد کمال الدین الانباری بغداد کے مشہور دارالعلوم مدرسہ نظامیہ میں تحصیل علوم کی۔ فارغ التحصیل ہو کر مدرسہ کورہ میں نحو کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ کچھ درسد کے بعد اس نے تمام تعلقات چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور عبادت الہی میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ ۱۲۵۷ء میں اسکا انتقال ہو گیا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۴۷	دیوان الخنساء (عربی)	الخنساء جسکا اصلی نام ثمر تھا قبیلہ مزینہ کے زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعرہ مزینہ ابی سلمہ کی بہن اور کعب بن زہیر مصنف قصیدہ بانہ سعاد کی چھوٹی بہن ہے۔ اس کے مرثیے فصاحت و بلاغت اور شہرت کی زبان میں اول درجہ شمار کئے جاتے ہیں۔ ابن السکیت اور دوسرے فضلا نے اسکے دیوان کی تشریح لکھی ہیں۔ اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام قبول کیا۔ ۱۲۵۷ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۲۴۸	مجموعۃ المعانی (عربی) نہایت نفیس کتاب ہے۔ ادبیات کے ساتھ دلچسپی	(صاحب اکثر آثار المتنوع کو باوجود تجسس کے اسکا مصنف معلوم نہیں ہو سکا۔)	مطبوعہ بیروت

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۴۹	رکھنے والوں کو طور پر پہنی چاہئے۔ مجموعہ دیوان شمشاد دیوان سلامہ۔ (عربی) تفصیل مجموعہ: (۱) الیس فی کلام العرب۔ (غیر فصحیح محاورات ذکر کئے ہیں) (۲) دیوان شمشاد۔ (۳) دیوان سلامہ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بیروت
۱۳۵۰	مجموعہ بلاغات النساء (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) بلاغات النساء (۲) کتاب المقرین۔ ہر دو مطبوعہ دریک جلد	"	"
۱۳۵۱ الف	الصاحبی۔ فقہ اللغة (عربی) چوں کہ مصنف علامہ نے یہ کتاب الصاحب ابن عباد کے لئے تصنیف کی تھی اسلئے اس کا نام الصاحبی پڑ گیا۔	علامہ ابن الفارس۔ پورا نام اسطرح، ابوالحسن احمد بن فارس بن زکریا رازی بخوی اپنے زمانے کا نہایت نامور عالم متبحر ہے ادبیات اور خصوصاً لغت کا امام مانا گیا ہے۔ مقامات حریری میں ایک سو لغت کے مسائل ہیں جو چینستان کے طور پر پوچھے جاتے ہیں۔ ان مسائل کی ابتداء ابن الفارس سے ہوئی ہے وہ ہمدان میں قیام رکھتا تھا۔ اور بدیع الزمان صاحب مقامات کو اس سے شاگردی کی نسبت ہے۔ ۹۹۹ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔ شیخ بہاؤ الدین بن حسین العالمی ربیعک میں پیدا ہوا۔ مختلف ممالک کا سفر کیا۔ اور جب اتمام علوم متداولہ میں جہارت حاصل کی۔ اور اصغیان میں جا کر مقیم ہوا تو اسکے فضائل اور کمالات کا شہرہ رفتہ رفتہ شاہ عباس اول تک پہنچا جو خاندان صفویہ کا پانچواں بادشاہ ہے جس نے شیخ موصوف کو رئیس العلماء کے جلیل القدر خطاب سے سزاؤ ذکر کے پنا مقرب بنایا چندے دیاں رکھ کر مہکار خ کیا۔ دورواں سے سیدہ بیت المقدس میں پہنچا۔ جہاں ایک مدت دراز تک مجاورت کی اور اصغیان میں واپس آ کر	مطبوعہ بیروت
۱۳۵۱ ب	کشکول علی (عربی) ایک قسم کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ مختلف علوم کے نفاذ اور دلچسپ باتیں جمع کی ہیں۔	مطبوعہ	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
		<p>اسلام میں اس کا انتقال ہوا۔ خلاصہ الحساب۔ تفسیر عروۃ الوثقیٰ (تفسیر سورۃ فاتحہ) زبدہ (احول فقہ) خلاصہ۔ مشکول تشریح الافلاک وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ (نیز دیکھو عدوسلسلہ ۱۰۵۶)</p>	

علم نحو

جس کو علم اعراب بھی کہتے ہیں اور جس میں اُن قواعد کا بیان ہوتا ہے جسکے ذریعہ کسی کلمہ کی آخری حرکت اور ترتیب کلمات کا حال معلوم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اس علم کے ابتدائی اصول ابو الاسود دؤلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اشارے سے وضع کئے جسکے بعد ان میں بتدریج ترقی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اُن دنوں الرشید کے زمانے میں خلیل بن احمد فراہیدی نے اسکی تہذیب و تنقیح کر کے اس میں فن کی حیثیت پیدا کی۔ سیبویہ اس کا شاگرد خاص تھا جس نے خلیل کے وضع کردہ اصول اور قوانین کو دلائل اور ثبوتات سے تقویت دی اور اُنکی توضیح کی۔ اور اپنی مشہور معرکۃ الالفاظ کتاب لکھی جو تمام مابعد کی تصنیفات کا مأخذ ہے۔ اس کے بعد ابو علی فارسی اور ابو القاسم زجاج وغیرہ ائمہ فن نے شعاعیں کی سہولت کے لئے مختصر کتابیں لکھیں۔ اس فن میں بڑے بڑے متبحر عالم پیدا ہوئے اور کثرت سے اس میں تالیفات کی گئیں۔ چونکہ اس میں ابتدائی طلباء کے لئے لکھی گئیں اُس میں سے مقدمہ ابن حاجب المعروف کا فیہ اور الفیہ ابن مالک بہت زیادہ مشہور اور مقبول ہوئیں۔

علم لغت

جس کا مفہوم حال کی زبان میں کسی زبان کی دُکشنری مرتب کرنا ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو عربی دُکشنری کی صورت میں ترتیب دی گئی خلیل بن احمد فراہیدی کی کتاب الہیین تھی جسکی تکمیل کے لئے اسکی عمر نے وفات کی۔ کچھ مدت کے بعد جوہری نے کتاب صحاح لکھنے کی ہمت باندھی۔ جسکے ارادوں میں خدا نے برکت دی۔ صحاح جوہری عربی زبان میں سب سے پہلی لغت کی کامل تالیف ہے۔ اسکا فارسی ایڈیشن صراح کے نام سے عام متداول ہے۔ اسکے بعد عربی زبان کی دُکشنریاں کثرت سے لکھی گئیں۔ چنانچہ مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس اپنی معرکۃ الالفاظ لغت کی کتاب ترتیب دینے لگا تو اسکے پاس عربی زبان کی دو ہزار دُکشنریاں موجود تھیں۔ لیکن بائینہمہ اسکو ادبی تنزیل کی شکایت تھی۔ راجح جتنی لغت کی کتابیں متداول عام ہیں سب اچھی دُکشنری جو صحت اور جامعیت میں اس فن کی تمام تصنیفات میں اول درجہ رکھتی ہے وہ قاموس ہے۔ اس میں ایک غلطی اور بھی ہے کہ ایچا زاد اور اطاب دولو عیوب سے سبتر ہے۔

نوٹ: چونکہ صرف نحو اور لغت تینوں فنون زبانہ فارسی کے مرکزی اجزاء ہیں اور انکا سلسلہ آپس میں سخت انصال رکھتا ہے۔ لہذا ان تینوں کے لئے ایک ہی عنوان قائم کیا گیا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۲۵۲	نور محمد ثقیل شرح حرف میر معراج علیا (فارسی)	..	مطبوعہ
۱۲۵۳	شرح لباب علم نحو (عربی) - بقول صاحب کشف الظنون اس کا متن لباب مسائل فن کی جامع کتاب ہے۔ اور وہ علامہ سراج الدین محمد بن محمد بن احمد بن السیف کی تصنیف ہے جو فاضل اسفرائینی کے لقب سے مشہور ہے شرح کا نام غیاث ہے۔ اور اس کا مصنف سید جمال الدین عبدالعزیز بن محمد الحسینی ہے اس نے ۷۳۵ھ میں اس شرح کی تالیف سے فراغت حاصل کی۔	(ملاحظہ ہو غناء کیفیت عمومیہ)	قلی خوشخط جلد خیم
۱۲۵۴	قاموس (عربی) لغت عربی کی نہایت جامع اور مستند و کنشری ہے (ملاحظہ ہو تنہیدی نوٹ علم لغت)	علامہ محمد الدین فیروز آبادی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۶۱)	قلی بخط مختلف - ہیئت مجموعی خوشخط - سلسلہ ۱۱۲۵ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۲۵۵	ایضاً قاموس (عربی)	..	قلی باریک قلم مشکل خوشخط بدرجہ اوسط - نسخہ عتیقہ - نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۲۵۶	ایضاً قاموس (عربی)	..	مطبوعہ
۱۲۵۷	عبدالرحمن حاشیہ شرح لما جامی (عربی)	..	قلی خوشخط
۱۲۵۸	شنا فیہ ابن حاجب (عربی) نہایت مشہور اور متداول متن ہے۔ مسائل فن کی جامع کتاب ہے۔ اس کی ایک شہرہ شرح فاضل احمد بن الحسن فخر الدین جابر بردی کی ہے جس کا ۷۷۵ھ میں انتقال ہوا، شیخ رضی الدین محمد بن جن استرآبادی نے اس کی نہایت بسوط اور محققانہ تفسیر لکھی ہے جو رضی کے نام سے مشہور ہے۔	ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف ابن حاجب اس کا والد امیر عبدالعزیز کا صاحب (لاری پورین) تھا۔ اس نے بحالت صغر سنی قاہرہ میں قرآن شریف حفظ کیا اور مذہب مالکی کے موافق علم فقہ حاصل کیا۔ علوم عربیہ میں اس نے بالخصوص بہارت حاصل کی۔ اگرچہ وہ جہل علم متعارف نہ کرکمال عبور رکھتا تھا۔ لیکن عربیت کی طرف زیادہ مائل تھا۔ وہ نہایت ذہین اور مخلص تھا۔ جامع و شوق کے زاویہ بالکلیہ میں درس دیکر لاتھا	قلی تقطیع خور - خوشخط بدرجہ اوسط۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۵۹	ایضاً ثنائیہ ابن حاجب (عربی)	مختصر الاصول (اصول فقہ) ثنائیہ اور	مطبوعہ خوشخط محضے
۱۲۵۹	نظم نیک علم تقریف (سویک)	کافیہ اس کی مشہور تصنیف ہے۔	تعلیمی خط نسخ خوشخط
۱۲۶۰	رسالہ دیگر منظوم (فارسی نظم) نظم نیک	۳۶۶ میں اس کا انتقال ہوا۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۶۲)	..
۱۲۶۰	حروف ابجد کے حساب سے اس کا سن تالیف ہے۔ (منسل)	مولانا عصمت الدین سہارنپوری۔	..
۱۲۶۱	کفایہ شرح ثنائیہ (عربی)	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی کے شاگرد رشید ہیں۔	..
۱۲۶۱	شرح مقدمہ ابن حاجب (عالم تقریف)	محمد طاہر دسویں صدی ہجری کے علماء سے ہے۔ اس نے یہ شرح ۹۶۰ھ میں تالیف کی۔	تعلیمی خوشخط۔ جلی قلم جلد فہم
۱۲۶۲	شرح مقدمہ ابن حاجب (عالم تقریف)	..	تعلیمی خوشخط۔ جلی قلم جلد فہم
۱۲۶۲	متن آجرومیہ (علم نحو) عربی۔ مختصر	صنہاجی بن آجروم۔ ۶۲۳ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	عالمگیر کے کتب خانہ شاہی کی اس پر تہہ بہت ہے ۹۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ مطبوعہ
۱۲۶۲	رسالہ سہمہ دیار حجاز کی درسگاہوں میں ابتدائی نصاب تعلیم مقرر ہے۔ نہایت مروج ہے۔
۱۲۶۳	کافیہ ابن حاجب (عربی) نہایت مشہور اور متداول متن ہے۔	ابن حاجب المالکی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۵۵)	مطبوعہ خوشخط و محضے۔ جلی قلم۔
۱۲۶۴	رضی شرح ثنائیہ (عربی) نہایت بسوطلا و تحقیقانہ شرح ہے۔ علم تقریف کے دقائق حل کرنے میں موفقتگانی کا حق ادا کیا ہے۔	اس کی تصنیفات نہایت مقبول ہوئی ہیں۔ اس نے بہت سے مسائل میں تجویزوں سے اختلاف کیا ہے اور ان کے مسائل پر ایسے اشکال وارد کئے ہیں جن سے غلطی حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔	مطبوعہ قدیم۔ خوشخط۔ خط نستعلیق۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۶۵	رضی شرح کافیہ (عربی) مقدمہ ابن عاصب کی سب سے بڑی شرح ہے۔ بقول علامہ سیوطی کافیہ کی شرح میں بلکہ تمام کتب نحو میں ایسی جامع اور محققانہ کتاب نہیں تصنیف کی گئی۔ ہسٹری آف عربک لٹریچر کا مؤلف لکھتا ہے کہ علامہ رضی کی شرح ادبیات قدیمہ کے متعلق ایسے قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہم پہنچاتی ہے جس کے اخذ اس وقت بالکل مفقود ہیں۔	ایضاً شیخ رضی الدین - اس کا علمی تبحر اور ادبی فضل و کمال اور پایہ تدقیق و تحقیق اس کی تصنیفات کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی بخط قدیم خط نستعلیق نو خطہ ریاضی فیہ مرسوم - ۱۲۶۵ سرحد میں پینڈو لکھا
۱۲۶۶	ایضاً رضی شرح کافیہ (عربی) بشرح ملا جامی (عربی) اس کا اصلی نام الفوائد الضیائیہ ہے۔ بقول صاحب کشف الطنون کافیہ کی جملہ شرح کا نہایت خوبی اور جامعیت کے ساتھ مختص بیان کیا ہے اور کئی ایک مفید باتیں اپنی تحقیق سے اضافہ کی ہیں۔	مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۸۹)	مطبوعہ نو خطہ قلی خوشنما
۱۲۶۸	ایضاً شرح ملا جامی - (عربی)	..	مطبوعہ ہزار یک قلم
۱۲۶۹	ایضاً شرح ملا جامی (عربی)	..	مطبوعہ مصطفائی کراچی - نو خطہ جلی قلم و حشہ
۱۲۷۰	ایضاً شرح ملا جامی (عربی)	..	قلی خوشنما - تقطیع خورد
۱۲۷۰	مہر متوسط در علم نحو - (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۶۰)	قلی
۱۲۷۱	ایضاً شرح ملا جامی (عربی)	..	قلی - ۱۲۷۱ء کا لکھا ہوا نسخہ
۱۲۷۲	کافیہ ابن حاجب (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۶۳	ابن حاجب نحوی مالکی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۵۸)	قلی خوشنما
۱۲۷۳	زینی زادہ ترکیب کافیہ (عربی)	..	مطبوعہ مم
۱۲۷۴	شرح مراح الارواح (عربی) علم تشریف - متن کا مصنف احمد بن علی بن مسعود ہے۔	..	قلی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۲۶۵ الف	کتاب الارشاد (عربی) علم نحو۔ متن کی کیفیت میں تصنیف کی گئی ہے۔ ہر ایک نحوی مسئلہ کو ایسی عبارت میں اور کیا ہے جس میں اسکی توضیحی مثال موجود ہوتی ہے (اس طریق بیان کا لطف اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہے)۔	قاضی شہاب الدین دولت آبادی (ملاحظہ ہو عدہ مسلسل ۱۷)	قلی خوشخطا۔ محض
۱۲۶۵ ب	ایضاً کتاب الارشاد دوسرا نسخہ (عربی)	..	قلی علی قلم و محض۔ مونی مہمی
۱۲۶۶	شرح الشرح مانتہ عامل	..	مطبوعہ
۱۲۶۷	در نفیس (عربی) علم نحو کے متفرق فوائد پر مشتمل ہے۔
۱۲۶۸	دستور الہندسی۔ علم تصویف (فارسی) المزدور سگاہوں میں بتدوین کو پڑائی جاتی ہے	صفی بن نصیر۔	قلی
۱۲۶۹	حل مشکلات الکافیہ (عربی)	..	قلی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۲۷۰	کفایہ شرح شافیہ (عربی)	محمد طاہر۔ یہ شرح اس نے ۱۲۹۰ھ میں تالیف کی	قلی خوشخط سعد دل طائی
۱۱۰۸۱	الوافی فی النحو (عربی)	محمد بن عثمان الجلی مصنف عین العلم	قلی
۱۲۷۲	المعرب فی علم اللغۃ (عربی) علم فقہ کی تصنیفات میں جو الفاظ غریبہ استعمال ہوئے ہیں انکی خود مصیبت سے تشریح کی گئی ہے۔ علامہ ابن خالکان لکھتے ہیں کہ کتاب مغربہ کا حضمہاں کے نزدیک ادبی درجہ بہت اعلیٰ ہے۔ کے نزدیک مناسب ازہری اور سیبویہ کا ہے۔	ابو الفتح ناصر بن ابوالکارم مطرزی۔ وہ عقائد میں معتزل تھا۔ بلکہ انکارائیس شمار ہوتا تھا۔ لیکن فروع میں دہ حق مذہب کا پابند تھا۔ علم نحو۔ لغت اور اشعار عرب میں مہارتنا نام رکھتا تھا۔ حدیث سے بھی بہرہ ور نہ تھا۔ شعر بھی کہا کرتا تھا۔ اور اکثر اپنے اشعار میں صنعت سخنیں استعمال کرتا تھا۔ منہب کے علاوہ مقامات حریری کی بھی ایک شرح لکھی۔ یہ اہل خوارزم اسکو علامہ زنجانی کا اتنا دیکھتے تھے اسکی وفات پر سات سو سے زیادہ شیعہ اسکی یاد میں لکھے گئے ۶۱۲ھ بمقام خوارزم (مجموعاً) اسکا انتقال ہوا۔	قلی۔ بہت پورانا۔ ہر ایک قلم۔ نمایاں کتاب

تعداد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۸۲	الفرائد الدربہ (فی اللغة الانكليزية والعربية) اینگلوریک ڈکشنری ہے کالج کے طالب علموں کے لئے خصوصیت مفید ہے۔ بیروت کے سبھی کالج کے مسٹریوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ چھاپی ہے۔	..	مطبوعہ بیروت
۱۲۸۳	معنی اللیب (عربی) پورا نام اس طرح ہے: معنی اللیب عن کتب العرب ایک نئے ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ مصنف علام نے ذی قعدہ ۱۲۵۷ھ میں حرم مکہ معظمہ میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔ اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ حیات مصنف ہی میں اسکو شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی مہر ایک مسئلہ نحوی کی اہم قرآنی سے توضیح کی ہے۔ جملوں کے اقسام اور اسکی تشریح کے لئے ایک مستقل باب لکھا ہے جو نہایت مفید ہے۔	جمال الدین عبدالعزیز بن یوسف المعروف ابن ہشام نحوی۔ اندلس کے ایک مشہور نحوی ابو حیان کا شاگرد ہے۔ ابن ہشام نے مذہب شافعیہ کے اصول پر علوم شرعیہ میں کامل دستگاہ حاصل کی اور قاہرہ میں تفسیر قرآن کا درس مقرر ہوا۔ وہ فزون عربیت میں بڑا کامل تھا۔ اپنے اقراں بلکہ شیوخ و اساتذہ سے بڑھ گیا تھا۔ مباحث دقیقہ اور تحقیقات بالغہ میں کیتے روز کار تھا۔ اسکی واقفیت نہایت وسیع تھی اور وہ کلام میں ترقف کرنے پر پوری قدرت رکھتا تھا۔ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ ہم دیار مغرب میں سنا کرتے تھے کہ مصر میں ایک عالم ہے جسکا نام ابن ہشام ہے۔ شخص نحویں سیویہ سے سبقت لیکر گیا ہے۔ وہ ایک کثیر القانین علامہ تھا۔ معنی اللیب کے علاوہ عمدۃ المطالب فی تحقیق تہریف ابن الجار۔ رفع الخصاصہ عن قراۃ الخلاصہ (چار جلد) شذوار الذہب اور اسکی شرح قطر الندار اور اسکی شرح اسکی تصنیف ہیں (کم و بیش پندرہ کتابیں صرف و نحو کے موضوع پر اسکی تصنیف موجود ہیں) ۶۶۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	تقریباً ۱۱۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۲۸۴	دسوقی شرح معنی اللیب (عربی) دسویں جلدوں پر مشتمل ہے۔ دیار مصر و عرب میں بہت مشہور	..	مطبوعہ مصر

تقدیر	نام و کیفیت مجموعہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۲۸۴	جامعہ ہندی شرح شافیہ (عربی)	..	تفنی
۱۲۸۵	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۸) شرح کافیہ ابن حاجب (عربی)	..	تفنی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۲۸۶	القیۃ ابن مالک (عربی) حجاز اور عرب کی درسگاہوں میں دیسا ہی مشہور اور متداول متن ہے جیسے کہ مقدمہ ابن جلیک مود کے مالک میں شہرت حاصل ہے۔ علم اعراب کے مسائل کو نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ رجز کے ہزار ابیات پر مشتمل ہے اور یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے۔	ابن مالک نخوی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ ابو عبد اللہ جمال الدین محمد بن عبد اللہ بن مالک الطائی البجائی الشافعی نزہل و مشق (جیان اعمال اندلس میں سے ہے جو علامہ کاسرکس فنون جوہریت میں کیا ہے روزگار تھا۔ یہاں تک کہ متقدمین پر اس کو فضیلت دیکھتی تھی۔ ہر ایک نحوی مسئلہ کے متعلق اشعار عرب سے استشہاد کرنے پر قادر تھا۔ حدیث نبوی پر کامل عبور رکھتا تھا۔ اور اسکا اختصار غضب کا تھا۔ ابن خلکان بایں بہہ جلالت شان اسکی تعظیم و اجلال میں کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ اور گھر تک اسکی مشائعت کرتا تھا۔ کثرت نوافل اور عبادت میں ضرب الشل تھا۔ شعر نہایت آسانی کے ساتھ کہہ سکتا تھا ۶۶۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ عربی قلم خوشخط ۱۱۱۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۲۸۷	شرح القیۃ ابن مالک (عربی)	..	تفنی۔ باریک قلم۔ نقطہ خورد۔
۱۲۸۸	وافیہ شرح کافیہ (عربی)	میر سید شریف جرجانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۹)	تفنی نقطہ خورد۔ خوشخط بدرجہ اوسط اور ارق جدیدہ نو سخته ۱۱۱۵ھ۔
۱۲۸۹	اعراب القرآن (عربی) قرآن شریف کی نحوی ترکیب ہے۔	..	مطبوعہ کثیری نقطہ کلان
۱۲۹۰	اعراب الفیہ (عربی) الفیہ ابن مالک کی نحوی ترکیب ہے۔ اور بس۔	..	مطبوعہ مصر
۱۲۹۰	تہلیل الترتیب (عربی)	..	مطبوعہ
۱۲۹۱	صراح۔ صلاح جوہری اسکا مأخذ ہے۔	ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد المعروف جمال القرشی	..

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۲۹۲	عربی زبان کی لغت یا الفاظ دیگر و کثرتی ہے اور الفاظ کی توضیح فارسی زبان میں کی ہے بہارِ نجم (مذہب اللغات) فارسی -	"	مطبوعہ
۱۲۹۳	فارسی زبان کی بسوط اور جامع و کثرتی ہے غیاث اللغات و چراغ ہدایت	سراج الدین علی خان آرزو شیخ محمد غوث گوالیار کی اولاد میں سے اکبر آباد کا باشندہ ہے -	مطبوعہ
۱۲۹۴	دو لڑا اکھی چپی ہیں - (فارسی) دولہ فارسی زبان کی لغت کی مشہور کتابیں ہیں غیاث اللغات مولوی غیاث الدین کی تصنیف ہے - وہ مصطفیٰ آباد المعروف رام پور کا باشندہ ہے - اس نے غیاث اللغات کو چودہ برس کی محنت کے بعد ۱۲۷۷ھ میں مکمل کیا - منقول الکلمہ شرح سکندر نامہ - نسخہ بابغ بہار وغیرہ کتابیں اس نے تصنیف کیں -	سراج الدین علی خان آرزو شیخ محمد غوث گوالیار کی اولاد میں سے اکبر آباد کا باشندہ ہے - فرخ سپہر کے عہد میں نہایت عمدہ شاعر اور بادشاہ مذکور کا عہدے دار تھا - مجمع الفناش جس کا دوسرا نام تذکرہ آرزو ہے) میں اس نے تمام ہندوستانی شاعروں کے حالات لکھ دیے ہیں - جنہوں نے فارسی - اردو اور کھنڈی زبان میں شاعری کی ہے - ۱۱۴۷ھ میں اس کی ایران کے مشہور شاعر حریم کے ساتھ دہلی میں ملاقات ہوئی - ۱۱۶۹ھ لکھنؤ میں اس کا انتقال ہوا - چراغ ہدایت کے علاوہ سراج اللغات - خیابان مصطلح الشعراء شرح قصائد عرفی - شرح مختصر المعانی وغیرہ اس کی تصنیف ہے - (مصنف غیاث اللغات کے لئے خانہ کیفیت عمومیہ پڑھو)	مطبوعہ
۱۲۹۵	شرح الشرح مائتہ عامل (عربی)	"	قلی نو خفا بدرجہ اوسط
۱۲۹۶	شرح خلاصۃ النحو و شرح القیہ (عربی)	"	"
۱۲۹۷	جاربہ روی شرح بشافہ (عربی)	"	مطبوعہ
۱۲۹۸	ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۸ - فرہنگ رشیدی (فارسی) فارسی زبان کی لغت کی کتاب ہے	"	قلی نو خفا
۱۲۹۹	ایضاً فرہنگ رشیدی (فارسی)	"	قلی
۱۳۰۰	حاشیہ مغنی اللیبیب (عربی) شیخ تقی الدین ابوالعباس احمد بن محمد ثنی نے یہ حاشیہ لکھا ہے جس کا نام میں انتقال ہوا - اس حاشیہ کا نام ہے النصف من الکلام علی مغنی ابن ہشام	علامہ ثنی (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی نو خفا جلی طبع قدیم حاشیہ کا لکھا ہو کئی سو قدیم پر ادنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ایک مکتوب کی مرثیت ہے

مجلد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۳۰۰	شرح مختصر الارشاد (عربی) علم نحو۔	" "	قلمی خوشخط
۱۳۰۱	شرح لباب (عربی) علم نحو (ملاحظہ ہو عدد ۱۲۵۳)	" "	قلمی بخط قدیم۔ ۱۳۵۵ کا لکھا ہوا نسخہ۔ (دیکھیں)
۱۳۰۲	مدار الافاضل (فارسی) لغت کی کتاب (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	" "	۱۳۵۵ میں تالیف کی گئی قلمی مختصراً خوشخط عثمان بن عبدالرحمن محتسب خط سرمدیہ سنہ ۱۲۸۰ میں نسخہ لکھا۔
۱۳۰۳	زبدہ حاشیہ شرح ملا (عربی)	" "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۳۰۴	حاشیہ عبدالغفور لاری علی البقوال الضیاء (عربی) عبدالغفور لاری مولانا عبدالرحمن جامی کا شاگرد ہے اور اس نے فوائد ضیاء المعروف شرح ملا کے نصف تک مختصر حاشیہ لکھا ہے۔	عبدالغفور لاری تلمیذ جامی۔ ۹۱۲ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی مشی۔
۱۳۰۵	نور محمد مدق حاشیہ عبدالغفور (عربی)	" "	قلمی خوشخط
۱۳۰۶	شیخ نور الحق حاشیہ شرح ملا جامی (۵۰)	شیخ نور الحق و بلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵)	" "
۱۳۰۷	صادق حاشیہ شرح ملا جامی (عربی)	ملا صادق	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۳۰۸	جمال حاشیہ شرح ملا جامی	" "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۳۰۹	تہذیب الکافیہ (عربی) سید شریف جرجانی کی فارسی شرح کا فیہ اسکا ماخذ ہے۔ باوجود اختصار کے نہایت عمدہ شرح ہے۔	" "	مطبوعہ
۱۳۱۰	شرح مقدمہ ابن حاجب (عربی)	" "	قلمی باریک قلم۔ دوسو برس کا
۱۳۱۱	ترکیب نحوی قرآن شریف (عربی)	" "	قلمی بخط قدیم۔ سیاحی غیر مطبوعہ خط کی نوعیت دسویں صدی
۱۳۱۲	کتاب مجہول الاسم جلد پنجم (عربی) حرفی قجی کی ترتیب سے ابواب اور مصادر لکھے ہیں۔	" "	ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے قلمی جلی قلم سیاحی غیر مطبوس ۱۸ویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۳۱۳ الف	حواشی الزوار الفوائد علی حاشیہ عبد الغفور اللاری (عربی)	قاضی غلام محمد قاضی لاہور	قلمی ۱۱۰۰ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۳۱۳ ب	حاشیہ عبد الغفور مع حواشی دیگر (عربی)	عبد الغفور لاری - مولانا عبد الرحمن جامی شاعر خاص ہے۔ سلاطین میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ نظامی -
۱۳۱۴ م	ہدایۃ النجومہ حل ترکیب اثلثہ (عربی) کافیابن حاجب کے مسائل کو آسان بنانے میں لکھا ہے۔ درسی کتاب ہے۔	"	قلمی بخط نسخہ جمعی قلم خوشخط بدرجہ اوسط -
۱۳۱۵	ورایہ بشرح ہدایۃ النجوم (عربی)	"	مطبوعہ
۱۳۱۶	سعدیہ بشرح زبجانی (علم تقریف) عربی لطائف اللغات (عربی) صرف فتویٰ مولانا روم کا فرہنگ ہے۔	"	"
۱۳۱۷	زبدۃ الحواشی حاشیہ بشرح ملا جامی (عربی)	مولانا عبد اللطیف (ملاحظہ ہو جدول سلسلہ ۹۷۹)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط ۱۱۰۰ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۳۱۸	حاشیہ ابی البقاء علی الفوائد الضیائیہ (عربی)	"	قلمی خوشخط
۱۳۱۹	نزع بشرح زراوی (فارسی)	"	مطبوعہ ۱۲۷۲ھ
۱۳۲۰	سعدیہ بشرح زبجانی (عربی)	"	قلمی
۱۳۲۱	شرح کافیہ ابن حاجب (عربی)	"	"
۱۳۲۲	کتاب الصرف (مجموع الاسماء) عربی	"	قلمی خوشخط
۱۳۲۳	ترجمہ شافیہ زبان فارسی (فارسی)	"	قلمی محشی ۱۱۰۰ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۳۲۴	عجاب مفرح لباب (علم نحو) عربی (ملاحظہ ہو جدول سلسلہ ۱۲۵۳)	"	قلمی باریک قلم خوشخط
۱۳۲۵	حاشیہ کنیا علی عبد الغفور (عربی)	"	قلمی باریک قلم - محمد بن سیف الدین نے ۱۱۰۰ میں نسخہ لکھا۔
۱۳۲۶	وافع التوہمات علی حاشیہ عبد الغفور (عربی)	"	مطبوعہ
۱۳۲۷	حقیبہ شرح مراح - علم تقریف (عربی)	"	"
۱۳۲۸	المنہل الصافی فی شرح الوافی (عربی)	"	قلمی
۱۳۲۹	کشف الظنون میں لکھا ہے۔ امام محمد	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	بن ابی بکر مالک بن النوفلی المتوفی ۲۵۲ھ نے جب ہندوستان کا سفر کیا اور دیکھا کہ اہل بکرات میں دانی کے پڑھنے پڑانے کا بڑا رواج تو اس نے المنہل الصافی کے نام سے اس کی ایک شرح لکھی اور المستنصر بالله شہاب الدین احمد دانی سندھ کی خدمت میں نذر کی۔ شارح مذکور نے اسکو ۸۲۵ھ میں تصنیف کیا ہے۔ (دانی کے لئے دیکھو سلسلہ ۱۲۸۱)	..	قلی خوشخط برجہ اوسط۔
۱۳۲۹	شرح کافیہ ابن حاجب (فارسی)	..	قلی خوشخط
۱۳۳۰	مجموعہ ہدایۃ النخو (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) ہدایۃ النخو (۲) شرح مائتہ عامل (۳) نظم مائتہ عامل۔	..	قلی خوشخط
۱۳۳۱	شرح صفت بہائی (فارسی)	عصام الدین ابراہیم بن محمد اسفرائینی	قلی تفلح خورد
۱۳۳۲	الحیثیۃ العصامیہ علی الفوائد الضیائیہ (عربی) اکثر جگہوں میں شارح علام کے کلام پر اعتراض کیا ہے اور مولانا عبد الغفور لاری کے ساتھ مناقشات کئے ہیں۔	۹۷۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلی، باریک ظم تفلح خورد
۱۳۳۳	مصباح فی علم النخو (عربی)	امام ناصر بن عبد السید الطرزی النخوی المتوفی ۱۰۶۱ھ۔ غالباً ہی "مغرب" کا مصنف جسکے لئے دیکھو سلسلہ ۱۲۸۲	قلی تفلح خورد
۱۳۳۴	کشف اللغات والاصطلاحات (فارسی)	عبد الرحیم بن احمد بن سور۔ ۱۰۶۹ھ میں تالیف کی گئی	قلی خوشخط برجہ اوسط
۱۳۳۵	حاشیۃ ابو الفضل بر سعدیہ زنجانی۔ مع حاشیۃ کا زرونی۔ (عربی)	..	گیارہویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۳۳۶	مجموع الاسم عربی لغت (فارسی)	..	قلی خوشخط۔ مولانا غلام حیات نے ۱۲۴۳ھ میں اپنے قلم سے لکھا ہے۔
۱۳۳۷	فرس سرور می (فارسی) خالص فارسی زبان کی لغت ہے۔	محمد قاسم بن حاجی محمد کاشانی۔ ادنیٰ بالیوگر لیکچر ڈکشنری میں لکھا ہے، سروری	قلی خوشخط برجہ اوسط ۱۲۹۹ھ
		مہر پشاد میں نسخہ لکھا گیا۔	قلی

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		حاجی محمد کاشانی کا تخلص ہے۔ وہ ایک بے چارے کا لڑکا تھا۔ اور اس کا حافظہ اس قدر قوی تھا کہ تیس ہزار سے زیادہ اشعار اس کو ہر زبان یاد تھے۔ اس نے مجمع الفریس کے نام سے ایک دیکشنری مرتب کی اور ترکی زبان میں دیوان حافظہ کی ایک شرح لکھی ہے۔ اس کے بیٹے محمد قاسم نے بھی فارسی زبان کی ایک دیکشنری فرہنگ سروری کے نام سے لکھی ہے جس کو اس نے سنہ ۱۱۸۵ میں شاہ عباس بادشاہ ایران کی خدمت میں نذر کیا تھا۔	
۱۳۳۸	تحفہ شرح حرف میر المعروف دوحہ ترقی (فارسی)	" " "	قلی۔ حافظ غلام حبیب والد مولانا غلام جیلانی کے اہل حق سے لکھا گیا۔
۱۳۳۹	سعدیہ شرح زنجانی (عربی) اس کا متن عبدالوہاب بن ابراہیم زنجانی کی تالیف ہے۔	" " "	قلی۔ نوشتہ ۱۲۱۹ھ
۱۳۴۰	جامع تعلیلات صرف (فارسی) شمس العلوم (عربی) بالکل ان کے دہنگ پر عربی زبان کی نہایت جامع دیکشنری ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ نایاب کتاب اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے	نشان بن سعید الحمیری البیہمی مصنف قلموس سے بہت پہلے سنہ ۱۱۸۵ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلی۔ جلد فہم قلی۔ باریک قلم نہایت خوش خط۔ جدول طلانی۔
۱۳۴۱	ایضاً جامع تعلیلات از میر سید شریف۔ (فارسی)	" " "	قلی۔ خوش خط بدرجہ اوسط
۱۳۴۲	زرادی علم صرف۔	" " "	" "
۱۳۴۳	شرح مائتہ عامل مسے بجامع القوائد (عربی)	ملا محمد صادق۔	قلی۔ نوشتہ ۱۱۹۰ھ
۱۳۴۴	توضیح الصرف (فارسی) قواعد و ضوابط صرف کو نہایت خوبی کے ساتھ منظوم کیا ہے	علامہ محمد صالح۔	قلی۔ خوش خط بدرجہ اوسط دو ڈھائی سو برس کا پورا نام نسخہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۳۴۵	اور ہر ایک قاصد کی نثر عبارت میں تشریح کی گئی ہے (نظم کے باعث اسکا یاد کرنا آسان ہے) فاضل مصنف نے یہ کتاب منظومہ ملا عبد الرحمن جامی کے طور پر لکھی ہے۔ حاشیہ جمال بن نصیر علی الفوائد الضیاء (عربی) ابتداء کتاب سے تنازع الفضلین تک کا حاشیہ ہے۔	"	قلی خوشخط جس کو مولانا غلام جیلانی نے خاص اہتمام سے لکھوایا۔
۱۳۴۶	مولوی عید الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ عبد العفور (عربی)	"	قلی نصف اول بخط نسخ باریک قلم خوشخط قابل دیدن نصف ثانی باریک قلم بخط نستعلیق۔
۱۳۴۷	حاشیہ مجہول الاسم و در علم نحو (عربی)	"	قلی۔ محو کاظم حسینی نے نسخہ میں لکھا۔
۱۳۴۸	سعدیہ مترجہ زنجانی (عربی) متن کا مصنف عبد الوہاب بن ابراہیم زنجانی ہے	علامہ سعد الدین نقضازانی۔	قلی۔ نوشتہ ۱۸۹۹ء
۱۳۴۹	جامع تعلیلات صرف (فارسی)	"	قلی۔ خوشخط بدرجہ اوسط تقطیع خورد۔ بخط نسخ۔ بیکار و صدی چہری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۳۵۰	کتاب مجہول الاسم و در علم تخریف (عربی) مسائل تخریف پر قبلی بحث کی ہے۔ ابواب اور فصول کتاب کو سماط اور فرائد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ از اول تا آخر	"	قلی۔ باریک قلم خط قدیم۔ غلطی تو حجت سا تویر صدی چہری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۳۵۱	اجبا رسخاۃ (اردو) مشہور نحو یوں کے حالات کی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔	مولوی سکندر علی مصنف وسیلہ جلیلیہ	مطبوعہ۔
۱۳۵۲	قضاء الارباب من علماء النحو والادب (دوسرا نسخہ) علم نحو اور ادب کے مشہور استاد کے حالات لکھے ہیں۔	مولوی ذوالفقار علی سارنگ پوری	مطبوعہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۳۵۳ لغات	منتہی الارب - قاموس اگرچہ عربی لغت کی جامع کتاب ہے لیکن جن اصحاب کو عربیت سے زیادہ س نہیں ہے وہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ بعض دوسری مشکلات بھی تھیں جن کا رفع کرنا ضروری تھا۔ فاضل مصنف نے ان تمام مشکلات کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے اور عربی الفاظ کا فارسی میں ترجمہ اور توضیح لکھی ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔	مولوی عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری	مطبوعہ۔
۱۳۵۴	برہان قاطع (فارسی) فارسی لغت کی جامع کتاب ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے	مولوی محمد حسین تخلص برہان۔	"
۱۳۵۵	خرانۃ اللغات (جلد ضخیم) اردو فارسی عربی۔ سنسکرت۔ ترکی اور انگریزی کے الفاظ کو ایک دکنشیری کی صورت میں پہلو پہلو لکھا ہے۔ تصحیح تلفظ کے لئے انگریزی اور سنسکرت کے الفاظ کو اردو حروف میں بھی لکھا ہے اور اصلی حروف میں بھی۔ ہفت زبان بننے کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔	شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال (ملاحظہ ہو عدد ۱۷۷۳ سلسلہ)	مطبوعہ۔
۱۳۵۶	المزہر للسیوطی (عربی) لغت عربی کی باریکیوں اور فضوں متنوہ پر مشتمل ہے بقول صاحب اقتفاء القنوع علم لغت کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد ۲۶ سلسلہ)	مطبوعہ مصر
۱۳۵۷ لغات	آصف اللغات (فارسی و اردو) فارسی زبان کے محاورات کی نہایت بسوط و کثرت ہے۔ ہر ایک محاورے کے مختلف معانی کے ثبوت میں مستند شعراء کے ابیات لکھے گئے ہیں۔ انتہائی بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی جا رہی ہے۔ تشریح پہلے فارسی	شہنشاہ العلماء عزیز جنگ بہادر نعلقدار و وظیفہ خوار سرکار آصفیہ حیدر آباد دکن	مطبوعہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۷۲	میں ہوتی ہے۔ اور پھر اردو میں گیارہ ضخیم جلدیں چھپ چکی ہیں لیکن ہنوز دلی اور ابھی تک روایات جاری ہے۔ مفردات راغب اصفہانی (عربی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	ابوالقاسم الحسین الراغب اصفہانی۔ ایرانی الاصل ہے۔ عربیت میں یدرہبنا را کہتا تھا۔ محاضرات الاواباد کے نام سے اس نے ادبیات کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ غریبہ کی ایک ڈکشنری لکھی ہے جو مفردات امام راغب کے نام سے مشہور ہے۔ دو نوکتابیں نہایت مقبول ہوئی ہیں اور علم ادب کی جان شمار کی جاتی ہیں۔ اس نے کتاب اللہ ربیعہ کے نام سے اخلاق پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کو امام غزالی نے اپنے لئے حرر جان بنایا ہوا تھا اور ہر وقت اس کو اپنے پاس رکھتے تھے۔ ۵۰۲ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۳۷۳ الف	مشرع اصول اکبری (فارسی) قواعد و اصول علم تفسیر کی نہایت جامع کتاب ہے مصنف فصول اکبری کی تصنیف ہے اور اگرچہ طبع ہو چکی ہے لیکن اس وقت نایاب ہے۔	..	مطبوعہ
۱۳۷۳ ب	مجموعہ شرح مائتہ عامل (عربی) (۱) نظم مائتہ عامل (۲) شرح مائتہ عامل۔ (۳) یدایۃ النجوم تینوں بالترتیب نصاب تعلیم میں داخل ہیں۔ اور تینوں کا ایک مجموعہ ہے۔	..	تفلیس خوشخط
۱۳۷۴	الاشباہ والنظائر فی النحو (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ مجتہدانہ طرز پر لکھی گئی ہے۔ قابل قدر تصنیف ہے۔	جلال الدین سیوطی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۷۸	کنز الحفاظ شرح تہذیب الالفاظ (عربی) ابن السکیت نے لغت عربی میں کتاب الالفاظ کے نام سے ایک معرکہ الآثار کتاب لکھی تھی جسکی ابو زکریا یحییٰ بن علی الخطیب البیہقی نے اصلاح و ترمیم کی اور اسکا نام تہذیب الالفاظ رکھا۔ یہ کتاب ایک سو پچاس بابوں پر مشتمل ہے جس میں لغت کے ان اہم مواد اور محاورات کا ذکر ہے جو آئمہ لغت سے منقول ہیں اور جسکے ثواب و منفعتیں (زمانہ جاہلیت) کے کلام سے بکثرت دئے گئے ہیں۔ ابو زکریا کی شرح سو پچاس سہاگے کا کام دیتی ہے جس سے اصل کتاب کا مقصود نہایت واضح ہو جاتا ہے بیرت کالج کے مشنریوں نے نہایت تفصیح اور اہتمام کے ساتھ نقیصہ طور پر اسکو چھاپا ہے جسکا عنوان کنز الحفاظ فی شرح تہذیب الالفاظ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بیرت ہو خانہ کیفیت عمومیہ پشاور
۱۳۷۹ ۱۳۸۰	کتاب سیبویہ (عربی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ علم نحو کی نہایت ہی معرکہ الآثار کتاب ہے۔ اسکی اہمیت مصنف کے نام سے ظاہر ہوتی ہے (نیز ملاحظہ ہو کہ اس خانہ احوال مصنف)	ابو بشر عمرو بن عثمان الملقب سیبویہ متقدمین اور متاخرین میں کوئی بھی علم نحو میں اسکے برابر نہیں گذرا۔ جاحظ کا قول ہے ہے جب میں معصم باللہ عباسی کے وزیر محمد بن عبد الملک زیات کے پاس جانے لگا تو میں نے سوچا کہ کوئی نہایت قیمتی چیز اسکے لئے تحفہ لیاؤں اس مقصد کے لئے میں نے سیبویہ کی کتاب کو انتخاب کیا۔ سیبویہ نے نحو احمد بن محمد بن احمد سے اور لغت ابی الخطاب المعروف اخفش اکبر سے حاصل کی۔ اس نے	مطبوعہ بیرت

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>بصرہ میں تحصیل علوم کی اور بنیس سال کی عمر میں بغداد کی طلب میں دارالخلافت بغداد کا رخ کیا۔ لیکن وہاں جا کر کسائی کے ساتھ کسی نہ بن آئی۔ بغداد میں سیبویہ اور کسائی کے درمیان اکثر مناظرات ہو کر تے تھے جو ابن بن ہارون الرشید کا استاذ تھا۔ اور مؤخر الذکر (کسائی) ہمیشہ اس سے منہ کی کھاتا تھا۔ لیکن چونکہ اس کو دربار نشا ہی میں زیادہ تقرب حاصل تھا اسلئے سیبویہ نے وہاں زیادہ ٹھہرنا نہ سمجھا اور ایران کا قصد کیا۔ چنانچہ شیراز کے ایک گالوں میں پہنچے۔ اسکا انتقال ہوا۔ اصول نحو کو علمی طریق پر سب سے پہلے سیبویہ مدون کیا۔ کہتے ہیں کہ ہر وقت اسلئے ہاتھ میں ایک سیب رہتا تھا اسلئے اسکا نام سیبویہ پڑ گیا۔</p>	

علم تاسیخ

چونکہ قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں ازمنہ ماضیہ کی اقوام کے حالات ہمارے لئے نمونہ نجات قرار دیے گئے ہیں اور ان کے عروج و زوال کے مسئلہ پر غور کرنے کی جانب نہایت زور سے توجہ دلائی ہے۔ نیز چونکہ حدیثوں کی صحت کے لئے راویوں کے حالات معلوم کرنا ضروری تھا اسلئے ائمہ اسلام ہی سے مسلمانوں نے تاسیخ پر بہت زیادہ توجہ کی اور ان میں کثرت سے مؤرخین پیدا ہوئے۔ لیکن ان میں سے اکثر حاطب اللیل تھے جن کو رطب و یابس جو کچھ بھی ملا آنکھیں بند کر کے اس کو قبول کیا۔ تنقید روایت کے اصول سے غافل رہے۔ اور روایت کے معیار پر بھی ان روایات کو جانچنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ حتیٰ کہ ابن الکلبی اور محمد بن عمر الواقدی بلکہ بقول محقق ابن خلدون علامہ مسعودی بھی اسی گروہ میں شمار کئے جانے کے قابل ہیں! محدثین اگرچہ کسی خبر کے قبول کرنے میں نہایت احتیاط کرتے تھے اور تنقید روایت کے قابل قدر اصول وضع کرنے اور اس کے مطابق تصحیح اسناد کرنے کا فخر انہی کو حاصل ہے۔ لیکن ان کی یتیم و دو حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دائرہ تک محدود ہے۔ علی ہذا فقہاء کرام اور خصوصاً امام عالیہم السلام اور اسکے پیروں نے بعض مسائل فقہیہ میں روایت سے بخوبی کام لیا ہے تاہم انکی نظر انکام فقہیہ کے تنگ حلقہ سے متجاوز نہیں ہو سکی۔ اور یہ بھی نہیں سکتی تھی۔ مؤرخین میں سب سے پہلا شخص جو وسیع معنوں میں تحقیق اور تنقید کا علم بردار ہوا اور فلسفہ تاسیخ کی بنیاد ڈالی جس پر آج یورپ کو اتنا ناز ہے وہ علامہ ابن خلدون ہیں۔ جس نے اپنا مشہور اور معرکہ الآراء مقدمہ تاریخ لکھ کر فن تاسیخ نویسی میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ یورپ کی تاریخوں کا جدید طرز تحریر اسی انقلاب کا نتیجہ ہے لیکن افسوس کہ جو اصول علامہ مذکور نے خود اپنے مقدمہ میں قائم کئے اور جس فلسفہ تاسیخ کی خود اس نے نہایت زور و شور کے ساتھ بنیاد ڈالی اپنی مشہور تاریخ عالم کبیر میں اسکا التزام نہیں کر سکا۔ کذا قیل۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سیرت بھی تاسیخ کا ایک شعبہ ہے اور اسلئے سیرت کی کتابیں علیحدہ نہیں لکھی گئیں۔ جغرافیہ کو بھی تاسیخ میں شامل سمجھیں +

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۸۱	قصص الانبیاء (فارسی) تمام مشہور پینچہ برس کا مختصر حال لکھا ہے۔ لیکن صحیح روایت کا التزام نہیں۔ اس کے اردو ایڈیشن (روضۃ الاصفیاء) میں عموماً یہ غیب نہیں ہے۔	مطبوعہ
۱۳۸۲	مواہب لدنیہ (عربی) پورا نام اس طرح "المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ فی السیر النبویہ سیرت نبوی کی جلیل القدر تصنیف ہے اور اپنے موضوع کے لحاظ سے بے نظیر خیال کی گئی ہے۔ مصنف کو اس کی تدوین سے ۸۹۹ھ میں فراغت حاصل ہوئی۔	شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی (مصنف ارشاد الساری شرح صحیح بخاری) - ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۷۰، خانہ احوال مصنف	قلمی - جلی قلم
۱۳۸۳	ایضاً مواہب لدنیہ جلد ثانی (عربی)	قلمی - خوش خطہ تقطیع خورد سیاہی غیر مطبوس ۱۱۹۹ھ میں اس کی تصحیح کی گئی علی بن عمر درہاجی نے مصنف کے نسخے سے اس کا مقابلہ کیا۔
۱۳۸۴ (تفصیلاً ۱۳۹۱)	زرقانی شرح مواہب (عربی) مواہب لدنیہ کی نہایت عمدہ اور مفصل شرح ہے۔ ہر ایک بات کے متعلق جتنی حدیثیں مروی ہیں وہ سب ایک جگہ لکھ دی ہیں۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے مجموعہ واقعدی (عربی) چار حصوں پر مشتمل ہے۔ مغاضی الرسول - فتوح الشام - فتوح مصر - فتوح العجم - اور یہ سارا مجموعہ عام طور پر واقعدی سے منسوب ہے۔ لیکن حقیقت میں صرف کتاب المغاضی اس کی تصنیف ہے۔ اور فتوح الشام ابوالسہیل محمد بن عبد اللہ المازنی البصری کی تصنیف ہے جو دوسرے حصوں سے الگ کلکتہ میں	علامہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف مصری مالکی - ۱۱۲۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۳۹۲	مجموعہ واقعدی (عربی) چار حصوں پر مشتمل ہے۔ مغاضی الرسول - فتوح الشام - فتوح مصر - فتوح العجم - اور یہ سارا مجموعہ عام طور پر واقعدی سے منسوب ہے۔ لیکن حقیقت میں صرف کتاب المغاضی اس کی تصنیف ہے۔ اور فتوح الشام ابوالسہیل محمد بن عبد اللہ المازنی البصری کی تصنیف ہے جو دوسرے حصوں سے الگ کلکتہ میں	ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقعدی - اپنے زمانے میں ایک عالم متبحر تھا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ جب واقعدی نے (جو بغداد میں سکونت رکھتا تھا) اپنا ڈیرہ و جلد کے مشرقی کنارہ کو منتقل کرنا چاہا تو ایک سو بیس (۱۱۵) اونٹ اس کا کتب خانہ لیجانے کے لئے درکار ہوئے۔ اس نے ابن ابی ذئب - محمد بن مسلمہ مالک بن انس اور سفیان ثوری وغیرہ سے	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	چھاپی گئی ہے اور مکتبہ ہذا میں موجود ہے۔ (اس مجموعہ کا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)	سے حدیث سنی۔ لیکن ناقدانِ حق اس کی روایت کو چنداں قابلِ اعتماد خیال نہیں کرتے۔ مامون الرشید ہمیشہ اسکی تعظیم و تکریم کرتا تھا۔ اور اسکو بغداد میں قضا کے جلیل القدر عہدے پر سرفراز کیا۔ اس نے طبقات کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں صحابہ کرام تابعین و تابعینِ تابعین اور اپنے عہد تک خلفاء اسلام کا مفصل حال دیا ہے یہ کتاب پندرہ ضخیم جلدوں میں ختم ہوئی ہے اور اسکے مختلف حصے جنتہ جنتہ یورپ کے بڑے بڑے کتب خانوں میں مل سکتے ہیں۔ واقدا کے ایک دادا کا نام ہے جسکی طرف وہ منسوب ہے۔ ۱۳۱ھ اسکا سن ولادت اور ۲۰۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ جلی قلم۔ خوشنما۔
۱۳۹۳	زاوالمعاو (عربی) جلد ضخیم نہ صرف زمانہ نبوت کے واقعات کو نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن اور افعال رسالت کی مکمل اور جامع تاریخ ہے جو سیرت نبوی کا مقصد اصلی اور آپ کی زندگی کا مہتمم بالشان جزو ہے۔ افعال نبوت کے متعلق جو کچھ نہایت محققانہ بحثیں لکھی ہیں۔ انتہا درجہ کی جلیل القدر کتاب ہے۔ اور اپنے موضوع پر بلاشبہ عظیم النظیر تصنیف ہے۔	شمس الدین محمد ابن قیم الجوزیہ - (علامہ ابن قیم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۸۶	مطبوعہ جلی قلم۔ خوشنما۔
۱۳۹۴	روضة الصفا کامل (فارسی) سات جلدوں پر مشتمل ہے مختلف خاندانوں کے سلاطین کی جامع اور مبسوط تاریخ ہے بقول سرسبز۔ ایم ایلیٹ روضۃ الصفا	خاوند شاہ ایرانی۔ ایک مشہور فارسی مؤرخ ہے۔ یورپ میں تذکرہ نویسوں میں میر خوند کے نام سے مشہور ہے۔ ۸۳۳ھ اسکا سال پیدائش ہے۔ اسکا مولد اور آبائی	مطبوعہ جلی قلم۔ خوشنما۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	<p>بڑھ کر کوئی مستند اور قابل قدر تاریخ مشرق میں نہیں لکھی گئی۔ اسکا انگریزی ترجمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ کے اوٹیل ٹرانسلیشن فنڈ کے خرچ پر ۱۸۳۲ء میں شائع کیا گیا۔ اسکی ساتویں جلد مصنف کے بیٹے خوندہ میر نے ضمیمہ کے طور پر ۱۸۶۹ء میں لکھی ہے۔</p>	<p>اپنے والد کے انتقال کے بعد اس نے امیر علی کے دربار میں جو سلطان حسین مرزا والی ہرات کا وزیر اعظم تھا پارلانی حاصل کی اور روضۃ الصفا لکھ کر وزیر مذکور کے ہاں تقرب حاصل کیا۔ ۱۸۳۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔</p>	
۱۷۰۱	<p>جذیب السیر دو جلد (عربی) روضۃ الصفا کا اختصار ہے (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)</p>	<p>خوندہ میر۔ پورا نام اسطرح ہے:- غیاث الدین محمد بن حمید الدین خوندہ میر۔ اس نے ۱۷۰۱ء میں ایک تاریخ لکھی ہے۔ جسکا نام خلاصۃ الاخبار ہے اور جو روضۃ الصفا کا اختصار ہے۔ جذیب السیر بھی اسی کی تصنیف جس کو اس نے ۱۷۲۴ء میں لکھا اور اردیل کے ایک رئیس کریم الدین حبیب اللہ کے نام پر اسکا نام حبیب السیر رکھا۔ مآثر الملوک اخبار الاخبار۔ دستور الوزراء و حکام الملک اور منتخب تاریخ و صاف اسکی دوسری تصانیف ہیں۔ اسکی پیدائش ۱۷۰۱ء ہرات میں ہوئی ۱۷۳۳ء میں ہرات کی بد نظمی نے اسکو وطن مالوف کے ترک پر مجبور کیا۔ دو سال بعد اس بیعت مولانا شہاب الدین لطیفہ گو اور مرزا ابراہیم قانونی ہندوستان کا رخ کیا۔ ۱۷۳۵ء کو آگرہ میں پہونچ کر بابر بادشاہ کے دربار میں باریابی حاصل کی۔ بادشاہ مذکور نے اسکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور دربار میں منے کا حکم دیا۔ بابر کے انتقال کے بعد ہمایون نے بھی اسکا اعزاز قائم رکھا۔ ہمایون کے عہد میں اس نے قانون ہمایونی کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جسکا اقتباس ابو الفضل نے</p>	<p>مطبوعہ بیہی</p>

جلد و نمبر	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۰۳	معارج النبوة (فارسی) آنحضرت	اکبر نامہ میں کیا ہے بادشاہ ہمایوں بہادری گجراتی کے لغت میں خاندیس سے مندر کوچارا تھا۔ اور خونہ میرا کے ساتھ تھا۔ کہ یکا یک راستے میں اسکا انتقال ہو گیا۔ (۱۰۹۲ھ) اور اسکی نعش اسکی وصیت کے مطابق دہلی میں لاکر خواجہ نظام الدین اذلیا اور امیر خسرو کے پہلو میں دفن کی گئی۔ معین الدین ہروی واعظ کاشغری۔ (بلا حفظہ و تعدد مسلسل ۱۰۰۴)	فلمی خوشخط بدرجہ ۱۱ ۱۲۰۳ھ سبزوار (دکن) میں بس لکھی گئی۔
۱۴۰۴	معارج النبوة جلد اول (فارسی)	"	"
۱۴۰۵	معارج النبوة جلد اول (فارسی)	"	"
۱۴۰۶	ایضاً معارج النبوة کامل (فارسی)	"	"
۱۴۰۷	وفیات الایمان المعروف تاریخ ابن خلکان۔ جلد ضخیم (عربی) تقریباً ایک ہزار مشاہیر اسلام کے حالات لکھے ہیں۔ نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ بے مثل کتاب ہے۔ پیرس کی اشیا تک سوسائٹی کے ایک نہایت ہی قابل رکن نے اسکا انگریزی میں ترجمہ کر کے ۱۲۲۵ء میں شائع کیا۔ فاضل مترجم نے اپنی طرف سے متعدد عاملانہ نوٹ لکھا کئے ہیں جس سے اسکی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔	شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان۔ علامہ نہ کو ریلج کے ایک خاندان میں سے ہے۔ اسکا باپ ارمیلہ کے مدرسہ مظفریہ میں معلم تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم اپنے باپ سے حاصل کی۔ تجلیل تخیل کے لئے شام۔ حلب۔ دمشق اسکندریہ اور قاہرہ کا سفر کیا۔ ۷۶۳ھ میں اسکو شام کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ جسکا صدر مقام دمشق تھا۔ یہ ایک جلیل القہ اور با اختیار عہدہ تھا۔ کیونکہ اگرچہ وہ خود فنی المذہب تھا۔ لیکن چاروں مذاہب مشہورہ کے قضاۃ اسکے ماتحت تصور کئے جاتے تھے ۷۶۵ھ میں سلطان بیبرس نے ہر ایک	فلمی خوشخط بدرجہ ۱۱ ۱۲۰۳ھ سبزوار (دکن) میں بس لکھی گئی۔ فلمی خوشخط بدرجہ ۱۱ ۱۲۰۳ھ سبزوار (دکن) میں بس لکھی گئی۔ فلمی خوشخط بدرجہ ۱۱ ۱۲۰۳ھ سبزوار (دکن) میں بس لکھی گئی۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>مذہب کے قاضیوں کا محکمہ جدا کر دیا جس سے ابن خلکان کی اہمیت بہت کچھ کم ہو گئی۔ اور پانچ سال کے بعد وہ بالکل برطرف کیا گیا۔ اس کے بعد وہ قاہرہ چلا گیا اور مدرسہ فخریہ میں ایک پروفیسر کی خاموش زندگی بسر کرنے لگا اس نے اپنی مکتبہ الآراء تصنیف و فیات الاعیان یہیں تصنیف کی جس کو اس نے سات سال میں تیار کیا۔ ۱۰۶۹ھ میں وہ دوبارہ قاضی مقرر کیا گیا۔ لیکن بغاوت کی سازش میں متہم ہوا۔ اور ۱۰۷۰ھ میں اپنے شہدہ سے معزول کیا گیا۔ ۱۰۷۱ھ میں اس کا انتقال ہوا علامہ ابن خلکان مختلف علوم میں کامل و متکا رکھتا تھا۔ اور ایک عالم با کمال شاعر و نثر نگار مصنف بے مثال اور مؤرخ صادق المقال کی صفات کا جامع تھا۔</p>	<p>مطبوعہ بولاق مصر</p>
۱۴۸۱	ایضاً تاریخ ابن خلکان (عربی) و جلد ۱	<p>یہ کتاب قسطنطنیہ کے ایک فاضل اجل شکر بنی کی تصنیف ہے جس کا ۱۰۶۹ھ میں انتقال ہوا چونکہ ۱۰۶۵ھ میں وہ نابینا ہو گیا تھا اس لئے اس کتاب مذکور (الشقائق النعمانیہ) املاء کے طور پر لکھی گئی تھی۔</p>	<p>اس نسخہ کے حاشیہ پر ایک اور کتاب چھپی ہے جس کا نام ہے "الشقائق النعمانیہ فی علماء الدولۃ العثمانیہ"۔ اس میں پانچ سو بائیس (۵۲۳) علماء اعظام اور مشائخ صوفیہ کا حال لکھا ہے۔ عثمان غازی بانی سلطنت عثمانیہ کے عہد سے سلیمان اول کے زمانے تک (جو دس حکمرانوں پر مشتمل ہے) ہر ایک بادشاہ کے عہد کے مشاہیر جدا جدا دس بابوں میں لکھے ہیں۔ مصنف کے حال کے لئے دیکھو خانہ ۱۴۸۱</p>
۱۴۸۱	تاریخ فرشتہ (فارسی) بنیاد	<p>محمد قاسم فرشتہ۔ اسکی ولادت بمقام استرآباد ہوئی جو بحرہ کیسپین کے ساحل پر واقع ہے</p>	<p>مطبوعہ</p>

جلد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	اسکا نام گلشن ابراہیمی یا نور میں نام رکھا تھا اور مختلف کتابوں میں تاریخ ابراہیمی کے نام سے اسکا حوالہ آتا ہے۔ لیکن زیادہ تر تاریخ فرشتہ کے نام سے مشہور ہے (نورس اس نے دار السلطنہ کا نام تھا جسکی بنیاد ابراہیم عادل شاہ ثانی نے رکھی تھی) جنرل برگس نے پوری کتاب انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو چار جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ بقول مصنف اوٹیل باؤر گریفل ڈکشنری تاریخ فرشتہ ہندوستان کے مسلمان حکمران خاندان کے متعلق نہایت ہی قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔	اسکے والد غلام علی ہندو شاہ نے اس وقت ترک وطن کر کے ہندوستان میں سکونت اختیار کی جبکہ محمد قاسم کی عمر بہت چھوٹی تھی احمد نگر (دکن) میں وہ مرتضیٰ نظام شاہ قلات کے عہد سلطنت میں وارد ہوا اور سلطان مذکور نے اسکو اپنے تخت جگر میراں حسین کا معلم فارسی مقرر کیا لیکن اسکی عمر نے وفات کی اور محمد قاسم بہت جلد یتیم ہو گیا۔ مرتضیٰ نظام شاہ کے انتقال کے بعد محمد قاسم بیجا پور کو چلا گیا۔ اور ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وزیر دلاور خان نے اسکو دربار شاہی میں باریاب کر لیا۔ اور اسی بادشاہ کی خواہش پر اس نے تاریخ فرشتہ لکھی۔ اسکی تاریخ انتقال میں سخت اختلاف ہے۔ دسویں صدی ہجری کا مؤرخ ہے۔	مطبوعہ مصر تقطیع غلات
۱۴۱۲	کشف الظنون۔ جلد نہایت ضخیم (عربی) مصنفین و تصنیفات اور علوم و فنون کی تعریفات کا نہایت ہی جامع انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اسکے عہد تک کی غالباً اسلامی دنیا کی کوئی تصنیف ایسی نہیں ہوگی جسکا اس نے حال نہ لکھا ہو۔ اگرچہ ہر ایک تصنیف اور مصنف کا حال نہایت اختصار کے ساتھ لکھا ہے لیکن کثرت معلومات کے لحاظ سے حدیث النظر اور بے مثل کتاب ہے۔ کشف الظنون کو پہلے پہل ۱۸۳۵ء میں ڈاکٹر فلوغل کے لاطینی ترجمہ کے ساتھ یورپ میں چھاپا گیا۔	کاتب چلبی۔ پورا نام اسطرح ہے: مصطفیٰ حاجی خلیفۃ المعروف کاتب چلبی قسطنطنیہ کا ایک ترک تھا جسکا باپ فوج میں ملازم تھا وہ خود بھی فوجی خدمت میں داخل ہوا۔ اور ہم بغداد۔ محاصرہ ارض روم وغیرہ واقعات میں شریک رہا۔ ۱۲۳۰ھ میں جب وہ قسطنطنیہ واپس آیا تو اسکے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ اسکے باپ نے وصیت کی تھی کہ وہ تحصیل علم سے محروم نہ رہے۔ ۱۲۳۹ھ میں وہ ہم بغداد واپس آیا اور ۱۲۴۰ھ میں ہم حلب کے ساتھ رہنے کے باعث اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرنے کا صراحت کیا۔ لیکن اسکے بعد اس نے حج بیت المقدس کیا اور سرکاری ملازمت چھوڑ کر مہارت تحصیل علم اور مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ اس کے	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>زمانہ شباب کے ایک دوست مفتی عبدالرحیم آفندی کی سفارش پر اس کو آنریری لفٹنٹ کا عہدہ دیا گیا اور اسکے خلیفہ کہلانے کی بھیج تھی۔ اسی عہدے کی حیثیت سے سلطان محمد داہل کی اُس مجلس مشاورت (کانفرنس) میں شامل تھا جو ۱۸ فروری ۱۹۵۳ء کو سلطنت کا مالی نظام درست کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ ۱۹۵۹ء میں جبکہ اسکی عمر بھی ساٹھ سال کی نہیں تھی اسکا انتقال ہو گیا۔ کشف الظنون کے علاوہ ترکی زبان میں تقویم التواریخ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ابتداء کے آفرینش سے ۱۵۰۰ء تک کے تمام مہتمم بالشان واقعات درج ہیں۔ چیمبرز انسائیکلو پیڈیا میں ملاحظہ ہے کہ اس نے ایک ضخیم کتاب تاریخ کبیر کے نام سے لکھی ہے جس میں ایشیا کے ایک سو پچاس حکمران خاندانوں کا مفصل حال لکھا ہے۔</p>	
۱۳۱۴ھ	<p>کلمات الشعراء (فارسی) جہانگیر بادشاہ اور عالمگیر کے عہد کے شعراء فارسی کے مختصر حالات لکھے ہیں اور انکے کلام کا کچھ اقتباس دیا ہے۔ اسکا سن تصنیف ۱۰۹۳ھ بحساب ابجد اسکے نام سے استخراج کیا جاسکتا ہے۔</p>	<p>محمد افضل مختص سرخوش - بادشاہ عالمگیر قلمی خوشخط - تقطیع غور</p>	
۱۴۱۴ھ	<p>سیرۃ حلبیہ (عربی) تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصلی نام "الانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون" ہے۔ علی بن برحان الدین حلبی کی تصنیف ہے جسکا سلسلہ</p>	<p>اور شاہنامہ اسکی یادگار ہے۔ ۱۲۲۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔</p>	<p>مطبوعہ مصر</p>

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	اشغال ہوا۔ اکتفاء الفتوح میں لکھا کہ محمد بن یوسف و شقی صالحی المتوفی ۳۴۳ھ نے تین سو سے زیادہ سیر اور تواریخ کی کتابوں کو چھانٹ کر سیرت شامیہ کے نام سے ایک سیرۃ الرسول تالیف کی تھی جس میں صحیح روایات کا التزام کیا تھا۔ علی بن برمان الدین حلبی نے سیرۃ شامیہ کا لب لباب اخذ کر کے کچھ باتیں اور بھی اس پر اضافہ کیں۔ اسکے حاشیہ پر سید احمد زینی دحلان شافعی کی سیرت طبع کی گئی ہے جو سیرت دحلان کے نام سے مشہور ہے۔ زینی دحلان مکہ معظمہ میں شیخ الاسلام کے درجہ پر فائز تھے۔ وہ ایک صاحب النصائیف علامہ ہے اور اس نے یہ کتاب ۱۲۷۸ھ میں تالیف کی۔		
۱۴۱۷	مدارج النبوة۔ دو جلد (فارسی) پہلے حصہ میں اخلاق و عادات اور اخلاقی رسالت کا بیان ہے۔ دوسرا حصہ اخلاق زمانہ نبوت کی تفصیل پر مشتمل ہے۔	مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی - (ملاحظہ ہو عد و سلسل ۲۱۵)	مطبوعہ
۱۴۱۸	نور العین فی مشہد الحسین (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے۔	..	مطبوعہ مصر
۱۴۲۰	روضۃ الاحباب (فارسی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء اور آئمہ اثنا عشر کی زندگی کے حالات لکھے ہیں۔ معارج النبوة میں اکثر اسکا حوالہ آتا ہے۔	عطار الدین ابن فضل الدین المعروف جمال حسینی۔ سید اصیل الدین عبد اللہ کا بھتیجا ہے۔ یہ کتاب اس نے ۷۹۹ھ میں تالیف کر کے ہرات کے امیر علی شیر کی خدمت میں پیش کی۔ اس نے بقول مصنف اورینٹل ہایوگریفکل ڈکشنری) ایک اور کتاب فن شاعری پر لکھی ہے جس کا نام تکمیل الصنعت ہے جس میں اس نے اپنا نام عطار الدین محمد حسینی آئینشاہ پوری لکھا۔	قلمی خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۴۶۱	ایضاً روضۃ الاحباب (فارسی)		قلمی بخط مختلف۔ نصف اول بخط نسخ خوشخط۔ نویں صدی پوری کا خط۔ ملام ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر مصنف کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ نصف دوم بخط تعلیق۔
۱۴۶۲	تاریخ تیمور۔ ادب و تاریخ (عربی) پورنا ۱۔ عجائب المقدوری احوال تیمور (نیز ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۷۵ خانہ احوال مصنف آخری فقرہ)	ابن عرب شاہ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۷۵)	قلمی خوشخط بدست درج اوسط۔ بخفا تعلیق
۱۴۶۳	تاریخ ابن قتیبہ۔ الامامۃ والسیارۃ (عربی) خلفاء اربعہ کے عہد کی سیاسی تاریخ ہے۔	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ بن یزید اسحق بن راہویہ۔ ابراہیم بن سفیان۔ ابو حاتم بجستانی اور دوسرے جگہ حدیث سے روایت کی ہے۔ وہ ایک کثیر النسخانین علامہ ہے کتاب المعارف۔ عیون الاخبار۔ ادب الکاتب۔ طبقات الشعراء۔ الجمع بین مختلف الحدیث وغیرہ اسکی تصنیف ہے وہ کوفہ میں پیدا ہوا۔ اسکا باپ مرو کا باشندہ ایک ایرانی تھا۔ ابن قتیبہ کچھ عرصے تک عراق عجم میں قاضی رہا۔ جسکے بعد دارالعلم بغداد میں تدریس کا شغل کرتا رہا۔ اور وہیں اسکا انتقال ہوا۔ وہ صرف دسویں صدی کا علامہ اور بااثر ہے ایک سیح النظر مورخ تھا۔ دینی مباحثات میں معتد بہ قدر لیتا تھا۔ اور فلاسفہ یونان کی تصنیفات کے سرکاری اور عربی ترجموں سے جو الحاد کی دہانگ بن پھیل گئی تھی جس سے لوگ متاثر ہو کر احادیث نبویہ کو بے حقیقت احوال سمجھنے لگے تھے۔ ابن قتیبہ نے ایسے نازک وقت میں حدیث کی پوری حمایت کی بقول اصح ۲۷۶ میں اسکا انتقال ۲۷۶	قلمی خوشخط۔ خط نسخ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۴۲۴	اخبار الاخبار (فارسی) صوفیہ کرام کے حالات لکھے ہیں۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو)	مطبوعہ۔
۱۴۲۵	نبی نامہ (فارسی منظوم) سیرۃ النبی کی فارسی نظمیں ایک ضخیم کتاب ہے۔	شیخ نور الدین علی بن احمد سمہودی	مطبوعہ۔
۱۴۲۶	خلاصۃ الوفا فی اخبار دارالمصطفیٰ (عربی)۔ مصنف علامہ نے مدینہ منورہ کی ایک نہایت مبسوط اور ضخیم تاریخ لکھی تھی جس کا مسودہ علامہ کی آتشزدگی (دیکھو خانہ احوال مصنف) میں جل کر خاکستر ہو گیا۔ لیکن خوش قسمتی سے اس نے کتاب مذکور کا دفا الوفا کے نام سے ایک انتخاب کیا تھا۔ جس کا مسودہ صاف کر کے لئے وہ حج کی تقریب پر اپنے ساتھ لے گیا تھا اور اس لئے وہ نذر آتش نہ ہوا۔ اس انتخاب اس نے مکرر ایک خلاصہ لکھا جو اس وقت خلاصۃ الوفا کے نام سے متداول ہے۔	شیخ نور الدین علی بن احمد سمہودی ابو بکر کے کنارے سمہود کے گاؤں میں اس کی ولادت ہوئی۔ تحصیل علوم کے لئے اس نے قاسرہ کا سفر کیا۔ وہاں سے مکہ معظمہ کا حج کیا اور مدینہ میں مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اور وہاں کی ایک مشہور درسگاہ میں درس دینا رہا۔ علامہ کی آتشزدگی میں مسجد نبوی کو جو نقصان پہونچا تھا اس کی درستی کے لئے وہ تنہا بغداد اور قاسرہ کے خلفاء سے خط و کتابت کرتا رہا یہاں تک کہ علامہ میں اس نے سلطان مصر کو مسجد نبوی کے دوبارہ تعمیر کرنے پر آمادہ کر لیا۔ سلطان مذکور علامہ میں بذات خود مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور لوگوں کو مسجد نبوی کا ملبہ فروخت کرنے سے منع کر دیا۔ علامہ میں سمہودی نے دوبارہ حج کیا اور اس اثنا میں مسجد نبوی میں پھر آتشزدگی ہوئی جس میں خود سمہودی کا گھر اور کتب خانہ بھی جل گیا۔ مسجد نبوی کی دوبارہ تعمیر کا سلسلہ شروع تھا کہ وہ اپنی بوڑھی ماں کو دیکھنے قاسرہ گیا۔ سلطان مذکور نے اس کو ایک محفل فریاد کتب سوختہ کتب خانہ کے عرصہ میں عطا کیا۔ علامہ مذکور مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام کے جلیل القدر مجدد ستہ سرائے آگیا۔ اور وہیں مدینۃ الرسول میں ۹۱۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	قلی بنط نسخ خوش خط سے پیشہ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۲۲۶	شمشیر خانی (فارسی) نثر میں شاندار فردوسی کا انتخاب شمشیر خان ایک امیر تھا جسکے (میرا سستہ یہ عمل میں آیا سنہ ۱۰۶۲ء اسکا سن تالیف ہے۔	توکل منشی۔	قلی
۱۲۲۸	ایضاً مجموعہ شمشیر خانی (فارسی) (۱) انوار سہیلی از حسین واعظ کاشفی جسکے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۴۲ - (۲) شمشیر خان، اذ توکل منشی۔ برو قلی در ایک جلد۔		قلی بخط شکستہ
۱۲۲۹	نقطۃ العجلان (عربی) تاریخ عالم کے نہایت اہم واقعات کا خلاصہ ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۰)	مطبوعہ
۱۲۳۰	اتحاف النبلاء (فارسی) علم حدیث کے مصنفین و تصنیفات اور مشاہیر علماء وفقیہ کا مختصر حال لکھا ہے۔		"
۱۲۳۱	تاریخ الخلفاء سیوطی (عربی) نہایت اختصار کے ساتھ خلفاء اربعہ اور خلفاء عباسیہ کا حال لکھا ہے۔	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۶)	مطبوعہ عقیقہ
۱۲۳۲	خلاصۃ السیر (عربی) سیرت نبویؐ علم کی بارہ مختلف تصنیفات کا خلاصہ اور انتخاب ہے۔	محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری۔ سنہ ۴۹۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلی
۱۲۳۳	ایضاً نقطۃ العجلان۔ دوسرا نسخہ (عربی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲۲۹)		مطبوعہ
۱۲۳۴	سیرۃ ابن ہشام (عربی) مبسوط اور مفصل سیرت نبویؐ ہے۔ سب سے زیادہ قدیم اور نہایت مستند شمار کی جاتی ہے۔	عبد الملک ابن ہشام الحمیری۔ وہ قابرہ مصر کا باشندہ ہے۔ سنہ ۲۴۱ھ میں پورا قہرہ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۳۵	ایضاً سیرۃ ابن ہشام۔ دوسرا نسخہ (عربی)		"
۱۲۳۶	سیرۃ النبیؐ (عربی) سیرۃ نبویؐ کی متوسط ضخامت کی قابل قدر تصنیف ہے۔	شیخ حبیب بن ابی بکر العامری۔ سنہ ۸۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلی خوشنویس سنہ ۱۲۳۶ھ لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۴۳۳ھ	جذب القلوب (فارسی) مدینہ منورہ کے احوال اور تاریخ پر مشتمل ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو)	فارسی
۱۴۳۳ھ	حیات القلوب (فارسی) حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حال لکھا ہے۔ نیز صحابہ کا بھی کچھ حال لکھا ہے۔ مصنف کتاب شیعہ مذہب ہے۔	محمد باقر بن محمد تقی مصنف کتاب بحار الانوار	مطبوعہ
۱۴۳۳ھ	تاریخ النجفین دو جلد (عربی)۔ پورا نام اس طرح ہے: "تاریخ النجفین فی احوال انفس النفیس" نہایت معتبر اور جامع تاریخ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیل سیرت لکھنے کے علاوہ خلفاء اربعہ، امراء بنو امیہ، سلاطین عباسیہ اور دوسرے سلاطین کا سلطان مراد ثالث کے عہد تک کا مختصر حال لکھا ہے۔ تاریخ النجفین کے مصنف علام نے ایک مبسوط تاریخ اسلام لکھنے کا ارادہ کیا تھا اور اس کے متعلق حالات اور معلومات فراہم کرنے میں کثیر التعداد سیکڑوں تاریخی تصنیفات کا مطالعہ کیا۔ لیکن جب تاریخ لکھنی شروع کی تو سیرۃ نبوی اور صدراقل کے حالات بیان کرنے میں تو اس نے بسط و تفصیل کا حق ادا کیا مگر خلفاء اور ملوک کا حال لکھنے میں اختصار سے کام لیا۔ اس نے روایات کی تنقید اور صحیح اور فاسد	قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکی نزیل مکہ معظمہ۔ دیار بکر اسکا مولد ہے۔ یکم معظہ میں قاضی کا عہدہ پایا۔ اور وہیں ۹۶۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۴۳	تیز کرنے میں ممکن سے ممکن کوشش کی ہے اور اس لئے اسکی یہ تاریخ نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو)	مطبوعہ خوشنما - جلی قلم۔
۱۴۴۳	ابجد العلوم (عربی) علوم اور مصنفین کا دائرة المعارف (انسائیکلو پیڈیا) ہے۔ کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں مختلف علوم کی مہمیت اور ان کے لوازم و عوارض کا حال ہے۔ دوسرے حصے میں ہر ایک علم کی محلی کیفیت لکھی ہے اور اس علم کی اہم تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ تیسرے حصے میں مختلف علوم کے مشاہیر کا ذکر ہے۔ نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے اور نہایت ہی قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔ خصوصاً جہاں پر دیکھا جاتا ہے کہ وہ ایک شخص کا ہی کوشش کا ثمرہ ہے اور یورپ کے دوائر المعارف کی طرح کسی کثیر الافراد مسٹاف کا کارنامہ نہیں ہے تو اسکی قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو)	مطبوعہ خوشنما - جلی قلم۔
۱۴۴۴	ایضاً ابجد العلوم - دوسرا نسخہ (عربی)	مولوی کریم الدین دہلوی	مطبوعہ
۱۴۴۵	سیرۃ محمدیہ (عربی) اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے۔	مولوی کریم الدین دہلوی	مطبوعہ
۱۴۴۶	سیرۃ النبی منظوم - جلد پنجم (فارسی)	مولانا عبد الرحمن جامی (ملاحظہ ہو)	مطبوعہ
۱۴۴۷	شواہد النبوة (فارسی) کتاب کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے۔	مولانا عبد الرحمن جامی (ملاحظہ ہو)	مطبوعہ
۱۴۴۸	تواریخ فرنگستان جلد پنجم (فارسی)	یکے از امرائے ایران۔	مطبوعہ

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتی
۱۴۴۹	سببین الاسلام (اردو) تاریخ اسلامی کے اہم واقعات کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔	مرتبہ سرسید احمد خان (ملاحظہ ہو جدول ۱۲)	مطبوعہ قیوم
۱۴۵۰	العہد الجدید (عربی) مطبوعہ لندن ۱۸۲۱ء جس کو روئے الکبر کے ۱۷۹۷ء کے چھاپے ہوئے نسخہ سے نقل کیا گیا۔	..	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومی)
۱۴۵۱	تذکرہ دولت شاہی (فارسی) شعرا کی تاریخ ہے جس میں دس عربی شاعروں کا اور ایک سو چونتیس فارسی شاعروں کا حال لکھا ہے اور ہر ایک شاعر کے کلام کا کچھ انتخاب بھی دیا ہے۔ یہ کتاب ۱۸۹۱ء میں تصنیف کی گئی۔	دولت شاہ خٹک بخت شاہ سمرقندی۔ قلمی ابوالغازی بہادر سلطان حسین مرزا دہلی ہرات کے عہد میں تھا۔ تذکرہ دولت شاہی کو اس نے بادشاہ مذکور کے وزیر اعظم امیر نظام الدین علی شیر کے نام سے معنون کیا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں اسکا انتقال ہوا۔	تلمی
۱۴۵۲	ایضاً تذکرہ دولت شاہ سمرقندی (فارسی)	..	مطبوعہ بیہی
۱۴۵۳	روضۃ الائمہ (فارسی) آئمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہے۔	..	مطبوعہ
۱۴۵۴	اسجد التالیف (عربی) مشاہیر علماء کی مختصر سوانح عمریاں لکھی ہیں۔	مولانا حبیب اللہ قندھاری۔ مولانا غلام جیلانی کے استاذ الاشاہ فیہ۔ اپنے عہد میں فاضل اجل اور عالم بے بدل تھے۔ مفتاح المعول جو علم اصول فقہ کی ایک معرکہ الامار کتاب ہے انہی کی تصنیف ہے۔ اور بھی کئی ایک مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔	تلمی
۱۴۵۵	العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین۔ (عربی) مکہ معظمہ کی تاریخ ہے۔ بلد الحرام کے اُمراء اور اعیان کا حال حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا ہے۔ چھوٹی سی کتاب ہے۔	شیخ تقی الدین محمد بن احمد الفارسی۔	مطبوعہ مصر
۱۴۵۶	اکبر نامہ (فارسی نظم) اور نیل باؤر بیکل ڈکشنری میں لکھا ہے۔ قاسم اکبر آبادی	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومی)	تلمی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۴۵۷	ہگرہ کا باشندہ ہے۔ ظفر نامہ اکبری اس کی تصنیف ہے جس میں اکبر خاں غلط امیر دوست محمد خان کی فتوحات کا حال ہے ۱۲۶۰ھ میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔ یہ ایک منظوم کتاب ہے اور اس میں انگریزوں کی ان لڑائیوں کا حال ہے جو ان کو کابل میں پیش آئیں۔ تاریخ ابن خلکان راجع ثانی (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۴۰۸۔	علامہ ابن خلکان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۴۰۸)	قلمی بخط قدیم سیاہی غیر مطبوعہ زمانہ مصنف کے بہت قریب ۱۲۶۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ مطبوعہ
۱۴۵۸	داستان امیر حمزہ جلد ضخیم (اردو) ایک پر مبالغہ افسانہ ہے۔	"	"
۱۴۵۹	موسے نامہ۔ تاریخ و سیرت (فارسی) موسے علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے متعلق اکثر نہایت دلچسپ حکایتیں مشہور ہیں۔ یہ ان حکایتوں کا مجموعہ ہے و اعظمت کے لئے بہت کارآمد ہے۔	"	"
۱۴۶۰	عجائبات معراج (عربی) اعجاز پسند طبیعتوں کے لئے بے سرو پارو ایضوں کا مجموعہ۔ غالباً عوام کے واعظ اس کو بنظر استحسان دیکھیں گے۔	"	"
۱۴۶۱	مجموعہ سرور الخزون تفصیل مجموعہ ۱۲۔ سرور الخزون فی سیر النبی الامین الماسون بزبان فارسی۔ از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ (۲) نسب نامہ رسول مقبول مسلم (۳) رسالہ آموختن زبان عربی بطور سوال و جواب (۴) رسالہ وربیان حرمت حقہ وانبیاء وغیرہ بزبان عربی مع ترجمہ فارسی۔ جملہ مطبوعہ وریک جلد۔	(خانہ کیفیت عمومیہ دیکھو)	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۴۶۲	مجموعۃ زاد المتقین و جذبات القلوب مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :- (۱) زاد المتقین جس میں شیخ علی متقی اور شیخ عبدالوہاب متقی کے مفصل حالات اور دیگر نشانہ خ حرمین کے حالات بالاختصار لکھے ہیں (۲) النوریتہ اسلم آداب سلطنت و حکایات محدثت گستری بادشاہان جہد نور الدین جہاگیر بادشاہ تصنیف کی گئی۔ (۳) جذبات القلوب : تاریخ مدینہ منورہ (۴) فضائل آئمہ اثنا عشر - جملہ بزبان فارسی - شیخ عبدالحق دہلوی۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۲۱۵)	جملہ قلمی دریک جلد
۱۴۶۳	واستان حضرت امیر جلد فہم (فارسی)	..	قلمی خوشخط - مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۴۶۴	جنات الخلو و (فارسی) مختلف جداول پر مشتمل ہے اور ایک قسم کا دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) ہے جس میں مذہبی پہلو اور خصوصاً مذہب امامیہ کا مذاق غالب	..	مطبوعہ ۱۳۶۶ تقویم کا باریک قلم خوشخط
۱۴۶۵	کتاب مجهول الاسم تاریخ (عربی)	..	قلمی بخدا قدیم - بلحاظ نوعیت چھٹی یا ساتویں صدی عری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۴۶۶	قصص الانبیاء (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۳۸۱۔	..	قلمی بخدا نسخ - نویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۴۶۷	انتخاب الجواهر المصنیۃ (عربی) شیخ عبدالقادر بن محمد القرشی (مصنف) شرح معانی الآثار للطحاوی وغیرہ (المتوفی ۵۷۵ھ) نے الجواهر المصنیۃ فی طبقات الحنفیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جو تصحیفات اور حشو و زوائد سے بھری ہوئی تھی۔ ابراہیم	ابراہیم بن محمد جلی (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۶۵۶) قلمی	قلمی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۶۸	بن محمد علی نے اسکا پہلا انتخاب لکھا ہے جس میں صرف اُن علماء حنفیہ کے تراجم ہیں جو صاحب تصنیف ہیں یا جن کا کتب متداولہ میں کچھ ذکر ہے۔	..	تفلی جلد ضخیم
۱۴۶۹	کتاب مجہول الاسم سیرت (فارسی نظم) عہد رسالت اور خلفاء اربعہ کے احوال پر مشتمل ہے۔ اسکا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ بنام خداوند بشارت روضۃ الشہداء (فارسی) امام حسین شہید کربلا کی داستان غم نہایت تفصیل کے ساتھ ڈھرائی گئی ہے۔ عبارت نہایت مؤثر اور جا بجا مناسب نظمیں لگائی گئی ہیں۔	حسین واعظ کاشفی مصنف تفسیر حسینی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴)	تفلی جلد ضخیم
۱۴۷۰	ایضاً روضۃ الشہداء (دوسرا نسخہ فارسی)	..	مطبوعہ
۱۴۷۱	مرآۃ الجنال (فارسی) اساتذہ شیعہ کے حالات لکھے ہیں اور اُنکے کلام کا نمونہ دیا ہے۔ علم عوض و قوانی اور فن بایع کا تفصیل تبصرہ لکھا ہے۔	..	تفلی جلد ضخیم
۱۴۷۲	مجموعہ لفظہ العجلان و خبیثۃ الاکوان (عربی) مجموعہ کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) لفظہ العجلان۔ نہایت مفید تاریخی معلومات کی چھوٹی سی کتاب ہے۔ (۲) خبیثۃ الاکوان۔ اختلاف مذہب و ادیان پر تاریخی بحث کی ہے۔ دلچسپ کتاب ہے۔ (۳) الفرع النامی من الاصل السامی۔ مصنف علام نے اپنے اسلاف کا حال لکھا ہے۔ ہر سہ زبان عربی مطبوعہ وریک جلد۔	ابواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۳)	مطبوعہ
۱۴۷۳	تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال (اردو)	شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال	مطبوعہ

اسلوب	نام و کیفیت مکتوبہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>لا اسب جہانگیر خان کی بیٹی سکندر بیگم کے بطن ۱۸۳۶ء میں اسلام نگر میں پیدا ہوئی۔ ۱۸۶۲ء میں تخت نشین ہوئی۔ لیکن ریاست کا انتظام اسکی والدہ ہی کے حوالے رہا۔ ۱۸۶۷ء میں اسکی شادی ہوئی۔ سلیمان سکول قائم کیا اور تلاش محل۔ لٹاٹا فرما۔ قدیر شاہ جہان وغیرہ کے نام سے متعدد شاندار عمارتیں تعمیر کرائیں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے اس کو کراؤ آف انڈیا کا خطاب۔ اور جی ایس ایس۔ ایس۔ آئی کے القاب عنایت ہوئے۔ اس نے اپنی ریاست میں بڑی بڑی اصلاحیں کیں۔ سڑکوں۔ پلوں اور مسجدوں کی مرمت کرائی۔ وہ سب سے پہلی والیہ ریاست تھی جس نے اپنی قلمرو کی ایڈمنسٹریشن رپورٹ مرتب کر کے سرکار انگلشیہ کو دی۔ شاہ جہان بیگم ایک تعلیم یافتہ اور مدبر و عقلمند خاتون تھیں۔ تلاش الاقبال۔ تہذیب النساء الخزانۃ اللغات اسکی قابلہ تصنیفات ہیں۔ مقدمہ الذکر لکھا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ فارسی۔ اردو میں اچھا شاعر کہہ سکتی تھی۔</p>	
۱۸۶۴	تاریخ ایران از سر جان ملکم (فارسی) فصیح و بلیغ فارسی میں قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ جہاں مناسب تصویریں دی گئی ہیں۔	سر جان ملکم سفیر برطانیہ متعینہ ایران	سطحی۔ جلد ضخیم۔
۱۸۶۵	انتخاب جوہر مضیئہ (عربی) علما حنیفہ کے تراجم میں (ملاحظہ ہو عدوہ سلسلہ ۱۱۴۶)	ابراہیم بن محمد علمی (ملاحظہ ہو عدوہ سلسلہ ۱۱۵)	قلی خوشنما درجہ اوسط
۱۸۶۶	حلاوتہ الاثر فی اعیان القرآن الحادی عشر (عربی) نہایت جلیل القدر تصنیف ہے	علامہ محمد امین بن فضل اللہ الحبشی مصنف علامہ دمشق کے مشہور علمی خاندان محبی کا ایک رکن رکین ہے۔ وہ اپنے عہد کا ایک عالم متبحر	سطحی و صغر
۱۸۶۹	گیارہویں صدی ہجری کے تقریباً تیرہ سو		

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	مشاہیر فضلاء اور امداد کا حال لکھا ہے اس کتاب کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس صدی میں علوم و ادبیات میں کس قدر عظیم الشان ترقی ظہور میں آئی ہے پچھلے ہزار سال کے بعد دنیا کا جدید دورہ ہوتا ہے چار خیم جلدوں پر مشتمل ہے۔	اور ایک قابل مؤرخ ہے۔ خلاصۃ الاثر کے علاوہ اس نے ایک اور مبسوط تاریخ لکھی ہے جس میں کسی ایک قرن کی تخصیص نہیں بلکہ ہر ایک قرن کے مشاہیر کے تراجم اور تذکرے ہیں۔ یہ کتاب حروف تہجی کے موافق اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ۱۱۱۱۹۹ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	کیفیت خصوصیت
۱۴۸۰	مجموعہ طلائی المقدور۔ تفصیل مجموعہ (۱) القول الجازم فی سقوط الحی بنکاح الحرام۔ از مولوی عبدالحی لکھنوی۔ بزبان عربی ایک فقہی رسالہ ہے۔ (۲) طلائی المقدور من مطالع الدہور۔ بزبان اردو۔ از ابواب صدیق حسن خان انبیاء اور سلاطین کی مختصر تاریخ ہے جس کے اخیر میں ایک جداگانہ باب میں بعض منائے مہمہ و ایجادات مشہورہ کی تاریخ آغاز لکھی نیز ایک جدول میں ابتداء سے ۱۲۶۳ھ تک کے عیسوی اور ہجری سنین کا باہمی مقابلہ لکھا ہے جو نہایت مفید چیز ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	سر دو مطبوعہ در یک جلد
۱۴۸۱	مجموعہ الشجرۃ النبویہ (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) الشجرۃ النبویہ جس میں آپ کے اعام اور دیگر رشتہ داروں اور تقریباً تمام متعلقہ چیزوں کی تفصیل اور بعض تاریخی واقعات کی تشریح ہے (۲) دلائل الخیر است جو ایک نہایت مشہور درود کا مجموعہ ہے مصنف محمد بن سلیمان جزولی شافعی۔ (عدد مسلسل ۱۹)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلبی خوش خط بدرجہ اوسط۔ سیاہی غیر مطبوس عاجی شائبہ آفتدی نے سلاطین و مسندریہ میں یہ مجموعہ لکھا۔
۱۴۸۲	مجموعہ بزم سخن مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ

تاریخ تصنیف	نام و احوال مصنف	مقام و کیفیت عمومیہ کتاب	تاریخ
		(۱) بزم سخن۔ زبان فارسی۔ اردو زبان کے شعرا کا حال لکھا ہے۔ از سید علی حسن خان خلیفہ نواب صدیق حسن خان (۲) بزم البیان فی محسنات البیان۔ زبان عربی۔ علم بدیع کی صنعتوں کا مفصل حال ہے از نواب صدیق حسن خان (۳) شفا علی عمار اورہ الشیخ عبدالحی۔ علماء مصر کی باہمی نزاکت جھونک۔ ہر سہ زبان عربی، ہندی و ترکیک جلد	
منظومہ عربی	سیر الائمہ۔ اکبر التواریخ (فارسی) وزیر سعید علی ابن عیسے الاربلی کی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ سے ترجمہ کی گئی ہے۔ اہل تشیع کے لئے اسکا مطالعہ بالخصوص دلچسپی کا باعث ہوگا۔	۱۲۸۳
منظومہ مصر	عبدالمعطی بن ابی الفتح الاسحاقی۔	تاریخ اسحاقی (عربی) اسکا پورا نام اسطرح ہے۔ لطائف اخبار الاولین فیمن تصرف فی مصر من ارباب الدولہ ایک مقدمہ اور گیارہ بابوں پر مشتمل ہے مقدمہ میں مصر کے فضائل اور اس میں سکونت رکھنے والے انبیاء اور صلیبیین کا حال ہے۔ پہلے باب میں خلفاء راشدین دوسرے میں بنو امیہ۔ تیسرے میں عباسیہ۔ چوتھے میں بنی طولون اور اخشیدہ۔ پانچویں میں دولت فاطمیین چھٹے میں خاندان ایوبیہ۔ ساتویں میں علویک آٹھویں میں جرکسہ۔ نویں میں ملوک آل عثمان اور دسویں میں دولت عثمانیہ کے نواب کا حال لکھا ہے گیارہویں باب میں ملوک و سلاطین کی	۱۲۸۴

تاریخ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	مواعد و فصل الخ و آداب لکھے ہیں۔ کتاب مذکور کے حاشیے پر شیخ عبد اللہ شرقاوی کی تحفۃ الناظرین ہے جس میں کہ دوسرے سلاطین مصر کے علاوہ خلفائے راشدین۔ امراء بنو امیہ خلفائے بنو العباس کا بھی حال لکھا ہے۔		
۱۴۸۵	رحلۃ ابن بطوطہ۔ (عربی) نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اپنی سیاحت کا پورا حال لکھا ہے۔	شمس الدین ابن بطوطہ۔ پورا نام:- ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم الطنجی۔ نہایت مشہور سیاح ہے جس نے تمام دنیا کا سفر کیا اور جس کو محمد تعلق نے دہلی میں قاضی بھی مقرر کیا تھا۔ مسند و ملجہ میں پیدا ہوا جو مراکش کا ایک مشہور شہر ہے بائیس سال کی عمر میں اس نے بلاد عراق۔ مصر۔ شام۔ یمن اور ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اسکے بعد چین۔ تاتار۔ وسط افریقہ اور اندلس کی سیاحت کرتا ہوا بلا و مغرب میں داخل ہوا۔ اور اپنا مشہور سفر نامہ لکھا جس کا نام اس نے تحفۃ النظائر فی غرائب الامصار و عجائب الاسفار رکھا تھا جو اس وقت رحلۃ ابن بطوطہ کے نام سے مشہور ہے اور نٹیل باؤرگرفیلڈ کشتری کا مصنف تعجب کرتا ہے کہ ابن بطوطہ نے مسند میں حج کا سفر کیا۔ لیکن ملک عرب کا اس نے بہت مختصر حال لکھا ہے اور کہ معظمہ کا تو کچھ بھی حال نہیں لکھا۔ ظاہر ہے کہ حج کی تقریب سے اکثر مسلمان عرب اور مکہ معظمہ کا سفر کرتے ہیں اور وہاں کے حالات تمام مسلمانوں نے کم و بیش دیکھے یا سنے ہوتے ہیں	سطح و سفر

ردیف	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۴۸۶	زبدۃ الاخبار (فارسی) مختصر بیانے پر مع البلدان کی تقلید میں لکھی گئی ہے جس کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے ذیل کا عدد مسلسل (۱۴۸۷) پڑھو۔	اس لئے ابن بطوطہ نے وہاں کا زیادہ مفصل حال لکھنا ضروری نہیں خیال کیا ۷۷۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ ابو محمد حسن شغری کشمیری	مطبوعہ
۱۴۸۷	معجم البلدان کامل مع ضمیمہ (عربی) دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ روئے زمین کے تمام قابل ذکر شہروں کا مفصل حال دیا ہے۔ اور نہ صرف ہر ایک شہر کی جغرافیائی کیفیت اور تاریخ لکھی ہے بلکہ اس شہر کے مشاہیر کا بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اگرچہ مصنف علامہ نے یورپ۔ جاپان۔ اور امریکہ کے بلاد و احوال کا حال نہیں لکھا تھا۔ لیکن زمانہ حال کے ایک فاضل نے اسکا ضمیمہ لکھ کر اس کو رفع کر دیا ہے۔ نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ۔ معرکۃ الآراء اور جلیل القدر تصنیف ہے۔	یا قوت حموی۔ پورا نام اس طرح ہے:- ابو عبد اللہ یا قوت بن عبد اللہ الرومی الحموی المولود البغدادی الدار الملقب شہاب الدین۔ اردکین میں قید ہو کر آیا۔ بغداد کے ایک تاجر اسکو خریدا۔ اور کتابت کے کام پر لگا دیا۔ اور جب اسکی عمر سیقہ بڑی ہوئی تو اس نے علم نحو اور لغت عربی سے مغتربہ واقفیت حاصل کی۔ ساتھ ہی کیش اور عمان کی تجارت بھی کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکے مالک نے اسکو آزاد کر دیا۔ وہ کتابیں لکھ کر اپنا پیٹ پالتا تھا۔ اور اپنے وقت کا ایک معقول حصہ کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا جسکی بدولت وہ علامہ روزگار بن گیا۔ اور تمام علوم متداولہ خصوصاً تاریخ اور جغرافیہ میں اعلیٰ ہجرت حاصل کی اور نہایت مفید تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ معجم البلدان۔ معجم الاوابار۔ معجم الشعراء۔ کتاب الدول۔ المختضب فی النساب العرب۔ اخبار المتنبی وغیرہ اسکی مشہور کتابیں ہیں۔ ۶۲۶ھ میں بمقام حلب اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ میردت
۱۴۹۷	تاریخ اعظم کوفی (فارسی) خلفاء و ائمہ حسین علیہ السلام کا ایک شیعہ حال لکھا ہے۔		مطبوعہ ممبئی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت عمومیہ
۴۹۸	تاریخ فیروز شاہی (فارسی) سلطان غیاث الدین بلبن کی عہد سلطنت کے پہلے سال سے سلطان فیروز شاہ کے چھٹے سال جلوس تک کے حالات لکھے ہیں۔ اس وقت مصنف کی عمر ۴۷ سال کی تھی اور سن ہجری ۷۵۷ تھا۔ علامہ ضیاء الدین برنی کی یہ تاریخ فیروز شاہی نہایت مستند خیال کی جاتی ہے	علامہ ضیاء الدین برنی سلطان محمد شاہ تغلق اور فیروز شاہ تغلق ثنائی دہلی کے عہد میں تھا۔ اس کا باپ جو مؤید الملک کے خطاب سے ملقب تھا۔ سلطان علاؤ الدین غلی نے اس کو برن شہر کا نائب مقرر کیا تھا۔ بعد ازاں جیل بلند شہر کے نام سے مشہور رہے غالباً مصنف کا مولد یہی جگہ ہے اور اس سے وہ اپنے آپ کو ضیاء الدین برنی لکھتا ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مکتبہ چچا پتہ
۴۹۹	تاریخ برکی (عربی) پورا نام اس طرح ہے "اکرام الناس تاریخ آل برکی فی عہد بنی عباس"۔ عباسیہ کے مشہور خاندان وزارت "براکہ" کی تاریخ ہے۔	ایضاً علامہ ضیاء الدین برنی	مطبوعہ ممبئی
۵۰۰	الفاروق (اردو) فاروق اعظم کی اولوالعزم ماہ۔ مدبرانہ اور عادلانہ زندگی کا تفصیلی تذکرہ۔ نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے۔ اس کا دوسرا حصہ خصوصیت پر پڑھنے کے قابل ہے۔	مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ یہ تینوں کتابیں زمانہ حال کے نہایت مشہور محقق علامہ اور ناقد مؤرخ مذکور کی تصنیف ہے (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۸۷۵)	
۵۰۱	المأمون (اردو) خلفائے عباسیہ کے سب سے زیادہ متنازعہ و علوم پرور و تعلیف مامون رشید کے حالات زندگی مصنف کا نام محققانہ طرز پر لکھے ہوئے ہونے کی کافی ضمانت ہے۔		مطبوعہ
۵۰۲	سیرۃ النعمان (اردو) فاضل مصنف نے نہایت قابلیت کے ساتھ حضرت امام اعظم کوئی کا تذکرہ لکھا ہے اور اس کے اصول اجتہاد پر تفصیلی ناقدانہ نظر ڈالی پوری تحقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے قابل دید ہے۔		

جلد اول	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت و خصوصیات
۱۵۰۲	سیرۃ النبی (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کے متعلق وہ تصنیف ہے جسکو اپنی نوعیت کے لحاظ سے عظیم المثال بنانے کی کوشش مصنف علام نے (جسکو وسیع النظر اور دل درجہ کا محقق مؤرخ ہونا ہندوستان کے علمی طبقوں میں بلا نزاع تسلیم کیا گیا ہے) اپنا مقصد زندگی قرار دیا تھا لیکن اجل نے اسکو اپنی اس معرکہ الٹا مار تصنیف کے تہیض مسودات کی مہلت نہ دی اور اسکی زندگی میں یہ کتاب شائع نہ ہو سکی۔ اسکے شاگرد رشید مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنے مرحوم استاد کے ارادوں کو پورا کیا۔ اور علامہ موصوف کے لکھے ہوئے مسودات کو ایک منظم تصنیف کی شکل میں مرتب کیا۔ پوری کتاب پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ سر دست اسکی پہلی جلد مطبوع ہو کر شائع ہوئی ہے۔	مولانا شبلی نعمانی (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۸۷۵)	مطبوعہ تاج پریس۔ نہایت خوش خط و جمالی قلم
۱۵۰۳	تذکرہ بہادران اسلام ہر دو حصہ (اردو) دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔	صوفی کرم الہی ڈنگوی۔	مطبوعہ
۱۵۰۴	تاریخ اسلام کا خلاصہ و لکھنؤ اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	مولوی حامد علی صدیقی سہانپوری	
۱۵۰۵	اقتصاد مغرب (فارسی) ازرقیہ کی اسلامی تاریخ۔ قابل مطالعہ کتاب ہے	شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد۔	
۱۵۰۶	تذکرہ آب حیات (اردو) شعرا و اردو کی جامع تاریخ ہے۔ ہر ایک شاعر کے کلام کا نمونہ دیا ہے۔	فارسی کے عالم تہجد اور عربی سے معتد بہ تعلیم رکھتے تھے۔ نچول شاعری کی بنیاد ڈالی اور کئی ایک کتابیں تصنیف کیں۔ اسکے علاوہ	

عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۵۰۶	در بار اکبری (اردو) اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت کی نہایت مفصل اور بسط تاریخ ہے۔	در بار اکبری اور خندان فارس اسکی ایک ایسی تصنیف ہے جو قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ ۱۵۱۰ء میں اسکا انتقال ہوا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۰۶)	مطبوعہ۔
۱۵۰۷	تاریخ جد ولیہ۔ مختصر طور پر مختلف طبقات کے علما و کرام اور ملوک عظام کا حال لکھا ہے۔ عام واقفیت حاصل کرنے کے لئے مفید ہے۔	مطبوعہ کشوری
۱۵۰۸	تزک تیموری (فارسی) ترکی زبان میں اس تذکرہ زندگی کو توڑکے کہتے ہیں جو خود صاحب تذکرہ نے لکھا ہو۔ یہ امیر تیمور کے حالات زندگی کا خود نوشتہ تذکرہ ہے جسکو الوالعزم سلاطین کی فہرست میں نمایاں جگہ دی گئی ہے۔	مطبوعہ بیہی۔
۱۵۰۹	تزک بابری (فارسی) بابر بادشاہ کا خود نوشتہ تذکرہ ہے۔
۱۵۱۰	طبقات شافعیہ کبرے (عربی) چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مذہب شافعی کے مشہور علماء کے حالات لکھے ہیں نہایت قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ متعدد مصنفین نے طبقات الشافعیہ کے نام سے مذہب شافعی کے نامور علماء کے تراجم لکھے ہیں لیکن یہ سب زیادہ بسوط اور مستند ہے جو علامہ تاج الدین سبکی کی تصنیف ہے۔	تاج الدین عبدالوہاب سبکی۔ اس نے اپنے باپ تقی الدین سبکی سے تحصیل علوم کی اور اچھی شباب کا عالم تھا کہ تمام علوم مستداولہ میں مہارت کاملہ کا درجہ حاصل کیا۔ اس نے مختلف علوم میں نہایت مفید اور نفیس کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ۱۵۱۹ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۵۱۱	الغوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (عربی) علماء مذہب حنفی کی مختصر اور جامع تاریخ ہے	مولوی عبدالحی لکھنوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	مطبوعہ مصر

جلد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
۱۵۱۵	فتوح البلدان بلاذری (عربی) ایک مشہور تصنیف ہے جو عربی زبان کی قدیم تواریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب مصنف علام کی ایک مبسوط اور ضخیم تاریخ کا خلاصہ ہے۔ اس نے روایات کی تصحیح میں نہایت احتیاط کیا ہے جسکی وجہ سے اسکی یہ کتاب بہت کچھ قدر کے قابل ہے۔	احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری - ایران میں پیدا ہوا۔ خلیفہ منوکل اور متعین کے دربار میں اسکورسانی حاصل تھی۔ لختناب نے اسکو اپنے بیٹے عبداللہ کا تالیق مقرر کیا تھا۔ وہ ایک صاحب تصنیف علامہ انساب الاشراف اسکی ایک تاریخی کتاب جو دو جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ اس نے زبان اردو شیر کے حالات عربی نظم میں لکھے ہیں جسکا نام اس نے "خوار و شیر" رکھا ہے۔ کتاب البلدان کے نام سے جزاف میں بھی ایک کتاب لکھی ہے۔ بلاذری کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بلاذری زبان میں پہلا کو کہتے ہیں جسکو طبی خوراک میں کھانا یا دوائی حافظ کے لئے مفید خیال کیا گیا ہے۔ علامہ مذکور کو اسکے کھانے کی عادت تھی۔ ایک دن غلطی سے زیادہ خوراک کھالی جسکے باعث وہ مسلوب العقل ہو گیا۔ اور تھوڑی مدت کے بعد ۲۷۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ یورپ۔ ٹائپ واضح اور جلی۔ جسکے ساتھ نہایت مفید نوٹس اور مقدمہ چھاپا گیا ہے۔
۱۵۱۶	ایضاً فتوح البلدان بلاذری - (عربی) دوسرا نسخہ۔	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری - اسکی ولادت طبرستان کے ایک شہر آمل میں ہوئی ہے۔ تفسیر حدیث۔ فقہ اور تاریخ میں اسکو امام الفتن کا درجہ حاصل تھا۔ اسکی تصنیفات سے اسکے تبحر علمی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تحقیق مذہب میں اسکا پایہ آئمہ مجتہدین کے کم نہیں تھا اور وہ کسی تقلید نہیں کرتا تھا۔ اس نے قرآن کریم کی ایک نہایت مبسوط تفسیر لکھی ہے جو تمام اقوال مانورہ کی جامع	مطبوعہ مصر
۱۵۱۷	تاریخ ابن جریر طبری (عربی) دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت مستند تاریخ شمار کی جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر ۳۰۰ھ تک کی مفصل اور جامع تاریخ ہے۔ مصنف علامہ نے پہلے اپنی تاریخ کو تیس ہزار تختہ کا غدر ختم کیا تھا۔ لیکن بعد میں احباب کے اصرار سے ایک معتد حد تک اس کا حجم کم کر دیا۔ ابو محمد بن جریر	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری - اسکی ولادت طبرستان کے ایک شہر آمل میں ہوئی ہے۔ تفسیر حدیث۔ فقہ اور تاریخ میں اسکو امام الفتن کا درجہ حاصل تھا۔ اسکی تصنیفات سے اسکے تبحر علمی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تحقیق مذہب میں اسکا پایہ آئمہ مجتہدین کے کم نہیں تھا اور وہ کسی تقلید نہیں کرتا تھا۔ اس نے قرآن کریم کی ایک نہایت مبسوط تفسیر لکھی ہے جو تمام اقوال مانورہ کی جامع	مطبوعہ مصر

سیر و تاریخ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	اسکو فارسی میں ترجمہ کیا جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور ہے اور جس کو اس نے ابوالحسن بن فوج کی خدمت میں نذر کیا تھا۔ یہ ترجمہ نہایت اختصار کے ساتھ کیا گیا اور اس کا حجم اصل کتاب کے مقابلہ میں نہایت چھوٹا حصہ ہو گا۔	ہوئے کے علاوہ معرکہ الآراء مسائل میں محققانہ مباحث پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر اہل مصر نے تیس جلدوں میں چھاپ دی ہے۔ ۱۳۴۲ھ بغداد میں اس کا انتقال ہوا۔	کیفیت خصوصیت
۱۵۲۷	صلۃ تاریخ ابن جریر طبری (عربی)	علامہ عرب بن سعید قرطبی۔	مطبوعہ یورپ
۱۵۲۸	یہ تاریخ مذکورہ بالا کا تتمہ اور تکملہ ہے۔ آئین اکبری (فارسی) نہایت ضخیم کتاب ہے اکبر بادشاہ کے اصول جہان داری اور نظام سلطنت کا حال اسکے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔	شیخ ابو الفضل علامی۔ ابو الفضل نام اور علامی اس کا تخلص ہے۔ اکبر بادشاہ کا منظور نظر کاتب اور مصاحب تھا۔ اس کی تحریر پرستی فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ ترین نمونہ خیال کیا گیا ہے۔ مکتوبات علامی جو اصل و فاضل ابو الفضل کے نام سے مشہور ہیں۔ اس عہد کی سرکاری خط و کتابت کا نمونہ ہے۔ اکبر نامہ اور عیار دانش (فضیہ کلیلہ و دمنہ) تو اس کی مشہور تصنیف ہے۔ اس نے سلاطین مغلیہ کی ایک مبسوط تاریخ لکھنی شروع کی تھی جس میں اکبر بادشاہ کے ۴۰ ویں سال جلوس تک کے حالات لکھے ہیں۔ اسی سال اسکو بندہ بیک حضرت کی ریاست آرٹھ کے راجہ نے سلطان سلیم (جہانگیر بادشاہ کا اصلی نام ہے) کی تحریک سے قتل کر دیا۔ اس اندہناک خبر کو اکبر بادشاہ سن کر بہت رنجیدہ رہا۔ کچھ عرصہ تک اس نے غصہ میں گزار دیا۔ کچھ عرصہ تک اس نے غصہ میں گزار دیا۔ کچھ عرصہ تک اس نے غصہ میں گزار دیا۔	مطبوعہ
۱۵۲۹	خزانہ عامرہ (فارسی) کشتہ فارسی کا نام ہے۔	میر غلام علی آزاد بلگرامی۔ باپ کا نام سید فوج اور دادا کا میر عبدالجلیل بلگرامی ہے جو مشاہیر ہند میں سے ہے۔ مولانا آزاد	مطبوعہ
۱۵۳۰	سرو آزاد (فارسی) کشتہ فارسی کا نام ہے۔		
۱۵۳۱	ماشاگرام (فارسی)۔ علماء اور فقیہ کے تراجم		

ردیف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۵۳۲	انکشاف القنوع بما ہو مطبوع (عربی) ان تمام تصنیفات کا جو آج تک غالب طبع میں جلوہ گر ہوئی ہیں اور ان کے مصنفین کا دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے۔	نہایت عمدہ اور جربہ کلام کہتے تھے یقیناً و تالیف کا بھی شغل کیا کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں کئی ایک کتابیں لکھی ہیں۔ ان تینوں کے علاوہ قصائد نغز اور سجتہ المرجان آپ کی تصنیف ۱۲۰۸ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ ایڈورڈ فائریک۔ یورپ کا ایک مشہور مستشرق ہے۔	سید محمد علی بیلاوی کی تصحیح سے مطبع الہلال مطبع چھاپی گئی ہے۔
۱۵۳۳	فصلۃ حاتم طائی (فارسی)	شیخ ابی علی المرزوقی الاصفہانی۔	قلمی خوشخط۔
۱۵۳۴	کتاب الارزمنۃ والاکمنۃ (عربی جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے زمانہ قدیم کی جملہ تاریخ (معارف عامہ) کی فی الحکمہ کل اور جامع تصنیف ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	پانچویں صدی کا عالم تہجہ ہے۔ ۵۲۳ھ میں اس نے یہ کتاب تالیف کی ہے۔	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن۔
۱۵۳۵	البرکۃ (اردو) خلفاء عباسیہ کے مشہور وزراء آل برکۃ کی تاریخ نہایت قابلیت کے ساتھ لکھی ہے۔	منشی عبد الرزاق کانپوری۔	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔
۱۵۳۶	نظام الملک طوسی۔ (اردو) جلد ضخیم۔ گو مقصود بالذات ملک شاہ سلجوقی کے وزیر اعظم نظام الملک کے حالات زندگی کا لکھنا تھا لیکن اسکے ضمن میں عمر خیام اور حسن بن صباح بائی مذہب اسماعیلیہ و فرقہ ضالمین کا بھی مفصل اور مبسوط تذکرہ ہے۔ اول الذکر تصنیف کی طرح قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔	" " " "	" " " "
۱۵۳۷	سیر المتأخرین (فارسی) جلد ضخیم ہے ۹۴۴ھ کی تالیف سلاطین غلیہ کی تاریخ	نواب سید غلام حسین خان طباطبائی خلف ہدایت علی خان بہادر اسد جنگ	مطبوعہ

اعداد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۵۳۸	اسکا اردو ترجمہ مرآۃ السلاطین کے نام سے دو جلدوں میں مکتبہ شریفہ کے شعبہ کتب اردو میں موجود ہے۔ مقدمہ تاریخ ابن خلدون (عربی) نہایت ہی معرکہ الآراء کتاب ہے۔ فلسفہ تاریخ کے دقیق اصول پر حاوی ہے۔ اسی مقدمہ کی بدولت ابن خلدون کا نام آج یورپ میں نہایت عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اس عظیم الشان تصنیف کا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔ نیز اس کی تاریخ کا ترجمہ بھی گیارہ جلدوں میں موجود ہے۔	علامہ ابن خلدون - نہایت نامور اور محقق مؤرخ ہے۔ سب سے پہلے اسی فلسفہ تاریخ کی بنیاد ڈالی۔ تنقید اخبار اور روایت کو درایت سے جانچنے کے ذریعہ اصول ایجاد کر کے دنیا کو اس پر توجہ دلائی۔ (ملاحظہ ہو تہبیدی نوٹ علم تاریخ) علامہ کا نام عبدالرحمن بن محمد الحضرمی الاشبیلی ہے۔ علامہ کا باپ بربر (افریقہ) کا باشندہ تھا لیکن اس کی والدہ حضرموت کے ایک عربی قبیلہ سے تھی جس کے باعث علامہ کو حضرمی کہتے ہیں۔ اس کی پیدائش ۷۳۲ھ یونس میں ہوئی۔ جوانی کا زمانہ اس نے مصر میں بسر کیا۔ وہ اپنی زندگی میں مختلف عہدوں پر بدلتا رہا۔ امیر تیمور نے اس کو دمشق میں قاضی القضاۃ کے جلیل القدر عہدے پر مقرر کیا۔ مصر میں بھی وہ قاضی رہا۔ اس کی مشہور تصنیف ہی مقدمہ اور تاریخ ہے جو گیارہ جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ (تاریخ کیلئے دیکھو تہبیدی نوٹ علم تاریخ) ۸۰۹ھ مصر میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۵۳۹	تاریخ رؤسائے پنجاب (اردو) دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ تمام رؤسائے کا فوٹو دیا ہے۔	مولانا شبلی مرحوم	مطبوعہ - لکھائی چھپائی نفیس۔
۱۵۴۰	شعر العجم (اردو) پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ تمام شعراء فارسی کے کلام پر ناقدانہ تبصرہ لکھا ہے اور جیسے کہ مصنف کا عام انداز بیان ہے نہایت تحقیقانہ طرز پر تمام		مطبوعہ - لکھائی چھپائی نفیس۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۴۵	کتاب لکھی گئی ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے۔ سراج التواریخ (فارسی) محمود طرزی ایڈیٹر سراج الاخبار افغانیہ کابل نے افغانوں کی ایک مبسوط تاریخ لکھنی شروع کی ہے۔ جسکی یہ پہلی جلد ہے۔	محمود طرزی۔ (ملاحظہ ہو جدول سلسلہ ۱۵۴۸) مطبوعہ دار السلطنہ کابل	
۱۵۴۶	خورشید جہاں (فارسی) اقوام افغان کی مختلف شاخوں کے نسب نامے نہایت تفصیل اور جامعیت کے ساتھ لکھے ہیں۔ ہر ایک قوم کے کچھ تاریخی حالات اور رسوم و عادات کی کیفیت بھی لکھی ہے۔ اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے کیونکہ ہری کتاب نے افغانوں کے شجرہ انساب کی تفصیل ایسی جامعیت کے ساتھ نہیں لکھی۔ حیات افغانی کے شجرہ انساب بلکہ اکثر تاریخی مواد کا ماحذاری کتاب کا ایک قلمی مسودہ تھا۔	شیر محمد خان گندہ پور۔ کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی قوم گندہ پور کے ایک معزز خاندان کا فرد ہے۔ اسکی ابتدائی تعلیم چنداں اعلیٰ نہیں تھی۔ اس نے اپنی تاملتاریخ کثرت مطالعہ سے حاصل کی تھی۔ تاریخ سے اسکو خاص دلچسپی تھی۔ اور اسی شغف کا نتیجہ تھا کہ وہ مشرقی اور مغربی افغانستان کے تمام حصوں میں بھرا اور مجاہد بلخ کے ساتھ مختلف اقوام افغان کو صحیح نسب نامے حاصل کئے اور ان کے تاریخی حالات اور رسوم و عادات معلوم کرنے کی کوشش کی جس کا نتیجہ خورشید جہاں کی تالیف کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ "خورشید جہاں" کے علاوہ سفر نامہ ایران و ترکستان۔ رسالہ کیفیت جمع قرآن وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ ۱۳۰۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ
۱۵۴۷	نامہ خسروان بالتصویر (فارسی) بادشاہان عجم کی مختصر تاریخ ہے۔ کتاب کو جابجا پورانے فرقوں کی عکسی تصویریں آراستہ کیا گیا ہے۔ کتاب خود بھی ایک نہایت خوشخط جلی قلم نسخہ کا عکس ہے جو فرانس کے دارالخلافہ پیرس میں چھپا۔	ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عجمیہ
۱۵۴۸	داستان سیف الملوک (فارسی)	قلمی خوشخط جلی قلم۔ جس پر منہ پترال شاہجامع الماکے دستخط ہیں۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۵۴۹	انتخاب تواریخ الاغیار (فارسی)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۵۵۰	سید محمد جوہوری مدنی جہد ویت کے متعلق جہاں کہیں بھی مختلف تاریخوں میں کچھ ذکر ہوا ہے ان سب کا اقتباس و باب ہے۔ سید جوہوری کے کسی عقیدہ کی تصنیف ہے الغزالی (اردو) امام غزالی کا تذکرہ مولانا شبلی نعمانی نے اپنے معمولی محقق انداز پر لکھی ہے۔	مولانا شبلی فرحوم۔	لکھائی چھپائی نفیس
۱۵۵۱	سولہ عمری مولانا روم (اردو)	"	"
۱۵۵۲	عیون الانبیاء فی طبقات الاطباء (عربی)	علامہ ابن ابی اصیبعہ۔ موفی الدین	مطبوعہ عمر
۱۵۵۳	دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ مصنف علامہ نے اپنی اس کتاب میں۔ ہندوؤں۔ ایران یونان۔ عرب۔ ویا مغرب۔ اندلس۔ شام۔ و غیرہ مختلف ممالک کے مشہور اطباء و اولیاء طبیعیات کا حال جغرافی ترتیب سے لکھا ہے اپنے مضمون کی جامع ترین تصنیف ہے اور نہ مرنے والوں کے لئے یا طب سے و طبی رکھنے والوں کے لئے بلکہ عالم علمی رکھنے والے اصحاب کے لئے اسکا مطالعہ بے حد دلچسپی کا باعث ہوگا۔ علامہ شبلی اپنی تصنیفات میں اکثر اس سے اقتباس کرتے ہیں۔	ابو العباس احمد۔ اسکا باب و مشتق میں کمال تھا۔ اس نے علم طب کی ابتدا فی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی جس کی تکمیل کے لئے اس نے قاہرہ کا سفر کیا۔ علامہ ابن ہرطار سے جو علم نباتات کا ماہر اور کمال تجربہ کا حکیم تھا علم طب کی تحصیل کو کمال تک پہنچا یا سلسلہ جبری میں سلطان صلاح الدین نے اسکو قاہرہ کے شاہی شفا خانے کا افسر علی مقرر کیا جس کو خود سلطان مذکور نے قائم کیا تھا لیکن اس نے امیر غزالی الدین کی دعوت کو لبیک کہا۔ اور حوران چلا گیا جو دمشق کے قریب واقع ہے بقول مصنف اور نیل باؤ کر فیکل و کشتری وہ سنسکرت میں ماہر تھا۔ اور اپنی کتاب کا بارہواں باب جس میں اس نے ویدک حکیموں کا حال لکھا ہے سنسکرت کی کتابوں سے ترجمہ کیا۔ ۱۱۳۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	"
۱۵۵۴	تاریخ صغیر امام بخاری علم الرجال (عربی)	محمد بن اسماعیل بخاری (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۱۸۷)	مطبوعہ
۱۵۵۵	حاشیہ بر واسطیہ (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۱۸۷)	"	قلبی خوشخط

عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۵۵۵	تاریخ معجم - ادبیات فارسی تاریخ (فارسی) ملوک عجم قدیم کے حالات پر مشتمل ہے نہایت فصیح و بلیغ فارسی میں لکھی گئی ہے	" " "	مطبوعہ ایران
۱۵۵۶	رحلۃ ابن جبیر (عربی) ابن بطوطہ سے دوسرے درجے پر یہ سفر نامہ	ابن جبیر اندلسی - ابوالخسین محمد بن احمد بن جبیر الکنانی مشہور بلنسیہ میں پیدا ہوا (بلنسیہ ایک شہر کا نام ہے جو چین کے مشرقی حصہ میں واقع ہے) اس کو ادبیات سے بہت دلچسپی تھی۔ چنانچہ شعر گوئی اور انشائیہ داری میں کامل مہارت حاصل کی۔ یہ بھی ابن بطوطہ کی طرح ایک شہرہ رست سیاح ہے۔ پہلے اس نے دمشق اور بغداد کا سفر کیا اور اپنے وطن کو واپس آکر مشہور ہوئے۔ دوبارہ مالک مشرقیہ کا سفر کیا۔ ۱۴۱۸ء میں اسکندریہ میں اس کا انتقال ہوا محمد احسان المدعباسی -	مطبوعہ یورپ
۱۵۵۷	تاریخ اسلام (اردو) اخضر کے تھے جامعیت کی کوشش کی گئی ہے۔ لکھنے والا قابل آدمی ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۵۵۸	تمدن عرب (اردو) جلد نہایت ضخیم ڈاکٹر لبیان ایک فرانسیسی محقق کی عالمی کتاب کا فاضلانہ ترجمہ ہے۔ زمانہ قدیم کی یادگاروں کے جا بجا نوٹوں سے نہایت ہی محرکہ آثار تصنیف ہے۔ اس کا پڑھنا بے حد دلچسپی کا باعث ہوگا۔	سید علی بلگرامی - آپ کے والد کا نام سید زین الدین خان ہے۔ آپ نواب عماد الملک کے برادر اصغر ہیں۔ ابتدائی تعلیم سے پندرہ برس کی عمر میں فراغت حاصل کی۔ آٹھ برس میں بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اے کا امتحان پاس کر کے یونیورسٹی کا ملائی منغہ پایا۔ رٹ کی کالج میں تعلیم پانے کے بعد ولایت میں جا کر علم حدیثات اور طبقات الارض کے اعلیٰ امتحانات پاس کئے اور جرمنی و فرانسیسی زبانوں میں جہارت حاصل کی۔ واپس آکر ناظم صیغہ حدیثات و تعمیرات حیدر آباد وکن مقرر ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ۔	مطبوعہ - لکھائی چھپائی نفیس
۱۵۵۹	تمدن ہند (اردو) جلد نہایت ضخیم (نشریہ صدر)	" " "	" " "

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۵۶۰	تاریخ اودھ (کامل) (اردو) - ضخیم	محمد سنج العفی خان رامپوری -	مطبوعہ
۱۵۶۱	دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔		
۱۵۶۲	تاریخ وکن (اردو) کامل - تین ضخیم	مولوی عبدالغفور خان رامپوری -	مطبوعہ
۱۵۶۳	جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت مفصل اور جامع تاریخ ہے۔	ریاست حیدر آباد وکن کے سرشتہ علوم فنون کے مترجم ہیں۔	
۱۵۶۴	داستان ترکستان از ابن ہند (فارسی)	میرزا نصر الد خان - الملقب دولت یار	مطبوعہ
۱۵۶۵	پانچ جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ سلاطین و ہلی کا مفصل حال لکھا ہے۔	جنگ بہار	
۱۵۶۶	کتاب المعمرین (عربی) ادبیات و تاریخ - اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف اس وقت نایاب ہے۔	ابو حاتم سجستانی - تیسری صدی ہجری کے اجلہ محدثین سے ہے۔ علامہ ابن قتیبہ کا استاد ہے (ملاحظہ ہو عدد و سلسلہ ۱۴۲۳) دیگر علوم میں بھی کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ نہایت مفید اور جلیل القدر کتاب میں مختلف علوم پر لکھیں مولوی نصرت علی - مالک نصر اللہ طابع	مطبوعہ
۱۵۶۷	تلخ التواریخ (اردو) جلد نہایت ضخیم - ہندوستان کی سب سے زیادہ مستحسن و محترم حال لکھا ہے۔ اور سب سے بڑا کام یہ کیا ہے کہ تمام ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جتنے نامور شخص موجود ہیں سب کے حالات زندگی کا خلاصہ لکھا ہے۔ گویا ہندوستان کے موجودہ طبقے کی مفصل اور جامع تاریخ ہے۔ اور اس لحاظ سے نہایت ہی قابل قدر تصنیف ہے۔ اکثر ناموروں کے فوٹو بھی شامل کئے گئے ہیں۔ کتاب کے اخیر میں مختلف رسوم کا حال لکھا ہے۔ اور تصویریں ساتھ ساتھ دسے کر مضمون کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔		

صفحہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۱۵۷	الہامیۃ (اردو) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان منشی فاضل میں کامیاب ہونیکے لئے جن قواعد نصاحت و بلاغت کا جائزہ لایا ہے ان کو آسان طریقے پر بالاختصار لکھا ہے اپنے موضوع اور قصد کے لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ امتحان مذکور کے کثیر امیدوار آہم اور غیر آہم مسائل میں تہیز کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کتب نصاب کو لفظ بلفظ رٹ لینا کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک ضروری شرط ہے۔ مؤلف الہامیۃ نے اپنی اس تالیف میں ان کو اس تکلیف سے بچانے کی قابل قدر کوشش کی ہے قواعد نصاحت و بلاغت سے واقفیت حاصل کرنے والے فضلا کیلئے عموماً اور جدید لکھنؤ دکن کی اردو یونیورسٹی کے لئے خصوصاً مؤلف کی یہ تالیف مفید و قابل داد ہے۔	قاضی حبیب اللہ منشی فاضل۔ ہمارے کرم دوست قاضی حبیب اللہ کا وطن مالوٹ ڈھوک چیل داخل موضع ہر دو گھر ہے (جو راولپنڈی کے مضافات میں سے ہے)۔ ۱۹۰۷ء میں جبکہ انکی خدمات اخبار وکیل امرت سر سے متعلق تھیں لاہور آ کر انہوں نے ادنیٰ کوشش سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ورہ نادرہ اور قضا مذکور چاچ جیسی سنگال خ کتابیں نصاب امتحان میں داخل تھیں۔ بعد امتحان بھی کچھ عرصہ اخبار وکیل امرت سے انکا تعلق رہا اور اپنے فرائض نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دئے۔ لیکن بہت جلد انہوں نے لاہور میں آکر آزادانہ زندگی بسر کرنی شروع کی اس وقت مصری کتب کے تاجر اور ایک تجزیہ نویس کی حیثیت سے وہ اپنے معاصرین میں ممتاز ہیں لاہور میں انکا حلقہ اثر و واقفیت (خصوصاً علمی مجالس میں) نہایت وسیع ہے۔ مشاغل علمیہ میں خاص دلچسپی اور حصہ لیتے ہیں۔ پیسہ اخبار لاہور اور وکیل امرت سر کے بہرہ مند ہیں بسا اوقات انکا نام پبلک کی نکالوں کے گزرتا ہے۔	مطبوعہ۔ کتب خانہ ہدایہ نسخہ طبع ثانی موجود ہے جسکے ساتھ نقشہ تشبیہ امتحان مجاز و کنیار شاہ لکھا گیا ہے

علم طب

اس فن کو کہتے ہیں جسکے ذریعہ جسم انسانی یا حیوانی کی صحت اور مرض کی حالت اور اسکا طریق علاج معلوم ہو۔ یہ ایک نہایت ہی مفید اور وسیع الذیل علم ہے جس کی ابتداء آفریقہ میں آدم کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ یونانیوں نے اپنے زمانہ میں اس میں بہت ترقی کی تھی۔ لیکن جب دیگر علوم کے ساتھ اسکا بھی عربی میں ترجمہ کیا گیا تو اہل یونان کے مسلمان شاگرد اپنے اساتذہ سے کئی درجہ آگے بڑھ گئے اور اس جلیل القدر اور مفید نوع انسان فن کو معراج کمال تک پہنچا کر چھوڑا۔ اگر ان کے کارنامے دیکھنے ہوں تو ابن ابی اصیبعہ کی "عجون الانبار فی طبقات الاطباء" دیکھ لو۔ (حدود سلسلہ ۱۵۵۲) محمد بن زکریا رازی اور ابن سینا وغیرہ اس فن کے مشہور ائمہ ہیں۔ متقیین میں سے جالینوس کو اس فن میں زیادہ شہرت حاصل ہوئی ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کا متعاصر تھا اور جسکی تصنیفات اکثر ائمہ فن کا ماخذ ہیں۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۵۶۲	شفاء الاسقام (عربی) حب معمول چار مقالوں یا الفاظ دیگر چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے میں کلیات طب (اصول فن) دوسرے میں غذاؤں کا بیان تیسرے میں وہ امراض جو ایک ایک عضو سے مخصوص ہیں تفصیل اعضا اور چوتھے میں امراض عامہ کا ذکر ہے جسکی کسی ایک عضو کے ساتھ تخصیص نہیں کی جاسکتی۔	خضر بن علی بن الخطاب (المعروف حاج شاہ) سلطان بایزید خان یلدرم کے عہد میں تھا۔ ولایت ایدین اہلی اسکازا و بوم تھا تحصیل علوم کے لئے قاہرہ کا سفر کیا۔ اور شیخ اکمل الدین ہرانی (مصنف عنایہ شرح ہدایہ) کی شاگردی کی۔ منطق اور فلسفہ مولے مبارک شاہ سے پڑھا جو معقولات میں بیکتا سے روزگار تھا۔ ابھی فارغ التحصیل ہوا ہی تھا کہ اسکو ایک شدید عارضہ لاحق ہوا۔ اور علم طب کے حصول پر متوجہ ہونے کا یہی باعث تھا چنانچہ اس نے طب میں کامل مہارت حاصل کی۔ مصر میں شفا خانہ سلطانی کا افسر علی مقرر کیا گیا۔ جسکے فرائض اس نے بوجہ احسن انجام دئے۔ اور کتاب شفاء الاسقام اس نے امیر محمد بن ایدین کے لئے تصنیف کی۔ اس سے پہلے وہ شرح مطالع وغیرہ پر حاشیے لکھ چکا تھا۔ سید شریف جرجانی اسکی فضیلت کا اعتراف کیا کرتے تھے۔ ۹۹۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط۔ ایک ہندو مکمل لال نے ۱۲۷۴ھ میں لکھی۔ جلد ضخیم۔
۱۵۶۳	ملخص فصول بقراطی (فارسی) طب یونانی کی ایک مشہور کتاب ہے۔	ابن النفیس۔ علاؤ الدین علی بن ابی حزم القرطبی المصری۔ قرطش بالفتح ماوراء النہر میں ایک شہر کا نام ہے۔ وہ ابن سینا کے بعد اطباء عرب میں سے مشہور ترین حکیم ہے۔ اس نے دمشق میں ابن الدخوار سے طب کی تحصیل کی۔ اس نے کلیات قانون کی ایک شرح لکھی ہے اور موجز کے نام سے اس کا خلاصہ کیا ہے جو عام متداول ہے۔ طبیب سید الدین کاوردی نے اسکی ایک شرح	مطبوعہ قلمی علی قلم خوشخط
۱۵۶۴	موجز (موجز القانون) (عربی) بقول صاحب کشف الطنون مختصرات اور طولات میں فن طب کی بہترین کتاب ہے۔ کیونکہ اگرچہ اسکا حجم چھوٹا ہے لیکن مسائل فن کی جامع ہے۔ قانون شیخ الرئیس کالب لبا ہے۔		

تعداد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۷۵	نفیسی (شرح موجز عربی) بقول صاحب کشف الظنون موجز کی سب سے اچھی شرح ہے اور غالباً اسی لئے زیادہ مشہور اور متداول ہے۔ مصنف علام (نفیس بن عوض کرمانی) نے اس میں بقاء سمرقند اسکی تالیف سے فراغت حاصل کی۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۰۷ خانہ کیفیت عمومیہ)	لکھی ہے جو آٹھویں صدی ہجری کے اطباء میں سے ہے۔ محمد بن محمد اقصائی (آٹھویں صدی ہجری) اور ابن عوض کرمانی المعروف بالطیبی (نویں صدی ہجری) نے بھی اسکی شرحیں لکھی ہیں جن میں سے اول الذکر کا نام حل موجز ہے ابن النفیس کا ۴۸۰ھ میں انتقال ہوا ہے۔ نفیس بن عوض (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴ خانہ احوال مصنف و ۱۶۰۷ خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ غرض خط
۱۵۷۶	موجز و شرح آل (عربی)	محمد اکبر ارزانی	تقریباً
۱۵۷۷	طب اکبر (فارسی) طب یونانی کی مشہور درسی اور جامع کتاب ہے۔		مطبوعہ عربی
۱۵۷۸	ایضاً طب اکبر دوسرا نسخہ (فارسی)		مطبوعہ کشوری
۱۵۷۹	قانون شنج رئیس (عربی) جلد ہفتم و آخر۔ علم طب کی جامع ترین و معجزہ الآراء اور جلیل القدر تصنیف ہے۔	شیخ ابو علی سینا۔ شیخ رئیس ابو علی حسین ابن سینا۔ نہایت مشہور اور نامور مسلمان حکیم اور فلاسفر ہے۔ آغاز شباب ہی میں ادبیات ریاضی فلسفہ اور دیگر علوم معقولات میں مہارت حاصل کی۔ اس نے بخارا میں علم طب اور فلسفہ کی تحصیل کی (علامہ کا مولد بخارا کے قریب ایک گاؤں) اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے نوح بن منصور سامانی کا نہایت کامیابی کے ساتھ علاج کیا۔ اور دربار شاہی میں تقرب کا درجہ حاصل کیا۔ ساتھ ہی اس کو ایک بڑا علمی فائدہ یہ ہوا کہ بادشاہ مذکور کے پاس ایک کتب خانہ تھا جو نہایت قیمتی و ذخیرہ	تقریباً

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>علیہ کا مخزن تھا۔ فوج بن منصور نے شیخ الرئیس کے مطالعہ کے لئے اسکو مباح کر دیا۔ عمر کے بائیسویں سال میں وہ والی خوارزم علی بن منصور کے لیوان شاہی میں باریاب ہوا۔ جسکے بعد اس نے خراسان اور جرجان کا سفر کیا۔ اور مؤخر الذکر صوبہ میں کچھ مدت تک تدریس کا کام کیا۔ وہیں اس نے کتاب قانون لکھی جو علم طب کی نہایت ہی معرکہ الارار تصنیف ہے۔ اسکے بعد وہ رومی اور قزوین میں گیا اور سہدان میں بہو پچکشمس کے دربار میں وزارت کا رتبہ پایا۔ لیکن فوجی امور کی سازشوں نے اس کو جلد تر اپنے عہدہ سے کنارہ کش ہونے پر مجبور کیا۔ شمس الدولہ کے بیٹے تاج الدولہ کے عہد میں امیر غداری اور شتمحرامی کا الزام لگایا گیا جسکے باعث وہ ایک قلعے میں قید کیا گیا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح وہ اس بھاگ نکلا۔ اور علاؤ الدولہ والی اصفہان کے پاس پناہ لی۔ تکالیف شاقہ کے تسلسل اور عیاشی کے برے نتائج نے اسکو مرگ بے ہنگام کا شکار بنایا۔ اور ۷۲۲ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ علوم مشرقیہ کے تمام شعبوں پر اس نے قلم اٹھایا ہے۔ اور محققانہ تصانیف بہو پایا گا۔ چھوڑی ہیں۔ لیکن فلسفہ اسکا نہایت مرغوب مضمون تھا۔ قانون شفا۔ اور اشارات اسکی مشہور کتابیں ہیں۔ عیون الحکمتہ میں اس نے منطق۔ طبعیات اور انبیات سے بحث کی ہے۔ رسالہ حی من یظنان تصور کے حقائق سے لبرزیہ ہے۔ رسالہ الطیر میں محسوس نفس پرندوں کی زبان حال سے معارف عالیہ بیان کئے گئے ہیں۔ تفسیر قرآن اثبات معاد معجز</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۸۰	قانون شیخ زریع معالجات (عربی)	تعبیر الرؤیا۔ علم طلسمات۔ وغیرہ پر محققانہ انداز سے مفید کتابیں لکھی ہیں۔	قلمی خوشخط
۱۵۸۱	قانون شیخ رئیس کا نہایت اہم اور مفید حصہ جو زیادہ متداول ہے۔ جامع الشرحین (عربی) کلیات قانون کی شرح ہے۔	..	مطبوعہ خوشخط
۱۵۸۲	خلاصۃ التجارب (فارسی)	..	مطبوعہ
۱۵۸۳	الوزارہ الحواشی۔ حاشیہ نفیسی (عربی)	..	مطبوعہ
۱۵۸۴	اکسیر اعظم کامل (فارسی) طب یونانی کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ چار ضخیم جلدوں میں بیان کیا ہے۔	حکیم محمد اعظم خان	..
۱۵۸۵	ذخیرۃ خوارزم شاہی (فارسی) جلد نہایت مفید صرف اراض شہنشاہ کا حصہ ہے پوری کتاب متوسط ضخامت کے بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ علم طب مردہ تھا۔ ذخیرۃ خوارزم شاہی کے تالیف ہونے سے زندہ ہو گیا۔ بقول صاحب کشف الظنون دسویں صدی ہجری میں اسکا ترکی میں ترجمہ کیا گیا۔	زین الدین اسماعیل بن حسین جرجانی مشہور شاعر خاقانی کا معاصر ہے۔ علاؤ الدین تکتش بادشاہ خوارزم اسکا محسن اور سرپرست تھا۔ یہ کتاب اس نے علاؤ الدین مذکور ہی کے لئے لکھی ہے۔ ۵۹۶ھ اور بقول صاحب کشف الظنون ۵۳۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخلاصہ
۱۵۸۹	ایضا ذخیرۃ خوارزم شاہی جلد ششم (فارسی)
۱۵۹۰	محزون الادویہ۔ جلد ضخیم (فارسی) ادویات کے افعال و خواص کو نہایت بسط و تفصیل اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے ہر لکچر دو اکا نام پہلے عربی میں اور پھر دوسری مختلف زبانوں میں لکھا ہے علم الادویہ پر نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔	حکیم محمد حسین خان علموی۔ بارہویں صدی ہجری کے آخری حصہ میں ایک نامور طبیب گذرا ہے جس نے طب کے مختلف شعبوں میں مسبوک کتابیں تالیف کر کے اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قرا بادین کبیر وغیرہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔	قلمی مطبوعہ مسبو

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۵۹۱	ایضاً مخزن الادویہ (فارسی) نسخہ کے حاشیہ پر کتاب تحفۃ المؤمنین طبع لکھی ہے جو تفصیل تو کم کرتی ہے لیکن قدیم اور مستند ہے۔ مخزن الادویہ کا مصنف اکثر اسکا حوالہ دیتا ہے۔	مطبوعہ دہلی
۱۵۹۲	ایضاً مخزن الادویہ مع تحفۃ المؤمنین (فارسی)	مطبوعہ کشوری
۱۵۹۳	تحفۃ المؤمنین - علم الادویہ (فارسی) (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۹۱)	حکیم محمد مومن خان۔	قلمی خوشخط تقطیع کلاں۔
۱۵۹۴	ایضاً تحفۃ المؤمنین (فارسی)	مطبوعہ برار یکاظم
۱۵۹۵	نقیسی (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸۵	نقیسی بن عوض (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸۷)	مطبوعہ تقطیع کلاں۔ محضے بھوشنی حکیم محمد شہر علی
۱۵۹۶	تشریح الاعضاء (عربی) قانون شیخ کا وہ حصہ جو فن اناتومی (شعبہ علم تشریح) سے تعلق رکھتا ہے۔	شیخ بوعلی سینا (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸۹)	قلمی بخط نسخ خوشخط
۱۵۹۷	شرح رباعیات یوسفی (فارسی) فاضل ماتن نے مسائل طب یونانی - (شعبہ علاج الامراض) کو نہایت اختصار اور خوبی کے ساتھ رباعیات میں منظوم کیا ہے جس سے اُن کا اختصار بہت آسان ہو گیا ہے۔ یہ کتاب اُن رباعیات کی شرح ہے۔	مطبوعہ
۱۵۹۸	قراہ دین قادی (فارسی) مرکب ادویات کا طریق ساخت اور اُنکے خواص طبیہ کا مفصل بیان ہے۔ انواع مرکبات کو بہ ترتیب حروف تہجی لکھا ہے۔ مثلاً ایارجات باب الالف میں۔ جو ارشادات حرف جیم اور معجونات میم کے باب میں پائے جائینگے۔	حکیم محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر۔ چونکہ مصنف سیدی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نہایت عقیدت مند ہے اسلئے اپنی کتاب کو اُنکے نام نامی سے منسوب کیا ہے۔	قلمی
۱۵۹۹	ایضاً قراہ دین قادی (فارسی)	مطبوعہ برار یکاظم خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۰۰	قرابادین کبیر (فارسی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ ربط اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔	حکیم محمد حسین علوی مصنف مخزن الادویہ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۹۰)	منطوقہ
۱۶۰۱	مجموعہ رسائل طبیہ (عربی)	داؤد بن عمر الانطاکی۔ وہ آنکھوں سے نابینا تھا۔ انطاکیہ اسکا مولد ہے لیکن اس نے اپنی عمر کا اکثر حصہ قاہرہ میں بسر کیا۔ وہ یونانی زبان جانتا تھا اور علم طب میں نہایت ماہر تھا۔ اکثر علوم متداولہ میں اسکو کافی دستگاہ حاصل تھی جب کسی علمی مضمون کے متعلق اسکو چھیڑ دیا جاتا تو فوراً پندرہ میں صفحے کا مسلسل مضمون نہایت قابلیت کے ساتھ لکھ دیتا۔	قلمی
۱۶۰۲	دستور العجائب (عربی) اسکا جزو اعظم طب یونانی ہے لیکن درحقیقت ایک قسم کا سائیکلو پیڈیا ہے۔ بقول حاذق الملک حکیم محمد اجل خان دہلوی شیخ داؤد الانطاکی کی تالیف ہے۔	ترجمین الاسواق جو عربی نظم و نثر کا مجموعہ ہے اسی کی تصنیف ہے۔ بقول صاحب کشف الطون شمس اور بقول مصنف ہسٹری آف عرب لکچر ۱۰۰۰ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ سلسلہ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۶۰۳	زمرہ اخضر و یاقوت احمر (اردو)	محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر۔	منطوقہ
۱۶۰۴	حدود الامراض (عربی) توفیات طبیہ پر مشتمل ہے۔	حکیم شام محمد بن شیخ محمد اعظم شمس ہجری ۱۱۹۰ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط
۱۶۰۵	جزئیۃ الرموز (عربی) طب یونانی کی نہایت مفید اور نایاب کتاب ہے۔	..	منطوقہ
۱۶۰۶	شرح اسباب و علامات جلد ثانی (عربی) اسباب و علامات جو اس کتاب کا متن ہے نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی بن عمر سمرقندی کی تصنیف ہے جو غفر الذین ماری کا معاصر تھا۔ تاتاریوں نے تیجہ سر اس کے لئے میں ۱۱۰۰ء میں اس کو قتل کیا۔ اس کی شرح ابن عوثر الطیب بن نفیس نے لکھی ہے۔ اس جو کرمانی نویں صدی ہجری کے اطباء میں سے ہے	.. (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	منطوقہ

سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	اس نے سرفند میں سکونت اختیار کی اور شرح اسباب و علامات کے لکھنے سے ۸۲۷ھ میں فراغت حاصل کی جس کو اس سلطان الف بیک مشہور ہیئت دان بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہاں یاد رکھنی چاہئے کہ ابن النفیس اور ہے الطیب النفیس اور ہے۔ اول الذکر جو جز کا مصنف ہے اور دوسرا اسکا شاگرد۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۵۷۴)	..	قلمی خوشخط
۱۶۰۸	حاشیہ شرح اسباب (عربی)	..	قلمی خوشخط نو سو ۶۴
۱۶۰۹	طب ایلامی (عربی)	..	قلمی
۱۶۰۹	شرح رباعیات یوسفی مع یک رسالہ در علم طب (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۵۹۶
۱۶۱۰	تالیف شریفی (فارسی)	حکیم محمد شریف خان -	مطبوعہ
۱۶۱۱	دستور العلاج (فارسی)	سلطان علی خراسانی - دستور العلاج اس نے ۸۳۴ھ میں تالیف کی۔ یہ کتاب سلطان ابو سعید بہادر خان کے نام سے معنون کی گئی ہے۔	..
۱۶۱۲	کفایہ منصوری مع مجربا اکبری (فارسی)
۱۶۱۳	بحر الجواهر (عربی) فرہنگ ادیب ہے۔	محمد بن یوسف حکیم ہروی	..
۱۶۱۴	خلاصہ میٹر یا میڈیکا (اردو گورکھی)	..	مطبوعہ ۸۵۳
۱۶۱۵	ڈاکٹری قرابادین کا نہایت مختصر کتاب ارجوزہ سینا ثیمہ مع ایک سالہ دیگر بجہول الاسم (عربی نظم) چھوٹی سی کتاب ہے	..	مطبوعہ
۱۶۱۶	قانونچہ (عربی) نہایت مشہور اور متداول متن ہے۔	محمود بن عمر بن عینی -	مطبوعہ خوشخط محنت
۱۶۱۷	ایضاً قانونچہ (عربی)	..	قلمی - محمد بہا بن سہلین فارسی نے لاہور میں چھٹا ادبالی کے زمانے میں لکھا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۱۸	مفرح القلوب (فارسی) قانونچہ کی نہایت بسو ط اور مفصل شرح ہے۔	حکیم محمد اکبر رزائی مصنف طب اکبر۔	مطبوعہ قدیم باریک قلم۔
۱۶۱۹	قرا باوین شفقائی (فارسی)	علامہ خوارزم شاہی (کنف الطنون)	قلمی
۱۶۲۰	زبدۃ الطب (عربی) طب یونانی کی نایاب کتابوں میں سے ہے۔		قلمی بخط قدیم خوشخط۔ بلحاظ نوعیت ساتویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۲۱	المقالة الرابعة من کتاب الاقناع (عربی) یہ کتاب اہل یونانی سے عربی میں ترجمہ کی گئی ہے۔ فن جراحی کے اصول کی نہایت جامعیت کے ساتھ بحث کی ہے حاذق الملائک حکیم محمد اجل خان دہلوی کے لفظوں میں وہ ایک نر نایاب ہے۔	ابو الحسن سعید بن مہدیہ المدنی الفلاسفی الطیب علم طب میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔ فلسفہ اور علوم عقلیہ میں اس کو کامل دستگاہ حاصل تھی وہ مقتدی بامر اللہ خلیفہ کے عہد میں تھا اور خلیفہ مذکور کے خاندان کا شاہی طبیب تھا مقتدی بامر اللہ کے انتقال کے بعد استغفر اللہ کے عہد میں بھی اسی خدمت پر مامور رہا۔ ۱۱۷۴ھ میں اس کی ولادت ہوئی۔ ۱۲۱۰ھ میں اس کی تاریخ انتقال ہے۔ طب منطق اور فلسفہ میں اس کی تصانیف موجود ہیں۔ المستغنی فی کتاب الاقناع۔ (چار جلدوں میں مشتمل ہے) کتاب التلخیص للنظامی۔ کتاب خلق الانسان۔ الحدود والعرف وغیرہ اس کی تصنیف ہیں۔	قلمی۔ بخط قدیم خوشخط۔ سیما ہی غیر مطبوس۔ احمد بن محمد بن مہمان نے ۱۱۷۴ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ مصنف کا انتقال ۱۱۹۵ھ میں ہوا، (دیکھو خانہ احوال مصنف)
۱۶۲۲	حیات قانون (عربی) قانون شہ کا وہ حصہ جس میں ٹپ اور اسکی قسموں کا بیان ہے۔	شیخ ابو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۷۹)	قلمی خوشخط
۱۶۲۳	طب شہبانی (فارسی نظم) مشہور کتاب ہے اور منظوم ہونے کی وجہ سے زیادہ خوب	" "	مطبوعہ خوشخط
۱۶۲۴	سدیدی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	سدید گاؤرونی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۷۴)	قلمی خوشخط
۱۶۲۵	نفیسی شرح اسباب و علامات (عربی) صاحب کشف الطنون نے اسکی بڑی تالیف لکھی ہے اور نہایت جلیل القدر تصنیف بتایا۔ نایاب ۱۲۵۰ھ اسکا سال تالیف ہے۔	نفیس بن عوض کرمانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۰۷ خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط قدیم خوشخط باریک قلم درجہ۔ بلحاظ نوعیت خط مصنف کے عہد کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۲۶	فتاحی شرح قانونچہ (عربی) مختصر شرح ہے۔	یحییٰ ملا نیشاپوری تخلص فتاحی۔ ایک دیوان اس کی یادگار ہے۔ اویشستان کا مصنف ہے۔ شاہ رخ مرزا کے عہد میں تھا ۸۵۲ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخطا بدرجہ اوسط حکمت آب محمد مدنی نے لکھا جس کا اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ایک صاحب خاص کا قرینت ہے۔
۱۶۲۷	مخففہ خانی یا شفاء العلیل (فارسی) کیا ب کتاب ہے۔	محمد بن محمد عبدالقد	قلمی بخط نسخہ۔ ۳۰۰ لکھا ہوا نسخہ۔
۱۶۲۸	طب یوسفی (فارسی) موجز مسائل دیگر	نقیس بن عوض کرمانی۔ (ملاحظہ ہو	مطبوعہ قلمی
۱۶۲۹	نقیسی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۷ و نیز ۱۶۰۷ خانہ کیفیت عمومیہ	..	مطبوعہ
۱۶۳۰	تشریح منصوری (فارسی) علم تہذیب بدن کا چھوٹا سا رسالہ ہے	..	قلمی خوشخطا نقطہ خور
۱۶۳۱	مقالات ابی منصور (عربی) ابن طب کی تالیف کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔	طغرائی اصفہانی۔ فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد الملقب مؤید الدین صہبانی المنشئ المعروف بالطغرائی۔ پشاور مانے کا فاضل اجل تھا۔ اسکی نظم اور نثر اسقدر بلیغ ہوتی تھی کہ تمام قرآن میں وہ منشی کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔ سمعانی نے کتاب الانساب میں اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ دولہست سلجوقی کی تاریخ میں لکھا ہے کہ طغرائی مذکور مول میں سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا وزیر تھا جب سلطان مسعود کی اپنے بڑے بھائی سلطان محمود کے ساتھ لڑائی ہوئی اور غلبہ دوسری جانب رہا تو طغرائی بھی کپڑا گیا۔ اور محمود کے وزیر بنے اس پر الحاد کا الزام لگا کر اسے قتل کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کو اس بات کا اندیشہ تھا	قلمی خوشخطا بدرجہ اوسط ۳۰۰ لکھا ہوا نسخہ۔ عہد کا لکھا ہوا نسخہ۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۱۶۳۲	مفاتیح الرحمتہ و مصابیح الحکمتہ (عربی) علم کیمسٹری کی عظیم المثال کتاب ہے اصول کیمیا کو نہایت بسط اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جابجا شکلیں بھی توضیح کے لئے دی ہیں۔ حافظ الملک دہلوی نے اس کو "دُرِ نایاب" سے تعبیر کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا غلام جیلانی کو جس صاحب سے ملی ہے اُس نے کتاب کے آخری صفحہ پر عربی میں ایک یادداشت لکھی ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ "یہ کتاب جس شخص کے پاس تھی اُسکو میں بارہ ہزار روپے بڑی خوشی سے دینے پر آمادہ تھا لیکن اس نے کتاب کو اپنے سے جدا کرنا منظور نہ کیا۔ بالآخر میں نے ایک حکمت عملی سے وہ کتاب اس	طغرائی اصفہانی۔ فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد الملقب مؤید الدین صہبانی المنشئ المعروف بالطغرائی۔ پشاور مانے کا فاضل اجل تھا۔ اسکی نظم اور نثر اسقدر بلیغ ہوتی تھی کہ تمام قرآن میں وہ منشی کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔ سمعانی نے کتاب الانساب میں اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ دولہست سلجوقی کی تاریخ میں لکھا ہے کہ طغرائی مذکور مول میں سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا وزیر تھا جب سلطان مسعود کی اپنے بڑے بھائی سلطان محمود کے ساتھ لڑائی ہوئی اور غلبہ دوسری جانب رہا تو طغرائی بھی کپڑا گیا۔ اور محمود کے وزیر بنے اس پر الحاد کا الزام لگا کر اسے قتل کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کو اس بات کا اندیشہ تھا	قلمی خوشخطا بدرجہ اوسط ۳۰۰ لکھا ہوا نسخہ۔ عہد کا لکھا ہوا نسخہ۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	حاصل کی اور بارہ کاتبوں نے دن رات مصروف رہ کر چھ دنوں میں اسکی نقل لے لی۔ اس کتاب کے ساتھ مقابلہ اور تصحیح میں ممکن کو شش کی گئی ہے۔	کہ وہ اپنی اعلیٰ قابلیت سے محمود کے دل میں جگہ کر لیا جس سے اسکے رتبے کا زوال میں آجانا بالکل قرین قیاس ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ ۱۱۱۱ھ میں وقوع میں آیا جبکہ اسکی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ لیکن محمود کا بداندیش وزیر بھی دست روزگار کے بچہ انتقام سے سلامت نہ رہا اور صفر ۱۱۱۵ھ میں مدرسہ نظامیہ کے پاس سر بازار قتل کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ طخاری کے ایک وفادار غلام نے اس کو قتل کیا۔	تفلی نقلیہ خورد مطبوعہ
۱۶۳۳	ریاض الاویہ (فارسی)	"	"
۱۶۳۴	قرا بادین ذکائی (فارسی) و برجانیہ	"	"
۱۶۳۵	قرا بادین شفا مجموعہ میزان الطب۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں :- (۱) میزان الطب فارسی مصنف طب کبر کی تصنیف ہے۔ دہری کتاب ہے بتدیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ (۲) رسالہ بابال در فن طب بزبان فارسی۔ (۳) درج گوہر و احوال بعض وقار و رہ بزبان اہم، مفید الاجسام اردو۔ (۴) قانون عترت اردو۔ جملہ مطبوعہ وریک	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	"
۱۶۳۶	مجموعہ رسائل مختلفہ طب	"	"
۱۶۳۷	تجربات قانون (عربی) ملاحظہ ہو	سید علی سینا (ملاحظہ ہو عدد ۱۵۴۹)	مطبوعہ خوشخط ۱۲۷۲ھ
	عدد مسلسل ۱۶۲۲۔ نیز اسکے ساتھ ایک فارسی رسالہ بھی چھاپا گیا ہے جس کا نام "تنبیہ الاعیان علی اول حساب البحران" کتاب جمہول الاسم و در علم طب (عربی) از اول ناقص۔	"	تفلی نسخہ مختلف اکثر از بغداد لشخ خوشخط۔ سیاسی فرطی نور شمس ۱۲۷۲ھ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۳۹	بحر الجواہر (عربی) چھوٹی سی طبی و کثیرہ ہے۔	" " "	قلی
۱۶۴۰	مختصر تحفۃ المؤمنین (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۱۔	" " "	قلی خط شکستگی مائل درشتہ
۱۶۴۱	حدود الامراض (عربی) دوسرے نسخہ۔	محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر۔	قلی
۱۶۴۲	نظریات طبیہ پر مشتمل ہے۔	" " "	"
۱۶۴۳	کتاب مجہول الاسم و علم طب (فارسی)	" " "	"
۱۶۴۴	قرا با دین معصومی (فارسی) ۱۵۹۱ء میں تالیف کی گئی۔	" " "	"
۱۶۴۵	سیدی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۲ خانہ احوال مصنف	سیدی الدین گاؤرونی۔ آٹھویں صدی ہجری کے اطباء میں سے ہے۔	قلی خوشخط بدترجہ اوسط
۱۶۴۶	علم الادویہ قانون شیخ (عربی)	شیخ ابو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۳)	قلی خط قدیم۔ خوشخط واضح
۱۶۴۷	قرا با دین آصفی (فارسی) ۱۵۹۴ء شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تالیف کی گئی۔	حکیم آصف الزمان فرنگی (مسیحی)	سیاسی غیر مطبوس۔ قدیم کے لحاظ سے قابل دیدن خط اور کاغذ کی نوعیت سے پانچویں صدی ہجری کا لکھا معلوم ہوتا ہے۔ جلد ضخیم قلمی۔
۱۶۴۸	اختیارات بدیعہ المقالة الاولی (فارسی) ادویہ معرودہ کے خواص و افعال کا بیان ہے۔	شیخ علی بن حسین الانصاری مصنف	قلی
۱۶۴۹	مجموعہ رسالہ بادہ (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) قوت باہ کے متعلق مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے بزبان عربی (۲) تعبیر خواب کی کتاب ہے ایضاً بزبان عربی۔	علامہ حاجی زین عطار کے نام سے مشہور ہے اس نے یہ کتاب ۱۵۹۵ء میں تالیف کی۔	قلی جلد ضخیم خط شکستہ ہے لفظ۔
۱۶۵۰	طب اور رنگ شاہی (فارسی)	حکیم درویش محمد ایں آبادی۔ ورننگ عالمگیر کے عہد میں تالیف کی۔	قلی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۷۵۰	ذخیرۃ خوارزم شاہی ابواب الماضی (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۸۸۔	" " "	قلی
۱۷۵۱	قرن نامہ (فارسی) گھوڑوں کے امراض اور اسکا طریق علاج بیان کیا ہے۔	" " "	"
۱۷۵۲	الفاظ الادویہ (فارسی) مفردات ادویہ کے خواص لکھے ہیں اور ہر ایک دوا کا نام عربی۔ فارسی ہندوستانی میں لکھا ہے۔	نور الدین محمد عبداللہ جبراجی۔ شاہجہان بادشاہ کا شاہی طبیب تھا جس کی سلطنت ۱۶۲۸ء میں شروع ہوئی۔	قلی ۱۱۶۲ھ احمد شاہ ابدالی کے عہد کا لکھا ہوا
۱۷۵۳	خواص الاشیاء (عربی) علم طب کا چھوٹا سا رسالہ ہے۔	سید می محمد العیاشی المغربی۔	مطبوعہ
۱۷۵۴	نفیسی شرح سیدی (عربی)	" " "	قلی باریک قلم خط مختلف خوشنما بدرجہ اوسط۔ (شروع ۵۲ ورق ناقص)
۱۷۵۵	جامع القوائد (فارسی) و علم طب۔ مصنف طب یوسفی کی تالیف ہے۔	(خانہ کیفیت عامہ)	قلی
۱۷۵۶	مجموعۃ ضیاء الایضار (فارسی) نفیسی (۱) ضیاء الایضار فی حد الباہ از حکیم محمد دہلوی۔ (۲) تزیین استنفا از حکیم امام الدین۔ ہر دو بزبان فارسی در یک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عامہ)	مطبوعہ
۱۷۵۷	کتاب جہول الاسم در علم طب نفیسی	" " "	قلی ۱۱۶۲ھ احمد شاہ ابدالی کے عہد کا لکھا ہوا
۱۷۵۸	نفیسی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۵۷۵۔	نفیسی ابن عوض کرمانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۷۴)	قلی ۱۱۶۲ھ احمد شاہ ابدالی کے عہد کا لکھا ہوا
۱۷۵۹	نیا علم شفا بنی (اردو) آیات ناری کتاب کا ترجمہ ہے جو امریکہ میں شائع ہوا ہے اور علاج بالما کے اصول پر لکھی گئی ہے۔ صرف پانی کے ذریعہ مختلف امراض علاج کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ کتاب خیمہ ہے لیکن اصل مطلب کی باتیں بہت تھوڑی لکھی ہیں۔	مترجم کرشن سروپ وکیل۔	خط مطوم ہوتا ہے۔ مطبوعہ۔

علم منطق

منطق ایک نہایت مفید فن ہے اور تمام علوم و تعلیم میں نہایت کارآمد ہے۔ اس کے ذریعہ کسی ماہیت کی صحیح اور فاسد تعریف کا فرق معلوم ہو سکتا ہے۔ اور جو دلائل کسی مدعا کے اثبات یا ابطال کے لئے قائم کئے جائیں ان میں اگر کوئی غلطی یا سقم ہو تو وہ فوراً دریافت ہو سکتا ہے۔ اگرچہ پہلے حکماء بھی ان مسائل میں اس کے اصول اور قوانین سے استناد کیا کرتے تھے اور جسے جستہ جستہ ان کے کلام میں اسکے متعلق اشارات ملتے ہیں لیکن سب سے پہلا شخص جس نے اس کو ایک فن کی صورت میں مدون کیا اور اسکے لئے ایک مستقل کتاب تصنیف کی جو اسکے قواعد اور اصول کی جامع تھی وہ ارسطاطالیس ہے۔ اور اسی لئے وہ منطقوں کے حلقے میں معلم اول کے لقب سے مشہور ہے۔ مسلمانوں میں جب منطق اور دیگر علوم یونانی سے ترجمہ کئے گئے تو ابو نصر فارابی وہ پہلا شخص تھا جس نے اصول علم منطق کی تہذیب و تنقیح کی اور نہایت شاندار عام فہم طریقے میں اس حلیل القدر فن کو جمہور (پبلک) کے پیش کیا۔ جمہور نے بھی اس کی قدر دانی کی اور تمام مسلمانوں میں وہ معلم ثانی کے خطاب سے مشہور ہوا۔ ابو علی سینا وغیرہ نے بھی اس کی اشاعت میں بے حد حصہ لیا لیکن جن جن نامہ گذار گیارہ لفظی مونسنگاں اور غیر ضروری تہذیقات اصل مطالب کی جگہ لیتی گئیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر آج منطق کی کوئی کتاب اٹھا کر شروع سے آخر تک پڑھ ڈالیں تو اصل مقصود سے بہت کم بہرہ ور ہوں گے۔ وہ کھلا اھو فی کل الفنون۔ قابل اللہ المشتکہ

علم فلسفہ

نوع انسانی کے عقلا میں سے ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ تمام موجودات کی ماہیات خواہ وہ مددک الحش ہوں یا نہ ہوں اور ان کے عوارض اور خواص وغیرہ اور نیز ہر ایک چیز کا سبب اور علت عقلی استدلال کے ذریعہ ہو ہو دیا یافت ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جو اس خیال کے معتقد ہیں اور ہر ایک بات کی حقیقت عقل کے زور سے معلوم کرنا چاہتے ہیں عرف عام میں حکماء اور فلاسفہ کہتے ہیں اور ان کی تحقیقات کا نام فلسفہ اور حکمت ہے۔ ہر ایک قوم اور ہر ایک زمانے میں ایسا ایک گروہ پیدا ہوتا رہا ہے۔ اور مسلمانوں میں جو گروہ حکماء اسلام کہلاتا ہے (جس کا ذکر محقق غزالی دین رازی کی تفسیر کبیر میں جایجا آتا ہے) اس کا خاص مقصد حقائق فلسفہ اور معارف اعلیٰ کی تطبیق تھی۔ سب سے پہلے غالباً جس شخص نے اس موضوع پر قلم اٹھایا وہ حکماء اسلام کا خیر یعقوب کندھلی جو ہارون الرشید کے عہد میں تھا۔ لیکن آج اس کی تصنیفات ناپید ہیں۔ اسکے بعد ابو نصر فارابی المتوفی ۳۲۰ھ

شریعت اور فلسفہ کی تطبیق میں جستہ جستہ مضامین لکھے۔ فارابی کے بعد ابوعلی سینا نے اس مضمون کو زیادہ وسعت دی۔ حکیمانہ مذاق پر قرآن کریم کی بعض سورتوں کی تفسیر لکھی۔ شفا اور اشارات میں نبوت و معاد حشر نشر خلق و دعا کی تاثیر و عبادت کی برصیت وغیرہ معرکہ الاراء مسائل پر نہایت قابلیت کے ساتھ لکھا۔ اور ان باتوں کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا۔ اسی زمانے میں احمد بن مسکویہ المتوفی ۴۲۸ھ نے جو علوم فلسفہ کا بہت بڑا ماہر تھا اسی موضوع پر القوز الاصح اور القوز الاکبر کے نام سے دو کتابیں لکھیں جن میں سے اول الذکر بیروت میں چھپ گئی ہے (اور جس کا ایک قلمی نسخہ مکتبہ ہذا میں موجود ہے) یہ کتاب باوجود صغیر الحجم ہونے کے نہایت ہی قابل قدر تصنیف ہے۔ اسی زمانے کے قریب قریب اخوان الصفا کے نام سے ایک مجلس قائم ہوئی جس کے ارکان و اعضاء کے سب مسلمان فلاسفہ تھے۔ ان میں سے صرف ابو سلیمان محمد بن نصیر بن ابوالحسن علی بن ہارون الرکحانی۔ ابو احمد ہنر جو ری اور زید بن رفاعہ کا نام کشف الطنون میں لکھا ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبروں نے فلسفہ اور شریعت کے مہمات مسائل پر اکاؤن رسالے لکھے۔ جو رسائل اخوان الصفا کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں چھپ چکے ہیں۔ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں امام غزالی پیدا ہوئے جو اس سلسلہ میں تمام نقادین و متاخرین کے سرخیل ثابت ہوئے۔ انھوں نے منقول کو بالکل معقول سے ملا دیا۔ اور اس خوبی سے ملایا کہ دونوں میں سے کسی کا پہلو نہ دیا۔ بقول مولانا شبلی تاج جدید علم کلام کی عمارت اگر قائم کی جاسکتی ہے تو انہی کے خیالات (یا زیادہ ٹھیک لفظ بولیں تو انہی کی تحقیقات) کی بنیاد پر قائم ہو سکتی ہے۔ امام غزالی ہی کی بدولت فلسفہ نے مذہبی گردہ میں بار پایا۔ اور فلسفہ اور منطق کی تعلیم عام ہو گئی۔ جس کی بدولت ایسے بہت سے لوگ پیدا ہو گئے جو مذہب کو فلسفہ کے ساتھ ملانا چاہتے تھے۔ ان میں شیخ الاشراق شیخ شہاب الدین مقتول سب کے پیشرو ہیں۔ علامہ ابن رشد بھی اسی دہانے کا ایک محقق فیلسوف ہے جس کی چھوٹی ٹیسی کتاب فصل المقال جو فلسفہ ابن رشد کے نام سے مشہور ہے نہایت ہی معرکہ الاراء تصنیف ہے۔ حکماء سے یونان کے فلسفیانہ مسائل پر نکتہ چینی قدمائے حکما میں ہی زمانے سے شروع ہو گئی تھی جس کو امام غزالی اور علامہ شمس الدین رازی نے بہت وسعت دی۔ لیکن انکا مقصد صرف رد و دفع تک محدود تھا خود کسی جدید فلسفہ کے بانی نہیں تھے۔ لیکن شیخ الاشراق نے اپنا ایک خاص فلسفہ مرتب کیا جس کا نام اس نے "فلسفہ اشراق" رکھا۔ اس میں وہ ارسطو کے اکثر مسائل کو غلط ثابت کر کے اپنا مذہب لکھتے اور اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔

علم ہیئت

اُن اصول اور قوانین کا مجموعہ ہے جس کے ذریعہ نظام شمسی کی حقیقت اور دیگر اجرام سماویہ کی حرکات اور کیفیتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پورانے زمانوں میں حرکات کو اکب وغیرہ دیا رفت کرنے کے لئے سب سے بڑا ذریعہ رصد تھا۔ اور یونانی لوگ اس کو بڑے اہتمام سے بنایا کرتے تھے۔ مسلمان ہیئت دانوں نے اس پر کچھ زیادہ توجہ نہیں کی۔ اور اب تو زبردست دوربینوں اور دیگر مشینوں کی ایجاد نے ان پورانے آلات کو بالکل بیکار کر دیا ہے۔ اسی علم ہیئت کی ایک شاخ زینج کا علم ہے۔ جس کے ذریعہ کسی مفروضہ وقت پر کسی مطلوبہ ستارے کا محل وقوع اور اسکی حالت میل وغیرہ استخراج کی جاسکتی ہے۔ ایسے استخراج کو آسانی کے لئے جدولوں میں رکھا جاتا ہے۔ اور ایسا کرنے کا نام تقویم یا تبدیل ہوتا ہے۔ مقتدین اور متأخرین نے انہیں کثرت سے اپنی تصنیفات یا دگاہوں میں دی ہیں۔ جن میں اسے عالمہ ثبانی اور ابن کماؤ کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ازمنہ متاخرہ میں نتیجہ الفیج خان اپنی جامعیت کی وجہ سے زیادہ مشہور ہوئی ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۶۰	شرح مطالعہ منطق (عربی) اس کا نام سطح الانوار قاضی سراج الدین محمد بن ابی بکر الارموی کی تصنیف ہے جس کا فلسفہ منطق میں انتقال ہوا ہے منطق اور فلسفہ دونوں کی جامع ہے نہایت مشہور و متداول متن ہے جس پر مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں۔ قطب الدین رازی سے وزیر غیاث الدین کے لئے لوامح الامام کے نام سے ایک نہایت مفید و جلیل القدر شرح لکھی ہے جو نہایت مقبول ہوئی ہے۔ عام طور پر شرح سطح سے بھی مراد ہوتی ہے۔	ابو عبد اللہ محمد بن محمد قطب الدین رازی اپنے وطن میں علوم عقلیہ کی تحصیل کی۔ اور ان میں مہارت کا لہر پیدا کی اسکے بعد علوم شرعیہ سے بہرہ دانی حاصل کیا پھر مشق میں آیا اور اپنی تمام زندگی علوم عقلیہ کے افادہ اور استفادہ میں بسر کی تاج الدین سبکی جیسے علامہ کا قول ہے کہ میں نے اس کو منطق اور فلسفہ کا امام پایا۔ تفسیر اور معانی و بیان کا وہ عالم بتجر تھا۔ ہم سب کے میں اس کا انتقال ہوا۔ شرح الحادی الصغیر (۴ جلد) شرح مطالعہ شرح الشمسیہ (المعرف قطبی جو ایک مشہور اور متداول کتاب ہے) اور شرح اشارات وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔	قلی خوشخط۔ تقطیع خورد باریک قلم۔
۱۶۶۱	ایضاً شرح مطالعہ۔ دوسرا نسخہ (عربی)	قلی خوشخط
۱۶۶۲	کتاب مجہول الاسم فی الفلسفہ (عربی)	قلی خوشخط۔ تقطیع خورد
۱۶۶۳	جبر و مقابله حصہ اول و دوم (اردو)	مطبوعہ
۱۶۶۴	زبدۃ الحساب معہ لوگاریتم (عربی)
۱۶۶۵	صدر الشرح ہدایۃ الحکیمۃ (عربی) فلسفہ و طبیعیات۔ ہدایۃ الحکیمۃ ایک مشہور متن ہے جس میں منطق، طبیعیات الہیات (علم مابعد الطبیعیات) پر بحث کی گئی ہے اشیر الدین مفضل بن عمر الاہری کی تصنیف ہے جس کا نسخہ ۶۶۹ھ میں انتقال ہوا۔ صدر اسکی نہایت دقیق مباحث پر مشتمل مبسوط شرح ہے جو مقبول عام اور متداول ہے۔ کتاب ایسا سنجیدی جو ایک چھوٹا سا رسالہ علم منطق کا ہے اور اکثر درگاہوں میں پڑھایا جاتا ہے اور اشیر الدین کی تصنیف ہے۔	علامہ صدر الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵)	قلی بخٹ مختلف۔ فی الجملہ خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۶۶۶	کتاب الحکمتہ المتعالیہ - (عربی) فلسفہ و الہیات - اپنے موضوع پر نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ اس کا دوسرا نام الاسفار الاربعہ ہے۔	علامہ صدر الدین شیرازی - (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۷۵۵)	قلبی خوشخط - جلد نہایت نچم
۱۶۶۷	ایضاً کتاب الاسفار الاربعہ (عربی) کتاب الحکمتہ المتعالیہ کا دوسرا نام ہے۔	مطبوعہ ایران
۱۶۶۸	مولوی حمد اللہ شرح مسلم (عربی) درسی کتاب ہے۔ زیادہ تر لفظی تدریقات پر مشتمل ہے۔ اصل مقصود علم منطق سے انسان بہت کم آشنا ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تہمدی نوٹ علم منطق)	مطبوعہ
۱۶۶۹	قاضی مبارک شرح مسلم - مجموعہ (عربی) سلم العلوم منطق کا ایک مشہور اور مستند متن ہے۔ (مولانا محبت الدہ بھاری کی تصنیف ہے۔ ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۵۵۴) قاضی مبارک اور مولوی حمد اللہ نے اس کی شرحیں لکھی ہیں (انداز بیاں کے لئے دیکھو عدو سلسلہ ۱۶۶۸) خانہ کیفیت عمومی نیز تہمدی نوٹ علم منطق آخری فقرہ) یہ ایک مجموعہ ہے جس میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں:- (۱) قاضی مبارک (معینیات) درسی کتاب (۲) کشف الاشتباہ فی شرح حمد اللہ - (۳) معین الغاصیین فی رد المغالطین (شرح الرسالۃ النتی فی بیان المغالطۃ العا الورود) از مولوی عبد الجلیل انصاری - شرح النثر شرح قاضی - منطق (عربی)	مطبوعہ
۱۶۷۰	میرزا اہد امور عامہ - منطق و کلام (عربی) پہلا بحث شرح مواقف کا "امور عامہ"	میرزا اہد ہروی -	..

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۴۲	کتاب الشفاء (عربی) منطق فلسفہ۔ طبیعیات اور الہیات پر نہایت تفصیلی اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔ شیخ اربیس کی نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے۔ ایضاً شفا سے شیخ (عربی) دوسرے نسخہ۔	شیخ ابو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۹)	تلمی جلی قلم خوشخط۔ جلد نہایت ضخیم مولانا غلام جیلانی نے اپنے اہتمام سے لکھو نقل کرایا۔ تلمی نہایت خوشخط بار یکا جدید طلائی۔ گیارہویں صدی چری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۴۳	حاشیہ صدر شیرازی علی الہیات الشفاء (عربی) نہایت الاوراک فی وراثۃ الافلاک (عربی) پورے علم ہدیت کی معلومات پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔	علامہ صدر الدین شیرازی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۵) قطب الدین محمود بن مسعود شیرازی اپنے زمانے میں عالم متبحر اور نصیر الدین محقق طوسی کا شاگرد تھا۔ بغداد و دمشق اور مصر کا سفر کیا اور بالآخر تبریز میں اقامت اختیار کی۔ محفولات کا علامہ تھا۔ اور منقولات میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ حدیث کی جامع الاصول اس محمد الدین قونوی سے سنی تھی۔ اور نجاشی کی شرح السنۃ اکثر اسکے پاس رہتی تھی۔ نماز ہمیشہ باجماعت پڑھتا تھا۔ اور جب کوئی کتاب تصنیف کرنی چاہتا تھا تو روزے رکھنے شروع کرنا شیخ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	تلمی خوشخط مطبوعہ
۱۶۴۴	شرح ہدایۃ الحکمتہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۴۵۔ درسی کتاب ہے۔	"	"
۱۶۴۵	حاشیہ صدر از مولانا نظام الدین لکھنوی (عربی)۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۱۶۴۵)	"	تلمی خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۷۸	شرح مختصر التامیس علم ہندسہ۔ (عربی) شمس الدین محمد بن اسحاق سمرقندی نے (جس کا سلسلہ پیر قریب قریب انتقال ہوا ہے) التامیس التامیس کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جو علم ہندسہ کے اصول پر مشتمل تھی۔ مولیٰ بن محمد الشہیر قاضی زاوہ رومی نے اسکی ایک شرح لکھی ہے (جس کا سن وفات ۸۱۵ھ ہے) غالباً یہ وہی شرح ہے۔ نایاب کتاب ہے۔ اب تک طبع نہیں ہوئی۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ مولانا غلام حنیف خانہ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۶۷۹	مبادی الحساب کامل مرحوم احمد (اردو) تسلط برطانیہ کے ابتدائی زمانے میں جبکہ تعلیم مغربی کے دور کا آغاز تھا یہ کتاب سر شمس الدین نے تالیف کرائی تھی جو ایک عرصے تک نہایت راج رہی۔	" " "	مطبوعہ
۱۶۸۰	مقالہ اولیٰ تحریر اقلیدس شرح (عربی) تعلیم مغربی کی اشاعت سے پہلے ہندوستان کی درس گاہوں میں عموماً صرف پہلا مقالہ اقلیدس کا پڑایا جاتا تھا اور اب بھی جہاں پورا ناظرین تعلیم مروج ہے وہی حصہ داخل درس ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۶۸۱	قطبی منطق۔ (عربی) مشہور درسی کتاب ہے۔ اس کا متن رسالہ شمسیہ کہلاتا ہے جس کا مصنف عمر بن علی کاشانی قزوینی ہے مصنف علامہ محقق نصیر الدین طوسی کا شاگرد ہے۔ اور سائیں صدی ہجری کے علماء میں سے ہے۔ بقول مصنف	قطب الدین رازی مصنف شرح مطالع۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۶۰)	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	ادنیل باوگر لیفیکل ڈکشنری ۱۸۸۳ء میں ابا قاسم خان کو زہر دینے کے شبہ پر قتل کیا گیا۔		
۱۹۸۲	فیروز شرح سلم (عربی) غیر معروف کتاب ہے۔	" " "	قلی
۱۹۸۳	شرح حکمت العین (عربی) اھل البین ایک متن متین ہے جو طبعیات اور اکیا کے دقیق مضمون پر مشتمل ہے۔ اسکا مصنف ملا سہنجہ الدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف دبیران الکاتبی القزوی ہے جسکا ۱۸۵۷ء میں انتقال ہوا ہے اور محقق نصیر الدین طوسی کا شاگرد ہے مولانا شمس الدین محمد بن مبارک شاہ الشہیر بیگ البخاری نے اس کی شرح لکھی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی۔ ہاریک قلم بخط قدیم شکستہ خوشخط۔ بے نقط نوشتمہ ۱۳۵۷ھ۔
۱۹۸۴	کتاب مجہول الاسم (عربی) منطق وطبیعیات۔ قابل قدر تصنیف ہے۔	" " "	قلی۔ نہایت خوشخط۔ مولانا غلام حیلانی کے ماتھے کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۸۵	تحریر اقلیدس (اردو) پہلا مقالہ۔	" " "	مطبوعہ
۱۹۸۶	حاشیہ قاضی مبارک (عربی)	حافظ محمد احسن (پشاور) محشی۔	قلی۔ ہاریک قلم تقطیع خور
۱۹۸۷	مفتاح الحساب (عربی) نایاب کتاب ہے اصول و قوانین علم حساب کی جامع کتاب بقول صاحب کشف الطنون اعمال منہجہ کو نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ ۱۸۷۷ء میں تالیف کی گئی۔	جمشید بن مسعود الطیب۔ نویں صدی کے آغاز میں تھا۔	قلی خوشخط تقطیع خور طلاتی جدول۔ جدولوں کی تفاسیر قابل دید۔ محمد تقی ہسپہانی نے ۱۸۷۷ء میں یہ نسخہ لکھا۔
۱۹۸۸ انف	حل مشکلات الاشارات (عربی) شیخ الرشید نے منطق اور فلسفہ کے موضوع پر اشارات کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو باوجود صغیر الحجم ہونے کے	محقق نصیر الدین طوسی (ملاحظہ ہو حدود سلسلہ ۷۲)	قلی نہایت ہاریک قلم خوشخط تقطیع خور دوسری ہاریک ہر دو صدیوں کا خط معلوم ہوتا ہے۔ شیراز میں لکھا گیا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	ہر دو علم کے مسائل مہتمہ کی جامع اور ان دقائق پر مشتمل ہے جو اس فن کی اکثر مبسوط کتابوں میں بھی نہیں پائے جاتے۔ امام فخر الدین رازی نے اس کی ایک شرح لکھی ہے جس میں مصنف علام کی بات بات پر جرح کی ہے۔ محقق نصیر الدین طوسی نے حل مشکلات الاشارات میں علامہ مذکور کے اعتراضات کا جواب لکھا ہے جس کی تالیف سے اس نے استفادہ میں فراغت حاصل کی۔		
۱۶۸۸	محاکمات (عربی) پورا نام اس طرح "محاکمات بین الامام والنصیر فی شرح الاشارات"۔ مذکورہ بالا نوٹ مندرجہ عدد سلسلہ (الف) ۱۶۸۸ خانہ کیفیت عمومیہ پر پڑنے سے محاکمات کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔	قطب الدین رازی (تفصیل احوال کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۶۶۰)	مطبوعہ قسطنطنیہ۔ مجتہد سجاد شہی فاضل میرزا لکھا۔
۱۶۸۸	حاشیہ عبد العلی بر میرزاہ قطب (عربی)	مولانا عبد العلی الملقب بحر العلوم۔	قلی۔ نو ۲۲۷۲ مولوی محمد سعید مصنف بدیعہ کے ماتھے کا لکھا ہوا نسخہ قلمی بخط قدیم۔ جدول طائی قلمی خوشخط۔ تفتیح خور و سوسین صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۸۹	رسالۃ فی المغالطات مع الشرح (عربی) شرح ہیا کل النور (عربی) فلسفہ۔ اس کا متن شیخ شہاب الدین شہروردی مقتول کی تصنیف ہے جس کا حال خانہ احوال مصنف میں پڑھو۔ شرح کا مصنف محقق جلال الدین دوانی ہے جس کے لئے دیکھو ۹۷۳ عدد سلسلہ۔ ماتن اور شراح کا نام اسکے محققانہ انداز پر لکھے ہوئے ہوئے لئے کافی ضمانت ہے۔	ابو الفتح یحییٰ بن حبش بن امیر الملقب شیخ شہاب الدین الشہروردی الحکیم المقتول مراغہ میں شیخ محمد الدین جبلی سے اصول فقہ اور علوم حکمیہ کی تحصیل کی (شیخ محمد الدین امام فخر الدین رازی کے آستا ذہین) اور اس کی صحبت بہت کچھ فیض حاصل کیا۔ ابن ابی اصیبعہ طبقات الاطباء میں لکھتے ہیں کہ شیخ شہاب الدین مقتول علوم حکمیہ میں بختیار دگا	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>تھا۔ فلسفہ پر وہ کامل عبور رکھتا تھا۔ اور پہلے فقہ کا کما حقہ ماہر تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ علم نبی جانتا تھا۔ اور عجیب و غریب خوارق عادت کا ظہور اس سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کے متعدد معرکۃ الاراکتہ میں لکھی ہیں۔ کتاب التثقیات (اصول فقہ) تلویحیات۔ مباحل النور۔ حکمت الاشراق وغیرہ اسکی تصنیف ہیں۔ شعر گوئی کا ملکہ بھی رکھتا تھا۔ اور نثر نہایت فصیح و بلیغ لکھ سکتا تھا۔ وہ شافعی المذہب تھا۔ لیکن عام طور پر محمد مشہور تھا۔ کہتے ہیں کہ اسکا مذہب قدمائے یونان کے عقیدہ کے موافق تھا۔ اسی اتہام کی بنا پر علماء نے اسکی موت کا فتوے صادر کیا۔ چنانچہ الملک الظاہر والی حلب ابن سلطان صلاح الدین نے پہلے اسکو قید اور پھر قتل کرایا۔ ۵ رجب ۶۹۱ھ اسکی تاریخ قتل ہے (جبکہ اسکی عمر ۳۳ سال کی تھی) شیخ سیف الدین جو اجلہ علماء میں سے ہیں کہتے ہیں کہ مجھے شیخ مقتول سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں یقیناً مالک تاج و تخت ہوں گا۔ میں نے کہا اسکا ثبوت؟ اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے سمندر کا پانی پی لیا ہے۔ میں نے کہا اسکی تعبیر علمی شہرت ہے۔ لیکن جو بات اسکی دل میں گر گئی تھی وہ اسکو نہیں چھوڑتا تھا۔ میں اس کو ایک ایسا شخص پایا کہ اس کا علم تو بہت ہے۔ لیکن اس کی عقل میں کچھ کسر ضرور تھی۔</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۹۱	ایضاً شرح ہیا کل النور (عربی)	قلی
۱۶۹۲	ایضاً شرح ہیا کل النور (عربی)	قلی - تقطیع خورد
۱۶۹۳	معد و بکر مسائل منطق خلاصۃ الحساب (عربی) علم حساب نہایت مشہور اور متداول متن ہے اصول فن کو جامعیت کے ساتھ بیان کیا عصمت شرح خلاصۃ الحساب (عربی)	شیخ بہاؤ الدین آملی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل (ب) ۱۲۵۱)	مطبوعہ محنت
۱۶۹۴	قبسات میر باقر داماد (عربی) منطق کے دقیق مباحث پر مشتمل ہے اسکا مصنف محفولات میں مؤلفا قیوں کیلئے مشہور ہے۔	میر محمد باقر داماد - چونکہ شاہ عباس اول بادشاہ ایران کی دختر نیک اختر کے ساتھ اسکی شادی ہوئی تھی اسلئے وہ داماد کے لقب سے مشہور ہوا - آپکا سولہ ایران میں استر آباد ہے - وہ مدت تک اصفہان میں اور متعدد کتابیں تصنیف کیں - افق البین وغیرہ اس کی تصنیف ہے - ۱۰۴۰ ۱۶۳۰ء میں اس کا انتقال ہوا۔	قلی باریک قلم - نو مستندہ ۳۱۲۲۴
۱۶۹۵	مجموعہ شرح تحقیق الادراک (عربی) تفصیل مجموعہ :- (۱) شرح تحقیق الادراک - (۲) شرح رسالہ قاطیغوریاس - (۳) العروة الوثقی للفاضل الاجل کمال الدین سہاوی فی علم الکلام مجموعہ مولوی ظہور اللہ - (عربی) حاشیہ قاضی مبارک - تفصیل مجموعہ :- (۱) رسالہ قطبیہ مع تعلیقات زاہد بہر - (۲) حاشیہ فاضل غلام یحییٰ بہاری - (۳) حاشیہ تلماحسن - (۴) مولوی ظہور اللہ حاشیہ قاضی مبارک (۵) التحقیقات فی المضمینہ لحل حاشیہ الزاہر بہر علی الرسالۃ القطبیہ -	قلی
۱۶۹۶	مطبوعہ -

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۹۸	اکثر در سگاہوں میں یہ حواشی معروف ہیں اور طالب علم ان کو جانتے ہیں۔ اقلیدس کامل (عربی) محقق طوسی کا نسخہ۔ اصل کتاب یونانی میں لکھی گئی تھی جس کو حجاج بن یوسف کو فی نے عربی میں ترجمہ کیا۔ جو مامونی کے نام سے مشہور ہے دوسرا ترجمہ جنین بن اسحق کا ہے جس کا نسخہ ۲۶۲ میں انتقال ہوا ہے۔ تیسرا ابو الحسن ثابت بن قرہ حکیم حرانی کا ہے (ثابت بن قرہ کا حال غانہ احوال مصنف میں پڑھ لو) ان تینوں ترجموں میں سے ثابت اور حجاج کا ترجمہ علمی دنیا میں عام طور پر مشہور اور منداول رہا جسکی مختلف شرحیں لکھی گئیں اور متعدد علماء نے اسکی تفسیر اور تصحیح کی لیکن سب سے زیادہ مشہور نسخہ محقق نصیر الدین طوسی کی تحریر اقلیدس ہے (عربی زبان میں) تحریر کا مفہوم سی سابقہ تالیف کا ایڈٹ کرنا ہوتا ہے (جو دونوں کے ماحصل کی جامع اور پندرہ مقالوں چار سو اڑسٹھ شکلوں پر مشتمل ہے۔ اسکے علاوہ دس شکلیں ثابت بن قرہ کے نسخے میں زائد تھیں جبکہ ذکر تحریر اقلیدس میں محقق طوسی نے ہر ایک شکل کے نہایت عالمانہ ثبوت دئے ہیں جو اصل کتاب (یونانی) اور اسکے ترجموں میں نہیں تھے۔ اصل کتاب کی شکلوں میں اور نسخہ حجاج اور ثابت کی شکلوں میں جو اختلاف تھا اسکی بھی تصریح کی ہے۔	ابو الحسن ثابت بن قرہ ۲۸۲ھ میں پیدا ہوا ابتداء کے حال میں حران کا ایک صراف تھا پھر بغداد میں چلا آیا۔ اور علوم ادب کی تحصیل میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ طب یا صنی اور فلسفہ میں کامل جہارت حاصل کی یہیں زیادہ کتا بہیں مختلف علوم میں تالیف کیں جنکے قلمی نسخے اسوقت بھی مکتبہ خوارزمیہ اور بعض یورپ کے کتب خانوں میں موجود ہیں اس نے اقلیدس کے اس نسخہ کی جسکو جنین بن اسحق نے یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا تھا از سر نو تہذیب اور تصحیح کی اور جو باتیں جنین کے نسخہ میں گول مول تھیں ان کو واضح کیا۔ وہ اپنے زمانے میں علوم عقلیہ کا ہر دور تھا۔ محمد بن موسیٰ بن شاگرد جو ریاضی اور دیگر علوم عقلیہ میں یدِ طولی رکھتا تھا اور جسکو دوبار خلفائے عباسیہ میں تقرب کا درجہ حاصل تھا اسکے فضائل سے واقف ہو کر خلیفہ معتضد بائند کے ساتھ اسکا تعارف کرایا۔ چنانچہ خلیفہ نے اس کو اپنے زمرہ مجتہدین میں داخل کیا۔ اس نے اس اثنا میں حرکات شمس و دیگر کو اکب دریافت کرنے کے لئے نہایت قابلیت اور تدقیق کے ساتھ قابلِ قدر جدولیں تیار کیں۔ وہ سریانی اور یونانی زبانوں کا ماہر تھا اور ادق مضامین کو نہایت مستند عربی عبارت میں لکھ سکتا تھا۔ اس نے بطلمیوس کی کتاب المجسطی کی جو ہرین الرشید کے عہد میں یونانی سے عربی میں	قلمی خوشخط شکلوں کی خوبی اور نفاست دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ نسخہ کا لکھا نہایت سچا نسخہ ہے۔ اس میں موصوف اقلیدس نہایت کیا ہے۔ ساتھ ہی علم ہند کی ایک اور کتاب (ہند) عربی ایک ہی جلد میں ہے۔

سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۶۹۹	ایضاً اقلیدس کامل (عربی) محقق طوسی	" "	قلمی بخط نستعلیق - خوشخط
۱۶۰۰	عبد العالی حاشیہ میرزا ہد (عربی) منطق	مولانا عبد العالی الملقب بحر العلوم	قلمی خوشخط
۱۶۰۱	عین المیزان (عربی) علم منطق	" "	قلمی
۱۶۰۲	ملاحسن و مولوی محمد اسمہ شرح مسلم (عربی) و نوذری اور مشہور کتابیں ہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۹۸)	" "	ہر دو مطبوعہ قدیم در یک جلد
۱۶۰۳	قاضی مبارک شرح مسلم (عربی) ایضاً درسی کتاب ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۹۹)	" "	قلمی خوشخط
۱۶۰۴	حاشیہ بدریج المیزان (عربی) اس کا متن منطق کی ابتدائی درسی کتابوں میں سے ہے	" "	قلمی
۱۶۰۵	مجموعہ جذوات میرزا قزوینا (عربی) تفصیل مجموعہ ۱۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ (تفصیل کے لئے خانہ کیفیت عمومیہ پر مبنی)
	تقویم الایمان للمعلم الثالث قلمی بخط نستعلیق باریک قلم۔		
	(۲) جذوات میرزا قزوینا۔ قلمی بخط نسخ خوشخط واضح۔ اول الذکر زبان عربی و مؤخر الذکر زبان فارسی در یک جلد۔		
۱۶۰۵	آفاق البین (عربی) منطق و علم کلام	میرزا قزوینا (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۹۵)	قلمی بخط مختلف
۱۶۰۶	مجموعہ خلاصۃ الحساب (عربی) تفصیل مجموعہ ۱۔	" "	مطبوعہ
	(۱) خلاصۃ الحساب از ہذا الدین آملی - (۲) تشریح فی شرح التشریح (علم ہیئت) (۳) شرح چینی۔ ایضاً علم ہیئت (۴) سلم الافلاک۔ جلد زبان عربی در یک جلد۔		
۱۶۰۷	میرزا حاشیہ شرح مطالع (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۰۹)	قلمی
۱۶۰۸	رد الشبہات المورودہ (عربی) منطق	" "	مطبوعہ
۱۶۰۹	شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی) یبذی نہایت مشہور درسی کتاب ہے۔	قاضی حسین بن معین الدین المیزانی کمال الدین آپ کا لقب ہے، نویں صدی کا ایک عالم متبحر	"

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۷۱۰	ایضاً بیہدی شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی)	بالخصوص معقولات میں اس کو کامل دستگاہ حاصل تھی۔ طالع۔ شمسیدار و دوسری کتب درسیہ پر چاشنی لکھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شاہ علی صفوی نے اسکو شمشیر میں قتل کرایا۔	تقریباً
۱۷۱۱	مولوی ظہور الدین حاشیہ میرزا ہد	"	تقریباً خوشخط
۱۷۱۲	ملا جلال۔	"	مطبوعہ
۱۷۱۳	ملا جلال شرح تہذیب (عربی)	"	"
۱۷۱۴	حاشیہ قاضی مبارک بر سر زاد ملا جلال (عربی)	"	"
۱۷۱۵	صدر الشرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی)	علامہ صدر الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۷۵۵)	مطبوعہ محمدی
۱۷۱۶	شرح چغینی (عربی) علم ہیئت	قاضی زادہ رومی (تفصیل کے لئے دیکھو خانہ کیفیت عمومی)۔ ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۷۸ خانہ کیفیت عمومی۔	مطبوعہ۔ موریک رسالہ دیگر از محقق طوسی و علم ہیئت زبان فارسی قلمی
۱۷۱۷	شمس یازمہ (عربی) علم ہیئت۔	ملا محمود جوہر پوری۔ شمس میں اس کا انتقال۔ مطبوعہ محمدی۔	تقریباً خوشخط
۱۷۱۸	شرح حکمت العین (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۸۳	"	"

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۷۱۸	کتاب الشکوہ لا قیود و حلہا لابن الہیثم (عربی)	قلی خوشخط
۱۷۱۹	حواشی فاضل میرزا جان بر عہدی و بر شرح الشرح علامہ تفتازانی (عربی)	قلی خوشخط - بعض اجزائے اس نوشتہ زمانہ قدیم ہیں غیر مطبوس - قلی خوشخط
۱۷۲۰	تکمیلہ شرح تذکرہ (عربی) علم ہیئت - متن کا مصنف بصیر الدین طوسی ہے - اور شرح ابن احمد حضرمی کی تصنیف ہے اپنے وقت میں علم ہیئت کی جلیل القدر تصنیف سمجھی گئی ہے -
۱۷۲۱	حاشیہ قاضی مبارک البونراتب (عربی)	مطبوعہ
۱۷۲۲	مجموعہ سلم العلوم (عربی) تفصیل مجموعہ سلم العلوم منطق کا مشہور متن ہے قاضی محب الدہبیری کی تصنیف ہے (حال پڑھنا ہو تو دیکھو عدد سلسلہ ۵۵۴) قلی خوشخط جلی قلم -	قاضی محب الدہبیری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۵۵۴)	قلی خوشخط
۱۷۲۳	شرح مراقبہ (عربی) منطق کے ابتدائی ابجاث پر مشتمل ہے - نہایت مفید کتاب ہے جس میں فضول اور غیر متعلق باتوں سے احتراز کیا گیا ہے -	مولانا عبدالحق خیر آبادی -	مطبوعہ
۱۷۲۴	مجموعہ رسالہ ربیع مجیب تفصیل مجموعہ (۱) لغایت (۲) ہر سالہ در علم عروض بزبان عربی - (۳) رسالہ زبان فارسی در احوال ربیع مجیب - (۴) رسالہ در علم حساب از علامہ قوسی زبان فارسی - (۵) خلاصۃ الحساب از بہاؤ الدین آملی - (۶) شرح چینی در علم ہیئت از قاضی زادہ رومی - جلد قلی خوشخط ہیئت مجموعی در یک جلد -	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۶۲۵	لوامع الاسرار العرف شرح مطالعہ (عربی)	"	قلی تقطیع خورد
۱۶۲۶	حواشی لوامع الاسرار شرح مطالعہ الانوار (عربی)	جہول الاسم	قلی بخط مختلف
۱۶۲۷	مجموعہ حواشی مختلفہ در علم منطق (عربی)	"	قلی بخط مختلف حاشیہ اول نوشتہ ۱۱۷۰ھ
۱۶۲۸	مولوی قلی احمد حاشیہ عبد الحکیم سیالکوٹی علی شرح الشمسیہ (عربی)	"	قلی نوشتہ ۱۲۰۰ھ
۱۶۲۹	بدیع الحساب (فارسی)	"	مطبوعہ خوشنما ۱۲۶۳ھ
۱۶۳۰	مولوی عبد الغنی حاشیہ صدر شیرازی علی ہدایۃ الحکمۃ للابہری (عربی)	"	قلی
۱۶۳۱	تہذیب مختلفہ معہ شرح تہذیب از علامہ یزدی (عربی) متن علامہ سعد الدین نقضانی کی تصنیف ہے۔	"	قلی
۱۶۳۲	مولوی مبین بر میرزاہد قطبیہ (عربی)	"	مطبوعہ ۱۲۵۶ھ
۱۶۳۳	شرح تہذیب (عربی) عام درسی کتاب ہے۔	علامہ یزدی -	قلی خوشخط نوشتہ ۱۲۳۹ھ مولانا غلام جیلانی کاکلہا ہوا
۱۶۳۴	حاشیہ میر سید شریف بر شرح چغینی (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو سلسلہ ۴۴۹)	قلی بخط تخیلی قدیم مصنف کے زمانہ کے قریب قریب یعنی ۸۸۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۶۳۵	عصمت الہد سہارنپوری حاشیہ خلاصۃ الحساب (عربی)	"	قلی باریک قلم نوشتہ ۱۲۵۰ھ
۱۶۳۶	حاشیہ غلام یحییٰ بہاری مسیئہ لواء الہد کے۔	"	قلی خوشخط علی قلم مولانا غلام جیلانی نے اپنے خاص اتہام سے ۱۲۵۰ھ میں محمد سعید کاتب سے لکھوایا۔
۱۶۳۷	حاشیہ عبد الملک بر شرح قاضی مبارک - (عربی)	"	قلی نہایت باریک قلم ایضاً مولانا غلام جیلانی نے محمد سعید کاتب لکھوایا۔

عہد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت مخصوصہ
۱۷۳۸	شرح کتاب مجہول الاسم (فارسی ہینق)	قلمی بخط مختلف
۱۷۳۹	حاشیہ لؤرا المدین شریف الحسینی (عربی)	قلمی
۱۷۴۰	لوامح الاسرار شرح مطالع الانوار (عربی)	علامہ قطب الدین رازی - (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۱۶۶)	قلمی باریک قلم خوشخط - نو مشتمل ۱۱۳۳ -
۱۷۴۱	حاشیہ مجہول الاسم و علم منطق (عربی)	قلمی باریک قلم فی الجہت خوشخط
۱۷۴۲ الف	حواشی شرح تفسیر السید الشریف (عربی)	میر سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۷۴۹)	قلمی خط ۱۰-۱۱ میں مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی کے مدرس میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ قلمی بخوبی تطبیق شکستہ خط ۱۷۵۵ء میں یہ کتاب تالیف کی گئی اور اسی سال یعنی ۱۷۵۵ء میں یہ نسخہ لکھا گیا۔ قلمی
۱۷۴۳ ب	شرح شرح الاشارات (عربی) الحکیم الرازی - (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۸۸)	الحکیم الرازی
۱۷۴۴	شرح حکمت العین (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۸۳
۱۷۴۵	شمسیہ شرح آل العرف قطبی (عربی) درسی کتاب ہے نہایت مشہور ہے۔ حاشیہ رسالہ عقدہ یہ (عربی)	قطب الدین رازی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۳۶۶)
۱۷۴۶	ملا محمد صاویق حاشیہ ایسا غوجی۔ ملا محمد امین ایضا حاشیہ ایسا غوجی۔ (عربی) رسالہ ایسا غوجی اشیر الدین اہری کی تصنیف ہے (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۶۵ خانہ کیفیت عمومیہ)	ابو البقاء بن عبد الباقی الحسینی -	قلمی خط ۱۰-۱۱ میں مدنی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے قلمی باریک قلم نقطہ غور جلد ضخیم بلحاظ نوعیت ۱۷۵۵ء میں ہجری کا خط ہے۔
۱۷۴۷	خلاصۃ الحساب (عربی) معدل جی و علم خرائص۔	شیخ بہاؤ الدین آملی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۵۱)	مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب نے ۱۲۲۸ھ میں لکھا۔ قلمی خوشخط - فی الجملہ مشتمل - نو مشتمل ۱۶۵۲
۱۷۴۸	میر ایسا غوجی (عربی) ابتدائی درسی کتاب ہے۔	سید شریف جرجانی (عدد سلسل ۷۴۹)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۴۴۹	روض الجنان (عربی) فلسفہ کے بہت پر مشتمل ہے۔	ابو الحسن بن احمد۔	قلمی - ۱۰۴۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۴۵۰	شرح تشریح الافلاک (عربی) اس کا متن شیخ بہاء الدین آملی کی تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ (ب) ۱۲۵۱)	" "	قلمی واضح - خوشخط۔
۱۴۵۱	مجموعہ حواشی سنیہ (عربی) - حواشی کی تفصیل حسب ذیل ہے:- (۱) حاشیہ ملا احمد بر تصورات شرح مطالع۔ (۲) ایضاً ملا احمد بر شرح شمسیہ۔ (۳) ایضاً بر خطبہ مطول۔ (۴) ملا احمد حاشیہ مطول ببحث فصل و وصل۔ (۵) حاشیہ سید شریف بر فقرہ حسدی۔ (۶) حاشیہ ملا احمد بر متن وسط شرح کا فیدہ جملہ قلمی درج	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی - گیارہویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے۔ اس پر لکھا ہے "مالک محمد لطیف سرقندی۔"
۱۴۵۲	حاشیہ فاضل میرزا جان بر شرح حکمت العین (عربی)	" "	قلمی خوشخط بخوبی نسخہ کیا گیا ہے
۱۴۵۳	محرم صادق حاشیہ علی المیزان (عربی)	" "	قلمی
۱۴۵۴	حاشیہ مجہول الاسم در علم منطق (عربی) جلد ضخیم	" "	قلمی خوشخط
۱۴۵۵	حاشیہ ملا جلال بر تہذیب و حاشیہ میر فتح الدین بر آں - (عربی)	" "	قلمی باریک قلم شکستہ خط
۱۴۵۶	کتاب مجہول الاسم (عربی) فلسفہ و کلام	" "	قلمی بخوبی مختلف درج۔
۱۴۵۷	مجموعہ شانزدہ رسائل مختلفہ در علم منطق (عربی)	" "	جلد فی الجملہ ضخیم۔ قلمی بخوبی شکستہ
۱۴۵۸	تتمتہ الحواشی لآزالہ الغواشی (عربی) بالتحلیقات علی شرح الجلالی علی العقائد العزیدیہ	اخوند یوسف کوچ قراباغی - یہ حاشیہ ۱۳۳۰ھ قلمی میں تالیف کیا گیا۔	
۱۴۵۹	الرسالۃ المسماة بحجت العلم بطریق المنطق والفلسفہ ومعہ شرح السلم فی مجلد واحد (عربی)	" "	"

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۷۱۰	حاشیہ مجہولۃ الاسم فی علم المنطق (عربی) فروع سے سبقت در ناقص ہے۔	قلی باریک قلم خوشخط میر سید بن نور الدین محمد کاتب نے شہر رات کے مدرسہ جلالیہ میں ۱۲۹۹ھ میں لکھا۔ سیاہی غیر مطبوس۔ قلی۔ (نیز دیکھو خانہ کعبیت عمومیہ)
۱۷۱۱	مجموعہ حاشیہ عماد الدین بر حواشی زایدہ (عربی)۔ تفصیل مجموعہ:- (۱) حاشیہ مجہول الاسم بنطق اور فلسفہ کے مباحث پر مشتمل ہے۔ قلی باریک قلم۔ حافظ غلام حبیب والد مولانا غلام جیلانی ۱۲۲۵ھ میں لکھا۔ (۲) حاشیہ عماد الدین بر حواشی زایدہ۔ ایضاً حافظ غلام حبیب نے ۱۲۵۰ھ میں لکھا بر دو در یک جلد۔	قلی خوشخط
۱۷۱۲	حاشیہ فخر الدین خیمینی بر شرح ہدایۃ للقاضی کمال الدین حسین الہندی (عربی)	قلی
۱۷۱۳	میرزا ابدا حاشیہ رسالہ قطبیہ	قلی باریک قلم۔ کاتب
۱۷۱۴	کتاب المجہول الاسم (عربی) فی المنطق والفلسفہ۔	محمد یوسف رازی نے ۱۲۵۰ھ میں لکھا۔
۱۷۱۵	رسالہ غیر معلوم الاسم (فارسی) و علم ہیت۔	قلی بخط نسخ۔ خوشخط قطعی خورد۔ دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۷۱۶	خلخالی شرح خلاصۃ الحساب (عربی)	شمس الدین علی الحسینی الخخالی۔	قلی خوشخط
۱۷۱۷	مجموعہ رسائل تفوہیم (فارسی)	قلی بخط مختلف
۱۷۱۸	ملا علی بر جندی حاشیہ شرح جہینہ (عربی) نایاب کتاب ہے۔	عبد العلی بن محمد بن حسین البیرجندی۔ اپنے عہد کا جامع علامہ تھا۔ علوم ریاضیہ میں ید طولی رکھتا تھا۔ شرح محیطی۔ شرح رسالہ اسطرلاب المطوسی۔ جو قشیری علی شرح المختص للہجینی۔ شرح الدقایب مختصر التوفایہ علی تصنیف ہے۔ اول لکھ کر ۱۲۵۰ھ میں لکھی۔	قلی خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۷۹۹	میزان المنطق مع میرزا یاساغوجی - (عربی) ہر دو در یک جلد - دو نو ذری کتابیں ہیں۔	" " "	قلبی - حافظ غلام حبیب مولانا غلام جیلانی کے والد یہ نسخہ ۱۲۲۳ھ میں لکھا۔
۱۷۷۰	میر شریح قطبی (عربی)	سید شریف جرجانی - (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۷۹)	قلبی خوشخط - تین سو سال کا پورا نا نسخہ۔
۱۷۷۱	مجموعہ تخریر صدر شیرازی (عربی) تفصیل مجموعہ :- (۱) کتاب فلسفہ مہجول الاسم - (۲) تخریر صدر شیرازی بر شرح رسالہ شمس - (۳) حواشی شریفہ -	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ -)	قلبی باریک قلم بخط نستعلیق کاتب عبد الجبار بن یحییٰ علی یہ نسخہ ۱۲۴۳ھ میں لکھا۔
۱۷۷۲	شرح یاساغوجی (عربی)	عنایت الدین محمد -	قلبی
۱۷۷۳	مجموعہ رسائل متفرقہ (فلسفہ وغیرہ کا نایاب مجموعہ ہے) جلد عربی سو ایک سال کا تفصیل مجموعہ :- (۱) مباحثی قوام اجسام - (۲) الاقوال السبعہ لارسطا طالیس فی النفس الناطقہ - (۳) تعلیقات المعلم الثانی ابو نصر الفارابی (تفصیلی حال کے لئے دیکھو خانہ احوال مصنف) (۴) رسالہ فی تحقیق کلمۃ التوحید للخرابی - (۵) مرآة العارفین فی ملتزم بن العابدین - (اہل تصوف کے مذاق پر سورہ فائزہ کی تفسیر) (۶) سوال و جواب حضرت علی وکیل در باب توحید و شرح آں مسمی بحدیث الحقائق در زبان فارسی جسکو اسماعیل عبداللہ نے اپنے پیر بزرگ حضرت ابو الفتح عظیم شیخ نظام الدین غفاریسری کے ایما سے لکھا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) ابو نصر محمد بن ترخان الفارابی النری الحکیم المعروف ابو نصر فارابی - فاراب مملکت ترکی میں ایک قصبہ کا نام ہے - اسکو معلم ثانی کہتے ہیں (ملاحظہ ہو تہذیبی نوٹ علم منطق) مسلمانوں میں سب سے بڑا فلاسفر ہے - بیخ بو علی سینا نے فارابی ہی کی تصنیفات کی بدولت اتنا کمال اور شہرت حاصل کی - فارابی نے منطق فلسفہ اور طبیعی میں مرکزہ الاراء تصنیفیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں - اس نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی اور سوائے عربی کے متعدد زبانوں میں جہارت حاصل کی - جسکے بعد وہ بغداد میں چلا آیا - اور عربی میں بھی کما حقہ ماہر ہوا - اسوقت ابو بشر متی بن یونس بغداد میں ایک مشہور فلاسفر تھا - جسکے حلقہ تعلیم میں سیکڑوں فلسفہ کے شائقین شامل ہوتے آتے تھے - وہ فلسفہ کے ادق مضامین کو نہایت آسان عبارت میں سمجھانے کا پورا ملکہ رکھتا تھا اور فارابی نے	
	(۷) ذکر طبقات فقہاء و سواں و سواں شیخ الشیرازی		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	<p>با علاء الدولہ دربارہ حقیقت روایا۔ (۸) چند الحار علیہ جنکو شیخ تاج الدین سبکی نے منظوم کر کے رائے میں شیخ صلاح الدین الصفدی کے پاس بھیجا اور محمد بن علی بن سودون حنفی نے ۷۷۶ھ میں جلال الدین سیوطی سے اسکا حل طلب کیا اور علامہ مذکور نے نظم و نشر میں اسکا حل لکھا</p> <p>(۹) چند اقتباسات از مشرح منازل السائرين (۱۰) حلیۃ الابدال لمولانا عبدالرزاق کاشانی (۱۱) تحقیق مسئلہ التفکیک فی الجہلین (۱۲) رسالۃ الشیخ رئیس الی ابی ریحان البیرونی اجاب فیہا عن عدۃ مسائل ذکرہ ارسطاطالیس فی کتاب السماء والعالم۔</p> <p>(۱۳) الاقتباس من رسالۃ الہیولی للحق الحضری و بیان مذہب الحكماء فی علم الباری۔</p> <p>(۱۴) اقتباسات مختلفہ (۱۵) رسالۃ المعاد للشیخ رئیس۔ جلد دریکہ</p>	<p>یہ طریقہ تعلیم اسی سے سیکھا۔ کچھ عرصہ کے بعد فارابی نے حران کا رخ کیا۔ جہاں یوحنا بن خیلمان نصرانی منطق اور فلسفہ کا درس دیتا تھا۔ فارابی نے اس سے بھی معتد بہ تعلیم پائی اور اپنی قوت مطالعہ سے ارسطاطالیس کی فلسفیانہ تصنیفات پر کامل عبور حاصل کیا۔ ابو نصر فارابی کا قول ہے کہ میں نے ارسطاطالیس کی کتاب النفس کو سو مرتبہ پڑھا اور کتاب السماع الطبعی کو چالیس مرتبہ مطالعہ کیا۔ اور میرا خیال ہے کہ ابھی مجھے اسکا پھر مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس لئے اپنی اکثر کتابیں بغداد میں تصنیف کیں اسکے بعد وہ دمشق میں داروہوا۔ اس وقت سیف الدولہ بن حمدان وہاں کے حکمران تھے انہوں نے فارابی کا تجر علمی دیکھ کر اسکی نہایت تعظیم فکر کر لی۔ کہتے ہیں کہ فارابی مختلف ستر زبانوں پر پوری قدرت رکھتا تھا۔ موسیقی کے سمیٹنے کا اسکو بہت شغف تھا اور اس میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ ۳۳۹ھ۔ اسی سال کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ ۳۷۰ھ میں قزاقوں نے اسکو قتل کیا۔</p>	<p>قلمی باریک قلم جمیع مختلف نسخ و نسخین مولانا غلام کے والد حافظ غلام حبیب اللہ کا لکھا ہوا نسخہ۔</p>
۱۷۷۴	شرح سلم العلوم از مولوی محمد حسین سہالوی (عربی)	پروفیسر نو کاہ الدہ۔ آغا سلطنت انگلشیہ میں ایک مشہور مسلمان پروفیسر تھا جس نے منہج اور مؤلف کی حیثیت سے کافی شہرت حاصل کی۔ ریاضی، علوم طبعیہ و تاریخ میں ماہر تھا	مطبوعہ
۱۷۷۵	جبر و مقابلہ (اردو)		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۷۶	زیچ الیغ خان (فارسی) نہایت ہی جلیل القدر زیچ ہے (دیکھو خانہ احوال مصنف) زیچ کی تشریح کے لئے دیکھو تہذیبی نوٹ علم ہیئت۔	چنانچہ ہندوستان کی تاریخ اس نے گیارہ جلدوں میں لکھی ہے۔ جو غالباً اسکی سب سے بڑی تصنیف ہے۔ ۱۔ الخ بیگ مرزا۔ مرزا شاہ پرش کا بیٹا اور امیر تیمور کا پوتا ہے۔ علم ہیئت میں یدِ حلوئے رکھتا تھا۔ نہایت عادل کریم النفس اور علم پرست بادشاہ تھا۔ وہ اپنے باپ کی زندگی میں چالیس سال تک سمرقند کا حاکم رہا۔ ۱۵۵۵ء میں باپ کے انتقال پر اسکا جانشین ہوا۔ وہ سیف کے مقابلہ میں قلم کو ترجیح دیتا تھا۔ اس نے علوم اور اہل علم کی نہایت قدر دانی کی اور سمرقند میں ایک دارالعلوم قائم کیا۔ ریاضیات اور فلکیات میں خصوصیت سے دلچسپی لیتا تھا۔ اسکی زندگی کا اہم مقصد علمی اشغال میں عمر بسر کرنا تھا۔ اس نے اپنی قلم و کے تمام مہنت و انوں کو جمع کیا اور بہت کچھ جاکجا ہی کے بعد وہ جداول (فہرست) قریب کے گئے جو آج اسکے نام پر زیچ الخ بیگ خان کے نام سے مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے پاس ستاروں کا حال دریافت کرنے کے لئے بڑے بڑے دیوبہیل آلات تھے چنانچہ اسکے پاس ایک ربع مجیب (تخمینو ڈولایٹ) وہ آج سے ستاروں کے ارتفاع کے درجات و دقائق معلوم کرتے ہیں) تھا جو قسطنطنیہ کے جامع (یا صوفیا) کے مینار کی بلندی کے برابر تھا یا بالفاظ دیگر اسکی بلندی ۸۰ فٹ تھی۔ اسکی زندگی کا انجام نہایت دردناک تھا اسکے اپنے بیٹے مرزا عبداللطیف نے اسکے خلاف علم بغاوت بلند کیا جس میں الخ بیگ مرزا گرفتار ہو کر رمضان ۹۵۵ھ میں سیرجی کے ساتھ قتل کیا گیا۔ درست ۶۱۴۶۹	تلی نہایت خوش خط جداول طوائفی، لغات لکھائی وغیرہ قابل دید۔ مولانا محمدی درپور ساکن شہر سمر نے پینچ غالباً زمانہ تصنیف کے قریب توپ لکھا۔ کیونکہ ۱۵۵۵ء میں علم فضل السدین محمد الحسینی اور ۱۵۸۲ء میں ابن عباد اللہ بن محمود الحسینی نے اس پر اپنی ملکیت کے دستخط ثبت کئے ہیں۔ نہایت نایاب تحفہ ہے۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۱۷۷۷	فلسفہ تعلیم (اردو) ہربرٹ سپنسر مشہور فلاسفر کی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ تعلیم کے موضوع پر محققانہ انداز سے فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل قدر تصنیف	ظالم سے بہت جلد اس کا انتقام لے لیا اور چھ ماہ کے بعد عبداللطیف مذکور اپنے ہی سپاہیوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔	مطبوعہ
۱۷۷۸	تہذیب الاخلاق کا مکمل مجموعہ (اردو) تین ضخیم جلدوں میں مشتمل ہے۔ سرسید نواب محسن الملک اور مولوی چراغ علی خان کے فاضلانہ مضامین کا مجموعہ۔ اسلام کو فلسفیانہ رنگ میں دیکھنا چاہیں تو یہ مجموعہ پڑھیں۔	۱۲۰-۸۸۰-۸۸۲	”
۱۷۸۱	فلسفہ جذبات (اردو) سائیکالوجی (علم النفس الناطقہ) کے اصول پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے۔ اردو لٹریچر میں ایسی تصنیف کا وجود غنیمت غیر مترقبہ ہے۔ اللہم زدہ فرد۔	مولوی عبدالماجد بی۔ اے۔ فلسفہ کے ساتھ اس کو خاص اُتس ہے اور اس کے متعلق اس نے نہایت وسیع معلومات حاصل کئے ہیں۔	”
۱۷۸۲	فلسفہ اجتماع (اردو) تمدن اور معاشرت کے دقائق پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔	مولوی عبدالماجد بی۔ اے۔	”
۱۷۸۳	علم الحیثیۃ (اردو) ایک ضخیم جلد میں علم الاقتصاد (ایکونامکس) کے اصول و نون کے گئے ہیں اپنے موضوع پر فی الجملہ جلیل القدر تصنیف	محمد الیاس برنی۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی علی گڑھ کالج میں علم الاقتصاد کے پروفیسر ہیں۔	مطبوعہ (انجمن شرقی اردو) شائع کی۔
۱۷۸۴	شرح میزان المیزان (عربی) میزان المیزان ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو اپنے فن میں نہایت عمدہ ہے۔ اکثر درگاہوں میں داخل مضامین یہ اس کی شرح ہے۔	عبدالمعین الہمدانی العثمانی الطنبی۔	تلمی۔ مولانا غلام جیلانی والد حافظ غلام حبیب نے ۱۲۷۳ھ میں لکھا۔

فہرست کتب نظم و نثر فارسی

موجودہ مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور صوبہ سرحدی

سلسلہ عدول	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۸۴	حدیقہ حکیم سنائی (نظم)	حکیم سنائی غزنوی - فارسی زبان میں عیناً مذاق پر مشنوی کہنے والے سب سے زیادہ مشہور تین شاعر ہیں۔ (۱) ابوالمجدد و بن آدم المعروف حکیم سنائی غزنوی (۲) شیخ فرید الدین عطار (۳) مولانا جلال الدین رومی مولانا مؤخر الذکر ایک موقع پر کہتے ہیں کہ عطار روح بود سنائی دو چشم او ما از پئے سنائی و عطار آیدیم سنائی کے حالات زندگی بہت کم معلوم ہیں۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ وہ سلطان بہرام شاہ خلف سلطان مسعود غزنوی کا درباری شاعر تھا۔ اس واقعہ کی تصدیق نہیں ہوئی کہ اس نے دربار کا تعلق چھوڑ کر عزالت کی زندگی بسر کرنی اختیار کی تھی۔ بقول مولانا جامی اس نے اپنی مشہور مشنوی حدیقہ الحقیقہ اپنے بڑے پے میں لکھی جس کے بعد بہت جلدی ۷۲۵ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ لیکن بعض دوسرے مؤرخین اس کو ۷۴۵ھ سے تھوڑی مدت پہلے تک زندہ بتاتے ہیں۔ اس کا کلام سات مثنویوں اور ایک دیوان پر مشتمل ہے جن میں سے مذکورہ بالا مشنوی "حدیقہ" زیادہ مشہور ہے جس میں اس نے توحید الہی اور دیگر معارف و حقائق پر نہایت عمدہ نظمیں لکھی ہیں۔ دوسری	قلبی محشے

عدد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۸۵	ایضاً حدیقہ حکیم سنائی (نظم)	مثنویات بہت کیاب ہیں۔ اسکا دیوان جو تقریباً بارہ ہزار اشعار کا مجموعہ ہے ۱۲۷۷ء میں بمقام طہران طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔	قلی
۱۴۸۶	شرح حدیقہ حکیم سنائی (نثر)	..	قلی باریک قلم
۱۴۸۷	کلیات سعدی شیکر ازمی (نظم و نثر)	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ ۷۵۵ھ میں بمقام شیراز پیدا ہوا۔ ابھی چھوٹی عمر تھی کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ عالم شباب میں اس نے ایک سپاہی کی حیثیت سے جلیبی لڑائیوں میں نمایاں حصہ لیا۔ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہوا اور طرابلس الشام میں خندق میں کھودنے اور دیگر اعمال شاقہ پر لگایا گیا۔ (جب کا قصہ خود اس نے گلستان میں لکھا ہے) اس نے بغداد کے دارالعلوم نظامیہ میں جو اس وقت تمام اسلامی دنیا میں بہترین کالج تھا تعلیم پائی۔ اور اپنے ہم چشموں میں ممتاز رہا (اسکا بھی بوستان میں مفصل ذکر ہے) حدیث میں مشہور محدث علامہ ابن جوزی کی شاگردی کی اسکی عمر کا اکثر حصہ سیاحت میں گزرا۔ چودہ مرتبہ پیدل حج کا سفر کیا اور کئی سال تحصیل ثواب کی غرض سے بیت المقدس میں سنی کا کام کرتا رہا۔ کاشغری، ابی سینیا، انیشیائے کوچک اور ہندوستان کے سفروں کا حال خود اس نے لکھا ہے۔ بالآخر وہ شیراز کے باہر نہر کن آباد کے کنارے ایک چھوٹی سیڑی میں عدلت نشین ہو گئے۔ وہیں ۷۹۱ھ ایک سو بیس سال کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکا کلام نہایت سادہ۔ مؤثر اور معنی خیز ہوتا ہے۔ اسکی تصنیف کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک شعر ضرب النبال	مقلی

سلسلہ	نام کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
		کام دیتا ہے۔ اسکی مقبولیت اظہار من الشمس مولانا جامی نے اسکو بجا طور پر پبلش پشراؤ کا خطاب دیا ہے۔ وہ عربی میں بھی نظم و نثر ویسی ہی روانی کے ساتھ لکھ سکتا تھا جیسے کہ وہ اپنی مادری زبان فارسی میں قادر الکلام تھا۔ اسکی گلستان کا تقریباً دنیا کی ہر ایک زبان میں ترجمہ موجود ہے۔	
۱۷۸۸	مجموعہ شرح گلستان (نثر) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں ۱۔ (۱) ملاذراۃ شرح گلستان۔ (۲) فرہنگ گلستان (۳) سلطانیہ شرح گلستان۔ (۴) حل مشکلات گلستان۔ جلد قلمی دریک	قلمی خوشخط
۱۷۸۹	قرآن السعیدین (نظم) سلطان مخرالدین کیفتبا دوائی دہلی اور آسکے باپ نصیر الدین بغرا دوائی بنگال کی مدح میں لکھی گئی ہے۔	امیر خسرو دہلوی۔ ہندوستان کا نہایت نامور فنکار ہے۔ جس نے مختلف بادشاہوں کا زمانہ دیکھا اور آٹھ سو ترقیب حاصل کیا ایک سو کے قریب کتابیں نظم میں لکھیں۔ آپ کے والد کا نام امیر سیف الدین محمود ہے جو قوم ترک کے قبیلہ لاجپن سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلخ سے ہندوستان آئے اور پٹیا لہ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ۷۵۰ھ میں امیر خسرو کی پیدائش ہوئی۔ اور ۷۶۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ مزار پورانی دہلی میں حواجہ نظام الدین اولیا کے پہلو میں ہے جو انکے پیرومند تھے۔ ذیل کی منظوم کتابیں ہندوستان میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور شعرا ایران کے کلام مقبول کے برابر خیال کی جاتی ہیں۔ دیوان غرۃ الکمال۔ بقیہ نفیہ۔ بہشت بہشت سکندر نامہ شرط الحیات تحفۃ الصغیرہ سپہ	قلمی۔ شہنشاہ عہد اورنگ بادشاہ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		قرآن السعیدین - مقالہ (خلفاء اربعہ کا حال لکھا) مطلع الانوار (سراسر اہل تصوف کے مذاق پر لکھی ہے) دیوان خسرو - اس میں وہ صوفیانہ رنگ موجود ہے کہ اہل سماع اسکی غزلیں سنکر وجد میں آتے اور روحانی حفظ حاصل کرتے ہیں - خمسہ خسروی سے مراد یہ کتابیں ہوتی ہیں (۱) سکند نامہ (۲) پنج گنج (۳) لیلیٰ و مجنون (۴) ہشت بہشت (۵) شیریں خسرو - علامہ ازہری انجمن خشتی آمین سکندری حضرت خانی وغیرہ آپ کی تصنیف ہے۔	
۱۴۸۹	دیوان خسرو - (نظم) ملاحظہ ہو	"	مطبوعہ -
۱۴۹۰	خانہ احوال مصنف عدد مسلسل مندرجہ بالا چهار عنصر ببیل (نثر)	مرزا عبدالقادر المتخلص ببیل - تاتاری ترک ہے - عالم شباب میں اور ترقی عالمگیری کے بیٹے شاہزادہ اعظم شاہ کی ملازمت اختیار کی - ایک دن شاہزادہ نے اسکو اپنی برج میں قصبہ لکھنے کا حکم دیا جبہ اس نے ملازمت سے علیحدگی کو ترجیح دی - اور اسکے بعد پھر کیسکی ملازمت نہیں کی - چہار عنصر بخت اور ایک دیوان غزلیات اسکی یادگار ہے ۱۱۳۳ھ محمد شاہ کے آغاز سلطنت میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	"
۱۴۹۱	شبستان خیال (نثر) سہ سائل دیگر در فن معنی -	بھیجئے ملائیشا پوری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۲۶)	قلمی باریک قلم - نوشتہ ۱۲۹۰
۱۴۹۲	قصائد انوری (نظم)	انوری شاعر - ملک فارس کا ہایت مشہور شاعر ہے - اسکو اپنے زمانے میں صوبہ خراسان کا ملک الشعراء کہتے تھے - سلطان سنجر سلجوقی کا منظور نظر تھا - اور رشیدی نام ایک شاعر جو سلطان غورزم کے دربار میں عواطف خسروانہ کا	قلمی

مستند	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		مورد تھا اسکا حریف یا مد مقابل تھا۔ جبکہ ان دونوں حکمرانوں کے درمیان لوگ سنان اور شمشیر بڑوں سے لڑائی جاری تھی یہ دونوں شاعر ایک دوسرے کے فریق کی ہجو گوئی میں اپنا زور طبیعت صرف کر رہے تھے۔ اشتہار ہجاء بذر یوں تیر اندازی ایک دوسرے تک پہنچائے جاتے تھے۔ سمجھتے ہیں کہ انوری اپنے عہد میں بڑا ہیبت داران تھا۔ لیکن ایک پیشگوئی اسکے غلط ہو جانے کی وجہ سے اسکی جان کے لئے پڑ گئے اور مجبوراً ترک وطن مالوف کر کے سلطان علاؤ الدین تغش کے عہد میں بلخ میں جا مرا۔ ۵۹۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۷۹۳	نصاب الصبیان (نظم) فارسی کے الفاظ متداولہ (کثیر الاستعمال) کی فرہنگ ہے اور جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے بچوں کے حفظ کرنے کے لئے تالیف کیا گیا۔	بدرالدین ابونصر قراہی۔ بہرام شاہ والی ملک خیرود (ولایت سیستان) کے عہد میں تھا جسکا عہد حکومت ۶۱۲ھ سے شروع ہوتا ہے۔ قرہہ بختان (سیستان) میں ایک گائوں کا نام ہے۔	قلمی خوشخط
۱۷۹۴	شرح گلستان سعدی (نثر)		
۱۷۹۵	دیوان ظہیر (نظم)	ظہیر فاریابی۔ نہایت عمدہ شاعر ہے رشیدی کا شاگرد ہے جو انوری کا معاصر اور حریف تھا (ملاحظہ ہو انوری کا حال) وہ طغرل ثالث سلجوقی اور اتابک قزل ارسلان کے عہد میں تھا۔ اسکا انتقال ۵۹۵ھ میں ہوا ہے۔ سرخاب میں جو تبریز کے مصنفات سے ہے خاقانی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ بعض قدوچکا خیال ہے کہ اسکا کلام انوری سے زیادہ پختہ اور فصیح ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے کہ ظہیر کا دیوان اگر سیکو کعبہ میں بھی بلجائے تو اسکو چوراہے سے دریغ نہ کرو۔ دیوان ظہیر فاریابی۔ درود گریابی	مطبوعہ قلمی خوشخط

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۹۶	دیوان واقف (نظم)	واقف لاسپوری۔ ایک ہندوستانی شاعر کا تخلص ہے جس کا نام نور العین تھا۔ وہ پیشا پور کا باشندہ ہے جہاں اس کا باپ قاضی تھا۔ میراج الدین علی خان آرزو (مصنف چراغ ہدایت) کا ہم عصر ہے۔ عام طور پر واقف لاسپوری کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۱۹۰ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	قلی
۱۷۹۷	دیوان خاقانی (نظم)	خاقانی شروانی۔ پورا نام فضل الدین بن علی شروانی خاقانی۔ شروان بالکسر اس کا مولد اور فلکی شاعر اس کا استاد ہے۔ وہ فارسی زبان کا نہایت مشہور شکل پسند شاعر ہے۔ خاقان منیر شروان کے عہد میں تھا۔ اور خاقانی کا لقب بادشاہ مذکور نے اس کو دیا تھا۔ اس کو اپنے زمانے میں سلطان الشعراء کہا جاتا تھا۔ غزل گوئی میں اس کو خاص ملکہ تھا۔ اس کا مزار سرخاب میں (دیکھو ظہیر کا حال) جہاں ظہیر قاریابی اور غفور نیشاپوری بھی مدفون ہیں۔ بقول مصنف محض الواملین ۵۹۵ھ میں اس کا انتقال ہوا، لیکن عام طور پر ۵۹۲ھ مشہور ہے۔	قلی
۱۷۹۸	تحفۃ العراقین (نظم) جبکہ خاقانی شاعر کی غرض سے کہ معظمہ کو جانتا تھا تو اس کا گزرا حق عوب اور عراق عجم میں ہوا جنگی کیفیت کو اس نے ایک کتاب کی صورت میں منظوم کیا اور اس کا نام تحفۃ العراقین رکھا۔	خاقانی شروانی	قلی محض۔ فی الجملہ خوش خط نسخہ معجمہ۔
۱۷۹۹	شرح تحفۃ العراقین (نثر)	مرزا عبد القادر بیدل (ملاحظہ ہو سلسلہ ۱۷۹۹)	قلی بخفا شکستہ
۱۸۰۰	کلیات بیدل۔ بیدل کے تمام کلام نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔	"	"
۱۸۰۱	ایضاً کلیات بیدل	"	مطبوعہ علی قلم جہانگیر علی
۱۸۰۲	ایضاً کلیات بیدل	"	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۰۳	بہار دانش (نثر) اسکی عبارت فارسی انشا پر دوزی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ اس میں عورتوں کی مکاری اور عیاری و لجب قصوں کے پیرایہ میں بتائی گئی ہے۔	عنایت الدین شیخ دہلوی -	قلی خوشخط
۱۸۰۴	ایضاً بہار دانش (نثر)	امیر خسرو دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۰۹)	مطبوعہ باریک قلم مطبوعہ خوشخط جلی قلم جلد نہایت ضخیم
۱۸۰۵	اعجاز خسروی (نثر و نظم) فارسی لہجہ کی رنگینی اور فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے۔	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۰۹)	قلی باریک قلم - قلی
۱۸۰۶	ایضاً اعجاز خسروی - دیوان جامی (نظم)	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۰۹)	قلی باریک قلم - قلی
۱۸۰۸	انشائے خلیفہ (نثر) اکثر در سگاہوں میں فارسی انشا پر دوزی سیکھنے کے لئے پڑائی جاتی ہے۔	خلیفہ قنوجی -	قلی خوشخط
۱۸۰۹	یوسف و زلیخا (نظم) نہایت مؤثر و دلکش نظم ہے۔ جتنے شاعروں نے یوسف و زلیخا کا قصہ منظوم کیا ہے سب میں جامی کے منظومہ کو ترجیح دی گئی ہے۔	نور الدین عبدالرحمن جامی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۰۹)	”
۱۸۱۰	کلیات جامی (نظم) اس مجموعہ میں ذیل کی کتابیں شامل ہیں - (۱) تحفۃ الاحرار (۲) سلسلۃ اللہیب (۳) غزلیات جامی معہ کلام شعرائے مختلف۔	”	قلی خوشخط نوشتہ ۱۸۰۹
۱۸۱۱	مشرح مخزن الاسرار (نثر) اس کا متن مولانا نظامی گنجوی کی تصنیف ہے۔	ماہی علام مولانا نظامی گنجوی ہے گنج صوبہ خراسان میں ایک گائوں کا نام، نظامی گنجوی فارسی کا نہایت نامور شاعر ہے سکندر اعظم کا افسانہ بنام سکندر نامہ اس کے کلام کا بہترین نمونہ خیال کیا گیا ہے۔ کوئی دس ایک کتابیں نظم میں لکھی ہیں جن میں سے ذیل کی پانچ کتابیں خمسہ نظامی کے نام سے مشہور ہیں۔	قلی باریک قلم

عدو سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
		(۱) مخزن الاسرار بہرام شاہ (خلف سلطان مسعود غزنوی) کی خدمت میں نذر کی۔	
		(۲) لیلۃ و مجنون۔ خاقان منوچہر (جو خاقانی کا مدوح ہے) کے نام نامی سے محزون کی گئی ہے۔	
		(۳) خسرو شیریں۔	
		(۴) ہفت ہیکر۔ دو نو مؤرخ الذکر کرتا ہیں اس نے قزل ارسلان کے پیشکش کیں جسکے صلہ میں اسکو چودہ گاؤں کی جاگیر عطا کی گئی۔	
		(۵) سکندر نامہ۔ یہ اسکی آخری تصنیف ہے۔ اور جس کو اس نے غالباً طغرل ثالث سلجوقی کی خدمت میں پیش کیا۔	
		سکندر نامہ کی نظم ۵۹۵ھ مطابق ۱۲۰۰ء کو پایہ تکمیل تک پہنچی اور اسی سال چوراسی برس کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۸۱۲	دیوان سبیل (نظم) مرزا عبدالقادر بیدل کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔ اشعار کی تعداد بیس ہزار بیان کی گئی ہے۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۰)	قلمی خوشخط
۱۸۱۳	مجموعہ رسائل معما (نثر) فن معما بھی فارسی لٹریچر کا ایک بہتم نشان شعبہ ہے۔	" "	قلمی باریک قلم خوشخط
۱۸۱۴	گلستان (نثر و نظم) نہایت مشہور اور مقبول ہے۔ بظاہر نہایت سادہ لیکن حقیقت میں انتہا درجہ کا پر حکمت کلام خصوصاً اسکا ساقاواں اور آٹھوال باب بے مثالہ ان مول جو اہرات کا خزانہ ہے تمام السنہ یورپ اور چین وغیرہ زبانوں میں اسکا ترجمہ کیا گیا ہے۔	" "	قلمی خوشخط
۱۸۱۵	ایضاً گلستان سعدی۔	" "	قلمی خوشخط تفتیل خور
۱۸۱۶	ایضاً گلستان سعدی۔	" "	مطبوعہ مہر فرہنگ
۱۸۱۷	مجموعہ آمدن نامہ (نثر) تفصیل مجوز	" "	مطبوعہ

تعداد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۱۸	(۱) آمدن نامہ (۲) خالق ہاری (۳) پنج گنج فارسی - جملہ مطبوعہ در یک جلد۔ مجموعہ تقویم و الشواران (نشر) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) تقویم و الشواران - مسائل تشبیہ اور بدائع کلام پر مشتمل ہے۔ (۲) نوادر المصاویر - ہر دو در یک جلد۔	قلی با یک قلم
۱۸۱۹	دیوان عرفی (نظم)	مولانا عرفی - شیراز کا باشندہ ہے۔ نہایت عمدہ شاعر تھا۔ اصلی نام جمال الدین ہے۔ شیراز چھوڑ کر دکن میں وارد ہوا۔ اور اس کے بعد آگرہ میں آیا جہاں اس نے چند سال حکیم ابوالفتح گیلانی کی ملازمت میں بسر کئے۔ ۹۹۷ھ میں حکیم موصوف کے مرنے پر اسکو عبدالرحیم خان خانن خانان نے اکبر بادشاہ کے دربار میں باریاب کیا۔ اکبر بادشاہ نے اسکی مناسب قدر دانی کی۔ ۹۹۹ھ میں اس کا بمقام لاہور انتقال ہو گیا۔ اور وہیں اسکو دفن کیا گیا۔ لیکن چونکہ اس نے اپنی ایک نظم میں یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اسکو نجف اشرف میں دفن کیا جائے میرصاحب صفہانی نے چند سال کے بعد اسکی تدفین کو مکمل کر نجف اشرف کو منتقل کیا۔ اسکے قضاہ اور دیوان کو خود اسکی زندگی میں نہایت ہر عزیز حاصل تھی اور اسکے قضاہ بکثرت سے بازاروں میں فروخت ہوتے تھے۔	قلی خوشنما - تقطیع خور زمانہ مصنف کے نہایت قریب سن ۱۰۱۵ھ کا لکھا ہوا
۱۸۲۰	نصاب الصبیان (نظم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۳	ابو نصر فراہی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۳)	قلی با یک قلم
۱۸۲۱	دیوان بیبل (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۲)	مرزا عبدالقادر بیبل (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۰)	قلی بجا شکستہ

مسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۲۲	رباعیات سحابی	مولانا سحابی بھارتی۔ دسویں صدی ہجری کے شہزاد میں سے ہے۔ ایک دیوان اسکی یادگار ہے۔ ۹۹۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلبی۔ جعل نفرتی۔ دوستی۔ مستند۔
۱۸۲۳	مجموعہ وادوین خمسہ (نظم) اس مجموعہ میں پانچ مشہور اور مستند شعراء کے دیوان ہیں:- (۱) دیوان عنصری (دیکھو خانہ احوال صفحہ ۵۵۵) (۲) استاد ابوالفرج۔ (کچھ زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے) (۳) دیوان نجیب الدین۔ ایران کا ایک پختہ کلام شاعر ہے جسکا ۷۲۸ھ میں انتقال ہوا۔ (۴) دیوان استاد عبد الواسع جلی۔ ایران کا ایک مشہور شاعر ہے۔ ۷۴۵ھ میں عروج کا زمانہ تھا۔ جبکہ وہ سلطان بہر شاہ خلف سلطان مسعود دوائی غزنوی کا دربار میں شاعر تھا۔ اس نے سلطان سنج سلجوقی کی بھی شادمانی کی ہے۔ چونکہ یہ غوجستان کا باشندہ تھا جو ایک کوہستانی علاقہ ہے۔ اس نے اپنے لیے جلی کا تخلص اختیار کیا تھا ۵۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ (۵) جلیل قطران۔ جسکے لئے ایضاً دیکھو خانہ احوال مصنف (ب)	مولانا سحابی بھارتی۔ دسویں صدی ہجری کے شہزاد میں سے ہے۔ ایک دیوان اسکی یادگار ہے۔ ۹۹۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ (دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)۔ (الف) ابوالقاسم عنصری۔ بلخ کا رہنے والا ہے۔ سلطان محمود غزنوی کے دربار کا نہایت مشہور عالم اور شاعر تھا۔ وہ ابوالفرج سنجری کا شاگرد اور عسجدی و غری کا استاد ہے۔ اپنے زمانے میں اسکو سب معاصرین پر تفوق حاصل تھا۔ ایک بہترین شاعر ہونے کے علاوہ وہ ایک بڑا فلاسفہ تھا۔ تمام علوم متداولہ میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اور اپنے عہد کی تمام علمی دیباچوں پر اسکو کامل عبور حاصل تھا۔ چار سو شاعر اور عالم اسکی استاذی کا اعتراف کرتے تھے۔ ایک دن سلطان محمود غزنوی نے جبکہ وہ شراب سے معذور تھا اپنے محبوب بہار کی زلفوں کا مٹے کا حکم دیا جسکی فوراً تعمیل ہو گئی۔ جب زندہ آتا تو اپنے کئے پر سخت نادم ہوا۔ اور طبیعت ایسی بگڑی کہ کسی مصاحب کو بولنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ ملک الشعراء عنصری نے فوراً ایک رباعی منظوم کر کے سنائی۔ سبائی۔ امروز کہ زلف یار در کاستن است چہ جائے بغم نشستن است وقت طرب و نشاط می خواستن است کہ راستن سر در پیر استن است باونشاہ کو بہر باعی نہایت پسند آئی اور حکم دیا دو مرتبہ اسکا منہ چاہرے پر دیا جائے۔ ۷۳۸ھ میں فوت ہوا۔	قلبی۔ نہایت خوش فطرت۔ دوہر ملائی۔ ایرانی خطا کی خوبی اور جہدوں کی نزاکت اور فحاشی دیکھنے سے لفظ رکھتی ہے۔ ۸۳۵ھ طوس (مشہد) میں نسخہ لکھا گیا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		(ب) قطران تبریز کا ایک نامور اور مستند شاعر تھا۔ رشید و طوطا کا معاصر ہے۔ جس کا شعر میں انتقال ہوا ہے دولت شاہ سر قندی کا قول ہے کہ وہ اپنے زمانے میں شعر کا مسلم استاد تھا۔ اور اس نے شعرا کی ایک ایسی جماعت پیدا کی جس کے ارکان انوری۔ رشیدی۔ روحی اور حدادانی جیسے نامور شعرا تھے۔ رشید الدین و طوطا اس کی فضیلت اور استادی کا اعتراف کرتا تھا۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس نے شاعری میں کئی ایک جدید خفیں اختراع کیں۔ اور اسکے عہد سے شاعری گویا ایک جدید قاف میں ڈبل گئی۔ وہ اکثر اپنے کلام میں محسن و وفا بینین اور دوسری شکل صنعتیں استعمال کرتا تھا۔	
۱۸۲۴	دیوان میرزا آصف (نظم)	میرزا آصف۔ ایران کا ایک شاعر قلم کا باشندہ ہے۔ شہنشاہان بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آیا تھا۔	قلمی نوشتہ
۱۸۲۵	انشائے مجہول الاسم (نثر)	راجو قتال۔ سید سعد الدین کا لقب ہے جو مخدوم جہانیاں جہاں گشت شہجہ جلال کا بھائی اور ایک مشہور خدا رسیدہ بزرگ ہے۔ تحفہ مضامین آپ کی تالیف ہے۔ جو نہایت مقبول ہوئی ہے۔ ۱۰۶۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ قبر اوج ضلع ملتان میں ہے۔	قلمی نوشتہ
۱۸۲۶	دیوان مظہر معہ خریطہ جواہر (نظم)	میرزا مظہر جانشاناں۔ آپ کی پیدائش اگرہ میں ہوئی لیکن سکونت دہلی میں تھی آپ صرف ایک شاعر نہیں بلکہ عالم متبحر۔	مطبوعہ و خوشخط
۱۸۲۷	تحفہ نضاح معہ پنج گنج فارسی (نظم)	تحفہ نضاح ایک چھوٹی سی منظوم کتاب ہے جس میں نہایت دلپذیر اور مؤثر نصیحتیں لکھی ہیں۔ اکثر دیندار مسلمان اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		<p>منہج سنت اور پاک باطن صوفی تھے۔ دیوان غزلیات آپ کے عالم شباب کا کلام ہے۔ سلسلہ مجددیہ (لقشبندیہ) میں آپ نہایت مشہور بزرگ ہیں۔ قاضی شہاب الدین پانی پتی آپ کے مرید خاص ہیں اور تفسیر منظر ہی آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔ آپ نے امام حسینؑ کی یادگار شہادت یعنی تزیہ سازی کو تو ہم پرستی بتایا اور ایک کینہ نوز شیوہ ہے جبکہ آپ اپنے گھر میں چوہ ترہ پر بیٹھے تھے آپ کو شہید کر دیا۔ ۱۰ محرم ۹۵۵ھ ۶ جنوری ۱۵۴۸ء آپ کی تاریخ شہادت ہے۔</p>	
۱۸۲۸	قصائد عرفی و بدیع چاچ (نظم) ہر دو در یک جلد۔ عرفی کا حال پڑھنا ہوتا ہے عدول ۱۸۱۹ء دیکھو۔ بدیع چاچ کیلئے ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	<p>بدیع چاچ جی۔ جس کا لقب فخر الزمان ہے چاچ کا ایک مشہور شاعر ہے اور اس کا کلام خاقانی کی طرح دقیق اور مغلق ہوتا ہے (چاچ تاشقند کا پورا نام ہے) سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی کے عہد میں تھا۔ ۵۵۵ھ کے بعد اس کا انتقال ہوا۔</p>	مطبوعہ
۱۸۲۹	ساقی نامہ ظہوری (نظم) معہ شتوی غنیت و ترجیع بند نامیقا	<p>ظہوری ملا تشریزی۔ اصلی نام نور الدین ہے۔ تشریزی ایک گائیک کا نام ہے جو سبزووار کے مصنفات میں سے ہے۔ تحصیل علوم کا درجہ طے کر کے ابراہیم عادل شاہ ثانی دہلی بیجا پور کے عہد میں دکن آیا اور اپنی عمر اسی کی ملازمت میں بسر کی۔ اس نے اپنا ساقی نامہ جو چار ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ برہان نظام شاہ ثانی فرمانروائے احمد نگر کی خدمت میں نذر کیا جس نے سات ماہی نقائس کے لہے لہے اسکو صلہ میں دیا۔</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۳۰	دیوان کلیم و محضی (نظم) ہر دور یک جلد۔ کلیم کے حال کے لئے پڑھو خاندان احوال مصنف (الف) اور محضی کے لئے (ب)	مینا بازار۔ رفعت۔ سندھ شری۔ رسالہ لوزس۔ گلزار ابراہیم اور طوان طیل اسکی مشہور تصنیفات ہیں۔ اس نے ۱۲۶۶ھ میں بمرورے سال انتقال کیا۔ (الف) ابوطالب کلیم مہدائی۔ ایران کا ایک جلیل القدر شاعر ہے۔ پہلی مرتبہ جہانگیر شاہ کے عہد میں ہندوستان آیا۔ اور ۱۰۲۸ھ میں واپس چلا گیا۔ کچھ سالوں کے بعد شاہجہان کے عہد میں پھر آیا۔ اور اسکی ملازمت میں داخل ہوا جس نے اس کو ملک الشعراء کا خطاب دیا اور وہ مرتبہ کلیم کو سونے اور چاندی کے ساتھ وزن کر کے وہ سونا چاندی اسکو بخش دیا۔ ظفر نامہ شناہجہان (منظوم) اور ایک دیوان اسکی یا وگا رہے۔ ۱۱۶۵ھ میں بمقام لاہور اسکا انتقال ہوا ہے۔ (ب) محضی "زیب النساء" کا تخلص ہے۔ عالمگیر بادشاہ کی بیٹی ہے۔ ۱۰۲۸ھ میں اسکی ولادت ہوئی۔ فارسی اور عربی میں خوب جہارت رکھتی تھی۔ قرآن شریف سارا یاد تھا۔ زیب تفاسیر کے نام سے اس نے ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔ وہ خوشنویس بھی تھی اور صاحب تصنیف بھی۔ ۱۱۳۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ دہلی میں کابلی دروازے کے قریب اسکی قبر تھی جو راجپوتانہ ریلوے کی پٹری بنانے کے وقت ہموار کر دی گئی۔ (اور شیل بالوگر نیکل دکن شری)۔ خاقانی شروانی (ملاحظہ ہو عدد ۱۴۹ سلسلہ ۱۸۳۰)	مطبوعہ مطبوعہ
۱۸۳۱	کلیات خاقانی (نظم)		
۱۸۳۲	النوار سہیلی (نثر) فارسی انشا پرانی بہترین نمونہ ہے۔ جانوروں کی زبانی	ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۳۲	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۳۴	قرآن السعیدین (نظم) ملاحظہ ہو عدول ۹۹	امیر خسرو دہلوی (ملاحظہ ہو عدول سلسلہ ۱۴۸۹)	قلی محضہ قلی خوشخفا
۱۸۳۴	نشر طاہر و حید (نثر)	طاہر و حید مرزا ابن حسین خان قزوینی - عام طور پر واقعہ نویس کے خطاب سے مشہور ہے کیونکہ وہ شاہ عباس ثانی کے عہد میں واقعات تکمیل کرنے کی ڈیوٹی پر مامور تھا۔ اسکے بعد وہ شاہ سلیمان کے عہد میں وزارت کے جلیل القدر عہدے پر بھی فائز ہوا۔ اپنے زمانے کا نہایت نامور شاعر تھا۔ مرزا صاحب اسکا معاصر ہے۔ طاہر و حید کا ایک دیوان ہے جو ساٹھ نثری آیات مشتعل ہے۔ اس نے سلاطین صفویہ کی ایک تاریخ بھی لکھی ہے۔ بادشاہ ایران کے لئے اس جو مکاتیب لکھے ہیں وہ اسوقت ایک انتشار کی صورت میں موجود ہیں جو نشر طاہر و حید کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۱۰۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۳۵	دیوان خاقانی (نظم)	خاقانی شروانی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۷۹۷)	قلمی
۱۸۳۶	سکندر نامہ (نظم) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۱۱	نظامی گنجوی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۱۱)	قلمی خوشخط حلی قلم
۱۸۳۷	دورہ ناوہ (نثر) عربی کے مشکل ترین الفاظ جن پر کراس میں ٹھونسے ہیں	" "	قلمی بخط مختلف نہایت باریک قلم
۱۸۳۸	ایضاً دورہ ناوہ (نثر)	" "	مطبوعہ عیسوی
۱۸۳۹	مجموعہ مقدمات سہ نثر ظہوری (نثر) اس مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:- (۱) مقدمات سہ نثر ظہوری۔ (۲) سہ نثر ظہوری۔ (۳) انتشار پیر فقہ (۴) مینا بازار۔	ظہوری ملّا ترشیزی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۲۹)	مطبوعہ
۱۸۴۰	دیوان حافظ (نظم) لٹریچر و نقوش۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۸۲۲)	شمس الدین حافظ شیرازی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۹۸۳۳)	قلمی خوشخط محنت
۱۸۴۱	ایضاً دیوان حافظ دوسرا نسخہ مورباً عم خیام (نظم) عم خیام کا حال خانہ احوال مصنف میں پڑھو۔	عم خیام ایران کا ایک نامور شاعر ہے۔ جسکو ایشیا کی نسبت یورپ میں زیادہ تر نفیب ہوئی ہے۔ اسکی ولادت نیشاپور میں ہوئی۔ اس نے اپنا زیادہ وقت علم ہیئت کی مہارت حاصل کرنے میں صرف کیا۔ اور اس میں دستگاہ کامل حاصل کی۔ وہ ایک آزاد خیال اور رند مشرب شاعر تھا۔ ریا اور عجب سے اسکو سخت تنفر تھا۔ اسکی رباعیات میں نمایاں طور پر اس بات کی جہلک پائی جاتی ہے۔ زہدان ختنک اور متصوفان ملمع کار کو سخت اڑے ہاتھوں لیتا ہے جس بن مصالح بانی فرقہ اسماعیلیہ۔ نظام الملک طوسی وزیر عظم ملک شاہ سلجوقی اور عم خیام نے ایک ساتھ تعلیم پائی تھی اور تینوں آپس میں بے تکلف دوست تھے۔ رباعیات عم خیام کا مشہور انگریزی ترجمہ مسٹر ایڈورڈ فٹنر جبریلڈ کا ہے اور اگرچہ وہ ایک	قلمی نہایت خوشخط۔ طائی کام اعلیٰ ہر ایک حافظ کی غزل کے ساتھ ایک رباعی عم خیام کی لگائی گئی ہے۔ بلکہ یوں کہہ موقع کی گئی ہے ۹۸۲۲ کا لکھا ہو نہایت عجیب نسخہ۔

مسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
		انگریزی نظم کی حیثیت سے نہایت دلنشین لیکن رباعیات کے اصلی مفہوم کو کما حقہ ظاہر کرنے سے قاصر ہے۔ اسی - ایچ - ڈبلیو ونفیلڈ کا ترجمہ اگرچہ رنگینی عبارت میں اول الذکر کے برابر نہیں لیکن اصل کے ساتھ زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔ عمر خیام نے الجبر (جبر و مقابلہ) پر ایک کتاب لکھی ہے جو فرانسیسی میں ترجمہ ہو کر پیرس سے شائع کی گئی ہے۔ لیڈن کی لائبریری میں قلمیں کی ایک شرح موجود ہے جس کا مصنف عمر خیام ہے۔ اس کا کیمیا پر ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں مختلف معدنیات کے کیمیاوی اجزا کی تشریح کی گئی ہے۔ عمر خیام ہی وہ شخص تھا جس نے ملک شاہ سلجوقی کی خواہش پر جنتی کی اصلاح کر کے بادشاہ مذکور کی یادگار میں سنہ جلالیہ راج کیا ۵۱۶ھ ۶۱۲ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۸۴۲	مجموعہ قطعات ابن یمن رباعیات عمر خیام معد دیوان نیا (نظم) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں :- (۱) دیوان نیاز - ایک ہندوستانی شاعر کا تخلص ہے۔ (۲) رباعیات عمر خیام - مندرجہ بالا معد سلسل کا خاندان احوال مصنف پڑھو۔ (۳) قطعات ابن یمن (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف) جلد مطبوعہ دریک جلد	ابن یمن کا اپنا نام امیر محمود فخر الدین اور باپ کا ملک الفضل امیر یمن الدین ہے عام طور پر ابن یمن کے نام سے مشہور ہے جو اس کا تخلص ہے۔ ابن یمن ایک نہایت علم پختہ کلام شاعر تھا۔ اور اگرچہ اس کا کلام قصائد اور غزلیات کی صورت میں بھی موجود ہے۔ لیکن اسکے قطعات زیادہ مشہور ہیں۔ جو رباعیات عمر خیام کی طرح نہایت معنی خیز ہوتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر سپرنیک (مشہور جرمن مستشرق) ۱۹۹۷ء اور بقول مصنف مذکورہ دولت شاہی ۱۹۷۵ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ

سلسلہ عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۸۴۳ الف	یوسف زلیخائے جامی (نظم) لقادان کلام کی رائے ہے کہ نظامی کی خسرو شیریں جامی کی یوسف زلیخا اور نفی کی بلیڈ مجموعہ وہ نظمیں ہیں جنہیں کہ وہ تمام دوسرے شعرا سے گونے سبقت لے گئے ہیں۔	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۸۹)	مطبوعہ
۱۸۴۳ ب	یوسف زلیخائے جامی (نظم) ہروی	ناظم ہروی۔ ہرات کا ایک نامور شاعر ہے گیا رھویں صدی میں تھا۔ یوسف زلیخا کے نظم کرنے سے وہ ۱۰۵۸ھ میں فارغ ہوا۔ یوسف زلیخا کے علاوہ فارسی کا ایک دیوان اسکی یادگار ہے۔	تعلیمی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۸۴۴	شرح سکندر نامہ (نثر) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۱۱ خانہ احوال مصنف	تعلیمی
۱۸۴۵	ایضاً سکندر نامہ برسی و بوری (نظم) ہر دو در یک جلد۔	مولانا نظامی گنجوی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۱۱)	مطبوعہ
۱۸۴۶	بہرہ و فقر ابوالفضل (نثر) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۲۸ خانہ احوال مصنف	ابوالفضل عالمی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۵۲۸)	..
۱۸۴۷	بوستان (نظم) عام درسی کتاب ہے سعدی کا شیریں اور پر حکمت کلام ہے۔	شیخ مصلح الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۷۸۷)	..
۱۸۴۸	دیوان صائب (نظم) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	مرزا صائب۔ صائب مرزا محمد علی تبریزی کا تخلص ہے جو ایران کا ایک مشہور ریختہ نگار شاعر ہے۔ وہ جہانگیر کے عہد سلطنت کے آخری سالوں میں ایک سوداگر کی حیثیت سے ہندوستان میں وارد ہوا۔ ظفر خان کے ساتھ اسکی دوستی ہو گئی۔ جو دربار شاہی کا ایک معزز رکن تھا۔ شاہجہان نے اسکو کشمیر کا حاکم مقرر کیا تو اس نے صائب کو اپنے ساتھ لیا۔ کشمیر سے وہ (صائب) واپس اصغہان چلا گیا۔ جہاں اسکو ایران کے بادشاہ عباس صفوی نے ملک الشعراء کا	..

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۱۸۴۹	گلستان مسرت (نظم) شروحن کا نہایت جامع انتخاب ہے۔ ایک ضخیم جلد میں ہر ایک مضمون پر مختلف شعراء کا چیدہ کلام نقل کیا ہے۔ نہایت قیمتی مجموعہ ہے۔	خطاب دیا۔ اس نے غزل گوئی کو بالکل ایک جدید قالب میں ڈھالا ہے۔ اسکا دیوان سنہ ۱۱۶۹ھ بمطابق ۱۷۵۶ء بمطابق ۱۷۴۹ء میں شائع ہوا۔	مطبوعہ اب نایاب ہے
۱۸۵۰	مقامات حمیدی (نثر) مع اعجاز و خفایت در یک جلد۔	قاضی حمید الدین ابوبکر بلخی کے مقامات (مقامات حمیدی) مقامات بدیع الزمان اور مقامات حریری کے نمونہ پر فارسی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ چہار مقولہ کا مصنف (نظامی عروضی) اسکو فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ ترین معیار بتاتا ہے۔ اور الذری نے اپنے اشعار میں اسکی بڑی توفیق کی ہے۔ یہ کتاب ۱۱۵۵ھ میں تصنیف کی گئی اور ۱۱۶۴ھ میں اسکے مصنف کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ
۱۸۵۱	شرح سکندر نامہ حصہ اول (نثر)	محمد نصیر بن سلطان سیفیانی۔	مطبوعہ
۱۸۵۲	شرح سکندر نامہ گھلوی ہر دو حصہ (نثر) اسکے مصنف محمد گھلوی نے اکثر فارسی نظم کی درسی کتابوں پر شرحیں لکھی ہیں۔ اور چونکہ اسکا انداز بیان عام فہم ہے اور متن کے مطالب کو اچھی طرح واضح کرتا ہے۔ اسکی شرحین عام طور پر نہایت مقبول ہوتی ہیں۔	مولانا محمد گھلوی ردیہ عنانہ کیفیت عمومیہ	مطبوعہ

سلسلہ عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۸۵۳	شبستان خیال مع شرح آل (نثر)	بیچے ملا نیشاپوری (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲)	قلمی خوشخط
۱۸۵۴	قصائد ظہیر فاریابی معہ دیوان (نظم)	ظہیر فاریابی - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۶۹)	مطبوعہ
۱۸۵۵	المغنم البارد (نظم) فارسی لٹریچر - ناسور شعرا، فارسی کے کلام کا انتخاب ہے۔ اکثر رباعیات ہیں۔	" " "	"
۱۸۵۶	شرح مخزن اسرار (نثر) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ (۱۸۱)	" " "	قلمی خوشخط بدجہ اوسط۔
۱۸۵۷	شرح سکندر نامہ (نثر)	خیر الدین مہندس -	مطبوعہ
۱۸۵۸	مجموعہ شروح منشآت فارسی (نثر) تفصیل مجموعہ ۱- (۱) شرح سہ نثر ظہیری (۲) شرح انشائیں پچھ (۳) شرح شہین نشا و ادب۔ جلد مطبوعہ در یک جلد۔	" " "	"
۱۸۵۹ تغایث ۱۸۹۳	مجموعہ دیوان ہلالی (نظم) یہ مجموعہ ذیل کے دیوانوں پر مشتمل ہے:- (۱) دیوان ہلالی کا حال خانہ احوال مصنف (الف) میں دیکھو۔ (۲) دیوان ناصر علی ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف (ب) (۳) دیوان غنی - اسکا احوال خانہ مصنف (ج) میں پڑھ لو۔ (۴) دیوان قاسم حکیم میر قدرت اللہ کا تخلص قاسم ہے۔ (۵) دیوان نیاز - نیاز ایک مہندستانی شاعر ہے اور اسکا دیوان فارسی اردو دو لہجوں کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔	(الف) ہلالی استرآبادی - تاتاری قوم کے چغتائی قبیلے سے ہے۔ عالم شباب میں خراسان آیا۔ ہرات میں سکونت اختیار کی۔ اور امیر علی شیر کے دربار میں باریاب ہوا۔ وہ شاعری مذہب رکھتا تھا اور شیعوں کی تحریک و اغواء پر ایک اڑدیک سردار ۱۸۵۳ء میں اسکو قتل کیا۔ دیوان غنی کے علاوہ شاہ درویش - "تلیک و مجنون" اور صفات العاشقین اسکی تصنیف ہے۔ (ب) ناصر علی ملّا - شاہجہان آباد کا ایک شاعر ہے۔ اسکی ولادت سرہند میں ہوئی اور رمضان ۱۲۰۰ھ مطابق مارچ ۱۷۹۷ء میں بمقام دہلی اسکا انتقال ہوا۔ خواجہ نظام الدین اولیا کے مقبرے میں مدفون ہے۔ وہ ایک کثیر الکلام شاعر تھا۔ ایک دیوان اور ایک غنوی اسکی یادگار ہے۔	جلد مطبوعہ در یک جلد۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		(ج) غنی۔ مرزا محمد طاہر کا تخلص ہے عموماً غنی کشمیری کے نام سے مشہور ہے شیخ محسن فانی کا شاگرد ہے۔ لیکن قادر الکلام ہونے میں اس سے سبققت لیکر تھا۔ ۱۰۹۹ھ میں بحالت شباب اسکا انتقال ہوا۔ اسکے انتقال کا واقعہ بہت عجیب ہے۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ عالمگیر نے سیف خان حاکم کشمیر کو فرمان بھیجا کہ غنی کو دربار میں بھیج دے۔ غنی نے جانے سے انکار کیا اور حاکم مذکور سے احتجاج کیا کہ بادشاہ کو لکھنا کہ غنی دیوانہ ہو گیا ہے اور اسلئے وہ دربار میں حاضر ہونے سے معذور ہے۔ سیف خان نے کہا کہ میں ایک ایسے عقلمند اور صاحب جزد کو کس طرح دیوانہ کہہ سکتا ہوں۔ یہ سنکر غنی سچ مچ دیوانہ ہو گیا۔ اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور تین دن کے بعد مر گیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔	قلی خوشخط جلد ضخیم
۱۸۶۴	لوامع الاسرار شرح مطلع الاولیاء (نثر) اسکا متن اسیر خسرو دہلی کی تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۷۸۹)	قلی لا شتہ سلسلہ ۳۰
۱۸۶۵	شرح ابیات فتویٰ مولانا روم (نثر) لٹریچر و تصوف	قلی لا شتہ سلسلہ ۳۰
۱۸۶۶	بوستان سعدی (نظم) ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۸۷۷	شیخ مصلح الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۷۸۷)	قلی خوشخط۔ مولانا غلام کی فرمائش سے ۱۲۵۱ھ میں لکھا گیا
۱۸۶۷	مجموعہ گلستان و لؤلؤ جامی (نثر و نظم) اس مجموعہ میں مفصل ذیل کتابیں ہیں (۱) گلستان سعدی۔ (۲) لؤلؤ جامی۔ (۳) تکمیل الایمان از شیخ عبدالحق محدث دہلی	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلی کاغذ زلفشاں کا تہ محمد سلیم نے کشمیر میں یہ مجموعہ ۱۲۵۱ھ میں لکھا۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۶۸	عقائد المہنت کی جامع کتاب ہے۔ اور ایک معتد بہ حد تک تفصیل بھی کی ہے۔ (۴) دیگر منشآت فارسی۔ مجموعہ وقائع نعمت خان عالی (نثر) تفصیل مجوعہ ۱۔ (۱) توفیقات کسرے ایک مستند فارسی منشآت (۲) وقائع نعمت خان عالی (احوال مصنف) (۳) رفحات مضحکات ایضاً از نعمت خان عالی۔ جلد مطبوعہ۔ در یک جلد۔	نعمت خان عالی۔ جس کو بعد میں ”دانشمند خان“ کا خطاب دیا گیا عالمگیر یاوشاہ کا داروغہ سطح اور اسکے مصاحبوں میں سے تھا۔ اسکا کلام نظم و نثر نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ منجملہ اسکے ایک مثنوی حسن و عشق ہے لیکن سب سے بڑھ کر اسکی وہ کتاب مقبول ہوئی ہے جو اسوقت وقائع نعمت خان کے نام سے مشہور ہے یہ چھوٹی طبعی کتاب صنعت مراعاة النظر اور ہجو کیج کا بہترین نمونہ ہے۔ اول الذکر صنعت کی وجہ سے وہ اسقدر اوقی واقع ہوئی ہے کہ جینک کسی شخص کو تمام علوم متداولہ پر معتد ہو کر حاصل نہ ہو اسکا صحیح مفہوم سمجھنے سے یقیناً قاصر رہے گا۔ یہ کتاب ۱۰۹۸ء میں لکھی گئی جبکہ عالمگیر نے قلعہ گو لکنڈہ پر فتح پائی تھی۔ اس کتاب کا مصنف نہ صرف فوج کے سپہ سالاروں کو طعن و تشہیج کا نشانہ ٹھہرایا ہے۔ بلکہ خود بادشاہ کو بھی بدف ملامت بنایا ہے۔ تمام باجمیت مسلمان اسبات کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھنے تھے کہ ایسی حالت میں جبکہ یہ مٹوں اور دوسرے ہندو راجاؤں نے علم مخالفت بلند کیا ہوا تھا بیجا پور اور گو لکنڈہ کے مسلمان حکمرانوں کے پامال کرنے پر عنان غریمت منعطف کیجائے یہ کتاب گویا پبلک اوپینین کا آئینہ تھی اس ہندوستانی فن مطبع پر ایک کتاب لکھی ہے	مطبوعہ۔ خوشخط نسخہ موجود محض۔ کاغذ دبیر مطبوعہ ۱۲۶۱ھ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		جس کا نام خواجہ نعمت ہے اور جس میں اس نے ہر ایک قسم کے کھاؤں کی ترکیبیں لکھی ہیں۔ اصل نام زاعمہ تخلص عالی اور شیراز اسکا وطن ہوتا ہے۔ سن ۱۱۲۰ھ میں بادشاہ عالمگیر نے اس کو نعمت خان کا خطاب دیا اور شاہی مطبخ کا داروغہ مقرر کیا۔ عالمگیر کی موت کے بعد بادشاہ نے اسکو نواب دانشمند خاں عالی کے خطاب سے سرفراز کیا۔ اور اسکے حکم سے اس نے شاہنامہ کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی جس میں بادشاہ مذکور کی زمانہ حکمرانی کی تاریخ تھی۔ لیکن اجل نے ہمارے ہمدردی اور ۱۱۲۰ھ میں اسکا انتقال ہو گیا۔	
۱۸۶۹	کتاب مجہول الاسم (نظم)	حقانی شروانی	قلی خوشخط۔ واضح
۱۸۷۰	شرح بوستان سعدی (نثر)	عبد الواسع ہاشمی۔ رسالہ عبدالواسع (صرف نسخہ فارسی) اور ایک اردو کی نوکشی	قلی خوشخط۔ واضح
۱۸۷۱	کتاب شرفی (نثر) سرورق پر کتاب خواجہ عبید اللہ اسحاق لکھا ہے۔ منقشات فارسی کے موافق خزائن الادب و لغات پر مشتمل ہے۔	غالباً باہریں صدی ہجری کے اخیر میں تھا۔	قلی خوشخط واضح
۱۸۷۲	مجموعہ تحفہ رسولیہ (نظم) تفصیل مجموعہ (۱) تحفہ رسولیہ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا بیان ہے۔ زبان فارسی منظوم۔ (۲) جنگ تارک کر بلا۔ زبان اردو منظوم۔ (۳) دیوان محمد عین خاں لودھروی۔ (۴) اسکا دہین منظوم اردو میں کہیے ہوئے کٹوں کی حکایتیں لکھ کر ان سے جو عبارت مزین و جملہ پر اسکا اسکی تفسیریں لکھی ہیں۔	" " " " " "	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۱۸۶۲ء	نظر نامہ ہاتھی (نظم)	<p>مولانا ہاتھی۔ خواہزادہ مولانا عبدالرحمن جامی۔ مطبوعہ</p> <p>عبداللہ نام تخلص ہاتھی ہے اس کی ولادت جام میں ہوئی جوہرات کے مصنفات میں سے ہے۔ وہ ایک اچھا شاعر تھا۔ اور متعدد کتابوں کا مصنف ہے۔ ہاتھی نے اپنے ماہوں سے تعلیم پائی اور فارغ التحصیل ہو کر گورنمنٹ ہائی اسکول کی لیکن جب شاہ اسماعیل صفوی نے ازبک تاتاریوں سے خراسان میں (طایاں کر کے) فتح حاصل کی اور ۱۱۲۲ھ میں ان کے سردار شہابی بیگ خاں کو قتل کیا تو اس نے مولانا ہاتھی کو ترک عزت پر مجبور کر کے اپنے دربار میں باریاب کیا مولانا ہاتھی کی بڑی خواہش یہ تھی کہ خمسہ نظامی کنویں کے مقابلہ میں اپنا ایک خمسہ تالیف کرے چنانچہ اس نے ذیل کی پانچ کتابیں لکھیں۔</p> <p>۱۔ اہل بیخون (۲۱) خسرو شیریں (۳) ہفت منظر۔</p> <p>۲۔ تیمور نامہ جو نظر نامہ ہاتھی کے نام سے مشہور ہو گیا ہے (۵) سکندر نامہ کے مقابلے میں فتوحات شاہی کے نام سے ایک رزمیہ نظم لکھنی شروع کی جس میں اس نے اپنے من و مراد شاہ اسماعیل کے کارناموں کو لکھنا چاہا تھا لیکن اس کی تکمیل سے پہلے اس نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ لیکے وچنوں کے قصے پر جتنے شاعروں نے طبع آزمائی کی ہے سب سے زیادہ موثر اور سادہ نظم مولانا ہاتھی کی ہے۔ (نخستین شاعروں کے لیکے وچنوں کا مجموعہ مکتبہ ہذا میں موجود ہے) ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۵۲۱ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۷۳	مثنوی مولانا ہاتفی۔	ہاتفی تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل مندرجہ بالا۔	قلمی
۱۸۷۴	مجموعہ مثنوی غنیمت (نظم) اس مجموعہ میں دو کتابیں شامل ہیں (۱) مثنوی غنیمت مصنف کا حال پڑھنا ہو تو دیکھو خانہ احوال مصنف (۲) ٹیلے و مخبول ہاتفی (ملاحظہ) عدد مسلسل مندرجہ بالا خانہ احوال مصنف) ہر دو قلمی در یک جلد۔	غنیمت محمد اکرم شاعر کا تخلص ہے۔ اسکی مثنوی ایک عاشقانہ قصہ ہے جس میں عزیز شاہد عاشق و معشوق کا نام ہے) کا حال لکھا ہے۔ اس مثنوی کا نام اس نے نیزنگ عشق رکھا تھا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد کا شاعر ہے۔	قلمی
۱۸۷۵	شرح رسالہ معنیات (نثر) ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۱۸۱۳)	- - - -	قلمی
۱۸۷۶	کتاب محمول الاسم (نثر) فن معما کے اصول لکھی گئی ہے۔ امیر حسین نیشاپوری کی مصنفہ کتاب اسکا ناخذ ہے اپنے موضوع کے لحاظ سے قابل قدر تصنیف ہے۔	- - - -	قلمی خوشخط بخٹا نسخ۔ بجاٹا نوعیت دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۸۷۷	نامہ دلکش (نظم) چھوٹی تقطیع کی ایک ضخیم کتاب ہے جس میں مختار تقی کو اہل بیت کا حجامی ثابت کیا ہے اور اسکے عہد کے واقعات کو منظم کیا ہے ۱۱۳۱ھ میں تالیف کی گئی۔	- - - -	قلمی نوشتہ ۱۱۷۳ھ ہجری
۱۸۷۸	مطلع الانوار۔ (نظم)	امیر خسرو دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۸۹)	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد نوشتہ ۱۰۸۳ھ
۱۸۷۹	مختار الاختیار (نثر) قبالہ جات۔ وثیقہ جات اور سجلات وغیرہ کے نمونے دیئے ہیں اپنی نوعیت کے لحاظ سے جلیل القدر اور نایاب کتاب ہے۔	علامہ اختیار حسینی۔	قلمی باریک قلم خط گنجان۔
۱۸۸۰	ہفت سیکر نظامی (نظم) شاہ بہرام وغیرہ کے قصہ پر مشتمل ہے۔	نظامی گنجوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱)	قلمی خوشخط۔ گیارہویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۸۸۱	رسالہ ایفی (علم عروض) (نثر)	- - - -	قلمی

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصہ
۱۸۸۲	مفتاح الخزن شرح خزائن الاسرار (نثر)	جیب اللہ بن عبد الحفیظ ملتانی	قلبی
۱۸۸۳	دیوان ناصر علی (نظم)	ناصر علی ملّا - (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۸۵۹)	قلبی - زمانہ مصنف کے تویہ یعنی ۱۲۵۵ھ کا لکھا ہوا ہے ظنی جلد ضخیم نوشتہ ۱۲۵۵ھ قلبی نوشتہ ۱۲۵۵ھ
۱۸۸۴	خاور نامہ اشراقی زبان کی انشاء ہے۔	" " " " " " " "	" " " " " " " "
۱۸۸۵	مجموعہ قصائد فارسی (نظم)	(غیر معلوم الاسم)	" " " " " " " "
۱۸۸۶	دیوان مختصر (نظم)	مولانا مختصر - کاشان کا ایک مشہور شاعر ہے ہرات کے مخزن بن مولانا سلطان محمد امیری کا استاد تھا۔ اس نے سیبائیہ - شبامیہ اور جلالیہ کے نام سے تین دیوان لکھے ہیں۔ علاوہ اسکے ایک دیوان آئینہ طہار کی مسحوشنا کے قصائد پر مشتمل ہے جس میں تقریباً ۱۵۰۰ ہزار ابیات ہیں تاریخ گوئی اور معجزات میں اسکو خاص مہارت حاصل تھی۔ شاہ آئین صفوی کی تحفہ نشینی کی تقریب براس نے چھپا سٹھ مہر کا ایک قصیدہ لکھا تھا۔ جسکے ہر ایک مصرعہ سے ایک سال جلوس ۱۸۸۶ھ نکلتا ہے۔	قلبی - عزیز الدین خوجہ محمد رضا خان لکھنے کے کثیر نے ۱۲۵۵ھ میں یہ دیوان لکھا
۱۸۸۷	کلیات حزمین (نظم)	مولانا شیخ محمد علی حزمین - آپ کے والد کا نام شیخ ابوطالب گیلانی ہے۔ سن ۱۱۵۰ھ اصفہان میں پیدا ہوا۔ ۱۲۵۵ھ میں نادر شاہ کی ظالمانہ ایذاؤں سے بچنے کے لیے ہندوستان کا رخ کیا۔ نادر شاہ کے حملے کے وقت وہ دہلی میں تھا۔ ۱۲۶۶ھ میں بمقام بنارس اسکا انتقال ہوا۔ اور وہیں اسکی قبر ہے۔ مسلمان ہندو اور انگریز آپ کی مزار کی یکساں تعظیم کرتے ہیں شیخ مذکور کی نظم و نثر میں تمہید تصنیفات ہیں۔ اس کے کئی ہندوستان میں مستقل بود و باش اختیار کرنے کے بعد سال بعد بنائے ہوئے زندگی لکھا ہے جو نہایت دلچسپ اور بہت آموز ہے۔	مطبوعہ جلد ضخیم

عدول	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۸۸۸	الوان نعمت (نظم و نثر) اسکوفن مطبع کی کتاب نہ سمجھ لیں۔ یہ فارسی نظم و نثر کے مختلف رسائل کا ایک ضخیم مجموعہ ہے۔ فارسی لکچر سے ایسی رکھنے والوں کیلئے مثالی لطف کتب کا باعث ہوگا۔	" " " " " " " "	قلی خط شکستہ قابل دید
۱۸۸۹ ت	مجموعہ اخلاق محسنی (نثر) تفصیل مجموعہ (۱) اخلاق محسنی۔ انشاپردازی اور مصنون دونوں کے لحاظ سے ایک متوسط درجہ کی کتاب ہے۔ ملاحین و اعط کا شغفی مصنف انوار سیلی و تفسیر حسینی کی تصنیف ہے قلمی بخط نسخ۔ بار یک قلم خوشخط تقریباً تین سو سال کا پورا ناسخہ۔ (۲) صحیفہ شہابی۔ از مصنف مذکور انشاپردازی کے اصول بیان کئے ہیں اور آیات و غیرہ مناسب حال لکھے ہیں۔ قلمی بخط نستعلیق۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۱۸۸۹	مجموعہ تصنیفات نعمت خاں علی (نثر)	نواب دشمنہ خاں عالی (ملاحظہ ہو عدول مسلسل)	قلی۔ (از مصنف کے نہایت قریب یعنی ۱۳۵۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ قلی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۸۹۰	قصہ یوسف زلیخا (نظم) بحر آیات شہداء فردوسی کے موافق ہے	" " " " " " " "	" " " " " " " "
۱۸۹۱	انشاء مجہول الاسم (نثر) فارسی انشاپردازی کا ہونہ دیکھنا ہو تو اس کو پڑھ لیجئے۔	" " " " " " " "	قلی خوشخط
۱۸۹۲	شخصہ انجیب (نظم) مختلف شعرا فارسی کی غزلیات کا انتخاب ہے۔	فخری۔ مولانا سلطان محمد امیری ہروسی کا بیٹا ہے۔ شاعری میں مولانا محترم کاشانی کا شاگرد ہے۔ اس نے جو اہر الجواب کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں شاعرہ عورتوں کے تراجم ہیں۔ آملی شاعر اس کی کتاب کا نام	قلی خوشخط بدرجہ اوسط جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۹۳	مجموعہ نفع لطیب (نظم) اس مجموعہ کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) مجموعہ رسالہ محرابیہ و غیو از علماء رشتہ اور (۲) نفع لطیب من ذکر المتزل و انجلیب۔ اتباع سنت کی نظموں اور قصاید کا ردیف وار مجموعہ ہے۔ از نواب صدیق حسن خاں۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۰) ہر دو مجموعہ در یک جلد	تذکرۃ النساء کتاب ہے مولانا فخری لکھتے ہیں کہ اثنا عشر جرج میں شاہ پلاسپ حسینی کے عہد سلطنت میں وہ سندھ کو آیا۔ صوبہ مذکور کا والی اس وقت عیسیٰ ترخان تھا جس کا سن ۱۱۹۹ھ میں انتقال ہوا ہے) اس نے فارسی کے مستند شعراء کے بہترین کلام کا انتخاب کر کے ایک مجموعہ غزلیات مرتب کیا ہے جس کا نام تحفۃ انجلیب ہے۔ رویکو خانہ کیفیت عمومیہ	مطبوعہ
۱۸۹۴	الف لیلیہ فارسی زشر جلد نہایت ضخیم (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۲۸)	فردوسی طوسی۔ اصل نام ابوالقاسم حسن بن شرف شاہ اور تخلص فردوسی ہے۔	مطبوعہ بمبئی۔ تقطیع کلاں جلد ضخیم لکھائی چھپائی نفیس۔
۱۸۹۵	شہنامہ فردوسی (نظم) جلد نہایت ضخیم۔	تہایت نامو فارسی شاعر ہے جس کو بقول مصنف اور نیل باؤر لیکل ڈکشنری ایران کا ہو مرکنا بجا ہے۔ اس کی رزمیہ نظم "شاہ نامہ" کو بجا طور سے اتنی شہرت حاصل ہے جو اس کی تیس سال کی دماغ سوزی کا نتیجہ اور ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ تمام کتاب کی زبان خالص فارسی ہے اور عربی کے ذیل الفاظ سے متنی الامکان احتراز کیا گیا ہے کیونکہ مرثیہ یاد شاہ کے حمد سے لے کر	مطبوعہ بمبئی۔ تقطیع کلاں جلد ضخیم لکھائی چھپائی نفیس۔

جلد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>یزدجرد ثالث تک کے عہد کے حالات لکھے ہیں جسکی سلطنت کا ^{۲۱}۴۴۱ء میں سلمان ناتھوں کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا تھا۔ اور نیشلی باؤکر لیکل ڈکشنری کے مصنف نے ذیل کے دیکھنے والے حالات اس شاہ کے دیباچے سے اخذ کئے ہیں جسکی ^{۲۴}۸۲۹ء میں امیر تمور کے پوتے بایسنقر مرزا کے حکم سے تصحیح کی گئی تھی۔</p> <p>”آل سامان کے سب سے آخری بادشاہ یزدجرد نے نہایت کاوش کے ساتھ کیو مرث کے عہد سے لیکر خسرو کی تخت نشینی تک کے تاریخی واقعات اور اساطیر کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا تھا جسکا نام سیر الملوک یا داستان نامہ تھا۔ دسویں صدی عیسوی میں امیر قوج ثانی ابن امیر منصور سامانی کے حکم سے واقعی شاعر نے کتاب مذکور کو منظوم کرنا شروع کیا۔ ابھی ایک ہزار ابیات تالیف ہوئے تھے کہ شاعر نے دیکھ کر اپنے ایک غلام کے ہاتھ سے اراگیا سلیمان اور محمد و غزنوی کی کو حسن اتفاق سے داستان نامہ کا ایک پُرانا نسخہ ہاتھ آیا۔ اس نے کتاب مذکور سے سات داستانیں منتخب کیں اور اپنے عہد کے سات مشہور شاعروں کو ایک ایک داستان منظوم کرنے کیلئے حوالہ کی غرض سے کی نظم پسند کی گئی اور اس کو تمام کتاب منظوم کرانے کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ اس اثنائے میں فردوسی اپنے وطن بلخ طوس میں تھا وہ واقعی کی کوششوں سے بے خبر نہیں تھا اس کو یہ بھی خبر پہنچ چکی تھی کہ سلطان محمد و غزنوی قدیم سلطان ایران کی تاریخ اور اساطیر کو منظوم صورت میں</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>دیکھئے کا بہت مشتاق ہے۔ فردوسی کو کہیں سے یاستان نامہ کا ایک نسخہ مل گیا تھا اور اس نے ضحاک اور فردوس کے تجربات کو نظم کر لیا۔ اسکی یہ نظم نہایت مقبول ہوئی اور بہت جلد اسکا شعرہ محمود تک پہنچ گیا۔ اس نے فردوسی کو فوراً اپنے دربار میں بلایا اور اسکے کلام کی مناسبت اور فصاحت و سلاست دیکھ کر ان الفاظ میں فردوسی کو مخاطب کیا۔</p> <p>عظیم المثال نظم میں شاہنامہ لکھنا تمہارا کام ہے۔ اور ہر ایک ہزار ابیات کے لیے ایک ہزار اشرفی دینا میرا کام۔ فردوسی نے اپنا کام شروع کیا لیکن ساتھ ہی یہ ٹھکانا لیا کہ جب تک پورا شاہنامہ منظوم نہ ہو اسکا کوئی جزویادشاہ کو نہیں دکھاؤں گا۔ چنانچہ ستوا تر تین سال تک اس میں ہمت نہ مصروف رہا اور بالآخر فارسی نظم کا ایک ایسا نمونہ دینا کے پیش کیا جسکی نظیر پیدا کرنے سے غالباً زمانہ قاصر ہے۔ اس نے اپنی تیس سارے قریزی کا نتیجہ مناسب طرز پر نمود کے پیش کیا۔ لیکن اس قدر مدت دیدن کے گزر جانے پر بلعیا اس کا جوش سرد ہو گیا تھا۔ اس نے شاہنامہ کو سرد چھری کے ساتھ ملاحظہ کیا۔ فردوسی کی محنت شاقہ کی تعریف کی اور اسکو رخصت کر دیا۔</p> <p>مہینوں گزر گئے مگر سدا سے پر غماست۔ مجبور ہو کر چند اشعار لکھے اور یاد دہانی کی حمد و ثناء منفعیل ہو کر (بجائے ساتھ ہزار اشعار ہونے کے) ساتھ ہزار درہم آسکے۔ پاس بھیج دیئے۔</p> <p>فردوسی کو یہ وعدہ خلائی ناکو ارکندری اور نہایت بے اعتنائی کے ساتھ وہ تمام دے دیے</p>	

سریل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>حام کے ملازموں میں تقسیم کر دیئے اور اپنے دل کا بخار اس طرح نکالا کہ ایک نہایت تیز و تلخ ہجو لکھ کر محمود کے اس منظور نظر وزیر کے پاس بھیج دی جسکی بابت اسکا خیال تھا کہ اس نے محمود کو ایسی تنگ جھٹی کی صلاح دی ہے اور خود مازندران چلا گیا۔ (یہ ہجائیہ نظم مطبوعہ بمبئی نسخہ کے دیباچے میں پوری لکھی ہے)۔</p> <p>مازندران میں اسکو خبر ملی کہ اسکی ہجو اثر کئے بغیر نہیں رہی اور محمود کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ میری عزت ہمیشہ کے لئے خاک میں ملگئی اور میری نیک نامی پر ایک ایسا دہشتہ لگ گیا جس کو دست روزگار مشکل سے مٹا سکیگا۔ اس نے اپنا وعدہ ایفاء کیا (لیکن بعد از وقت) اور ساٹھ ہزار اشرفیاں ایک پیش بہا خلعت اور ایک معذرت نامہ قاصد کو دے کر فردوسی کے پاس روانہ کیا۔</p> <p>مگر جب یہ چیزیں فردوسی کے پاس لگی گئیں تو اسکا جنازہ شکل چکا تھا۔ اور اس قضیہ نامرغیہ کا اس طرح خاتمہ ہو گیا۔ فردوسی اپنے مرنے سے پیشتر دارالخلافہ بغداد میں حاضر ہوا اور شامنامہ کے ساتھ ایک ہزار ابیات خلیفہ وقت کی مح میں اور بڑا کر دربار خلافت میں اسکو پیش کیا۔ خلیفہ بہت خوش ہوا اور ساٹھ ہزار اشرفیاں (جنکے دینے میں محمود نے بخل کیا تھا) اسکو انعام دیں۔ فردوسی اسکے بعد اپنے وطن مالوف طوس کو واپس آیا (جسکو مشہور ہے) اور ۴۲۰ھ میں وہیں اس کا انتقال ہوا۔ بقول مصنف کشف الظنون ۴۱۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔</p>	

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۹۶	ایضاً شاہنامہ فردوسی - (نظم و نثر)	"	مطبوعہ (دو جلدوں پر مشتمل ہے)
۱۸۹۷	سیاحت در زیر بحر (نثر)	محمود طرزی - اصل میں ترک ہے۔ فرانسیسی	ہر جلد مطبوعہ کابل۔
۱۸۹۸	سیاحت در بحر ہوا (نثر)	اور انگریزی پر اچھا اقتدار رکھتا ہے۔ علوم	
۱۸۹۹	سیاحت بر دور اور دور کرۂ زمین (نثر)	جدیدہ سے معتد بہ واقفیت اسکو حاصل ہے	
۱۹۰۰	تینوں فرانسیسی زبان کے ناولوں کا فارسی ترجمہ ہے۔ زبان نہایت شستہ اور فصیح۔ مضمون دلچسپ۔ واقفیت عامہ اور فارسی زبان کی ادبی لیاقت بڑھانیکے لئے انکا پڑھنا نہایت مفید ہے۔	سراج التواریخ کا مصنف ہے۔ اور ایک مدت دراز سے سراج الاخبار افغانیہ کابل کو قابلیت کے ساتھ ایڈٹ کر رہا ہے۔	
۱۹۰۱	ازہر وہن سخنیں و ازہر چین سخنیں (نثر) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے مختلف محاضرات فارسی کا ایک مجموعہ ہے۔ بعض مضامین نہایت دلچسپ ہیں۔ زبان شستہ رنگین اور فصیح ہے۔	ایضاً محمود طرزی -	مطبوعہ کابل
۱۹۰۲	روضۃ الحکم (نثر) انشا پر داری کا اعلیٰ نمونہ۔ مضمون حکمت آمیز۔ زبان فصیح اور جدید۔	"	"
۱۹۰۳	دیوان حسرتی فارسی (نظم و نثر) معہ رقعات۔	"	مطبوعہ
۱۹۰۴	انشائے چارچمن (نثر فارسی)	سورج بہان ہندو۔	قلبی
۱۹۰۵	کلیات صہبائی (نظم)	صہبائی مولوی نام بخشن خان پرفیض علی گڑھ کا تخلص ہے	مطبوعہ جلد ضخیم
۱۹۰۶	سوانح عمری حاجی بابا اصفہانی (نثر)	"	مطبوعہ بمبئی
۱۹۰۷	قصہ کلیلہ و دمنہ۔ عیار و دانش۔	ابو الفضل علامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۸)	قلبی غنچہ - زمانہ مصنف کے قریب یعنی ۱۸۶۵ء کا نوشتہ مطبوعہ نفیس
۱۹۰۸	دیوان شبلی معہ جملہ ضمیمہ آئے آل - (فارسی نظم) مولانا شبلی کے منظوم کلام کا نمونہ دیکھنا ہو تو اس دیوان کو پڑھو۔	مولانا شبلی -	

صہبائی مولوی نام بخشن خان پرفیض علی گڑھ کا تخلص ہے۔ کئی اردو فارسی کتابوں کے مصنف ہیں۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۰۹	تجۃ الہند (نثر) صفحہ ۱۸۸ - فارسی نثر میں لکھی گئی ہے۔ مصنف کا نام وغیرہ معلوم نہیں ہو سکا۔ دیباچہ میں بتایا گیا ہے کہ راجہ رائے کرن والی گجرات نے اسکو ہندی زبان (سنسکرت) سے ترجمہ کرایا۔ طوطے اور سارس کے مکالمے کے ضمن میں بہت پرستی کی بات اسکی برائیاں اور دوسرے اسلامی آیات کو نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے	قلمی - نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۹۱۰	کلیات آفریدی (۱) اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تیراہ کے سلطان خیل آفریدیوں کا ایک خاندان ترکہ طن کر کے ہندوستان میں سکونت کریں ہوا بارھویں صدی ہجری کے اخیر اور تیرہویں کے اوائل میں قاسم علی خان آفریدی اس خاندان کا ایک نامور فرد تھا جس نے میر جعفر والی بنگال اور بعد میں کمپنی سرکار انگریزی کی ملازمت کی۔ یہ اسکی کلیات ہے جو پانچ کتابوں پر مشتمل ہے (۱) ترک آفریدی جس میں اس نے اپنا اور اپنے خاندان کا حال فارسی زبان میں لکھا ہے۔	قاسم علی خان آفریدی (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی مصنف کا لکھا یا ہوا نوشتہ ۱۲۱۳ھ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
	(۲) دیوان آفریدی بزبان پشتو - کلام پنجم اور متین ہے۔ جا بجا تصوف کا رنگ چڑھایا گیا ہے۔		
	(۳) دیوان آفریدی بزبان اردو - پورانے اردو لٹریچر کا نمونہ۔ آفریدیوں کی فطرت اور غیر زبان پر حاوی ہونے کا ثبوت اسکا پنجمہ کلام ٹپتہ ہے جس کے قابل ہے		

سلسلہ	نام کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	<p>(۴۱) قصائد آفریدی۔ فارسی اور پشتو میں چند ایک نعتیں لکھی ہیں۔ اسی کا ضمیمہ ایک خوابنامہ ہے۔ پشتونوں میں علم تعمیر خواب کے چند موٹے سوٹے نکتے بیان کئے ہیں۔</p> <p>(۵) فرہنگ آفریدی جس میں مصادر فارسی اور چند ایک اسماء جامدہ کے پہلو پہلو پشتو۔ اردو۔ کشمیری اور انگریزی کے مرادف الفاظ لکھے ہیں۔ کلیات مذکور کو میر کلیم الدین مصنف کے ایک عقیدت مند حاضر نے ۱۲۳۰ھ میں لکھا جس پر جابجا مصنف کی اپنی تہنیت ہے۔ شروع کتاب سے چند اوراق ناقص ہیں اسکی اہمیت کئی ایک وجہ سے ہے (۱) تیراہ کے ایک آفریدی کی تصنیف (۲) اسکا پشتو دیوان پشتو زبان میں لٹریچر کی جان ہے۔ (۳) یہ کلیات خود مصنف کا لکھا یا ہوا نشو ہے۔</p>		
۱۹۱	تاریخ جہان کشائے نادری (نثر) تاریخ و لٹریچر۔	مہدی خان مرزا۔ نادر شاہ ایران کا محرم راز کا تب تھا اور منشئ الممالک اسکا خطاب تھا۔ سر ولیم جونسن نے تاریخ جہان کشائے نادری کا فرانسیسی ترجمہ شائع کیا ہے۔	مطبوعہ بمبئی
۱۹۱۰	انشاء ملّا طعراء (نثر) فارسی زبان میں فنِ زنتل کی ایک تصنیف ہے۔	تعلیٰ خوشخط۔ نوشہرہ

فہرست کتب متفرقہ

موجودہ مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور (صوبہ سرحدی)

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۱۱	مجموعہ رسائل سیوطی (عربی، اس مجموعہ میں ۶۹ رسالے ہیں جن میں سے ہر ایک میں ایک جداگانہ مہتمم بالشان مسئلے کے مالذ و ما علیہ پر بحث کی گئی ہے۔ سب کا مصنف علامہ سیوطی ہے۔	جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو جدول مسلسل)	قلبی نوخط
۱۹۱۲	دیوان سودا (اردو)	مرزا رفیع سودا۔ وہ اصل میں دہلی کا باشندہ تھا۔ لیکن لکھنؤ میں سکونت اختیار کی تھی۔ اردو زبان کا مشہور شاعر ہے۔ اسکے دیوان میں قصیدہ۔ غزل۔ مرثیہ۔ رجز وغیرہ ہر ایک قسم کا کلام پایا جاتا ہے جن میں سے ایک مدحیہ قصیدہ مسٹر چڑو جانشن کی تعریف میں اسکی بچو بھی کچھ کم مشہور نہیں ہے۔ لکھنؤ کے نواب آصف الدولہ نے چھ ہزار روپیہ لائے اسکا وظیفہ مقرر کر رکھا تھا۔ وہ سراج الدین علیا آرزو کا شاگرد ہے۔ ۱۱۹۵ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلبی
۱۹۱۳	قدوری (فارسی) قدوری اور اسکو مصنف کا حال جدول مسلسل ۵۶۰ میں ہے	"	مطبوعہ
۱۹۱۴	مجموعہ موضوعات ملا علی قاری۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں :- (۱) استفسار عن صاحب المعیار (اردو)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	"

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	فقہاء و راہل حدیث کے مابین مختلف مسائل کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ (۲) موضوعات ملا علی قاری (صغیر) عربی۔ (۳) الکلام المبرم فی نقض القول المحقق الحکم بزبان اردو۔ (زیارت قبر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجوب و استحباب پر بحث ہے۔) جملہ مطبوعہ وریک جلد۔		
۱۹۱۵	جو اس پر خمسہ (فارسی) عملیات اور تعویذ پستل ہے۔	تلمی نو نسخہ
۱۹۱۶	مجموعہ رسائل مختلفہ اس مجموعہ میں سب ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) اقوال سیدنا علیؑ پر ایک قول کا ترجمہ فارسی کی ایک رباعی سے کیا گیا ہے نہایت دلکش رباعیات ہیں۔ (۲) ملاح و منافق شیخ عبدالقادر جیلانی م۔ (۳) شرح رسالہ شیخ نجم الدین از مولانا علی نقوی لاری۔ بزبان فارسی در اصول طریقت نظر آ حسن بن جلال ملتانی نے اس کو لکھا ہے۔ (۴) لؤلؤ جامی۔ (۵) رسالہ حارف از حضرت مجدد سہندہ بزبان فارسی نوشتہ ۱۱۶۳ھ۔ (۶) جدول تارہ پنجائے وفات اولیاء کرام۔ (۷) رسالہ مجہول الاسم در تصوف بزبان فارسی۔ (۸) رسالہ نہایت الکمال۔ بزبان فارسی موجز و بیات پنجابی در آخر آں۔ جملہ قلمی وریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	تلمی۔ (تفصیل کے لئے پڑھو خانہ کیفیت عمومیہ)
۱۵۱۷	زیور و آؤد (فارسی)	مطبوعہ آمین نقاشی خورو

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۱۸	<p>عنوان الشرف (عربی) مجروحہ۔ اسکا پورا نام اس طرح ہے۔ "عنوان الشرف المانی فی الفقہ والتاریخ والحدود العروض والقوانی" ایک عجیب علمی کارنامہ ہے۔ علامہ بخاری لکھتے ہیں کہ محمد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس نے سلطان اشرف دہلی میں کیلئے ایک کتاب لکھی تھی جسکی ہر ایک سطر الف سے شروع ہوتی تھی۔ بادشاہ نے اس کو بہت پسند کیا اور محمد الدین کو عہدہ قضا سے سرفراز کیا۔ علامہ مقرئ کو اس پر رشک ہوا اور یہ عجیب المصنعة کتاب تصنیف کی جسکا اصلی مقصود مسائل فقہ کا بیان لیکن اگر ہر ایک سطر کے شروع کے الفاظ جمع کئے جائیں تو عروض کا رسالہ بن جاتا، اگر آخر کے الفاظ یکجا کئے جائیں تو قوافی کا رسالہ مرتب ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس دو نو کالموں کے درمیان جو الفاظ سرخی سے لکھے ہیں وہ فن نحو کے مسائل اور دولت بنی رسول کی تاریخ ہے۔ گویا ایک کتاب اور وہی ایک پانچ ہیں۔ مگر مصنف کی آرزو عہد سلطان اشرف میں پوری نہ ہو سکی۔ جب کتاب مکمل ہوئی تو وہ سلطان موصوف کے جانشین "ناصر" کی خدمت میں پیش کی گئی۔ سلطان ناصر اور تمام علماء نے اس کو نہایت پسند کیا۔ سیوطی۔ ابن کثیر و میاطی وغیرہ نے بھی اس صنعت پر کتابیں لکھی ہیں لیکن سبقت کا فخر علامہ مقرئ کو حاصل ہے۔ اسی جلد میں دو کتابیں اور بھی ہیں۔ (۱) کتاب مجبول الاسم میں علو مخمکہ کا بیان ہے۔</p>	<p>علامہ اسمعیل بن ابی بکر المقرئ البیہقی۔ ۷۸۳ھ مطابق ۱۳۳۳ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔</p>	<p>قلی خوشخط</p>

عہد سہل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۱۴	(۲) اتمام الدرایہ لقرآن النقایہ۔ چودہ علم مستاد لہ کے مسائل مہمہ پر مشتمل ہے۔ اور علامہ سیوطی کی تصنیف ہے۔ جلد قلبی و ربیک جلد۔ رسالۃ المکاتیب فی رؤیۃ النقاہ والغرائب (فارسی) جیسے کہ اسکا نام جمل جیسا ہے بحث شیعہ و سنی کا ایک بے سرو پا رسالہ ہے۔ عبارت فارسی درحقیق ہے۔ اور اصل مطلب کا بہت کم نہ چلتا ہے۔	مصنف محمد علی	مطبوعہ
۱۹۲۰	شمس المعارف کبرئے (عربی) خواص الحروف اور دعوت اسماء حسنہ کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع پر بڑے معرکے کی کتاب خیال کی گئی ہے۔	علامہ شیخ احمد بن علی البونی المغربي۔ مصنف کو علم دعوت اسماء اور تفسیر الحروف وغیرہ بچوں فزون کا امام مانا گیا ہے۔ اور ۱۹۲۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بمبئی
۱۹۲۱	دیوان عبدالرحمن (افغانی) اکثر نظمیں دنیا کی بے بنیادی اور دوسری پند آموز فصلیں پر لکھی گئی ہیں۔ اسکی غزلوں میں تصوف کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اور اسکا یہ دیوان پشتو لٹریچر کی جان ہے۔	عبدالرحمن بابا۔ قوم افغان کی مہم شہنشاہ میں سے ہے۔ اسکا کلام نہایت پختہ اور مؤثر ہے۔ طامس ولیم بیل اور نیل باؤر کی مکمل ڈکشنری میں لکھتے ہیں: "اسکے اشعار نے جو نہایت مؤثر پیرائے میں لکھے گئے ہیں جنگی جوہر رکھنے والی" افغان قوم میں انتہا درجہ کی ہر نوع مزنی حاصل کی ہے۔ اس کے کلام میں طبعی سادگی پائی جاتی ہے۔ جو ایک محب مشرود سخن کے لئے جادو سے کم اثر نہیں رکھتی۔ وہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں مقا اور زاهدانہ قناعت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ آپ کا نثر "دیہہ بہادر" کے قریب ہے۔ جو پشاور کے مضافات میں سے ہے اور اس نامور شاعر کا محل سکونت ہے۔	قلبی ۱۹۲۹ء کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۲۲	ایضاً دیوان عبدالرحمن (افغانی) دوسرا نسخہ	" " "	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۲۳	اتمام الدرایہ فی شرح النقایہ (عربی) کشف الفنون میں لکھا ہے۔ نقایہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی کی تصنیف ہے جس میں چودہ علوم متداولہ (جسکا حاصل کرنا دوجہ فضیلت کا معیار سمجھا جاتا تھا) کے چنے ہوئے مسائل ہیں مصنف علامہ نے خود اسکی ایک شرح لکھی ہے۔ جسکا نام اتمام الدرایہ ہے اسکی تالیف سے اس نے ۳ ربیع الاول ۸۷۳ھ کو فراغت حاصل کی۔	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۲۶)	قلمی خوشخط۔ ۱۰۹۸ء کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۲۴	مجموعہ خطب (برائے سال تمام۔ عربی)	علامہ شیخ احمد یونی مغربی (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۹۲۰)	مطبوعہ خوشخط
۱۹۲۵	شمس المعارف کبریٰ (عربی) دوسرا نسخہ ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۹۲۰	امام باغی۔ اصلی نام عبداللہ بن اسعد ہے یافہ ملک شام میں واقع ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اس کو قطب ملک اور نزیل الحرمین بھی کہتے ہیں مشہور شافعی فاضل و محدث ہیں کامربہ ہے۔ درالنظم و ردعۃ الریاحین فی خطایا الصالحین۔ خلاصۃ المفارخ فی مناقب الشیخ عبدالقادر وغیرہ کتابیں اسکی تصنیف ہے۔ اس نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام ہے مرآۃ الجنان فی حوادث الزمان اسمیں شروع ہجرت سے لے کر ۱۱۳۰ھ تک کے تمام مسلمان سپہ سالاروں اور دیگر نامور شخصوں کے حالات زندگی لکھے ہیں نہایت دلچسپ کتاب ہے ۷۶۷ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ بمبئی مطبوعہ
۱۹۲۶	کوکب دُرّی (اردو) تفسیر القرآن کی طرح قرآن کریم کے الفاظ کو فرہنگ کے طور پر جمع کیا ہے قرآن کا ترجمہ کیے بغیر لے بند یوں لے مفید ہے۔	..	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۲۸	ماستہ فوائد (عربی) علیات کی ایک مشہور کتاب ہے۔	" " "	قلبی نوشتہ ۱۳۲۶ھ
۱۹۲۹	مجموعہ رسالہ صدریہ (فارسی) تفصیل (۱) رسالہ صدریہ بزبان فارسی جس میں اکثر حیوانات اور پرندوں کا نام عربی تہجی کی ترتیب سے لکھ کر اُنکے حال و سوت اور اُن کی حکمتوں اور فوائد پر مختصر بحث کی ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۹۳۰	(۲) فرح الانسان - یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں حکماء یونان کے طبی اقوال نقل کئے ہیں یہ درمطبوعہ ٹرکین السر لکھنؤم (عربی) علم طاسمات کے اسرار پر بڑے معرکے کی تصنیف خیال کی گئی ہے۔ اور علامہ فخر الدین رازی کو اسکا مصنف بتایا گیا ہے۔ واللہ اعلم وعلیہ اتم و احکم۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلبی بخط استعینق خوشخط
۱۹۳۱	دلائل الخیرات (عربی) مختلف عبارات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ دلائل الخیرات کو اسلامی دنیا میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی ہے، مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان اسکا وظیفہ پڑھتے ہیں اور اسکے پڑھنے کو خیر و برکت کا باعث سمجھتے ہیں۔ اسکا پورا نام اس طرح ہے: "دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبیؐ" شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن ابی الجوزی السملالی الشریف الحسینی کی تصنیف ہے جو اپنے زمانے میں ایک نہایت منفی اور خدا رسیدہ بزرگ سمجھے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلبی خوشخط جدید و دل طلائی۔

نمبر	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصی
۱۹۳۱	اور جلد کا ۸۵۰ میں انتقال ہوا ہے۔ مصنف کشف الظنون لکھتے ہیں کہ شیخ محمد مہدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی نے اسکی ایک لطیف شرح لکھی ہے جسکا نام ”مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات“ ہے۔ اور جو دوسری شرح کے مقابلے میں زیادہ مستند خیال کی گئی ہے چونکہ دلائل الخیرات کو اسکے مصنف راویوں نے نہایت کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے اسکے نسخوں میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن شیخ ابو عبد اللہ محمد صغیر سہیلی کا نسخہ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے جو مصنف کے اکابر تلامذہ میں سے ہے۔	قلبی نہایت جلی قلم خوش خط و سلاط جسکے لکھنے اور جدول وغیرہ بنانے میں نہایت اذرا کا ساتھ فاضل سونا استعمال کیا گیا ہے۔ اور جس کو سابق مالکوں نے بجا طور پر تحفہ شریف کا لقب دیا۔ نو ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ جلد بندی کشمیری صنایع خانہ۔
۱۹۳۲	مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات (عربی) شرح دلائل الخیرات۔ (ملاحظہ ہو عدو سلسل مندرجہ بالا ۱۹۳۱ خانہ کیفیت)	شیخ محمد مہدی فاسی۔ فاس دیار مغرب (مراکو) میں ایک مشہور شہر ہے جس کو آجکل فیض کہتے ہیں۔	قلبی۔ نوشتہ ۱۲۸۹ھ محمد رفیع بن محمد سلم عباسی کے ماتھے کا لکھا ہوا نسخہ۔ مطبوعہ لبثی
۱۹۳۳	دلائل الخیرات (عربی) دوسرے نسخہ۔	محمد بن سلیمان جزولی شافعی (ملاحظہ ہو عدو سلسل ۱۹۳۱۔ خانہ کیفیت عمومی)	قلبی۔ نوشتہ ۱۲۸۹ھ محمد رفیع بن محمد سلم عباسی کے ماتھے کا لکھا ہوا نسخہ۔ مطبوعہ لبثی
۱۹۳۴	وسیلۃ الوصول الی دیار الرسول (عربی)	اورنیل بالوگر فیکل ڈکشنری میں لکھا ہے	قلبی
۱۹۳۵	مجموعہ رسائل علم البحر (عربی) اس مجموعہ میں دو رسالے ہیں جن میں جہاز رانی	سلیمان بن احمد۔ اُس نے بحر الہند میں جہاز رانی کے موضوع پر ”عمدہ“ کے نام سے	قلبی بخط قدیم خوش خط۔ نوشتہ ۱۲۸۵ھ۔

نوٹ: نام، احوال مصنف کے فارغین جو عبارتیں کتاب کے سامنے درج ہیں اس کو نمبر ۱۹۳ کے متعلق سمجھنا چاہیے۔

اعداد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	اصول کو علمی طریق پر مدون اور منضبط کیا گیا ہے۔ تمام اہم مسائل متعلق فن مثلاً ہواؤں کی شناخت و نشانوں کے ذریعہ جہاز کی رہنمائی کرنا۔ سمندر کے خطرناک مقامات وغیرہ امور پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ نہایت نایاب چیز ہے۔	ترکی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے یہ کتاب سحر کی تالیف ہے۔ اس نے جہاز رانی کے اصول کو علمی تصانیف کی شکل میں مدون کیا اور فوائد علم البحر یہ - تحفۃ الفضول - منہاج اور قلاذیر الشمس کے نام سے اس موضوع پر کتابیں لکھیں	
۱۹۳۳	درد و قاری (عربی)	قلبی
۱۹۳۷	قرآن شریف (..)	قلبی حائل نسخہ عنایت بخدا
			قدیم حروف ابجد کے رموز
			نہایت خوبی کے ساتھ لکھا
			موفقہ برقرارت سبب کا اظہار
			دکھا یا گیا ہے۔ بلحاظ نوعیت
			نویں صدی ہجری کا خط
			معلوم ہوتا ہے۔
۱۹۳۸	ایضاً قرآن شریف (عربی)	قلبی حائل طرز تحریر غیر معمولی
			یعنی زنجیری خط سلسلہ
			کا لکھا ہوا۔
۱۹۳۹	ایضاً قرآن شریف (عربی)	حائل قلمی باریک قلم۔
			نہایت خوشخط۔ جدول
			اور آیتیں وغیرہ طلائی۔
			طبعہ قدیم خوشخط
۱۹۴۰	صحیفہ کاملہ (عربی) اُن ادبیات کا مجموعہ ہے جو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہیں۔
۱۹۴۱	برہ آور و (فارسی) حج کا سفر نامہ اور مساک حج کا بیان ہے۔	نواب مصطفیٰ خان ..	سبطوہ
۱۹۴۲	عنوان الشرف (عربی) دوسرا نسخہ سائنسہ میں تصنیف کی گئی۔ مصنف غلام نے علم فقہ۔ نحو۔ عروض۔ قوافی اور بیج	علامہ شرف الدین اسماعیل بن ابی بکر المکرمی (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۱۹۱۸)	قلبی

مسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیتیہ
۱۹۴۳	ایک ہی سلسلہ عبارت میں بدیع المثال طور پر جمع کیا ہے۔ علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے نہایت دلچسپ چیز ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۹۱۸) گنج تاریخ (ضخاست ۶۵ صفحہ) فارسی۔ کثرت سے ایسے قطعات لکھے ہیں جن میں کسی واقعہ کا تاریخی مادہ منظوم کیا گیا، تاریخ گوئی بھی فارسی ادبیات (تشریح) کا ایک اہم شعبہ ہے۔	مطبوعہ
۱۹۴۴	مجموعہ حلیہ شریف (عربی و فارسی) تفصیل (۱) حلیہ شریف عربی سورت ترجمہ اردو منظوم (۲) جلاء العیون نظم سرور الخزون فارسی نظم از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ (۳) تذکرہ شوق القمر فارسی (۴) السیف الماضی لسنکر شوق القمر فی الماضی ایضاً فارسی۔ جملہ مطبوعہ در یک جلد۔	مطبوعہ
۱۹۴۵	مجموعہ قصائد وادراو۔ تفصیل مجموعہ:- (۱) الورود الاعظم۔ (۲) رسالہ مہجول الاسم مثل برچہل باب خود از قسم فضائل اعمال (۳) اسماء شیخ عبدالقادر جیلانی (۴) مناجات۔ یا سامع الدعاء (۵) قصیدہ ہرودہ (۶) قصیدہ بابت سعاد۔ (۷) نظم شقائق النبی (۸) قصیدہ شوق البال مشتمل بر صنعت تجنیس (۹) مناجات منظوم از ابراہیم بن ادہم (۱۰) اسمائے شتال جہان نصوف معہ توضیح آں بزبان فارسی۔ اول فقرہ آں "ماہار براور بودیم۔ ستہ جامہ نداشتند دیکے برہنہ بود۔"	جلد ہفدہ رسالہ قلبی بہدیت مجموعی خوشخط

سلسلہ عدہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	<p>و علیٰ هذا القیاس (۱۱) تصدیقہ معروفہ برغوثیہ۔ (۱۲) نخبۃ الفکر در اصول حدیث از علامہ ابن حجر (۱۳) نقایۃ العلوم از علامہ سیوطی مشتملہ خلاصہ علوم چہارہ گانہ معہ جواہری ضروریہ (۱۴) حمایۃ الدین فی دفع التہمت عن جناب الرسول الامین صلعم (رسالۃ فی اثبات جواز السماع) (۱۵) رسالہ بزبان فارسی در علم موسیقی (۱۶) رسالہ منظوم در فن خط۔ (۱۷) رسالہ فی غیر معلوم الاسم در علم تکسیر الحروف۔ جلد در یک جلد۔</p>		
۱۹۴۶	پنجہ نگارین ہر پنج حصہ خط نستعلیق کی خوشخطی کے بہترین نمونوں کا مجموعہ ہے۔	" " "	مطبوعہ نظامی
۱۹۴۷	کنز الطغراء۔ جسے کہ اسکے نام سے طاہر سوتا ہے مختلف قسم کے طغراءوں کا خزانہ ہے۔ تجرید خیر اور قابل دید مجموعہ مثلاً ایک ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ایک سے زیادہ مختلف طغراءوں میں دکھایا گیا ہے جن میں سے ہر ایک بجائے خود کمال کتابت کا قابل تعریف نمونہ ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۹۴۸	شرح اوراد فقیمہ (فارسی) اپنے موضوع کے لحاظ سے قابل قدر تصنیف ہے۔	" " "	قلی خوشخط
۱۹۴۹	کتاب مجہول الاسم۔ علم الحروف (عربی) اپنے فن کی عظیم المثال کتاب ہے علامہ سخی الدین ابو العباس احمد بونی مغربی کی تصنیف ہے۔ شمس المعارف کے مصنف کا باپ ہے۔ یہ کتاب ساتویں صدی ہجری میں تصنیف کی گئی۔ ساتھ ہی ایک دوسرا سالہ ہے جو اسی فن پر لکھا گیا ہے اور مصنف بیٹے یعنی صاحب شمس المعارف کی تصنیف	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	<p>(پہلی کیفیت عمومیہ پرچہ اول) اول الذکر قلمی خوشخط۔ ریاضی غیر مطبوس۔ آٹھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر رسالہ امیر جعفر بن امیر ثارون بن امیر عبداللہ الملکی نے ۳۵۰ھ میں لکھا ہے۔</p>

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۵۰	الحرب الاعظم (عربی)	مطبوعہ مصطفائی کتب خانہ خوشخط
۱۹۵۱	مجموعہ شفاء الاستقام (عربی) تفصیل مجموعہ حسب ذیل ہے:- (۱) شفاء الاستقام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام۔ یہ درود کا وہ مجموعہ ہے جس میں ۵۸۶۷ مرتبہ مختلف صیغوں میں رسالت پناہ صلعم پر درود بھیجا گیا ہے۔ قلمی نسخہ ہے جس کا سال ۱۱۹۷ھ میں دومنزہ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کیا گیا۔ اور ۱۲۴۵ھ میں مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب نے اسکی مکر تصحیح کی و نسخہ خوشخط۔ (۲) صلوٰۃ النبی - مرتب بہت خوشخط۔ ۱۰۹۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ (۳) ایضاً دیگر بشرح صدر۔ نوشتہ ۱۰۷۳ھ	قلمی مشتمل - خوشخط
۱۹۵۲	نجات القاری (عربی) مجموعہ اذکار اوراد ہے۔ قرأت کی کتاب نہیں۔	قلمی باریک قلم خوشخط۔
۱۹۵۳	مجموعہ کتب مختلفہ - تفصیل مجموعہ:- ۱) چند اوراق متعلق علم نحو۔ (۲) حسامی - علم اصول فقہ کی درسی کتاب ہے (۳) ہدایۃ الحکمۃ - دو نو مشہور متن ہیں (۴) تلخیص المفتح (۵) قواعد القرآن در علم تجوید بزبان فارسی از یار محمد بن خدائے داد سمرقندی۔ (۶) مفہمہ جزیریہ - علم قرأت کا مشہور متن ہے (۷) مختصر العقائد - علم فقہ کا سند اول متن ہے اسرار قاسمی (فارسی) علم طبلسات کی کتاب ہے زیادہ بہتم بالشان الفاظ کو حروف موزہ میں لکھا ۹۰۷ھ میں تالیف کی گئی۔	بلحاظ نوعیت نویسی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے
۱۹۵۴	حسین بن علی کا شفی (سلسلہ ۴۴)	قلمی نہایت باریک قلم

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۵۵	کفایت المبتدی (فارسی) علم ربی کی کتاب ہے جن کتابوں سے اسکا مضمون اخذ کیا گیا ہے دیا ہے میں انکا نام لکھا ہے	محمد بن علی ازقندی -	قلبی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۹۵۶	مجموعہ النوفج اللیبیب (تفصیل مجموعہ (۱) النوفج اللیبیب فی خصائص اللیبیب از علامہ جلال الدین سیوطی - (۲) شرح قصیدہ امالی عربی (۳) شرح قصیدہ امالی فارسی (۴) مجموعہ روایات متعلقہ صلوۃ الجمعہ از حاجی یار بیگ - (۵) الحاکمۃ الحطائیۃ للشیخ عطاء اللہ الاسکندری جلد قلمی و ربیک جلد -	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلبی - النوفج اللیبیب خود مصنف کے لکھے ہوئے نسخے سے نقل کیا گیا -
۱۹۵۷	مجموعہ رسائل مختلفہ - مجموعہ کی تفصیل ہے (۱) شرح دعا یا سامع اللہ عز و جل زبان فارسی (۲) ایضاً شرح دیگر - ہر ایک بند کا فارسی زبان کی ایک نہایت لطیف رباعی میں ترجمہ کیا گیا ہے - (۳) قصیدہ امام یافعی فی مدح النبی صلی علیہ وسلم (۴) مناجات نامے پنجابی جن میں شیخ عبدالقادر جیلانی کو مخاطب کیا گیا ہے - و چہل کاف سے شرح - (۵) رسالہ لباس النبی صلی علیہ وسلم زبان فارسی - (۶) رسالہ فی تأیید اداء صلوۃ الاحتیاط - (۷) رسالہ دیگر در ابطال صلوۃ الاحتیاط (۸) شرح آیات سے "لانی الصباۃ منہل" مستعذب - (۹) رسالہ مسیۃ مدار الامر فی غارق بدیع الدین شاہ دار زبان فارسی (۱۰) شہداء النبی صلی علیہ وسلم - (۱۱) رسالہ متعلق صلوۃ الجمعہ (عربی)	قلبی بخلاف مختلف

سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۵۸	کتاب ثمرہ و شجرہ (فارسی) علم نجوم کی کتاب ہے۔	" " "	قلمی بخط نسخ
۱۹۵۹	شرح صلوٰۃ کبریٰ (فارسی)	شیخ سید کمال الدین سہالی	قلمی نوشتہ ۱۳۵۷ھ
۱۹۶۰	ترجمہ اردو و گلستان (اردو)	" " "	قلمی نوشتہ ۱۳۵۷ھ
۱۹۶۱	گلستان سعدی کا حامل المتن ترجمہ ہے اور اسکی پورانی اردو پڑھنے کے قابل شرح اسماء المدح (فارسی)	" " "	قلمی بخط نسخ۔ گیارہویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے مسعود بن مرثیہ ساکن چکنی نے ۱۳۵۷ھ میں اس پر اپنی مالکیت کے دستخط کئے ہیں۔
۱۹۶۲	تعلیم المتعلم (عربی) جیوٹا سار سالہ ہے تعلیم و تعلم کے آداب لکھے ہیں مصنف ہدایہ کے شاگرد برہان الاسلام الزرنوجی کی تصنیف ہے۔ جو چھٹی صدی ہجری کے علماء اعلام میں سے ہے۔ بقول مصنف فوائد البہیۃ باوجود صغیر الجہنم نہایت مفید تصنیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۶۳	مجموعہ تعلیم المتعلم۔ تعلیم المتعلم کے ساتھ جو ناموں کی تصانیف الصبیان از ابو نصر فراہی وغیرہ پندرہ رسالے بھی شامل ہیں۔ (جو ناموں کی عام طلباء کی اصطلاح میں علم تفریف کے مشکل صیغوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں جیسے کہ فقہاء کے نزدیک شجرہ افزا مسائل فقہ کا مجموعہ حیرت الفقہ کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔)	" " "	خط قلمی درمیک جلد
۱۹۶۴	مجموعہ حاشیہ میاں سعید لاہوری۔ (عربی) تفصیل مجموعہ:-	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی

عدد	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
	(۱) حاشیہ میاں سید لاسوہی بر بقیہ ناولی إلى قوله تعالى "وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ" (۲) حاشیہ عبد الغفور لاری (تلمیذ جامی) بر بقیہ ناولی سورہ فاتحہ۔		
۱۹۶۵	(۳) رسالہ عبد الحکیم سیکلونی فی علم الواجب تعالیٰ۔ بہاؤ الدین حاشیہ بقیہ ناولی (عربی) سورہ فاتحہ۔	..	تلمیذ خوشنویس مکتوبہ ۱۰۶۴
۱۹۶۶	تشریح الموسیقی (فارسی)۔ حکیم محمد اکبر ارزانی مصنف طلب اکبر نے میر تقی میر کی کتاب بدہ پرکاس سے فارسی میں ترجمہ کیا (نان سین ایک مشہور موسیقی دان ہے جو اکبر بادشاہ کے عہد میں تھا وہ پہلے ایک ہندو راجہ رام چند کا ملازم دربار تھا جس نے اکبر بادشاہ کی خواہش پر نان سین کو اس کے پاس بھیج دیا۔ اور تمام عمر اکبر کے دربار میں باریاب رہا۔ بادشاہ مذکور کے ۳۴ ویں سال جلوس یعنی ۹۹۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ دیوان رحیم خان قندھاری (افغانی)	حکیم محمد اکبر ارزانی۔	تلمیذ
۱۹۶۷	شرح تعلیم المتعلم (عربی) ملاحظہ ہو حدود سلسلہ ۱۶۶۲۔ یہ اس کی شرح ہے جو سلطان مراد بن سلطان سلیم کے عہد میں تالیف کی گئی۔	..	تلمیذ
۱۹۶۸	رسالہ ثور و درباب و عوٹ اسماء و نوافل (منسوب بہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ)
۱۹۶۹	شرح عقائد الاسلام (عربی) (اوراد و اذعیات پر مشتمل ہے۔	..	تلمیذ۔ جلی قلم نہایت خوش خط
۱۹۷۰	شرح قصیدہ غوثیہ (فارسی)	..	تلمیذ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۷۲	جواہر خمسہ (اردو) عملیات اور توفیق کا مجموعہ ہے (وہ معروف عند اہلہ)	مطبوعہ
۱۹۷۳	مجموعہ فوائد و مینیہ (عربی) اس مجموعہ میں متعدد مسائل ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مسئلہ "مَا تَأْتِيكَ" کی بحث پر تائیدات قدسیہ کے نام سے علامہ احمد بن سلیمان کی تالیف	قلبی نہایت خوشخط - نوشتہ ۱۱۰۷ھ
۱۹۷۴	فوائد القرآن (فارسی) تمام آیات قرآنی کے خواص عملیات کے اصول پر لکھے ہیں۔	قلبی خوشخط بدرجہ اوسط
۱۹۷۵	کتاب مجموعہ الاسم در علم رمل (فارسی)	قلبی
۱۹۷۶	مولود و شریف (مجموعہ الصنف) عربی۔	قلبی خوشخط بدرجہ اوسط - یگانہ نوعیت آٹھویں صدی هجری کا خط معلوم ہوتا ہے مطبوعہ۔
۱۹۷۷	تہذیب النسوان (اردو) چار سو صفحہ ضخامت کی ایک کتاب ہے جو عورتوں کی تعلیم کے لئے لکھی گئی ہے۔ قابل قدر ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدو سلسلہ ۱۳۰)	مطبوعہ
۱۹۷۸	مؤید الاسلام (اردو) جان ڈیون پوٹ کی انگریزی کتاب "اپالوجی فار محمد اینڈ کما قرآن" کا اردو ترجمہ ہے۔ جو ایک سچی پادری کے قلم سے مسلمانوں کے لئے قابل قدر تصنیف ہے۔ اور جیسے کہ اسکے انگریزی نام سے ظاہر ہوتا ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور دوسرے میں قرآن کریم کے احکام کی خوبیاں دکھائی گئی ہیں (اصل انگریزی کتاب بھی موجود ہے)	مطبوعہ
۱۹۷۹	مسودہ کتاب گرامر زبان اردو (اردو) اور مرثیوں کی زبان نہ تو علمی زبان ہے اور نہ ہی وسیع رقبہ پر پوری جاتی ہے	غلام محمد خان ساکن چارسدہ! فقانو کی ذرا سی قوم کا ایک قابل فرد ہے اس نے مولانا حالی کے مسدس کو اس خوبی سے	قلبی مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	لیکن باہیں ہمہ وہ دنیا کی مشکل ترین زبانوں میں شمار کی گئی ہے۔ اس لئے اسکے قواعد صرف و نحو کو ایک فن کی حیثیت میں مدون کرنا مصنف کی عالمانہ قابلیت کا ثبوت ہے۔	پشتون نظم کا لباس پہنایا ہے۔ کہ یہ لباس اس کو اجنبی معلوم نہیں ہوتا۔ حال ہی میں اس کا انتقال ہوا ہے۔ اس کی پشتونستان مکتبہ ہذا میں موجود ہے۔	
۱۹۸۰	جلال الاقیام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام (عربی) مصنف کا نام اسکے جمیل القدر ہونے کے لئے کافی ضمانت ہے۔	علامہ ابن تیمیہ (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۴۵ الف)	مطبوعہ خوشخط
۱۹۸۱	مجموعہ رسائل شبلی (اردو) جزیرہ غیر مباحث (جسکی بابت عیسائی مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں اور اسلام کو مورد الزام ٹھہرتے ہیں) پر محققانہ طرز پر لکھا گیا ہے۔	مولانا شبلی۔	مطبوعہ ع۔
۱۹۸۲	النظر فی بعض مسائل الامام (اردو) حجتہ الاسلام امام محمد غزالی کی بعض تحقیقات پر تنقید کی گئی ہے۔	سر سید احمد خان (ملاحظہ ہو عدد سلسلہ ۱۲)	
۱۹۸۳ الف	دیوان ذوق (اردو) مشہور دیوان ہے	شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی۔ اردو کا ایک نچتہ کلام شاعر ہے جس نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ اکبر ثانی بادشاہ دہلی کی ملازمت میں بسر کیا۔ وہ اکبر مذکور کے ولیعہد اور جانشین دہلی کے برائے نام بادشاہ بہاؤ شاہ ظفر کا استاد تھا اور اسی وجہ سے اسکو دربار شاہی میں بڑا رسوخ حاصل تھا۔ شاہی میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۹۸۴	کلیات ظفر	بہاؤ شاہ ثانی متخلص ظفر۔ اسکے دادا شاہ عالم کے عہد جات میں سلطنت مندرجہ کیپنی کے قبضے میں جا چکی تھی اور بادشاہ مذکور کیپنی کا وظیفہ خوار رہ گیا تھا شاہ عالم کے بعد اس کا	مطبوعہ ع۔

حدود

نام و کیفیت عمومیہ کتاب

نام و احوال مصنف

کیفیت خصوصیه

اکبر ثانی لال قلعے کا بادشاہ اور وظیفہ خوار
فرمایا۔ یہی حالت اسکے مرنے پر اسکے
بیٹے بہادر شاہ ظفر کی ہوئی۔ شاعری
شاہ عالم بادشاہ کے عہد سے دربار شاہی
کی ایک زینت تھی۔ ظفر کے وقت میں
اسے اور بھی رونق ہوئی۔ ولیعہدی ہی کے
زمانے میں ظفر فوق کا شاگرد ہوا۔ اور
تخت نشین ہونے کے بعد اسکو خاقانی ہند
ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ ظفر شعر بہت
کہتا تھا۔ اور طبیعت بھی مضمون آفرین تھی۔
مگر نشست الفاظ کا کام جو شاعری میں
بڑی ضروری اور مکمل چیز ہے استاد کے متعلق
تھا۔ ظفر کا کلام ذوق کی اصلاح کی بدولت
یا خود اسکی مضمون آفرینی کے باعث ضرور
اس قابل ہے کہ ہندوستان کے اساتذہ
کے کلام کے ساتھ جگہ پائے۔ ۱۵۵۰ء کے قریب
میں یورپی سپاہیوں نے بغاوت کی اور دہلی
پہنچے تو ظفر کو شاہ شہر خج کی طرح تخت پر
بٹھا دیا۔ ظفر نے مجبوری ایسا کیا یا شوق سلطنت
نے اسکی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ بہر حال اس
سادہ لوحی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ گرفتار ہو کر نگون
بہجید یا گیا (نشر سخن از محمد احسان لد عباسی)۔

مطبوعہ۔

واجد علی۔ اٹھارہویں صدی مسیحی کے وسط
میں تھا۔ مطلع العلوم کے علاوہ گلرستمہ ابن
(صرف و سخاوردو) وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔

مطلع العلوم و مجمع الفنون (فارسی)
دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حصے میں تمام
علوم متداولہ و مشہورہ کو ابتدائی صورت
میں لکھا ہے۔ ہر ایک علم کی بابت اتنا لکھا
کہ اسکو پڑھ کر اسکا اجمالی خاکہ پیش نظر
ہو جاتا ہے۔ دوسرے حصے میں کثیر التعداد
فنون مروجہ ہند کا مختصر ذکر ہے اور ہر ایک

۱۹۸۴

سلسلہ	نام و کیفیت عمومی کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۱۹۸۵	فن کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچانے کا خیال رکھا گیا ہے۔ بہت ہی مجموعی واقفیت عامہ کے لئے ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ چھوٹے پیمانے پر دائرۃ المعارف یا انسائیکلو پیڈیا ہے جسکی ترتیب ابواب وغیرہ نہایت عمدہ اسکا اردو ترجمہ ہی مکتبہ نہیں موجود ہے۔ نشر سخن۔ فارسی اور اردو کے مشہور اور مستند شعراء کا نہایت مختصر حال اور کیفیت ربط کے ساتھ ان کے کلام کا انتخاب ہے۔ دلچسپ مجموعہ ہے۔	محمد احسان المدعی عیسیٰ۔ الاسلام۔ تاریخ الاسلام وغیرہ معرکے کی کتابیں لکھی ہیں۔ اب تک قید حیات میں ہے۔	مطبوعہ
۱۹۸۶	سخن زبان فارس (اردو) فارسی زبان کی مابہت اہم الفاظ کے اصول اشتقاق پر علم الاشتقاق (فلالوجی) کے نقطہ خیال سے محققانہ انداز پر بحث کی گئی ہے۔ اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے۔ دیوان خوشحال خاں خشک جلد ہفتم (افغانی) غزلیات اور دوسرے انواع کلام کا مجموعہ ہے۔ فصاحت و سخیلی کلام کی وجہ سے لہجہ شیریں پس اسکو اعلیٰ پایہ دیا گیا ہے۔	مولوی محمد حسین آزاد (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۰۶)	مطبوعہ
۱۹۸۷	خوشحال خاں ملک الشعراء (افغانی) خشک افغانوں کی ایک مشہور قوم ہے۔ خوشحال خاں اس قوم کا ایک نامور رئیس تھا وہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تھا اور تاریخ اسکے نام اور کارناموں سے بے خبر نہیں ہے۔ ۱۰۲۲ھ میں بھید شاہجہان بادشاہ اسکی ولادت ہوئی۔ اور ۱۰۵۰ھ میں اپنے والد شہباز خاں کا جانشین ہو کر قوم خشک کا خود مختار والی قرار پایا۔ کہا جاتا ہے کہ قوم یوسف زئی پرچی ایک معتمد بہ عرصہ تک اس نے حکمرانی کی ہے آئین سیاست میں وہ یدِ طولی رکھتا تھا۔ اور علوم متداولہ سے لغز و فرور تاشنا ہونیکے علاوہ پشتو زبان کا ایک قادر الکلام شاعر تھا۔	مطبوعہ۔ لیکن اب کیا ہے۔	مطبوعہ

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۸۸	رباعیات خوشحال خان خٹک (افغانی) سترہ سو سے زیادہ رباعیات کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک رباعی بجائے خود ایک پند آموز دفتر ہے۔ زبان کی سنگی کے لحاظ سے اسکو پشتو لٹریچر کی جان کہنا بیجا نہیں ہوگا۔	بعض ناقدین کا خیال ہے کہ اسکو افغانی کے مشہور شاعر عبدالرحمن بابا پر بھی ترجیح حاصل ہے۔ اسکا دیوان اگرچہ مطبوع ہو چکا ہے لیکن اسوقت بہت کمیا ہے۔ رباعیات کا مجموعہ ابھی تک طبع نہیں ہوا۔ خان موصوف کو دوسری بہت سی کتابوں کا مصنف بتایا جاتا ہے جو ناقدروانی اخلاص کی بدولت ضائع ہو چکی ہیں۔ سنہ ۱۳۱۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ اکوڑہ ضلع پشاور جنوب مشرق کی جانب ہم میل کے فاصلہ پر آپ کا مرقع ہے۔ ایضاً خوشحال خان	قلی خوشحالا۔ نوعیت خطہ عہد مصنف کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک رباعی کو نہایت خوبی اور نفاست طلائی جداول کے ساتھ مرقع کیا گیا ہے پشتو لٹریچر کا نایاب تحفہ مطبوعہ۔
۱۹۸۹	انقلاب الائم (اردو) قوموں کے بٹنے اور بگڑنے کے موضوع پر محققانہ اور جلیل القدر تصنیف ہے۔ (دراصل مصنفین اعظم گڈھ نے شائع کی ہے)۔	سید سلیمان ندوی	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نقصیں۔
۱۹۹۰	گنج پشتو و کلید افغانی (افغانی) ایک ضخیم جلد میں پشتو کے کلام نظم و نثر کا بہترین انتخاب ہے۔	عبدالقادر خان خٹک کافرند گرامی ہے۔	قلی خوشحالا درجہ اوسط عموماً ہر ایک باب کے شروع میں اس کے مستحق حال رنگین تصویریں لگی ہیں جو زمانہ قدیم کی عساکری کا نمونہ ہے اور جس سے افغانانہ کراؤں کا اثر بھی روشنی پڑتی ہے۔
۱۹۹۱	یوسف زلیخاے افغانی (افغانی) ششہ اور شلیس نظم ہے۔		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۹۲	گلشن افغانا افغانی - حصہ دوم (۱ افغانی) سید محمد ساکن کوٹہ نے جو غالباً اب بھی زندہ ہے موجودہ طبقے اور اس کے پیشتر کے افغانی شعرا کے کلام کا انتخاب دیا ہے۔ چار بیتہ۔ رزمیہ نظمیں۔ عشق غزلیں۔ چہستان اور ہر ایک قسم کلام اس میں موجود ہے۔ مولف خود شاعر ہے اسلئے اس کا انتخاب بے جا نہیں ہوگا۔ ہر ایک شاعر کا نہایت مختصر الفاظ میں (پیشتر نہیں) حال بھی ساتھ لکھا ہے۔	سید محمد ساکن کوٹہ ضلع پشاور۔	قلی۔ مولف کے آئندہ کا لکھا نسخہ۔
۱۹۹۳	دیوان محمد کاظم خان شیدا۔ (افغانی) دیباچہ کتاب دقیق فارسی میں لکھا ہے اور اس سے مصنف کا بایہ انشا پر داری معلوم ہو سکتا ہے۔	محمد کاظم خان شیدا۔ مشہور خوشحال خان رئیس القوم و ملک الشعرا کا پوتا ہے۔	قلی۔ جلی قلم خوشنما۔ ۱۱۹۲ء میں بمقام شاہجہان آباد لکھا گیا۔
۱۹۹۴	انسائیکلو پیڈیا پریٹیا نیکا۔ (انگریزی) دائرۃ المعارف برطانیہ۔ پورے پینتیس (۳۵) ضخیم جلدوں میں ختم ہوا ہے۔ جن میں سے ۳۴ ویں جلد جغرافیہ فکشن پر مشتمل ہے اور ۳۵ ویں انڈکس ہے۔ جابجا ضروری اقوال و اور نقشے کتاب کے اندر درج کیے ہیں۔ یورپ کے دو ہزار فاضل شخص کی محنت اور دماغ سوزی کا نتیجہ ہے ہر ایک علم۔ ہر ایک فن اور دنیا کی ہر ایک چیز کے متعلق حتی الامکان صحیح معلومات ہم پہنچائی گئی ہیں۔ ہر ایک بات پر اس کے ماہر سے مضمون لکھایا گیا ہے۔ نہایت عظیم الشان علمی کارنامہ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ لندن۔ طبع دہم

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	<p>طبع دہم کا نسخہ موجود ہے۔ اب طبع یازدہم بھی شائع ہو گیا ہے اور ہمارے کالج کی انگلش لائبریری میں موجود ہے۔</p> <p>طبع دہم میں ۱۹۰۲ء تک کے معلومات ہیں۔ اور ممکن بلکہ غلط ہے کہ بعض امور کے متعلق طبع یازدہم کے دائرۃ المعارف میں زیادہ واقفیت ہم پہنچائی گئی ہو۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ بعض دیگر امور کے متعلق طبع دہم میں بسط اور تفصیل ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی طبع دہم کا بہت اچھا ہے۔</p> <p>نوٹ۔ یورپ کی دیگر مشہور سلطنتوں مثلاً فرانس اور جرمنی وغیرہ نے بھی اپنے اپنے دائرۃ المعارف شائع کئے ہیں۔</p> <p>پچھلے سالوں میں مصری مسلمانوں کے علم پرست طبقہ نے بھی ہمت کر کے ایک اپنا دائرۃ المعارف تصنیف کرنیکی کوشش کی تھی جسکا اہم ماخذ فرینچ انسائیکلو پیڈیا تھا اور ساتھ ہی اسلامی دنیا کے معلومات اس پر اضافہ کئے جاتے تھے۔ لیکن چونکہ سلطنت انکی پشت پر نہیں تھی انکی وہ کوشش ادھوری ہی اور روایف ص تک پہنچ کر رہ گئے۔</p> <p>اسکا ایک نسخہ یونیورسٹی پنجاب کی عریب لائبریری میں پچھلے سال میں دیکھا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسکا جسطرح حصہ بھی طبع ہو چکا ہے (یعنی روایف ص تک) وہ دائرۃ المعارف برطانیہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ واللہ اعلم و علمہ انم و احکم۔</p>		

سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۲۰۲۸	حاشیہ بشرح و قایہ عصام الدین (عربی) فقہی نقطہ خیال سے ایک اہم اور نایاب کتاب ہے۔	..	قلی خوشخط بخط نستعلیق
۲۰۲۸	دیوان احمد (افغانی) مستند شعرا افغانی کے ہم پایہ کلام ہے۔	میاں احمد قاضی - تیرسویں صدی ہجری کے اوائل میں تھا۔ علوم متداولہ سے بہرہ ور ہونے کے علاوہ زبان پشتو کا ایک پختہ کلام شاعر تھا۔ اکثر غزلیں فی البدیہہ کہا کرتا تھا۔ اس کا دیوان غزلیات کے علاوہ رزمیہ نظموں اور دیگر انواع کلام کا مجموعہ ہے۔ جس کے بعض حصے نہایت ہی دلچسپ ہیں۔ قصیدہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں اس کا خاندان علم و فضل کا خاندان گنا جاتا ہے۔	قلی خوشخط۔ مصنف کے ہاتھ کا اکھا ہوا نسخہ
۲۰۲۸	شرح حاجبہ (عربی) - شرح محقق الاصول ابن حاجب۔ (ملاحظہ ہو عدہ سلسلہ ۵۱۳)	..	قلی خوشخط بحاظ نوعیت خط نویں صدی ہجری کا خط تشخیص ہو رہا۔ جلد ضخیم۔
۲۰۲۸	مجموعہ دیوان شمس الفلک (افغانی) یہ مجموعہ تین حصوں پر مشتمل ہے جن میں سے پہلا حصہ تمام نثر اخلاق حسنہ کا بیان اور پنڈ و عفت کے اشعار ہیں۔ پنڈ نامہ فرید الدین عطار کا عطر اور خلاصہ ہے۔ دوسرا حصہ پشتو زبان میں قصیدہ امالی کی شرح ہے جو عقائد اہل سنت کا ایک مشہور و روسی متن ہے۔ یہ شرح مصنف کی عالمانہ قابلیت کا زندہ ثبوت ہے۔ تیسرے حصہ میں خالص غزلیات ہیں۔ کلام سنجہ اور مثنویں ہیں۔ پشتو لٹریچر کی ایک قابل قدر تصنیف ہے۔	محمد رفیق اکبر پوری - اصل میں اکبر پورہ کا باشندہ تھا جو لواح نشا ویران ایک مشہور سنی لیکن بعد میں اس مردان ضلع پٹانہ میں منتقل ہو گئے اختیار کی۔ علوم متداولہ میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اور اپنے عہد میں ایک پختہ کلام شاعر مانا گیا ہے۔ صیاء الملتہ والدین جلالہ آباد میر عبد الرحمن خان صاحب وانی کابل کے ایام سلطنت میں وہ کابل پہنچا اور امیر صاحب مرحوم نے اس کی استفادہ علمی اور سوز و غمی طبع کی نہایت قدر کی لیکن وہ خود اپنے گرد و پیش کے حالات کو سینہ نامہ پاکر اپنے وطن کو واپس آیا۔ حال ہی میں اس کا انتقال ہوا ہے۔ اور اس کا کلام ابھی تک غیر مطبوع ہے۔	قلی خوشخط۔ جلی قلم۔ ہمارے دارالعلوم کے نائب مستند خان محمد کلام ۷۰۰ کے لکھے ہوئے نسخے نہایت صحت اور ہتمام کے ساتھ نقل کرایا۔

ضمیمہ اول

فہرست شعبہ کتب اردو مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور (صوبہ سرحدی)

سلسل	نام کتاب	سلسل	نام کتاب	سلسل	نام کتاب
					روایت الف
۲۰۴۹	آثار وہلی	۲۰۵۰	ارمالاۃ مصریہ	۲۰۴۲	اورنگ زیب عالمگیر
۲۰۵۰	آثار اکبری (تاریخ فتح و سیکری)	۲۰۵۱	ازالۃ الخبین عن قصۃ ذی القرنین	۲۰۴۳	ایندرو کارنیکی
۲۰۵۱	آرائش محفل افغانی -	۲۰۵۲	استنبول کا داستان گو	۲۰۴۴	ایاسے
۲۰۵۲	آئینہ تصوف	۲۰۵۳	اسلامی دنیا	۲۰۴۵	ایک شاعر کا انجام
۲۰۵۳	آئینہ تواریخ	۲۰۵۴	اسلام کی دنیوی برکتیں		روایت بار موحده
۲۰۵۴	آئینہ خود شناسی	۲۰۵۵	الاسلام (از فتح محمد خان)		
۲۰۵۵	آئینہ گجرات	۲۰۵۶	اساس الاخلاق	۲۰۴۶	بارہ امام
۲۰۵۶	ابطال غلامی	۲۰۵۷	اسوہ حسنہ (از خواجہ کمال الدین)	۲۰۴۷	بچھری سوئی دلہن
۲۰۵۷	ابراہیم لکن	۲۰۵۸	اسوہ حسنہ (مجموعہ سالہ وقت النبوی)	۲۰۴۸	براہین نیرہ حصا اول
۲۰۵۸	ابوسلم خراسانی	۲۰۵۹	انشاعت اسلام (مجموعہ)	۲۰۴۹	بستان حکمت
۲۰۵۹	ابوبکر شبلی	۲۰۶۰	اصلاح السوم	۲۰۵۰	بنات النعش
۲۰۶۰	اجوبہ اربعین	۲۰۶۱	اصلاح البشر	۲۰۵۱	بوتروں کا کچا چٹھا
۲۰۶۱	احسن القواعد	۲۰۶۲	اعجاز القرآن	۲۰۵۲	بہار نوروزی (افغانی)
۲۰۶۲	اخلاق حمیدہ	۲۰۶۳	افسانہ بنگال	۲۰۵۳	البیرونی
۲۰۶۳	اخلاق جلالی	۲۰۶۴	افواج دنیا	۲۰۵۴	بے نظیر عربی گرامر (جلد ضخیم)
۲۰۶۴	اخلاق ناصری	۲۰۶۵	امم الانس		روایت بار فارسی
۲۰۶۵	اخلاق محمدیہ	۲۰۶۶	امام مسلم (سوانح عمری)		
۲۰۶۶	ادیب	۲۰۶۷	انتصار الاسلام	۲۰۸۵	پاداش جرم
۲۰۶۷	اردو سے معلے	۲۰۶۸	انگریزوں کی تاریخ	۲۰۸۶	پریشا کا گلدان
۲۰۶۸	ارمغان اسرائیل	۲۰۶۹	انتخاب الحکم	۲۰۸۷	پریم پچھسی (مجموعہ حکایات)
۲۰۶۹	ارمغان بے بہا	۲۰۷۰	انتخاب مخزن		روایت تار فوقانی
		۲۰۷۱	الانصاف فی سبب الخلاف	۲۰۸۸	تاج و نشان ہرود حصہ

نام کتاب	سلسل	نام کتاب	سلسل	نام کتاب	سلسل
روایف جیم	۲۱۵۹	تحقیقات الارض	۲۱۱۸	تاریخ اسلام (از ذاکر حسین)	۲۰۸۹
جامع الفنون	۲۱۵۹	تحریر	۲۱۱۹	تاریخ افغانستان	۲۰۹۰
جام سرتار	۲۱۶۰	تحقیق الرؤیا	۲۱۲۰	تاریخ اندلس	۲۰۹۱
جالبین الہ سرکاری ملازمت کے تجربات	۲۱۶۱	تحفۃ اثناعشریہ	۲۱۲۱	تاریخ ایران قدیم	۲۰۹۲
جذب القلوب	۲۱۶۲	تحصیل علم و تکمیل اخلاق	۲۱۲۲	تاریخ اسلام (از سید امیر علی)	۲۰۹۳
جذبات ادب	۲۱۶۳	تحقیق الجہاد (از چراغ علیخان)	۲۱۲۳	تاریخ اسلام (از منشی غلام قادر)	۲۰۹۴
جذبات مسلم	۲۱۶۴	تحقیق الملت	۲۱۲۴	تاریخ بغداد	۲۰۹۵
جرمن مجاہد جنگ کے اسرار	۲۱۶۵	تحفۃ بے نظیر	۲۱۲۵	تاریخ بلاد الجزائر	۲۰۹۶
حفت القلم	۲۱۶۶	تدبیر	۲۱۲۶	تاریخ بنی اسرائیل	۲۰۹۷
جنگ طرابلس کے حالات	۲۱۶۷	تذکرۃ ارباب نشاط	۲۱۲۷	تاریخ بیت المقدس	۲۰۹۸
جنگ مرید بو علی شاہ افغانی	۲۱۶۸	تذکرۃ امیر کابل	۲۱۲۸	تاریخ پٹیاہ	۲۰۹۹
جواب آہیات المؤمنین	۲۱۶۹	تذکرۃ الحسین	۲۱۲۹	تاریخ بنی عثمان	۲۱۰۰
جہان آزار	۲۱۷۰	تذکرۃ البلاغۃ	۲۱۳۰	تاریخ تمدن	۲۱۰۱
جہانگیر اور نرنگ جہانگیری	۲۱۷۱	تذکرۃ الاولیاء	۲۱۳۱	تاریخ ٹیونس و طرابلس	۲۱۰۲
جہل مرکب	۲۱۷۲	ترجمہ قدوری	۲۱۳۲	تاریخ جنگ روم و یونان	۲۱۰۳
روایف حامد جملہ		ترجمہ تلمیس الملبس	۲۱۳۳	تاریخ خیرال	۲۱۰۴
حالات جاپان	۲۱۷۳	ترجمہ مدارج النبوة	۲۱۳۴	تاریخ حبیب الہ	۲۱۰۵
حالات ایران	۲۱۷۴	ترجمہ تاریخ بن خلدون کابل (جلد ۱)	۲۱۳۵	تاریخ خلفائے عرب و اسلام	۲۱۰۶
حالات روس	۲۱۷۵	ترجمہ تذکرۃ الواصلین	۲۱۳۶	تاریخ دلچسپ	۲۱۰۷
حالات شمس تبریز	۲۱۷۶	ترجمہ مقدمہ ابن خلدون	۲۱۳۷	تاریخ صوبہ بہار	۲۱۰۸
حالات مولانا روم	۲۱۷۷	ترکوں کی معاشرت	۲۱۳۸	تاریخ طرز معاشرت ہندو	۲۱۰۹
حالات میر درد و دہلوی	۲۱۷۸	ترکوں کے ہمراہ طرابلس میں	۲۱۳۹	تاریخ عرب قدیم	۲۱۱۰
حدائق البلاغۃ	۲۱۷۹	ترانہ محفل (افغانی)	۲۱۴۰	تاریخ القرآن	۲۱۱۱
حروب صلیبیہ	۲۱۸۰	تعلیم الدین	۲۱۴۱	تاریخ قدیم	۲۱۱۲
حسن انجلینا	۲۱۸۱	تفسیر پارہ عم (از شائق غفرانی)	۲۱۴۲	تاریخ مکہ معظمہ	۲۱۱۳
حسن بن صباح	۲۱۸۲	تفسیر حسینی (افغانی)	۲۱۴۳	تاریخ مصر جدیدہ	۲۱۱۴
حسن کاڈاکو	۲۱۸۳	تفسیر بسیر (افغانی - دو جلد)	۲۱۴۴	تاریخ مراکش	۲۱۱۵
حقائق الاسلام	۲۱۸۴	تفسیر سورہ کوثر (افغانی)	۲۱۴۵	تاریخ ہندوستان	۲۱۱۶
		نماشاگہ عالم	۲۱۴۶	تاریخ یونان قدیم	۲۱۱۷
		تہذیب الاسلام	۲۱۴۷		

سلسلہ	نام کتاب	عدد	نام کتاب	عدد	نام کتاب	سلسلہ
۲۱۸۵	حکایات الصالحین	۲۲۱۰	واغ دہلوی	۲۲۳۹	روح کی میداری	۲۱۸۵
۲۱۸۶	حکایات العاقلین	۲۲۱۱	وید پرامیری	۲۲۴۰	روضۃ الاصفیاء	۲۱۸۶
۲۱۸۷	حکایات عجیب	۲۲۱۲	وریائے لطافت	۲۲۴۱	رہبر امریکہ	۲۱۸۷
۲۱۸۸	حوار العرب	۲۲۱۳	دستار و کلاہ	۲۲۴۲	رہبر کامل	۲۱۸۸
۲۱۸۹	حیات ابدی (الوجہ بریکہ ندی)	۲۲۱۴	دعوت اسلام	۲۲۴۳	رہنمائے روزگار پنجاب	۲۱۸۹
۲۱۹۰	حیات جامی	۲۲۱۵	دلائل فقہائے اسلام (مجموعہ)	۲۲۴۴	رہنمائے تعلیم (مجموعہ ۱)	۲۱۹۰
۲۱۹۱	حیات جاوید (تذکرہ سیدی)	۲۲۱۶	دلیل الحیران	۲۲۴۵	رہنمایان ہند	۲۱۹۱
۲۱۹۲	حیات جاوہانی (محسن الملک کی زندگی)	۲۲۱۷	دوم فرصت	۲۲۴۶		۲۱۹۲
۲۱۹۳	حیات حافظہ	۲۲۱۸	دنیا کی خفیہ انجمنیں	۲۲۴۷		۲۱۹۳
۲۱۹۴	حیات حالی	۲۲۱۹	دو حریف سرخو سان	۲۲۴۸		۲۱۹۴
۲۱۹۵	حیات زیب النساء	۲۲۲۰	دین و دانش	۲۲۴۹		۲۱۹۵
۲۱۹۶	حیات سعدی	۲۲۲۱	الدین یسر	۲۲۵۰		۲۱۹۶
۲۱۹۷	حیات مشتاق	۲۲۲۲	دیوان احمد افغانی	۲۲۵۱		۲۱۹۷
۲۱۹۸	حیات نور جہاں	۲۲۲۳	دیوان پیر محمد افغانی	۲۲۵۲		۲۱۹۸
۲۱۹۹	حیدر آباد و کن گائیڈ	۲۲۲۴	دیوان عبد الحمید افغانی	۲۲۵۳		۲۱۹۹
		۲۲۲۵	دیوان عبد العظیم افغانی	۲۲۵۴		
		۲۲۲۶	دیوان غالب مدہ شرح	۲۲۵۵		
		۲۲۲۷		۲۲۵۶		
		۲۲۲۸		۲۲۵۷		
		۲۲۲۹		۲۲۵۸		
		۲۲۳۰		۲۲۵۹		
		۲۲۳۱		۲۲۶۰		
		۲۲۳۲		۲۲۶۱		
		۲۲۳۳		۲۲۶۲		
		۲۲۳۴		۲۲۶۳		
		۲۲۳۵		۲۲۶۴		
		۲۲۳۶		۲۲۶۵		
		۲۲۳۷		۲۲۶۶		
		۲۲۳۸		۲۲۶۷		
		۲۲۳۹		۲۲۶۸		
		۲۲۴۰		۲۲۶۹		
		۲۲۴۱		۲۲۷۰		
		۲۲۴۲		۲۲۷۱		
		۲۲۴۳		۲۲۷۲		
		۲۲۴۴		۲۲۷۳		
		۲۲۴۵		۲۲۷۴		
		۲۲۴۶		۲۲۷۵		
		۲۲۴۷		۲۲۷۶		
		۲۲۴۸		۲۲۷۷		
		۲۲۴۹		۲۲۷۸		
		۲۲۵۰		۲۲۷۹		
		۲۲۵۱		۲۲۸۰		
		۲۲۵۲		۲۲۸۱		
		۲۲۵۳		۲۲۸۲		
		۲۲۵۴		۲۲۸۳		
		۲۲۵۵		۲۲۸۴		
		۲۲۵۶		۲۲۸۵		
		۲۲۵۷		۲۲۸۶		
		۲۲۵۸		۲۲۸۷		
		۲۲۵۹		۲۲۸۸		
		۲۲۶۰		۲۲۸۹		
		۲۲۶۱		۲۲۹۰		
		۲۲۶۲		۲۲۹۱		
		۲۲۶۳		۲۲۹۲		
		۲۲۶۴		۲۲۹۳		
		۲۲۶۵		۲۲۹۴		
		۲۲۶۶		۲۲۹۵		
		۲۲۶۷		۲۲۹۶		
		۲۲۶۸		۲۲۹۷		
		۲۲۶۹		۲۲۹۸		
		۲۲۷۰		۲۲۹۹		
		۲۲۷۱		۲۳۰۰		
		۲۲۷۲		۲۳۰۱		
		۲۲۷۳		۲۳۰۲		
		۲۲۷۴		۲۳۰۳		
		۲۲۷۵		۲۳۰۴		
		۲۲۷۶		۲۳۰۵		
		۲۲۷۷		۲۳۰۶		
		۲۲۷۸		۲۳۰۷		
		۲۲۷۹		۲۳۰۸		
		۲۲۸۰		۲۳۰۹		
		۲۲۸۱		۲۳۱۰		
		۲۲۸۲		۲۳۱۱		
		۲۲۸۳		۲۳۱۲		
		۲۲۸۴		۲۳۱۳		
		۲۲۸۵		۲۳۱۴		
		۲۲۸۶		۲۳۱۵		
		۲۲۸۷		۲۳۱۶		
		۲۲۸۸		۲۳۱۷		
		۲۲۸۹		۲۳۱۸		
		۲۲۹۰		۲۳۱۹		
		۲۲۹۱		۲۳۲۰		
		۲۲۹۲		۲۳۲۱		
		۲۲۹۳		۲۳۲۲		
		۲۲۹۴		۲۳۲۳		
		۲۲۹۵		۲۳۲۴		
		۲۲۹۶		۲۳۲۵		
		۲۲۹۷		۲۳۲۶		
		۲۲۹۸		۲۳۲۷		
		۲۲۹۹		۲۳۲۸		
		۲۳۰۰		۲۳۲۹		
		۲۳۰۱		۲۳۳۰		
		۲۳۰۲		۲۳۳۱		
		۲۳۰۳		۲۳۳۲		
		۲۳۰۴		۲۳۳۳		
		۲۳۰۵		۲۳۳۴		
		۲۳۰۶		۲۳۳۵		
		۲۳۰۷		۲۳۳۶		
		۲۳۰۸		۲۳۳۷		
		۲۳۰۹		۲۳۳۸		
		۲۳۱۰		۲۳۳۹		
		۲۳۱۱		۲۳۴۰		
		۲۳۱۲		۲۳۴۱		
		۲۳۱۳		۲۳۴۲		
		۲۳۱۴		۲۳۴۳		
		۲۳۱۵		۲۳۴۴		
		۲۳۱۶		۲۳۴۵		
		۲۳۱۷		۲۳۴۶		
		۲۳۱۸		۲۳۴۷		
		۲۳۱۹		۲۳۴۸		
		۲۳۲۰		۲۳۴۹		
		۲۳۲۱		۲۳۵۰		
		۲۳۲۲		۲۳۵۱		
		۲۳۲۳		۲۳۵۲		
		۲۳۲۴		۲۳۵۳		
		۲۳۲۵		۲۳۵۴		
		۲۳۲۶		۲۳۵۵		
		۲۳۲۷		۲۳۵۶		
		۲۳۲۸		۲۳۵۷		
		۲۳۲۹		۲۳۵۸		
		۲۳۳۰		۲۳۵۹		
		۲۳۳۱		۲۳۶۰		
		۲۳۳۲		۲۳۶۱		
		۲۳۳۳		۲۳۶۲		
		۲۳۳۴		۲۳۶۳		
		۲۳۳۵		۲۳۶۴		
		۲۳۳۶		۲۳۶۵		
		۲۳۳۷		۲۳۶۶		
		۲۳۳۸		۲۳۶۷		
		۲۳۳۹		۲۳۶۸		
		۲۳۴۰		۲۳۶۹		
		۲۳۴۱		۲۳۷۰		
		۲۳۴۲		۲۳۷۱		
		۲۳۴۳		۲۳۷۲		
		۲۳۴۴		۲۳۷۳		
		۲۳۴۵		۲۳۷۴		
		۲۳۴۶		۲۳۷۵		
		۲۳۴۷		۲۳۷۶		
		۲۳۴۸		۲۳۷۷		
		۲۳۴۹		۲۳۷۸		
		۲۳۵۰		۲۳۷۹		
		۲۳۵۱		۲۳۸۰		
		۲۳۵۲		۲۳۸۱		
		۲۳۵۳		۲۳۸۲		
		۲۳۵۴		۲۳۸۳		
		۲۳۵۵		۲۳۸۴		
		۲۳۵۶		۲۳۸۵		
		۲۳۵۷		۲۳۸۶		
		۲۳۵۸		۲۳۸۷		
		۲۳۵۹		۲۳۸۸		
		۲۳۶۰		۲۳۸۹		
		۲۳۶۱		۲۳۹۰		
		۲۳۶۲		۲۳۹۱		
		۲۳۶۳		۲۳۹۲		
		۲۳۶۴		۲۳۹۳		
		۲۳۶۵		۲۳۹۴		
		۲۳۶۶		۲۳۹۵		
		۲۳۶۷		۲۳۹۶		
		۲۳۶۸		۲۳۹۷		
		۲۳۶۹		۲۳۹۸		
		۲۳۷۰		۲۳۹۹		
		۲۳۷۱		۲۴۰۰		
		۲۳۷۲		۲۴۰۱		
		۲۳۷۳		۲۴۰۲		
		۲۳۷۴		۲۴۰۳		
		۲۳۷۵		۲۴۰۴		
		۲۳۷۶		۲۴۰۵		
		۲۳۷۷		۲۴۰۶		
		۲۳۷۸		۲۴۰۷		
		۲۳۷۹		۲۴۰۸		
		۲۳۸۰		۲۴۰۹		
		۲۳۸۱		۲۴۱۰		
		۲۳۸۲		۲۴۱۱		
		۲۳۸۳		۲۴۱۲		
		۲۳۸۴		۲۴۱۳		
		۲۳۸۵		۲۴۱۴		
		۲۳۸۶		۲۴۱۵		
		۲۳۸۷		۲۴۱۶		
		۲۳۸۸		۲۴۱۷		
		۲۳۸۹		۲۴۱۸		
		۲۳۹۰		۲۴۱۹		
		۲۳۹۱		۲۴۲۰		
		۲۳۹۲		۲۴۲۱		
		۲۳۹۳		۲۴۲۲		
		۲۳۹۴		۲۴۲۳		
		۲۳۹۵		۲۴۲۴		
		۲۳۹۶		۲۴۲۵		
		۲۳۹۷		۲۴۲۶		
		۲۳۹۸		۲۴۲۷		
		۲۳۹۹		۲۴۲۸		
		۲۴۰۰		۲۴۲۹		
		۲۴۰۱		۲۴۳۰		
		۲۴۰۲		۲۴۳۱		
		۲۴۰۳		۲۴۳۲		
		۲۴۰۴		۲۴۳۳		
		۲۴۰۵		۲۴۳۴		
		۲۴۰۶		۲۴۳۵		
		۲۴۰۷		۲۴۳۶		
		۲۴۰۸		۲۴۳۷		
		۲۴۰۹		۲۴۳۸		
		۲۴۱۰		۲۴۳۹		
		۲۴۱۱		۲۴۴۰		
		۲۴۱۲		۲۴۴۱		
		۲۴۱۳		۲۴۴۲		
		۲۴۱۴		۲۴۴۳		
		۲۴۱۵		۲۴۴۴		
		۲۴۱۶		۲۴۴۵		
		۲۴۱۷		۲۴۴۶		
		۲۴۱۸		۲۴۴۷		
		۲۴۱۹		۲۴۴۸		
		۲۴۲۰		۲۴۴۹		
		۲۴۲۱		۲۴۵۰		
		۲۴۲۲		۲۴۵۱		
		۲۴۲۳		۲۴۵۲		
		۲۴۲۴		۲۴۵۳		
		۲۴۲۵		۲۴۵۴		
		۲۴۲۶		۲۴۵۵		
		۲۴۲۷		۲۴۵۶		
		۲۴۲۸		۲۴۵۷		
		۲۴۲۹		۲۴۵۸		
		۲۴۳۰		۲۴۵۹		
		۲۴۳۱		۲۴۶۰		
		۲۴۳۲		۲۴۶۱		
		۲۴۳۳		۲۴۶۲		
		۲۴۳۴		۲۴۶۳		
		۲۴۳۵				

نام کتاب	سلسل	نام کتاب	سلسل	نام کتاب	سلسل
عربوں کا فن تعمیر	۲۳۴۶	سیرۃ عثمان	۲۳۴۶	سوانح عمری پیغمبر اعظم	۲۲۸۳
عصر قدیم	۲۳۴۷	سیر نظمات	۲۳۴۷	سوانح عمری شیخ سلطان	۲۲۸۴
عقد انامل	۲۳۴۸	روایف شہین معجمہ		سوانح عمری حیدر علی سلطان	۲۲۸۵
علمائے سلف	۲۳۴۹			سلسلہ سوانح عمری مشاہیر -	۲۲۸۶
علمی کہانیاں	۲۳۵۰			مرتبہ مطبع صوفی مشتمل ۳۵	نفایت ۲۳۲۰
عربین الخطاب	۲۳۵۱	شاہراہ دولت	۲۳۴۸	سوانح عمری مفصلہ ذیل :-	
عنوان النصح افغانی (ترجمہ اخلاق محسنی)	۲۳۵۲	شہید اسلام	۲۳۴۹	ابو سعید ابوالخیر جہنوی - احمد	
عود سہندی -	۲۳۵۳	شیخ اسکندر بید اور اسکے غلام	۲۳۵۰	بن جنبل - امیر خسرو -	
روایف عین معجمہ		شیر برطانیہ	۲۳۵۱	امام بخاری - ابن عربی -	
		شوکت افغانی	۲۳۵۲	امام غزالی - آزاد و حرم -	
		روایف صادق جملہ		ابوالنجیب سہروردی - بختیار کاکی -	
غنجہ معرفت	۲۳۵۴			بوعلی قلندر - بہاؤ الدین کریمانی -	
غیب دان دلہن	۲۳۵۵			جنید بغدادی - خالد بن ولید -	
روایف الفاء		صبح نور	۲۳۵۶	خواجہ بلیان - خواجہ حافظ -	
		صبر و امید	۲۳۵۷	خواجہ حسن بصری - سر سید -	
		صحیفہ شہبازیہ	۲۳۵۸	سرمد شہید - سلمان فارسی -	
فتاۃ عثمان ہر دو حصہ	۲۳۵۶	صحیفہ فطرت	۲۳۵۹	سلطان عبدالحمید سید میر علی	
	۲۳۵۷	الصدیق	۲۳۶۰	شافعی - شیخ شہابی - شیخ سنوسی	
فریبی عورت	۲۳۵۸	روایف طار جملہ		صابر کلیری - صلاح الدین -	
فریالوچی (علم کاشہ سرا)	۲۳۵۹			عثمان پاشا - عبدالعزیز عمر -	
فردوس بریں	۲۳۶۰			عمر بن عبدالعزیز - عمر خیام -	
فردوسی اور اسکا شاہنامہ	۲۳۶۱	طالب العلم کی زندگی	۲۳۶۱	کرشن مہاراج - منہو جلیج -	
فسانہ آزاد کامل (جلد ۱)	۲۳۶۲	طلب صادق	۲۳۶۸	مجدد الف ثانی - محسن الملک -	
نفایت	۲۳۶۳	طلسمی فانوس	۲۳۶۹	نذیر احمد خان -	
	۲۳۶۴	طوطی ناسر افغانی	۲۳۷۰		
فسانہ ہند	۲۳۶۵	روایف عین جملہ		سیرۃ حضرت بلال رضی	۲۳۶۱
فضاحت	۲۳۶۶			سیرۃ عائشہ صدیقہ	۲۳۶۲
فطرۃ اور قانون فطرۃ	۲۳۶۷			سیرۃ فاطمہ الزہراء	۲۳۶۳
فطرۃ الاسلام	۲۳۶۸	عجائبات موجودات	۲۳۷۱	سیرۃ الصدیق	۲۳۶۴
فلاح دارین	۲۳۶۹	عجیب و غریب لطیفہ	۲۳۷۲	سیرۃ الفاروق	۲۳۶۵
فلسفہ امثال	۲۳۷۰	عجیب حکایات	۲۳۷۳		
فلسفہ ازدواج	۲۳۷۱	عدد التاریخ	۲۳۷۴		
		عربی علم ادب کی تاریخ	۲۳۷۵		

نام کتاب	مجلد	نام کتاب	مجلد	نام کتاب	مجلد
فلسفہ ابوعلی سینا	۲۳۷۶	کلیات مومن	۲۴۰۱	مجموعہ لکچرے نواب حسن الملک	۲۴۲۶
فلور فلورنڈا	۲۳۷۷	کلیات میر تقی	۲۴۰۲	مجموعہ نظم سپکر نور	۲۴۲۷
فن شاعری	۲۳۷۸	کلیات فتویٰ ہر دو حصہ	۲۴۰۳	مجموعہ رسائل چراغ علیخان	۲۴۲۸
روایف قاف		کلیات فتویٰ ہر دو حصہ	۲۴۰۴	مجموعہ رسائل صوفی	۲۴۲۹
		سینہ فاطمہ (ثمرہ دیانت)	۲۴۰۵	مجموعہ نظام المشائخ	۲۴۳۰
قبلہ نما از مولوی محمد قاسم	۲۳۷۹	گردش زمانہ	۲۴۰۶	مجموعہ معارف	۲۴۳۱
قدرتی سیر میں	۲۳۸۰	گلہ سٹہ حیدری افغانی	۲۴۰۷	مجموعہ نظم حالی	۲۴۳۲
قرآن شریف تفسیر مولوی محمد علی احمدی	۲۳۸۱	گلہ سٹہ منافع ہر دو حصہ	۲۴۰۸	مجمع الصنائع	۲۴۳۳
قصص الانبیاء افغانی	۲۳۸۲	گلشن ہند	۲۴۱۰	محررات امام سویدی	۲۴۳۴
قصہ چار درویش افغانی	۲۳۸۳	گلزار نسیم	۲۴۱۱	محررات مصر و سوڈان	۲۴۳۵
قصہ شمشاد افغانی	۲۳۸۴	گم شدہ ہیرا	۲۴۱۲	محررات فرانس و برطانیہ	۲۴۳۶
قصہ شہزادہ سنیر افغانی	۲۳۸۵	گنج شائگان ہر دو حصہ	۲۴۱۳	محصنات (فسانہ مبتلا)	۲۴۳۷
قصہ ممتاز افغانی	۲۳۸۶	روایف لام	۲۴۱۴	محمدن کالج مہشتری	۲۴۳۸
قصہ محبوبا جلالت افغانی	۲۳۸۷	لغات فیروزی فارسی	۲۴۱۵	محمدن کالج ڈاکٹر کڑی	۲۴۳۹
قصہ جان عالم افغانی	۲۳۸۸	ایضاً اردو	۲۴۱۶	محاورات ہند	۲۴۴۰
قصہ چور قاضی	۲۳۸۹	لطائف تاریخی و علمی	۲۴۱۷	محمد خاتم النبیین	۲۴۴۱
قصہ غل قاضی افغانی	۲۳۹۰	لسان الغیب دو جلد	۲۴۱۸	محمد علی پاشا (سوجھری بطر زناد)	۲۴۴۲
قصہ گل ہر مز	۲۳۹۱	(شرح دیوان حافظ)	۲۴۱۹	محاربات پلوٹا ہر حصہ	۲۴۴۳
فتور دیا	۲۳۹۲	روایف مبہم	۲۴۲۰	محاربات تھسلی ہر حصہ	۲۴۴۴
القمہ	۲۳۹۳	مائتہ مسائل	۲۴۲۱	محبتک فلاسفہ	۲۴۴۵
فوائد العروض	۲۳۹۴	مالک بن انس (سوجھری)	۲۴۲۲	محاربات صلیبی	۲۴۴۶
قوم نزرک	۲۳۹۵	مثنوی صبح امید	۲۴۲۳	المدینۃ والا سلام	۲۴۴۷
روایف کاف عربی و فارسی		مثنوی میر حسن	۲۴۲۴	مرآة العروس	۲۴۴۸
		مجموعہ لکچرے نذیر احمد خان	۲۴۲۵	مرآة العرب	۲۴۴۹
کلیات اکبر الہ آبادی	۲۴۰۰	مجموعہ لکچرے سر سید	۲۴۲۶	مربے اچار چٹنیاں	۲۴۵۰
				الرفیقہ	۲۴۵۱
				المرآة السلمیہ	۲۴۵۲
				مرقع علیگڑھ کالج	۲۴۵۳

سلسلہ	نام کتاب	سلسلہ	نام کتاب	سلسلہ	نام کتاب
۲۴۵۸	مسدس حالی (مطبوعہ معمولی)	۲۴۷۹	ملہم تاریخ	۲۵۰۱	روایف الواو
۲۴۵۹	مسدس حالی (مطبوعہ نامی)	۲۴۸۰	منتخب الحکایات	۲۵۰۲	وہدانی نشتر
۲۴۶۰	مرقع حکایات	۲۴۸۱	منہاج الفتوة - ترجمہ	۲۵۰۳	وزیر نامہ
۲۴۶۱	مستقبل اسلام	۲۴۸۲	مدارج النبوة (دو جلد)	۲۵۰۴	وقائع سیاحت ڈاکٹر نیر
۲۴۶۲	مشاہیر عالم	۲۴۸۳	منصور اور موبہنا	۲۵۰۵	روایف الہار
۲۴۶۳	مشاہیر الاسلام ہر دو حصہ	۲۴۸۴	موازنہ انیس و تیر (از شبلی)	۲۵۰۶	ہندوستان کی قدیم تہذیب
۲۴۶۴	مشاہیر نسوان	۲۴۸۵	موعظہ حسنہ	۲۵۰۷	ہندوستان پر حملے
۲۴۶۵	مشاہیر یونان و روما	۲۴۸۶	مہد الاسلام (عربی اہل عرب)	۲۵۰۸	ہندوستان میں عرفان
۲۴۶۶	مصباح الادب		روایف نون	۲۵۰۹	کی پہلی تجلی
۲۴۶۸	مضامین عالمگیر	۲۴۸۷	نالہ شہیکر	۲۵۰۹	روایف الیاء
۲۴۶۹	مطلع العلوم و جمع الفنون	۲۴۸۸	نامہ خسروان (مطبوعہ ہند)	۲۵۱۰	یادگار غالب
۲۴۷۰	مطالعہ فطرت	۲۴۸۹	نہولین عظم (پانچ جلد)	۲۵۱۱	یادگار دہلی
۲۴۷۱	معرکہ مذہب و سائنس	۲۴۹۰	نتائج المعانی	۲۵۱۲	یادگار امیر صاحب
۲۴۷۲	مقام خلافت	۲۴۹۱	التخل	۲۵۱۳	یادگار دہلوی
۲۴۷۳	مقالات شبلی	۲۴۹۲	نعت عظمیٰ	۲۵۱۴	یادگار بارہا سلام
۲۴۷۴	المقبول	۲۴۹۳	نوا محسن الملک پہلا دور و سرچ	۲۵۱۵	یورپ کا فرقہ انارکسٹ
۲۴۷۵	مقدمات الطبیعیات	۲۴۹۴	نوشتہ تقدیر	۲۵۱۶	یورپین مذاق کے لطیفے
۲۴۷۶	مکاتیب شبلی	۲۴۹۵	نیرنگ افغان		
۲۴۷۷	ملفوظات شاہ عبدالعزیز	۲۴۹۶	نیرنگ خیال		
۲۴۷۸	ملک العزیز	۲۵۰۰			

ضمیمہ اول ختم ہوا

ضمیمہ دوم

اسماء مصنفین بہ ترتیب حروف تہجی مع حوالہ عدول مسلسل مندرجہ فہرست ہذا

اسماء مصنفین	حوالہ عدول	اسماء مصنفین	حوالہ عدول	اسماء مصنفین	حوالہ عدول
ر د ی ف ل ا ل ف					
ابراہیم بن ابراہیم حلبی	۶۸۷	ابن عربی	۹۰۷	ابو البقاء الحسینی	۱۷۴۵
ابراہیم بن سعید	۸۰۷	ابن عبد ربہ	۱۱۸۶	ابو تمام طائی	۱۱۳۴
ابراہیم بن محمد حلبی	۶۵۶	ابن عربشاہ	۱۳۲۵	ابو جعفر طحادی	۱۸۵
ابن الاثیر جزری	۲۷۹	ابن الفارض	۹۹۱	ابو جعفر طوسی	۶۰۷
ابن الانباری	۱۲۴۶	ابن الفارس	۱۲۵۱	ابو جعفر طبری	۱۵۱۷
ابن ابی اصیبعہ	۱۵۵۲	ابن القیم	۳۸۲	ابو شین احمد بن محمد قدوری	۵۶۰
ابن بطوطہ	۱۴۸۵	ابن القا طح بغدادی	۱۰۸۱	ابو حفص نسفی	۶۳۷ (خاندانہ کتب خانہ)
ابن تیمیہ حرانی	۱۶۵۵	ابن قتیبہ دینوری	۱۴۲۳	ابو حامد غزالی	۸۹۳
ابن الجوزی	۹۷۰	ابن ماجہ قزوینی	۱۶۴	ابو الحسن شاذلی	۱۰۳۵
ابن خبیر اندلسی	۱۵۵۶	ابن مسکونیہ	۷۴۶	ابو الحسن علی المسافر	۱۰۴۵
ابن حجر عسقلانی	۲۲۳	ابن المقفع	۱۱۹۵	ابو یحییٰ بن علی السعوی	۱۲۲۰
ابن حزم	۷۰۷	ابن مالک نخوی	۱۳۸۶	ابو حاتم سجستانی	۱۵۷۰
ابن حجر ہمتی	۷۳۷	ابن نجیم مصری	۴۶۹	ابو الحسن سعید بن ہبۃ اللہ	۱۶۲۱
ابن حاجب	۱۲۵۸ و ۱۲۶۳	ابن النفیس	۱۵۷۴	ابو الحسن بن احمد	۱۷۴۹
ابن خلکان	۱۴۰۸	ابن الہمام	۵۰۷	ابو داؤد سلیمان بن الاشعث	۱۶۰
ابن خلدون	۱۵۳۸	ابن ہشام نخوی	۱۲۸۳	ابو زکریا رازی	۱۰۲۵ (خاندانہ کتب خانہ)
ابن الریج الشیبانی	۳۹۲	ابن ہشام مؤرخ	۱۴۰۸	ابو السعود آفندی	۷۲
ابن رشد	۸۸۷	ابن یحییٰ	۱۵۳۸	ابو الفتکوری سلمی	۸۲۳
ابن الباعا قی	۴۸۷	ابو البرکات نسفی	۳۹۲	ابو الطیب احمد بن حسین تہمتی	۱۱۱۰
ابن عابدین شامی	۴۴۵	ابوبکر کلابادی	۸۸۷	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب شامی	۲۴۹
ابن عطاء اللہ اسکندرانی	۹۹۸ و ۹۹۹	ابوبکر خوانی	۴۸۷	ابو یونس ترمذی	۲۵۱
		ابوبکر بن عبد اللہ الکریم حلبی	۴۴۵	ابو العلاء اسفراہنی	۱۰۵۵ (خاندانہ کتب خانہ)
		ابوبکر ابن الانباری	۴۴۵ و ۴۴۶	ابو العباس مبرور بخاری	۱۳۰۴

اسماء مصنفین	حواله عدل	اسماء مصنفین	حواله عدل	اسماء مصنفین	حواله عدل
ابو عثمان جاحظ البصری	۱۲۱۳	احمد بن مبارک سجلی	۹۵۶	امیر خسرو بلوی	۱۷۸۹
ابو عبد الله محمد بن عمر الوافدی	۱۳۹۲	احمد بن یوسف	۱۰۶۱	امام یافعی	۱۹۲۶
ابو الباس احمد بن یوسف مغربی	۱۹۴۹	احمد بن عباد قنادی	۱۱۴۰	الوزری	۱۷۹۲
ابو الفضل کاذرانی	۴۸	احمد بن محمد شروانی بمینی	۱۱۴۱	ایدرود فاندیک	الف ۱۵۳۲
ابو الفضل علمای	۱۵۲۸	احمد بن سلام مصری	۱۲۲۴	روایت با موحده	
ابو الفتح شهرستانی	۷۰۵	احمد بن یحیی بن جابر البلاذری	۱۵۱۵		
ابو الفرج علی بن حسین اصفهانی	۱۰۹۹	احسان الدین عباسی	۸۷۹ و ۱۹۸۵	بحر العلوم عبد العلی لکنوی	۹۰۳
ابو الفضل احمد البیدانی	۱۱۹۸	اخوی زاده حسن چلی	۴۷	بخاری	۱۸۷
ابو الفتح البستی	۱۲۳۸	اخوی چلی	۵۸۸	بدرالدین محمود بن احمد عینی	۲۲۶
ابو الفتح ناصر بن ابی الکرم الطرطوسی	الف ۱۲۸۲	اخوندوزره ننگر هاری	۸۵۷	بدرالدین شاشی شروانی	۵۹۲
ابو القاسم الحلی	۶۲۲	اخوند یوسف قراباخی	۱۷۵۸	بدیع الزمان بهدانی	۱۲۲۸
ابو القاسم سمرقندی	۶۶۹ و ۶۷۹	آزاد	۱۵۰۶	برجندی	۱۷۹۸
ابو القاسم محمد بن فیه شاطبی	۱۰۷۹	اسمعیل حنفی آفندی	۹۲	برماوسی	۳۲۹
ابو اللیث سمرقندی	۱۰۶۱ و ۱۰۶۲	اسمعیل بن یحیی مرزی	۶۹۱	برهان الدین مرغینانی	۴۹۹
ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن درانی	۳۰۹	اسمعیل بن ابی بکر المقرئ	۱۹۱۸	برهان الشریعہ	۵۷۱
ابو المعالی بہاؤ الدین	۴۸۰	استاذ ابو الفرج	۸۲۳ و ۸۲۴	برهان الاسلام زرغوبی	۱۹۶۲
ابو موسیٰ جعفر موصلی	۱۰۸۲	اشرف علی تھالوی	۱۱۷	بزودی	۲۷۰ و ۹۰۹
ابو منصور ثعالبی	۱۱۹۰	اکمل الدین محمد بن محمد الباری	۵۰۵	بغوی	۳۵
ابو محمد حسن شعری	۱۲۸۶	الہدایہ سمرقندی	۱۳۰۲	بلاذری	۱۵۱۵
ابو نصر بہدانی	۱۰۲۲	الہدایہ لکنوی	۵۱۶	بو علی سینا	۱۵۷۹
ابو انجیب سهروردی	۱۰۲۵	آلخ بیگ مرزا	۱۷۷۶	بہاؤ الدین آل علی	۱۲۵۱
ابو نواس	۱۱۷۶	امام محمد	۱۶۷	بہاؤ الدین شیخ محمد علیل	۴۹۰
ابو نصر فارابی	۱۷۷۳	امام مالک	۲۱۹	بیدل	۱۷۹۰
ابو نصر ذہبی	۱۷۹۳	امام سنوکانی بمینی	۲۵۷	بیضاوی	۱
احمد بن حنبل	۴۲۵	امام احمد بن حنبل	۴۲۵	بہیقی	۲۷۰
احمد بن یحییٰ تفتازانی	۶۶۲	امیر کاتب	۴۵۵	پروفیسر ذکاء اللہ	۱۷۷۵
احمد بن علی مقرئری	۷۱۷ و ۷۱۸	امام ابو یوسف	۵۶۵	روایت نامہ فوقانی	
احمد بن ادیس المالکی	۷۴۵	امام محمد غزالی	۸۹۳		
احمد جندی	۸۰۸	امیر حسینی غزنوی	۱۰۲۶	تاج الدین سبکی	۱۵۱۸
				تاج الشریعہ	۶۸۳

اسماء مصنفین	سلسلہ حوالہ	اسماء مصنفین	سلسلہ حوالہ	اسماء مصنفین	سلسلہ حوالہ
تائبین (استاذ علم موسیقی)	۱۹۶۶	حاج پاشا	۱۵۷۲	حماد المرادیہ	۱۱۰۴
ترندی	۲۵۱	حافظ الدین نسفی	۸۴	رولیف خار مجسمہ	
تفتازانی	۷۲۰	حافظ محمد احسن پشاورى	۷۹۶۷۴۳۹		
توکل منشی	۱۲۲۷	حافظ شیرازی	۹۸۳		
رولیف آثار مشتملہ					
ثابت بن قرقہ	۱۶۹۸	حافظ طاہر اصفہانی	۱۰۸۳	خاوند شاہ ایرانی	۱۳۹۴
رولیف حیم	۱۶۹۸	حامد حسین لکھنوی	۷۸۴	خاقانی شروانی	۱۷۹۷
		حامد بن محمد قزوینی مفتی روم	۵۴۰	خان ملاخان	۱۷۴۲
		حبيب اسلامتانی	۱۸۸۲	خسرو خان	۱۵۹۰ ۱۵۹۸
		حیری	۱۱۱۵	خضر بن علی بن الخطاب	۱۵۷۲
جاء بصری	۱۲۱۳	حزین	۱۸۸۷	خطیب ابو الفضل گادروانی	۴۸
جاء اسلام بن عطار السائبی	۴۳۹ (ط)	حسان بن ثابت	۱۱۶۲	خفاجی	۱۱
جاء الله زنجشیری	۵۲	حسام الدین علی الہندی	۳۵۱	خلیفہ محمد حسن	۱۲۹
جامی	۸۸۹	حسن چلبی	۴۷	خلفانی	۱۷۹۶
جرجی زیدان	۱۲۲۷	حسن بن محمد قزلباشی	۵۵	خضار	۱۲۴۷
جلال الدین دوانی	۹۷۳ (الف)	حسن بن محمد صافانی	۱۵۷	خواجہ حافظ	۹۸۳
جلال الدین رومی	۹۰۱	حسین بن مسعود الفراء النوفی	۳۵	خواجہ عبدالعزیز الفاری	۱۰۷۸
جلال الدین سیوطی	۲۶	حسین بن محمد بن عبداللطیف	۳۲۷	خواجہ محمد بن خلیل الدین لطیف	۱۰۶۲
جلال الدین کرلانی	۵۳۰	حسین بن محمد سمعانی	۶۲۱	خوارزمی	۲۴۵
جلال الدین ترمذی	۱۱۲۲ (الف)	حسین بن شہاب الدین	۱۱۷۷	خوشحال خان خٹک	۱۹۸۷
جلال الدین محمد بن شافعی	۶۶۹	حسین واعظ کاشغری	۴۴	خونہ میر	۱۴۰۱
جلال الدین محمود	۱۱۲۱	حسین بن علی کاشغری	۱۹۵۴	جیلانی محشی شرح عقائد	۸۳۱
جمال جنابی	۱۲۲۰	حکیم محمد اعظم خان	۱۵۸۴	خیر الدین ربلی	۴۶۸
جمال قرشی	۱۲۹۱	حکیم محمد شریف خان	۱۵۹۳	خیر الدین ہندس	۱۸۵۷
رولیف حاء جہلمہ				رولیف دال جہلمہ	
حاجی زین عطار	۱۶۴۷	حکیم صفا الزمان	۱۶۱۰	دارمی	۳۰۴
حاجی محمد کاشانی	۱۳۳۷	حکیم درویش محمد امین آبادی	۱۶۴۶	داؤد بن عمر الانطاسی	۱۶۰۳
حاجی غلیفہ	۱۲۲۰	الحکیم الرازی	۱۷۴۲	دامینی	۱۳۲۹ (الف)
		حکیم ستانی غزنوی	۱۷۸۴	دمیری	۱۱۵۶
		حکیم قطران	۱۸۲۳		

اسمار مصنفین	حواله عدل	اسمار مصنفین	حواله عدل	اسمار مصنفین	حواله عدل
دولت شاه سمرقندی	۱۷۵۱	سجاد علی	الف ۱۰۹	سیدی محمد العیاشی المغربی	۱۶۵۳
ردیف ذال معجمه		سید کاوردی	۱۴۲۷	سید محمد عمر	۱۹۹۲
ذوق دهلوی	۱۹۸۳	سید الدین کاشغری	۵۱۷	سیوطی	۲۶
ذوبی	۱۹۹	سراج الدین ابوطاهر سجاولدی	۵۲۰	ردیف شین معجمه	
		سراج الدین علی خان آرزو	۱۲۹۷		
ردیف راز جمله		سرجان نغم	۱۷۷۷		
راجو قاتل	۱۸۲۶	سید احمد خان بابی علیگند کالج	۱۲۰	شاه عبدالعزیز دهلوی	۲۱
راغب اصفهانی	۱۳۷۲	سعدی شیرازی	۱۷۸۷	شاه ولی الله دهلوی	۱۹۲
راغب پاشا	۱۱۶۳	سعدالدین لغمانزانی	۷۲۰	شاه عبدالقادر	الف ۱۱۶
رحمت الله سندھی	۶۳۵	سکاکی	۱۱۳۰	شاه محمد غوث پشاور	۲۳۹
رحمت الله جبرکی	۷۷۵	سلطان علی خراسانی	۱۶۱۱	شامی	۲۷۵
رحیم خان قنداری	۱۹۶۷	سلیمان جل	۷۶	شاشی شروانی	۵۹۲
رضی الدین حسن بن محمد صافانی	۱۵۷	سودا	۱۹۱۲	شاه محمد اسحاق دهلوی	۷۱۶
رضی شارج کافیه	۱۲۶۷	سورج بهان مهندو	۱۹۰۷	شاه نعمت الله دهلوی	۱۰۳۷
رفیع الله شارج عینده حلقه	۸۷۹	سویدی	۱۱۸۰	شناطی	۱۰۷۹
ردیف راز معجمه		سید یونحوی	۱۳۷۹	شاه جهان بیگم ابوبکر بھوپال	۱۳۵۹
زرقانی	۱۳۲۸	سید جوهر علی	۸۶۸	ششلی نغانی	۱۵۰۰
زکری	۳۷۷	سید جمال الدین حسینی	۱۲۵۳		۱۵۰۲
زحشری	۵۲	سید حسین شاه بن عرب شاه	۱۱۶۶		۱۵۰۱
زهر بن ابی سلیمان	۱۲۴۰	سید سلیمان ندوی	۱۹۸۹		۱۵۵۰
زین الدین اسماعیل بن حسین جرجانی	۱۵۸۸	سید شریف جرجانی	۲۶۹		۱۹۰۸
زین الدین عراقی	۲۹۹	سید شریف رفعتی حبیبی	۱۱۳۸		
زین الدین عمر بن مظفر الوردی	۵۴۱	سید عبدالسلام ندوی	۱۵۶		
زینی دحلان مصنفی مکہ	۱۴۱۲	سیدی عبدالرحیم بکینی	۱۰۰۹		
زلیعی	۱۲۸۱	سید علی حسن	۱۲۷۲		
ردیف سبین جمله		سید علی بگرامی	۱۵۵۸		
سجانی ہمدانی	۱۸۲۲	سید حسین الدین بن سیدی الدین	۶۱		
		سید منظور حسین	۱۲۷۲		
		سید محمود کروی	۹۷۲		

اسماء مصنفین	حوالہ عدول	اسماء مصنفین	حوالہ عدول	اسماء مصنفین	حوالہ عدول
شمس الدین احمد بن سنجالی	۸۳۱	شیخ ننان داعظ	۵۵۲	شیخ نجم الدین ابوبکر بن عبد اللہ	۹۹۶
شمس الدین سمرقندی	۱۶۴۰	شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن سمرقانی	۷۳۷	شیخ نجم الدین عبدالغفار بن	۵۶۱
شمس الدین ابوالعباس احمد بن محمد	۱۲۰۸	شیخ شہاب الدین سہروردی	۹۵۷	عبدالکریم القزوینی	۱۶۴۰
بن ابی بکر بن خلکان التوحشہ الشہیر	۱۲۰۸	شیخ فخر الدین ابوعبداللہ	۱۱۲۰	شیخ نور الدین علی بن یوسف	۹۱۸
شمس الدین علی الحسینی الخلیفہ	۱۷۶۶	محمد بن سعید بوسیری	۱۱۲۰	(ابن جہضم ہمدانی)	۱۲۴۵
شہاب الدین خفاجی	۱۱	شیخ شعبان بن محمد القزوی	۱۱۲۳	شیخ تاج الدین عبداللہ یادی	۲۸۰
شہاب الدین قسطلانی	۱۷۶	شیخ شہاب الدین مقتول	۱۶۹۰	شیخ ولی الدین	۱۲۳۶
شہاب الدین محمد بن احمد الشہیدی	۱۱۹۶	شیخ صدقۃ الدین القاہری	۱۱۰۳	شیخ یحییٰ بن ابی البرکات العاوی	۱۵۴۶
شہرستانی	۷۰۵	شیخ طاہر بخاری	۶۰۳	شیخ محمد خان گندہ پور	۱۵۴۶
شیخ اکمل الدین بابر بن	۵۰۵	شیخ عبدالوہاب شترانی	۱۶۶	رولیف صادقہ	
شیخ ابوالطیب سندھی	۵۴۷	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۲۱۵	صاحبزادہ میاں محمدی	۵۸۱
شیخ احمد رومی	۸۹۲	شیخ عبدالقادر جیلانی	۹۷۳	صاحبزادہ میاں گل	۶۵۴
شیخ اکبر محمدی الدین ابن عربی	۹۰۷	شیخ عبدالرحمن بن عبدالکریم	۹۵۹	صاحب تبریزی	۱۸۴۸
شیخ احمد فاروقی سمرقندی	۹۳۸	الشافعی	۹۶۶	صادق شہابی قادری	۱۰۱۴
شیخ ابوالنجیب سہروردی	۱۰۲۵	شیخ عبدالکریم ابن ابراہیم الجلی	۱۰۰۶	صدر الشریعہ عبداللہ بن مسعودی	۱۲۴۵
شیخ ابوالحسن شاذلی	۱۰۳۵	شیخ عبدالکریم سنگاری	۱۲۰۰	صدر الدین شیرازی	۷۵۵
شیخ احمد بن علی البونی الخزرجی	۱۹۲۰	شیخ عبدالقادر جرجانی	۱۰۴	صدیق حسن خان قزوینی	۱۱۲۲
شیخ بدر الدین سندھی	۱۰۲۲	شیخ فیضی	۱۰۴	صفی الدین بن عبدالعزیز بن الریا	۱۲۷۸
شیخ بہاؤ الدین آملی	۱۲۵۱	شیخ فخر الدین شکار پوری	۹۴۹	صفی بن نصیر	۱۲۶۲
شیخ بوعلی سینا	۱۵۷۹	شیخ قطب الدین شافعی	۱۰۱۹	صوفی کرم الہی ڈنگوی	۱۵۰۳
شیخ تقی الدین محمد بن الفاسی	۱۲۵۵	شیخ کمال الدین عبدالرازق کاشی	۹۶۷	رولیف صادقہ	
شیخ جمال الدین علی	۳۵۱	سمرقندی	۸۷۸	ضیاء الدین برنی	۱۲۹۸
شیخ حسام الدین علی الہندی	۲۶۸	شیخ محمد طاہر صدیقی	۱۰۱۶	رولیف طاہرہ	
شیخ خیر الدین رملی	۹۴۹	شیخ محمد صالح شامی	۱۰۶۶	طاہر و حید	۱۸۳۴
شیخ داؤد ابن القیسری	۲۱۲۶	شیخ محمود تبریزی	۱۸۸۷	طبری	۱۵۱۷
شیخ رضی	۱۲۴۵	شیخ محمد غوث شاہ گویاری	۱۹۳۱		
شیخ رئیس	۱۵۷۹	شیخ محمد علی حنین	۱۹۳۲		
شیخ زادہ رومی	۶۲	شیخ محمد مہدی قاسی	۲۵۳		
شیخ سلیمان جل	۷۶	شیخ نورالحق دہلوی			

اسماء مصنفين	حواله عدل	اسماء مصنفين	حواله عدل	اسماء مصنفين	حواله عدل
طحاوی	۱۸۵	عبدالرحمن شاکر	۱۸۴۹	علامه شوکانی	۲۵۷
طحاوی	۴۵۰	عبدالرحمن بابا	۱۹۲۱	علامه غریزی	۱۷۳
طخانی (صفهائی)	۱۴۳۲	عبدالغادرخان خلک	۱۹۹۱	علامه کرلانی	۵۳۰
طیبی شجاع مشکوة	۳۲۷	عبدالمجید بن محمد البلق صمد الشریف	۴۵۵۴۴۳۳	علامه قوشچی	۸۲۲
رویف طاهر مجله		عزانی	۲۹۹	علامه مقرئ تلمسانی	۱۲۲۰
ظهوری علامه شیری	۱۸۲۹	عزنی	۱۸۱۹	علامه واحدی	۲۵
ظہیر فاریابی	۱۷۹۵	عزیز بن سعید قرطبی	۱۵۲۷	علامه اختیار حسینی	۱۸۷۹
رویف عین جملہ		عصمت امیر بہار پوری	۱۲۵۹	علامه تفتازانی	۷۲۰
عالم بن الحلز الحنفی	۶۲۹ غازیہ	عصام الدین اسفرائینی	۷۳۹ غازیہ	علی فارسی	۱۸۶
عبداسلام ندوی	۱۵۶	علاء الدین عبد الرحمن بن احمد الایچی	۷۴۸	علی بن ابی بکر الغنیانی	۴۹۹
عبدالعظیم المنذری	۱۷۵	علامہ الدین جصکفی	۵۳۰	علی بن حسین اعظم کاشغری	۹۷۸
عبدالرؤف مناوی	۲۸۴	علامہ الدین محمد بن ابی نزاب	۱۰۶۳	علی منقذی	۹۸۲
عبدالمعین احمد المقدادی	۶۰۸	علامہ ابن تیمیہ	الف ۱۶۵	علی بن برہان الدین حلبی	۱۴۱۴
عبدالنبی جامی	۶۸۹	علامہ ابن قیم	۳۸۲	عمر بن محمد بن عوض النشائی	۶۱۴
عبدالوہاب السترابیادی	۸۴۵	علامہ ابن خزم	۷۰۷	عمر بن قاسم الفزاری	۱۰۸۸
عبدالصمد الفزاری	۱۰۵۷	علامہ ابن مسکویہ	۷۴۶	عمر خیام	۱۸۴۱
عبدالمصطفی الفزاری	۱۰۷۸	علامہ ابن رشد	۸۴۶	عنایت الدین شیخ دہلوی	۱۸۰۳
عبدالغنی نابلسی	۱۲۲۶	علامہ ابن زرخشاہی	الف ۸۸۷	عسکری	۱۸۲۳
عبدالعفور لاری	۱۳۰۴	علامہ خوارزمی	۱۶۲۰	عینی	۲۲۶
عبدالرحیم بن احمد بن سور	۱۳۳۴	علامہ ذہبی	۲۴۵	رویف غین مجملہ	
عبدالمک بن ہشام الحمیری	۱۴۳۵	علامہ سید قندی	۱۹۹	غزالی	۸۹۳
عبدالحی بن ابی الفتح الاسحاقی	۱۴۸۴	علامہ سخاوی	۸۳۸	علامہ جیلانی پشیناوری	۵۵۹
عبدالرزاق کانپوری	۱۵۳۵	علامہ سیستانی	الف ۱۰۹	علامہ محمد ساکن چارسدہ	۱۹۷۹
عبدالحق خیر آبادی	۱۷۳۳	علامہ سبکی	۱۱۳۰	غنیست	۱۸۷۴
عبدالمعین الہدو عثمانی	۱۷۸۳	علامہ زرغانی	۲۲۱	غنی (شاعر)	۱۸۵۹
عبدالواسع حبلی	۱۸۶۳	علامہ زکشی	۳۷۸	رویف الفاء	
عبدالواسع النوری	۱۸۷۰	علامہ بنانی	۵۳۳	فاضل اسفرائینی	۱۲۵۳
		علامہ سیوطی	۶۷	غازیہ	۱۲۵۳

اسماء مصنفین	حوالہ عدول	اسماء مصنفین	حوالہ عدول	اسماء مصنفین	حوالہ عدول
فاضل میرزا جان	۸۲۵	قاضی زادہ رومی	۲۱۶۴۸ ۱۷۱۵	رویف لام	
فخر الدین رازی	۶۴۷	قاضی ساراندہ پانی پتی	۹۱	گولیس شیخو یسوی	۱۲۴۱
فخر الدین زلیعی	۴۸۱	قاضی سراج الدین ارموی	۱۶۹۹ خاندان کفایت عمویہ	رویف میم	
فخر الدین عراقی	۹۹۹	قاضی شہو کافی	۲۵۷		
فخر الدین ابن نظام الحق	۷۹۲	قاضی شہاب الدین لکھن آبادی	۱۷		
فخر خراسانی	۵۲۳	قاضی ضیاء الدین سنائی	۶۱۴	مالک بن انس مدنی	۲۱۹
فخری	۱۸۹۲	قاضی عصا الدین لایچی	۷۴۸	مہر و نحوئی	۱۲۰۴
فخر الاسلام بزدوی	۲۶۰۵	قاضی عیاض مالکی	۳۱۴	منشی	۱۱۱۰
فردوسی	۱۸۹۵	قاضی غلام محمد	۱۳۱۳	مجد الدین خاوند شیرازی	۱۵۵
فرستہ	۱۴۷۱	قاضی محب الدین بہاری	۵۵۴	مجد الدین فیروز آبادی	۳۷۱
فرید الدین عطار	۱۰۵۳	قاضی میر حسین میبذی	۱۷۰۹	مجد الدین عبداللہ بن محمود صلی	۶۷۲
فضل الدین چینی	۶۷۰	فسطائی	۱۷۶	مجدد الف ثنائی	۹۳۸
فقید دعفرانی	۵۳۲	قطب الدین خان دہلوی	۴۳۹	محمد حسن پشاورمی	۲۹
فقید ابواللیث سمرقندی	۲۹۶۱ ۱۰۲۰	قطب الدین رازی	۱۶۶۰	محمد طاہر صدیقی	۱۵۸
فقیر اللہ شکار پوری	۹۹۹ و ۳۷۵	قطب الدین شیرازی	۱۶۷۵	محمد بن الحسن شیبانی	۱۶۷
فیضی فیاضی	۱۰۴	قوام الدین بخاری	۶۰۶	محمد بن اسماعیل بخاری	۱۸۷
فیض الحسن بہار پوری	۱۱۷۱	قدوری	۵۶۰	محمد بن محمد جزری	۲۰۱
رویف القاف		رویف کاف		محمد بن محمد عبد ری	۲۰۸
قاسم علی خان آفریدی	الف ۱۹۱۰	کاتب چلبی	۱۴۱۲	محمد رفیعی ازبیدی حسینی	۳۰۰
قاسم (شاعر)	۱۸۵۹	کاشی سمرقندی	۹۶۷	محمد بن ابی بکر الجوغنی	۴۴۰
قاسم بن علی الحیرری	۱۱۱۵	کرماتی	۱۵۹	محمد یعقوب بہانی	۴۴۶
قاسم اکبر آبادی	۴۵۵ خاندان کفایت عمویہ	کعب بن زہیر	۱۱۱۹	محمد بن مبارک شاہ ہروی	۱۶۸۳ و ۵۳۳
قاضی ابویوسف	۵۶۵	کمال الدین ابن ہمام	۵۰۷	محمد امین سوسن آبادی	۵۸۵
قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلاطین	۹۷۹ خاندان کفایت عمویہ	کمال الدین جہرمی	۸۳۶	محمد ہاشم سندھی	۲۵۹۸ ۶۸۹
قاضی عیادوی	۱	کمال الدین سہالی	۱۹۵۹	محمد بن یعقوب الکلبینی	الف ۶۶۳
قاضی حسین بن محمد یار بکری	۱۴۴۱	کمال الدین شریشتی	۱۱۸۹	محمد بن احمد زاید	۶۵۵ خاندان کفایت عمویہ
قاضی حمید الدین	۱۸۵۰	کمال الدین قرہ کمال	۸۳۲	محمد بن عبد الوہاب نجدی	۸۸۶
قاضی خان	الف ۵۲۳	کمال الدین محمد بن عیسیٰ میری	۱۱۵۶	محمد بن اسماعیل بن عباد قنذلی	۸۸۶ خاندان کفایت عمویہ

اسماء مصنفین	حوالہ عدل	اسماء مصنفین	حوالہ عدل	اسماء مصنفین	حوالہ عدل
محمد رضا ملتانی	۹۳۷	مختار بن محمود الزاهدی	۲۱۸	مولانا محمد ظہیر احسن	۸۴۱
محمد بن عثمان البغوی	۱۲۸۱	مرزا محمد دہلوی	۱۷۱۱	مولانا عبدالحق الدہلوی	۸۴۰
محمد باقر عباسی	۱۰۵۲	مرزا محمد دہلوی	۱۷۱۱	مولانا عبد الرحمن جامی	۸۸۹
محمد صالح کولابی	۱۰۶۷	مرزا عبد القادر بے دل	۱۷۹۰	مولانا روم	۹۰۱
محمد صدیق بدخشی	۱۰۶۷	مرزا	۱۷۹۱	مولانا عبد العلی لکھنوی	۹۰۳
محمد بن عبد الرحمن سخاوی	۱۰۹۷	مسلم بن الحجاج القشیری	۱۷۸	مولانا عبد اللطیف	۹۷۹
محمد امین بغدادی	۱۱۸۰	مسلم بن محمد دیشی	۱۱۵۵	مولانا عبید اللہ لکھنوی	۱۰۲۸
محمد طاہر	۱۲۶۰	مسعودی (سورخ)	۱۲۲۰	مولانا جلال بن نصیر	۱۱۲۰
محمد قاسم بن حاجی چکشتانی	۱۳۳۷	مصطفیٰ خان افغان	۱۱۴۷	مولانا تافقی	۱۸۷۳
محمد صلاح	۱۳۴۴	معین الدین ہروی	۱۰۰۴	مولانا مختار کاشانی	۱۸۸۶
محمد ابن بن فضل الدہلی	۱۴۷۶	مفتی محمد عبدہ مصری	۱۵۱	مولوی عبد الحکیم لکھنوی	۴۲
محمد قاسم فرستہ	۱۴۱۱	المفضل الضبی	۱۲۳۰	مولوی عبد الحق دہلوی	۱۰۵
محمد فضل سرخوش	۱۴۱۳	ملا جیون جو پوری	۲۳	مولوی محمد اشرف علی غزنوی	۱۱۷
محمد بن سلیمان جزولی راشفی	۱۹۳۱	ملا حسین واعظ کاشفی	۴۴	مولوی بدیع الزمان	۲۵۶
محمد بن جریر طبری	۱۵۱۷	ملا علی قاری	۱۸۶	مولوی عبدالحی لکھنوی	۲۶۹
محمد اکبر رازی	۱۵۷۷	ملا ابداد محنتی ہدایہ	۵۱۶	مولوی ابوالحسن	۳۹۳
محمد بن یوسف حکیم ہروی	۱۶۱۳	ملا محسن کشمیری	۷۹۴	مولوی وحید الزمان	۴۳۳
محمد نصیر بن سلطان سیفانی	۱۸۵۱	ملا دوست محمد کابلی	۸۶۵	مولوی بارک احمد	۵۵۸
محمد گھلو	۱۸۵۲	ملا صادق	۱۳۰۷	مولوی عبد اللہ سیالکوٹی	۵۹۱
محمد حسین خان لواروی	۱۸۶۲	ملا محمد جو پوری	۱۷۱۶	مولوی حبیب اللہ قندھاری	۶۳۱
محمد بن علی آذقندی	۱۹۵۵	ملا احمد محنتی	۱۷۵۱	مولوی محمد بن یحیی دہلوی	۶۴۹
محمد کاظم خان شیدا	۱۹۹۳	مناوی	۲۸۴	مولوی محمد ایوب پشاوروی	۶۷۹
محمد عبد بہاری	۵۵۴	منذری	۱۷۵	مولوی غلام اللہ قصوری	۷۷۹
محقق دوانی	۹۷۳	مولیٰ خطاب بن ابی القاسم	۶۳۷	مولوی محمد وجیہ صدیقی	۹۸۱
محمی الدین لاسوری	۲۳۲۵	مولیٰ یوسف بن عبد اللہ بن علی	۵۸۸	مولوی نذیر احمد خان	۷۰۲
محمد الدین طبری	۱۴۳۲	مولیٰ محمد بن میر علی برکلی	۹۱۶	مولوی حبیب اللہ پشاوروی	۷۳۳
محمد بن عمر جینی	۱۷۱۶	مولانا غلام جیلانی پشاوروی	۵۵۹	مولوی محمد بشیر سہوانی	۷۳۶
محمد بن عبد اللہ الطیب	۱۷۲۷	مولانا رحمت اللہ مہاجرکی	۷۷۵	مولوی محمد عبید اللہ	۷۵۸
محمد طوسی	۱۸۹۵	مولانا حامد حسین لکھنوی	۷۹۱	مولوی محمد اسماعیل شہید	۷۵۹

اسماء مصنفین	حوالہ جدول	اسماء مصنفین	حوالہ جدول	اسماء مصنفین	حوالہ جدول
مولوی نذیر حسین	الف ۱۷۱	میرزا صاحب	۱۸۴۸	مولوی حیدر علی فیض آبادی	۸۶۱ و ۸۶۲
مولوی حیدر علی فیض آبادی	۸۶۱ و ۸۶۲	میاں سعید لاہوری	۱۹۴۷	مولوی عبدالحکیم لکھنوی	۸۶۳
مولوی محمد شاہ پنجابی	۸۶۵	روایت لون		مولوی محمد قاسم نانائوی	۸۶۳
مولوی چرخ علی خان	۸۶۲	ناصر علی	۱۸۵۹	مولوی خرم علی	۹۹۲
مولوی محمد احسن نانائوی	۱۰۶۸	نجف الدین قزوینی	۱۸۵۹	مولوی ذوالفقار علی	۱۱۸۳ و ۱۱۸۴
مولوی غیاث الدین	۱۲۹۳	نجیب الدین سرگندی	۱۸۵۹	مولوی سکندر علی	۱۳۵۱
مولوی عبد الرحیم صفی پوری	۱۳۵۳	نجیب الدین شاعر	۱۸۵۹	مولوی محمد حسین قلعہ بربان	۱۳۵۴
مولوی کرامت اللہ دہلوی	۱۴۲۵	نذیر احمد خان دہلوی	۱۸۵۹	مولوی محمد حسین قلعہ بربان	۱۳۵۴
مولوی محمد حسین آزاد	۱۵۰۶	نشان	۲۴۹	مولوی کرامت اللہ دہلوی	۱۴۲۵
مولوی نصرت علی	۱۵۷۱	نشان بن سعید البیہی	۱۳۵۱	مولوی محمد حسین آزاد	۱۵۰۶
سود شاہ	۷۱۲	نصیر الدین طوسی	۱۳۵۳	مولوی نصرت علی	۱۵۷۱
مہدی خان مرزا	۱۹۱۱	نظامی گنجوی	۱۸۱۱	سود شاہ	۷۱۲
میر سید شریف	۷۶۰ و ۷۶۱	نعمت اللہ زویانی	۹۹۵	مہدی خان مرزا	۱۹۱۱
میرزا جان بخشی	۸۲۵	نعمت اللہ زویانی	۱۰۳۴	میر سید شریف	۷۶۰ و ۷۶۱
میاں محمد یوسف کاکا خیل	۱۰۷۷	نعمت خان عالی	۱۸۶۸	میرزا جان بخشی	۸۲۵
سیدانی	۱۱۹۸	نقیس علی بن الطیب نقیس	۱۹۰۷	میاں محمد یوسف کاکا خیل	۱۰۷۷
میر غلام علی آزاد بلگرامی	۱۵۲۹	نواب محمد حسن الملک	۸۸۰	سیدانی	۱۱۹۸
میرزا ہدیہ پوری	۱۶۷۱	نواب سید غلام حسین خان بلگرامی	۱۵۳۷	میر غلام علی آزاد بلگرامی	۱۵۲۹
میرک بخاری	۱۶۸۳	نور الحسن	۸۸۰	میرزا ہدیہ پوری	۱۶۷۱
میرزا قرداماد	۱۶۹۵	نور الدین علی بن احمد شہودی	۱۴۲۴	میرک بخاری	۱۶۸۳
میرزا آصف	۱۸۱۲	مورخ مدینہ	۳۷	میرزا قرداماد	۱۶۹۵
میرزا مظہر	۱۸۲۷	نور الدین شوستری	۱۳۰	میرزا آصف	۱۸۱۲
		نواب صدیق حسن خان	۱۳۰	میرزا مظہر	۱۸۲۷
		نور الدین محمد عبد اللہ	۱۶۵۲		
		جیراجی	۱۸۵۹		
		نیاز (شاعر)	۳۳۶		
		نوی	۵۵		
		نظامی شیشاپوری	۵۵		

ضمیمہ سوم

اسماء کتب مندرجہ فہرست ہذا بترتیب حروف تہجی مع حوالہ عدول

نام کتاب	حوالہ عدول	نام کتاب	حوالہ عدول	نام کتاب	حوالہ عدول
روایف الف		اتقان فی علوم القرآن	۲۳۳	ادکار لدوی	۳۵۲
التأثر للمام محمد	۳۳۹	انجام الحجۃ علی من اوجب	۴۳۶	الرجعین فی اصول الدین	۴۶۳
آجود سبہ	۱۲۶۲	الزیارۃ مثل الحجۃ	۱۹۲۳	الرجعین لدوی مع شرح آل	۳۳۶
آداب شریفیہ	۴۳۵	اتمام الدرب فی شرح الفقایہ	۸۷۱	أرجوزہ سخاوی	الف ۱۰۹۷
آداب الفتی	۱۲۳۶	الاجتہاد (از نذیر حقان)	۳۶۰	أرجوزہ سینائیہ	۱۶۱۵
آصف اللغات	۱۳۶۱	اجزاء من اعلی شرح مشارق الآثار	۷۴۵	ارض القرآن	۱۵۶
آکام النقاش فی ادب الادب	۶۰۴	الاجوبۃ الفخریہ عن الاسرار الفخریہ	۷۱۴	الارشاد (علم نحو)	۱۲۷۵
لسان الفارس	۶۸۳	الاحقواء فی مسئلۃ الاستواء	۱۳۴	ازالۃ الخفا عن خلافتہ الخلفاء	۷۱۹
آدن نامہ	۱۸۱۷	احسن التقاسیم	۱۳۴	ازالۃ الغین (از اہل تشیع)	۷۷۰
آیات اللہ از کمالہ	۶۲۲	احمد جندی حاشیہ شرح عقائد	۸۰۸	ازالۃ الغین باشارات	۸۶۱
(ترجمہ حجۃ اللہ بالقدس)		احیاء العلوم	۸۹۳	شہادۃ الحسین	۸۶۱
آئین اکبری	۱۵۶۸	اخیار الایثار	۱۴۲۴	ازہر من شمسہ و ازہر من سمنہ	۱۹۰۱
ابانۃ الملتہ فی التوقف عن تکلیف	۸۰۱	اخیار الاصفیاء	۱۰۵۷	اساس البلاغۃ للزمخشری	۱۲۱۲
اہل القبۃ		اخبار سحاقۃ	۱۳۵۱	الاستفسار	۷۷۷
ابجد التاریخ	۱۴۵۴	اختیارات بدیعی	۱۶۴۷	استفسار عن صاحب المعیار	۷۹۷
ابجد العلوم	۱۴۴۴	اخلاق جلالی	۱۰۵۸	استقصا للافحام	۷۸۴
ابحاث تسعۃ خلق کلمۃ توحید	۷۳۹	اخلاق حسنی	۱۸۸۹	از اہل تشیع	۷۸۴
الابرین فی مناقب پیدی خیر الخیر	۹۵۶	اخوان الصفا	۱۱۸۷	الاستنار علی الاحقار	۷۳۳
ابن الفارض شرح شاطبیہ	۱۰۸۱	الاوارک لتتبع احادیث	۷۱۴	اسرار البلاغۃ للشیخ عبد القادر	۱۲۰۰
ابو المنہجی شمس قندکبر	۷۶۴	روا لا شرک	۷۱۴	اسرار العارفین (افغانی)	۷۰۰
اتحاف النبلاء	۱۴۳۰	الاداعہ لما کان ولما یکون	۷۱۴	اسرار قاسمی	۱۹۵۴
		بین بدی الساعۃ	۷۱۴	اسرار الہدایۃ	۸۶۸

اسم الكتاب	حوله عدد	اسم الكتاب	حوله عدد	اسم الكتاب	حوله عدد
الاسفار الاربعه	١٠٩٩	اعلام الموقنين (از علاء الدين قويم)	٣٨٢	الوان نعمت	١٨٨٨
الاسلام (محمد احسان الشيرازي)	٨٤٩	الاغانى	١٠٩٩	البيات شرح تجريد	٨٢٢
اسماء الرجال	١٣٢١	اقادة الشفيوخ بقدر	٥٥٥	امام الكلام فيما يتعلق	٢٥٢
اشباع الكلام في اثبات	٤٤٨	الساخر والمنسوخ	٤١٢	بالقرعة خلف الامام	١٢٢٣
عمل المولد والقيام	٢٤٠	افق المبين ميرزا قزويني	١٤٠٥	الامامة والسياسة لابن قتيبة	١٢٣٠
الاشباه والنظائر (اصول فق)	٢٤٩	اقامة الحجية على ان الاكابر	٩٠٢	امثال الفضل الضبي	١٥٢٩
الاشباه والنظائر مع شرح حموي	١٣٤٢	في التقييد ليس ببدعة	٤٤٥	انتخاب توارىخ الاخير	١٢٢٥
الاشباه والنظائر في الفقه	٢٣١	الاقتصاد في الاعتقاد	١٥٠٥	انتخاب خواهر المصيبة	١٢٢٥
الاصابة في تمييز الصحابة	٩٩٤	افضاء مغرب	١٤٩٩	الاعتقاد الصحيح	١١٥٩
اصطلاحات الصوفية	٣١٢	الافليد في ادلة الاجتهاد	٤٢٢	انتخاب نفحة اليمين	١٢٣٤
الاصطفا لبيان جاني الشفاء	٤٥٤	والثقلية	١٢٢١	انبار نجاد الابرار	١٢٣
اصول بنود وصى	٤٢٣	الاقتناع	١٤٣٣	انجيل برناباس (اردو)	٩٢٩
اصول خمسة (اهل تشيع)	٥٩٢	الاقوال السبعة لارسطو	١٤٣٣	الانسان الكامل	١٩٩٢
اصول فتاوى	١٢٣٢	في النفس الناطقة	١٩١٤	انسابيكلوبيديا بريثانيا	١٨٣٩
الافساد والابى بكربن اللانبارى	١١٤٢	اقوال سيدنا على	١٢٥٤	انشاء شيخ رفته	١٩٠٢
اطول شرح تخيص	٤٤٥	اكبرنامه	١٥٣٢	انشاء جارجين	١٨٠٨
اظهار الحق	١١٩٠	اكتفاء القنوع	١٢٩٩	انشاء مجبول الاسم	٤٩٢
الاعجاز والايجاز للشعالي	١٢٩	اكرام الناس بتاريخ آن رسك	١٥٨٢	الانصاف في بيان سبل الخلاف	٧٣٩
اعجاز التنزيل	١٨٠٥	في عهد بنى عباس	٤١٨	الانصاف في حكم الاعتكات	١٩٨٩
اعجاز خسروى	١٨٥٠	اكسير اعظم	٨٢٢	النوذج القريب	١٥٨٣
اعجاز عيسوى	٤٣٢	اكسير دهايت	٤١٨	في خصال الحبيب	١٨٣٢
اعراب الفيه	١٢٨٩	الكيل الكليم في بيان	١٢٨٩	انقلاب اللاحم	١٨٣٢
اعراب القرآن	١٢٨٩	مقاصد الامامة	١٢٨٩	النوار الحواشى حاشية نفيسى	١٨٣٢
اعظم الكلام في ارتقا الاسلام	٨٨٢	الفاظ الادوية	١٢٨٩	النوار سبيلي	١٨٣٢
اعلام الاحبار والافلام	٤٩٠	الف ليلة وليلة	١٨٩٢	النوار العلوم	١١٢٢
ان الدين عند الله الاسلام	٤٠١	الف ليلة فارسي	١٢٨٩	انيس الخاطر	١٠١١
اعلام العصر باحكام كفى الفجر	٤٠١	الفية ابن مالك	٢٩٩	انيس الوعظيين	

نام کتاب	حاله	نام کتاب	حاله	نام کتاب	حاله
اوراد شیخ الشیوخ	۱۰۵۰	برجندی شرح مختصر الوقایه	۵۹۷	بجته الاسرار	۱۲۳۴
اوشحه الجید فی اثبات التعلیق	۸۴۱	البرهان فی علم الامتنان	۷۶۶	بجته المحافل	۱۲۳۴
ایجاد و تکمیل	۱۸۷۲	المهدی آخر الزمان	۵۸۱	البيان فی علوم القرآن	۱۱۳
ایضاح الحق الصریح	۷۸۹	برهان الاصول (اصول فقه)	۵۸۲	شیخ کتبخ فارسی	۱۸۱۷
فی البطلان الوهمیه المسیح	۱۰۹۷	برهان لا ینحی فی تحقیق الذبائح	۱۳۵۷	بجته نگارین	۱۸۲۶
ایضاح المعانی شرح حرر الامانی	۸۷۸	برهان قاطع (نفت)	۷۷۷	روایات تاریک شاه قوتانی	۱۹۲۶
ایضاح الهمم	۸۵۳	البرهان المسلم بجمعه النذر	۷۷۷		
ایضاحات میرزا قرداوا		باسم الامام			
روایات بار موحده		برماوی شرح صحیح بخاری	۱۲۳۹	تاریخ اقبال تاریخ بهوپال	۱۲۷۳
باران الذیاع	۵۵۸	بره آورده	۱۹۴۱	التلج المکمل	۳۸۱
البحث الشریف فی اثبات	۸۵۶	برزم غنم	۱۳۸۲	تاج التواریخ	۱۵۷۱
الشیخ و التخریفات		بستان فیه فی الیث سمرقندی	۱۰۲۷	تالیف شریفین	۱۶۱۰
بحر الجواهر	۲۱۹۱	بستان الحدیث	۱۳۵۹	التالیف الکافی فی	۱۱۲۰
بحر الزائق شرح کنز الدقائق	۶۲۹	بشر سبب الکلیب فی	۱۰۵۹	العرف و مرجع الفتاوی	
بحر العلوم شرح متون مولانا	۹۰۳	احادیث الحسب	۷۱۲	تأیید الاسلام	۶۷۹
بحر فرائد الاطراف شرح ابان حافظ	۱۰۲۸	بغیة الراشد فی شرح العقائد	۷۱۲	تاریخ ابن خلدون	۱۲۳۹
بدایه جزری	۳۳۲	بلاغات النساء	۱۲۸۰	تاریخ ابن قتیبه	۱۲۳۳
بدایه الشریع شرح دیوان حافظ	۹۸۶	البلاغ البین (شاه فی اس)	۷۱۵	تاریخ ابن خلدون بیه تا	۱۲۵۷
بدایه حاشیه فتح القذیر	۵۶۷	البلاغ البین فی	۷۸۱	تاریخ ابن جریر طبری	۱۵۱۷
بدایه الیچ	۸۶۷	اتباع خاتم النبیین	۷۸۱	سلسله آل	
بدایه الیچ من بط المسائل المادیه	۱۰۴۴	البطله فی اصول الفقه	۱۳۳۸	تاریخ اسحاقی	۱۲۸۲
البدایه فی احوال الآخرة	۳۳۸	بلوغ الامم	۱۹۶	تاریخ اسلام محمد احسان الله	۱۵۵۷
بدایه الانشار	۱۱۲۶	البنیان المخصوص من یان	۸۶۲	تاریخ ایران (سرجان کلم)	۱۲۷۳
بدایه الحساب	۱۷۲۹	ابحار الفقه المصنوع	۸۶۲	تاریخ اعظم کوفی	۱۲۹۷
بدایه الصفی	۱۱۳۲	یوسفیان سعدی	۱۸۲۷	تاریخ برکات	۱۲۹۹
البرکات	۱۵۳۵	بهار الفقه	۱۸۲۷	تاریخ تیمور	۱۲۶۲
براهین قاطعه	۸۳۶	بهار عجم	۱۲۹۲	تاریخ الخلفاء السیوطی	۱۲۳۱
برجندی حاشیه شرح جینی	۱۷۲۹	بهار الدین حاشیه برنجادی	۱۹۶۵	تاریخ الخلیف	۱۲۳۱
		اصول فقه		تاریخ حقیق امام بخاری	۱۵۵۷

نام کتاب	جلد و ورق	نام کتاب	جلد و ورق	نام کتاب	جلد و ورق
تاریخ فرشته	۱۸۱۱	تحفة العراقيين	۱۷۹۸	ترجمہ نصاب الاحساب	۱۰۴۲
تاریخ فیروز شاہی	۱۸۹۸	تحفة نصاب	۱۸۲۴	ترجمہ الجریہ فی شرح القییدہ	۱۰۹۶
تاریخ محمد	۱۵۵۵	تحفة رسوبیہ	۱۸۷۲	ترغیب ترمذی	۱۷۵
تاریخ زوسا سیک پنجاب	۱۵۳۴	تحفة الحبیب	۱۸۹۲	ترغیب ترمذی	۳۲۵۱
تاریخ ادومہ	۱۵۶۰	تحفة الاخوان فی عہد الایمان	۸۶۵	ترغیب الصلوٰۃ	۶۵۱
تاریخ دکن	۱۵۶۲	تذکرۃ الاخوان من نسبۃ الکفر	۶۷۹	ترکیب نحوی قرآن شریف	۱۳۱۱
تاریخ جہان کشی نادری	۱۹۱۰	ایمان الایمان	۶۷۹	ترغیب الجنان بفتح حکم	۲۰۴
تہذیب المتعلمین (نہدیلیہ)	۸۱۲	تحقیق الاودان	۲۹۱	شرب الدخان	۶۸۳
تہذیب الخواص علی شرح البطالی	۱۷۵۸	تحقیق معالی الجہد فی البیان	۷۳۹	تعلیم الاولاد	۱۲۲۹
(عقائد مضیدہ)	۲۸۱	تحقیق رؤیۃ الباری فی المنا	۷۳۹	تہذیب البیان فی شرح الیونان	۱۱۸۵
تبیین الحقائق منہ کثر الدقائق	۵۵۲	(ادام غزالی)	۱۷۵۷	(مفرد ویدان تنبی)	۱۱۸۷
تبیین الحارم	۷۱۷	التہذیب فی شرح الحاشیہ	۱۷۵۷	تہذیب الدرر شرب دیوان سما	۱۱۸۷
تجربہ التجارہ	۱۲۳۵	الزاد بید	۱۷۵۷	تہذیب الترمذی	۱۳۹۰
تجہیز الموشین	۱۲۰۸	تخلیۃ العین فی نبات الکبار	۷۹۱	تہذیب الکافیہ	۱۳۰۹
تحریر فی اصول النفس	۵۸۷	علی مصائب سیدنا حسین	۷۹۱	تشریح الاعضاء	۱۵۹۶
تحریر ابن ہمام	۱۱۰۵	تذیب الراوی شرح ترمذی	۱۵۰۶	تشریح منہوی	۱۶۲۰
تحریر فکیر منہ مقالہ اول (ادومہ)	۱۷۷۱	تذکرۃ آب حیات	۱۵۰۶	تشریح الموسیقی	۱۶۶۶
تحریر مدنی از شیخ شمس الدین	۲۹۱	تذکرۃ بہار دین اسلام	۱۵۰۶	تضاہف اصحاب	۸۷۲
تحفة الحصین	۱۷۷۱	تذکرۃ دولت شاہی	۱۷۷۱	تذکرۃ حاشیۃ المومنین	۵۷۵
تحفة الاخوان فی تحقیق اللوان	۱۷۷۱	تذکرۃ خواجگان نقشبندیہ	۱۷۷۱	تذکرۃ فی شرح التشریح	۱۷۰۶
تحفة العوام	۱۷۷۱	تذکرۃ شوق القمر	۱۷۷۱	تذریفات الاصطلاحات	۱۱۲۸
تحفة خانی	۱۷۷۱	تذکرۃ العباد	۱۷۷۱	تذریفات علی البخاری	۳۰۳
تحفة السینی	۱۷۷۱	تذکرۃ المومنین والفقور	۱۷۷۱	التعلیقات شرح السبع المحطات	۱۱۸۶
تحفة المہند	۱۷۷۱	ترجیع بندہ مہمات	۱۷۷۱	تعلیم المتعلم	۱۹۶۲
تحفة اثنا عشریہ	۱۷۷۱	ترجمہ مجمع بخاری	۱۷۷۱	تفسیر احمدی	۲۲۷۳
تحفة الاحرار	۱۷۷۱	ترجمہ شافعیہ	۱۷۷۱	تفسیر ترمذی الکرمی	۵۲
تحفة المومنین	۱۷۷۱	ترجمہ بعین فرالی	۱۷۷۱	تفسیر ابی السعود	۷۲
تحفة غامی (طب)	۱۷۷۱	ترجمہ درہ کلمستان	۱۷۷۱	تفسیر سیدنا دمی	۱۷۷۱
		ترجمہ قرآن شریف	۱۷۷۱	تفسیر محمدی	۱۷۷۱

نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد
تفسیر بغوی	۹۹	تفسیر یعقوب چرخ	سب	تواریخ ونگستان	۱۷۴۸
تفسیر بیان القرآن	۱۱۷	تفسیر محمد عبده مصری	۱۵۱	توضیح و تلویح	۴۴۳
تفسیر جلالین	۱۰	تقریب التہذیب	۳۵۳	توضیح شرح تنقیح	۵۵۱
تفسیر جامع البیان	۹۱	تقصار جہود الاحرار من	۹۷	توضیح المواضع المشککة من الکفر	۶۱۲
تفسیر حسینی	۴۴ (ب) ۱۱۴	تذکار جنود الابرار	۹۷ (ب)	توضیح الصرف	۱۳۴۴
تفسیر حقائق	۱۰۵	تقلید و عمل بالمحدث	۸۸۰	توضیح الحق	۷۷۹
تفسیر خازن	۱۲۴	تقویم الایمان للحکم الثالث	۱۷۰۴	توقیحات کسری	۱۸۶۸
تفسیر درمنثور	۲۷ و ۲۸	تقویم و انشوران	۱۸۱۸	توتبة النصوح (افغانی)	۱۰۷۷
تفسیر سورة يوسف	۳۱ و ۳۲	تقویم الایمان (موسیٰ بن شہید)	۱۷۲۰	تہذیب الاحکام مخرج مقفہ	۶۰۷
تفسیر سورة فاتحہ	۵۴ (ب) ۹۹	تکمیلہ شرح تذکرہ	۱۷۲۰	تہذیب الاسماء واللغات	۳۳۸
تفسیر روح البیان	۹۲	تکمیل الایمان	۱۸۶۷	تہذیب الاخلاق سرسید	۱۷۷۸
تفسیر کبیر فی الدین رازی	۲۷ و ۲۸ و ۲۹	تکمیل الوضوء	۶۴۹	تہذیب الکلام	۷۳۵
تفسیر کشاف	۵۲ و ۵۳	تلمیح البیاس	۹۷۱	تہذیب (منطق)	۸۴۸
تفسیر معالم التنزیل	۳۴ و ۳۵	تلخیص الصالح	۳۸۶	ایضاً محشہ	۱۷۳۱
تفسیر مجہول الالحام	۸۶ و ۸۷ و ۸۸	تلخیص المفتاح	۱۹۵۳	تہذیب النسوان	۱۹۷۷
تفسیر مدارک	۸۴ و ۸۵	تلخیص حاشیہ توضیح	۱۹۵۳	تفسیر شرح جامع صغیر	۲۸۴
تفسیر نظیری	۹۱	تلویح شرح تنقیح	۱۹۵۳	تفسیر القاری ترجمہ فارسی	۲۵۳
تفسیر موضح القرآن	۱۱۷	تلمذ عرب	۱۵۵۸	مہج مجاری	۲۵۵
تفسیر غایتہ البرہان	۱۲۱	تلمذ منہ	۱۵۵۹	تفسیر الوصول ان جامع الاسول	۳۹۲
تفسیر فتح البیان	۱۳۰	تہذیب ابی الشکور سلمی	۸۲۳	ردیف نامہ مثلثہ	
تفسیر فتح العزیز	۲۲ و ۲۳	تنبیہ ابی الیمشہر تندی	۹۶۱	ثلثیات امام بخاری شمار التکیف فی شرح ابی النذری لثرة القلاذ (از اہل تشیع)	
تفسیر القرآن سرسید	۱۲۰	تنبیہ الاعیان علی اول	۱۶۳۷		
تفسیر سواد الطع الالہام	۱۰۲۲	حساب النوان	۳۷۴		
تفسیر وسیطہ	۲۵	تنقیح زرکشی	۷۹۰		
تفسیر وایضاً فارسی	۱۰۰	ترغیب الکلام المنسوب	۷۹۰	ردیف جیم عربی	
ہندی	۱۱۵	تذکر الابرار	۵۳۷	جامع ترمذی	۲۵۱
تفسیر لوامع التنزیل	۹۰ و ۹۱	تذکر الحق	۷۷۹	جامع الروایات	۵۷۹
تفسیر نیشاپوری	۵۵ و ۵۶	التنویہ فی اسقاط التہذیب	۹۰۶	جامع الرموز	۵۱۹

نام کتاب	حواصیل	نام کتاب	حواصیل	نام کتاب	حواصیل
جامع الفتی	۴۳۹ (ب)	جواب التوحید	۸۶۶	حاشیہ بدیع المیزان	۱۷۰۳
جامع عباسی	۴۹۰	جواب التفسیر	۱۵۵	حاشیہ بنی علی شرح جمع الجوامع	۵۰۳۳
جامع صغیر امام محمد	۵۳۲	جواب خمسہ (از شاہ محمد غوث)	۱۰۶۶	حاشیہ جمال بر شرح ملا	۱۳۴۵
جامع تعلیلات صرف	۱۳۴۴	جواب خمسہ (از مصنف بکچر)	۱۰۶۶ و ۱۹۱۵	حاشیہ خان ملا محمد حسین بر زیار	۸۳۴۴
جامع تعلیلات از سید شریف	۱۳۴۱	جواب خمسہ اردو	۱۹۷۲	امور عامہ	
جامع الشرحین	۱۵۸۱	جواب السلوک	۹۳۱	حاشیہ خطیب بر بیضاوی	۴۸
جامع القوائد (طب)	۱۶۵۵	جواب فریدی	۹۳۶	حاشیہ رسالہ عضدیہ	۱۷۴۵
جابرودی شرح شافیہ	۱۲۹۴	جواب نیرہ شرح قدوسی	۶۷۵	حاشیہ سعد الدین بر کشتاف	۳۸
جادیدان خود	۷۴۶	جواناموی	۱۹۶۳	حاشیہ سید شریف بر شرح تجرید	۸۱۳
جبر و تقابل (اردو)	۱۶۶۳	الجیوتی الاسلامیہ فی	۸۵۹	حاشیہ شرح اسباب	۱۹۰۸
جذب الفلوب	۱۲۴۴	غزو المعطلہ والجمہیہ		حاشیہ شرح تجرید	۸۵۳
جذوات میر باقر داماد	۱۷۰۴	روایف حمیم فارسی		حاشیہ شرح عقائد عضدیہ	۷۴۱
جزائن کتاب مسلم بن الحجاج	۳۲۲	چراغ ہدایت	۱۲۹۴	حاشیہ شرح عقائد تالیف	۸۱۶
جزئیۃ الرموز	۱۶۰۶	چلی حاشیہ بر بیضاوی	۴۷	بعض الافاعتہ	
جلال الاذان فی علوم القرآن	۸۷	چلی حاشیہ توضیح	۶۱۷	حاشیہ شرح مواقف - از	۷۵۴
جلال الافہام فی الصلوۃ والسلام	۱۹۸۰	چلی حاشیہ سطول	۱۱۳۳	سید زاید ہروی	
علمی خیر الانام	۹۸۴	چہار باب (عقائد و فقہ)	۵۱۵	حاشیہ شرح مواقف	۸۵۱
جلال الخاطر للشیخ عبدالقادر	۱۹۴۴	چہار عنصر سبہ ول	۱۷۹۰	حاشیہ شرح مواقف - از	۸۵۶
جلال الیون نظم سر والمخزون	۱۲۰۵	چہل حدیث آملی	۱۶۵	ابو الفضل کا ذرونی	
جلستان	۱۳۰۸	چہل حدیث مشرق منظوم اردو	۳۷۵۹	حاشیہ نثر وانی علی البیضاوی	۴۱
جمال حاشیہ شرح ملا جامی	۷۶۴	چہل حدیث	۴۳۹ (د)	حاشیہ صدر مولوی عبدالعلی	۱۷۳۰
جل حاشیہ جلالین	۱۲۶۴	چہل کاف معترضہ جمہ	۱۰۹۴	حاشیہ صدر از مولانا	۱۶۷۷
جفات الخلود	۱۸۷۲	شیخ عبدالحق		نظام الدین لکھنوی	
جنگ نامہ کر بلا		روایف حاصی		حاشیہ صدر بر شرح تجرید	۷۵۵
جواب الاستفسار	۶۲۷	حاشیہ احمد جندی بر شرح عقائد	۸۵۴	حاشیہ صدر بشیر ازی علی	۱۶۷۴
عن النقال بالکفار	۹۸۲	حاشیہ ابی القیاد علی القوائد الضیاء	۱۳۱۹	الہیات الشفاہ	
جوامع الکلم از علی متقی	۹۰۸	حاشیہ ابو الفصن بر سجدیہ نجفی	۱۳۷۵	حاشیہ عبدالحکیم علی البیضاوی	۴۲
جوامع الکلم از قاضی ابوعبد				ایضاً بر شرح مواقف	۵۲۵
محمد بن عبدالمص				عبدالحکیم سبکی علی الخیالی	۸۳۷

نام کتاب	جلد و صفحہ	نام کتاب	جلد و صفحہ	نام کتاب	جلد و صفحہ
حاشیہ عبد الحکیم بر مطول	۱۱۶۱	حاشیہ کنہیا علی عبد الخفور	۱۳۲۶	حاشیہ شریعہ حصین	۳۶۱
حاشیہ عبد الخفور لاری	۱۱۳۰	حاشیہ مشکوٰۃ شریف	۱۳۹۹ (۵)	الحزب الاعظم	۱۹۵۰
علی الفوائد الضیائیہ	۱۳۱۳	حاشیہ مرغیہ لرمولانا ابوالفتح	۱۱۷۸	حسامی	۳۵۹۹ ۱۹۵۳
حاشیہ جلال علی بر سید زید قطیبہ	۱۶۸۵	حاشیہ منتخبہ للعلیہ شمس	۱۲۵۰	حسب المفتین	۲۹۳
حاشیہ عبد الملک جرقا قاضی مبارک	۱۷۳۵	حاشیہ طحاوی شریعہ شریعہ	۷۹۳	حصن حصین	۲۰۱
حاشیہ عبد الخفور لاری بر بیاضی	۱۹۶۲	حاشیہ ملا محمد امین کشمیری بر خیالی	۸۲۷	حصول المامول من علم الاصول	۷۱۷
(سورۃ فاتحہ)		حاشیہ شریعہ عقائد		الخطی فی ذکر الصحاح الستہ	۳۵۱ ۷۱۷
حاشیہ عصام الدین بر بیاضی	۱۳۵۲	حاشیہ محقق دوانی بر شریعہ اربعہ	۸۳۰ (الف)	خطبۃ القدس از نواب	۹۷۳
حاشیہ عصام بر شریعہ ملا جامی	۱۳۵۲	حاشیہ عبد الحکیم بر خیالی	۸۱۱	محمد بن حسن خان	
حاشیہ عصمدی (اصول فقہ)	۷۲۸	حاشیہ مولوی شریف بر عقائد	۸۲۹	الحقوق والقرائن	۷۰۲
حاشیہ عقائد جلالی	۷۲۳	حاشیہ ملا حسن	۱۶۹۷	حقیقۃ الاسلام	۵۱۵
حاشیہ عماد الدین بر روشنی ناپیدہ	۱۷۶۱	حاشیہ ملا لال بر تہذیب	۱۷۵۵	حکمتنا بالغہ	۸۸۲
حاشیہ علی الخیالی	۸۱۸	حاشیہ میر فتح الدین بر آل	۱۳۲۷	الحکمتہ العظامیہ	۱۹۵۶
حاشیہ علامہ ثنائی علی شریعہ	۶۵۲	حاشیہ مجہول الاسم (علم نحو)	۱۳۲۷	حکمت علی	۱۰۷۵
مقدمت بن الحاجب لاصندی	۶۵۲	حاشیہ مجہول الاسم (منطق)	۱۷۴۰	حلاوۃ الاسلام	۱۰۲۲
حاشیہ غلام محلی بہاری	۱۷۹۷	حاشیہ مہاسب الدین	۱۵۵۳	حل الرموز (نقوش)	۹۹۱
حاشیہ فاضل میرزا جان بر شریعہ	۱۷۵۲	حاشیہ میان سجد لاہوری بر	۱۹۶۲	حل فتاویٰ بہر بیاضی	۱۱۶۹
حکمتہ العین		بیاضی الی قولہ لا یجوز		حل اثبات سبعہ معلومہ	۱۱۶۹
ایضاً بر شریعہ موافقا مواعید	۷۲۵	حاشیہ میر سید شریف بر شریعہ	۱۷۳۲	حل تنوی	۱۰۰۱
حاشیہ فتح الدین حسینی بر شریعہ	۱۷۶۳	حاشیہ لڑا الدین شریف الجینی	۱۷۳۹	حل مشکلات الاشارات	۱۶۸۸
ہدایۃ الحکمتہ		حاشیہ ہدایۃ ملا ابداو	۵۱۷	حل مشکلات الکافیہ	۱۲۷۹
حاشیہ قاضی مبارک از عاقل	۱۳۸۶	جیبۃ السیر	۱۲۰۱	حلیۃ الابدال	۱۷۶۳
محمد احسن پشاور سی		حجۃ الہدایۃ (شاعر علی)	۶۶۲	حلیۃ شریف عربی	۱۹۲۲
حاشیہ قاضی مبارک ابو تراب	۱۷۶۱	حجۃ الہدایۃ فی آثار الیقین	۶۶۱	الحجۃ سنیۃ الشفقیطیہ	۱۲۳۲
حاشیہ قاضی مبارک بر میرزا جلال	۷۱۳	الحجۃ القویۃ فی ابطال البدایۃ	۷۲۲	حموی شرح اشباہ	۳۵۹۹ ۵۳۶
حاشیہ قدوری	۶۹۷	حجۃ الہند	۱۹۰۹	حمویہ از ابن تیمیہ	
حاشیہ قدیمہ قاضی بر شریعہ	۸۲۲	حدود الامرانس	۲۱۷۵ ۱۶۲۱	(رسالہ استوار علی العرش)	۷۱۵
حاشیہ قرۃ کمال بر خیالی	۸۲۲	حدودہ علیہ سنائی	۲۱۷۵ ۱۷۸۵	سیاستہ قانون	۱۶۳۲ ۱۶۳۷
حاشیہ کشف	۱۷۳۵ ۱۰۳۹	الحدیثۃ الذہبیۃ	۹۱۷	حنفیہ شرح مراج	۱۳۲۸

نام کتاب	حوالہ عدد	نام کتاب	حوالہ عدد	نام کتاب	حوالہ عدد
حواشی الثوار القوائد علی حاشیہ	۱۳۱۳ الف	خلاصۃ الحساب	۱۶۹۳	الذوالقارۃ فی احوال الآخرة	۸۴۸
عبد الغفور الماری			۱۶۹۴	درک المآرب فی آداب اللہی والشرب	۴۹۱
حواشی طوابع الانوار	۷۸۸	خلاصۃ السیر	۱۴۳۲	در مختار	۵۳۸ ۵۳۹ ۶۱۶ ۶۲۶
حواشی علی شرح التجرید	۷۸۲	خلاصۃ کیدانی	۵۱۴		
حواشی فاضل مرزا جان بریدی	۱۷۱۹	خلاصۃ بامید یکا بطورہ	۱۶۱۴	درۃ الفرید فی علم التجوید	۱۰۸۳
و بر شرح الشرح علامہ تفتازانی		خلاصۃ الوفا فی اجار دار الصطفی	۱۴۲۶	الدر السینی فی الالفاظ العاسیہ	۱۲۴۴
حواشی شرح تسمیہ السید الشریف	۷۴۲ الف	خلیالی شرح خلاصۃ الحساب	۱۷۶۶	در المجالس	۱۰۱۷
حواشی ستہ متفرقہ	۱۷۵۱	خواص الاشیاء	۱۶۵۳	در الکلم	۹۷۷
حواشی لوا مع الاسرار	۱۷۲۶	خورشید صدق	۱۸۴۳	النظم فی حکم سولہ النبی الاعظم	۸۶۰
شرح مطالع الانوار		خورشید جہاں	۱۵۴۶	در نفیس (علم نحو)	۱۲۷۷
حیرۃ الفقہ	۹۲۳	خیالی حاشیہ شرح عقائد	۸۳۱	درۃ نادرہ	۱۸۳۷
حیۃ الانسان	۹۷۲	خیر المولود ترجمہ اردو	۱۰۷۳	در تنظیم فی خواص القرآن العظیم	۱۹۲۶
حیۃ الحيوان کبریٰ	۱۱۵۶	نزهۃ المجالس		الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوہید	۶۷۷
حیۃ القلوب	۱۴۳۸			درایہ شرح ہدایۃ النہو	۱۳۱۵
روایف خامچہ		روایف دال محلہ		در بار اکبری	۱۵۰۷
خالق باری	۱۸۱۷	دائرة المعارف برطانیہ	۱۹۹۴	در سج گویہ (طب)	۱۶۳۵
خاورنامہ	۱۸۸۴	دافع التوسعات حاشیہ عبد الغفور	۱۳۲۷	در وفاق درسی	۱۹۳۶
خبیثۃ الاکوان	۱۴۷۲	دافع الشر و عن مسائل النہو	۵۸۴	دستور العجائب	۱۶۰۳
خزانہ عامرہ	۱۵۲۹	داستان امیر حمزہ	۱۴۵۸	دستور العلاج	۱۶۱۱
خزانۃ اللغات	۱۳۵۹	داستان حضرت امیر (نظم فارسی)	۱۴۶۳	دستور المبتدی	۱۲۷۸
خزانۃ الفتاویٰ	۶۷۱	داستان ترک تازان ہند	۱۵۶۵	دستوری شرح معنی اللیب	۱۲۸۳
خزانۃ المفتین	۶۲۱	داستان سیف الملوک	۱۵۴۸	دعائے جوشن کبیر	۱۰۹۴
خزینۃ الاشغال	۱۱۶۶	دبستان مذاہب	۷۱۳ و ۷۱۲	دعوت الحق	۶۹۶
الخصائص للسیوطی	۳۰۶	درسات اللیب	۲۴۶ و ۲۴۸	دقائق الاخبار	۹۲۳
خفاجی حاشیہ بیضاوی	۱۶	الدیریہ فی تخریج احادیث الہدیٰ	۵۲۸	دلائل الخیرات	۱۹۳۳
خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن	۱۴۷۶	الدرۃ البیضاء	۸۵۸	ولیل الطالب علی ارجح الطال	۶۸۴
الحادی عشر		در البہیۃ	۶۱۰	الیدباج علی حج مسلم بن الحجاج	۲۹۱
خلاصۃ التجارب	۱۵۸۲	در المسائل (سولوی محمد یوسف)	۶۷۹	الدين الخالص لابن قیم	۳۸۴
		پیشاوی کی ۱۵ رسائل کا مجموعہ			

نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد
دیوان ابی نواس	۱۱۷۶	دیوان عبدالرحمن بابا	۱۹۲۱ و ۱۹۲۲	رحله ابن حمیر	۱۵۵۶
دیوان ابی الفتح البستی	۱۲۳۸	دیوان غنی	۱۸۵۹	رحله الصدیق الی البیضا	۷۱۴
دیوان آشتا ذوالفرج	۱۸۲۳	دیوان قاسم	"	الرحمة المهداة فی الفص	۴۳۷
دیوان بے دل	۱۸۱۲ و ۱۸۲۱	دیوان الکامل للکبر	۱۲۰۴	الرایع للشکو	"
دیوان جامی	۱۸۰۷	دیوان کشاجم	۱۲۴۳	ردائشیهات المورده	۱۷۰۸
دیوان حافظ	۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷	دیوان تنبلی	۱۱۱۰	ردائشقی فی جواز الاسترقاق	۷۹۰
دیوان حماسه	۱۱۳۵ و ۱۱۳۶	دیوان منظر	۱۸۲۷	روع الاخوان عن محدثات	۶۸۳
دیوان حسان بن ثابت	۱۱۶۲	دیوان میرزا آصف	۱۸۲۴	آخر جمعه رمضان	"
دیوان حلیم قطران	۱۸۲۳	دیوان محفنی	۱۸۳۰	رد قول المعتزله ان تجزئ الان	۷۳۹
دیوان حسرتی	۱۹۰۳	دیوان محقق	۱۸۸۶	لایجی	"
دیوان الحنساء	۱۲۴۷	دیوان محمد کاکم خان شیدا	۱۹۹۳	رد المختار شرح در المختار	۴۴۵
دیوان خاقانی	۱۷۹۷ و ۱۸۲۵	دیوان ناصر علی	۱۸۵۹ و ۱۸۸۳	رساله اثبات نفیته	۷۹۱
دیوان خوشحال خان خٹک	۱۹۸۷	دیوان نجیب الدین	۱۸۲۳	رساله اثبات واجب	۸۲۱ و ۸۲۰
دیوان ذوق	۱۹۸۳	دیوان نیاز	۱۸۴۲ و ۱۸۶۳	از محقق دوانی	"
دیوان سید محمد قنداری	۱۹۶۷	دیوان محمد حسین خان یزدانی	۱۸۷۲	ایضاً شرح و حواشی	۸۲۷
دیوان سیدی عبدالریم	۱۰۰۹	دیوان واقف	۱۷۹۶	رساله اثبات دو گانه میرزا	۱۰۳۶
دیوان سیدنا علی	۱۱۳۹	دیوان کلیم	۱۸۳۰	رسائل خبها و تقلید	۸۲۸
دیوان سلامه	۱۲۴۹	دیوان بلالی	۱۸۵۹	رساله احادیث موعوده	"
دیوان سودا	۱۹۱۲	ردیف ذال معجمه		از مولوی حبیب قنداری	۸۰۱
دیوان شاه نعمت الوردی	۱۰۳۴	ذخیره خوارزم شاهی		رساله استعاره	۷۵۴
دیوان اشعار الستة الجاهلین	۱۲۴۰			رساله الفاز	۱۷۲۲
دیوان شملخ	۱۲۴۹	ردیف راز مہملہ		رساله اعمال رایع عجیب	۱۷۲۴
دیوان شبلی موصیہ	۱۹۰۸			رساله باہ	۱۶۴۸
دیوان صائب	۱۸۴۸	رباعیات خوشحال خان خٹک	۱۹۸۸	رساله بحث العلم	۱۷۵۹
دیوان ظہیر	۱۷۹۵ و ۱۸۵۴	رباعیات عمر خیام	۱۸۴۱ و ۱۸۴۲	رسائل بدیع الزمان	۱۲۲۹
دیوان عرفی	۱۸۱۹	رباعیات سحابی	۱۸۲۲	رساله تغییر خواب	۱۶۴۸
دیوان عنقری	۱۸۲۳	ربیع الابرار	۱۱۱۳	رساله تفسیر الحروف	۱۹۴۵
دیوان عبدالواسع جلی	"	رحله ابن بطوطه	۱۴۸۵	ایضاً رساله نوید از محقق دوانی	۸۲۱

سلسل	نام کتاب	حواله عدد	نام کتاب	حواله عدد	نام کتاب
۱۰۰	رساله وحدۃ الوجود	۱۹۳۵	رساله علم موسیقی	۶۸۰	رساله حرمت ذبیحہ لغير الله
۵۵۹	رساله ذقت صلوة الغرب	۱۹۶۲	رساله عبدالحکیم سیاکوئی	۷۷۱	رساله حرمت غنا
۵۹۸	رساله وضع الیدین تحت السرۃ	۱۹۶۲	فی اثبات علم الواجب	۱۲۶۱	رساله حرمت حقه
۱۰۱۳	رشیدیہ (علم مناظرہ)	۷۳۹ (ج)	رساله فایۃ الکمال علی منشی	۱۰۶۷	رساله حقیقت کلمہ طیبہ
۹۷۸	رفعات	۱۶۸۹	رساله فی الخلافات مع الشرح	۸۷۷	الرسالۃ الحمیدیه
۱۲۶۲	رضی مترجم شافیہ	۷۳۹ (ج)	رساله قدسیہ ابوبکر خوافی	۸۵۸	رساله خاقانیہ از عبدالحکیم سیاکوئی
۱۲۶۵	رضی شرح کافیہ	۸۴۰	رساله قدسیہ خواجہ محمد یار	۵۵۹	رساله دارالحرب
۱۲۶۶	رفع الملام عن الأئمة الاعلام	۱۱۷۹	رساله قوائی	۱۹۶۹	رساله دعوت اسرار
۷۹۶	رفعات حسرتی	۱۶۹۷	رساله تطبیع تعلیقات زاید	۷۹۱	رساله ذبیحہ
۱۹۰۳	رفعات مطبوعات	۸۲۱	رساله کلمہ طیبہ	۸۲۱	رساله ذکر جہری
۱۸۶۸	روضۃ الزمان	۱۹۵۷	رساله لباس النبی	۷۹۱	رساله رد نفیہ
الف ۸۸	الروضۃ النبیۃ شرح المذہب السیہ	۷۳۹ (د)	رساله مجهول الاسم و هو انشی	۱۰۶۷	رساله رد و فضل امام ربانی
۳۰۷	روضۃ الواعظین	۶۵۵	رساله مسائل الصيد	۱۰۱۸	رساله رموز العشق
۱۰۰۴	الروضۃ الخصب فی تزکیۃ القلب النیب	۸۴۰	رساله مسئلہ خلق افعال	۱۸۸۱	رساله سیفی و علم عودن
۱۰۶۴	الروضۃ الزکیہ	۹۸۸	رساله محقق و دوائی فقه و فقا	۱۷۷۳	رسالۃ الشیخ الرئيس لل
۱۱۲۶	روضۃ الشہداء	۱۰۶۷	رساله مزارات بخارا شریف	۱۷۷۳	ابن ریحان البیرونی
۱۲۶۹	روضۃ الصفا	۱۰۹۳	رساله مبداء و معاد امام ربانی	۸۴۸	رساله شمع و پروانہ (نظم فارسی)
۱۳۹۴	روضۃ الاحباب	۱۷۷۳	رساله منشآت بہات قرۃ	۱۹۲۹	رساله صدریہ
۱۳۵۳	روضۃ اللأئمہ	۱۸۱۳	رساله المعاد للشیخ الرئيس	۱۹۵۷	رسائل صلوة احتیاطی تا یزدترب
۱۷۴۹	روضۃ الجنان (فلسفہ)	۱۸۹۳	رسائل معما	۸۰۱	رسائل عدم تکفیر اہل قبلہ از مولوی حبیب قنداری
۱۹۰۲	ریاض الحدیث	۱۹۱۶	رساله محرابیہ از علمدار پشاور	۸۴۸	رساله عقائد منظوم فارسی
۱۶۳۳	ریاض الصالحین	۱۷۶۵	رساله مجهول الاسم (ہیئتہ)	۸۵۳	رساله علم طبعی دالہی از مصنف
۱۰۴۴	ریاض المتناض	۱۹۱۹	رسالۃ الکاتب فی رتبہ	۱۱۱۲	عین المیزان
	ردیف زائد بحجہ	۵۸۳	الغالب والغریب	۱۱۶۹	رساله علم عودن
		۷۷۱	رسالۃ نماز بحالت سولہ و سیکوئی	۱۷۷۳	رساله علم عودن و قافیہ
		۹۹۱	الرسالۃ الناصرہ		رسائل علم عودن
۷۸۰	زاد الفقہا شرح قدوسی	۱۹۱۶	رساله نخوربانی		رساله علم حساب از علامہ قوشچی
۶۹۶	زاد الفقیر		رساله نہایتہ الکمال		

نام کتاب	حواصیل	نام کتاب	حواصیل	نام کتاب	حواصیل
شبانامہ فدوی	۱۸۹۵ الف	شرح ترقی	۹۳۲	شرح رسالہ اشعاع از فاضل سمرقندی	۱۱۲۷
شبستان خیال	۱۸۹۱	شرح ترجمان الاشواق	۹۸۰	شرح رسالہ قاطیغور یاس	۱۶۹۶
الشجرۃ النبویہ	۱۸۸۱	شرح تحفۃ الاحرار	۱۰۰۷	شرح رسالہ معیبات	۱۸۷۵
شروع اربعہ ترمذی	۱۶۳۳	شرح تحقیق الادراک	۱۶۹۶	شرح رسالہ شیخ نجم الدین	۱۹۱۶
شرح اربعین نووی	(د) ۷۳۹	شرح تہذیب ملا جلال	۱۷۱۲	شرح رباعیات یوسفی	۱۵۹۷
شرح اسماء الحسنی	۵۱۵	شرح تہذیب عبدالمیزدی	۱۷۳۱	شرح سفر السعاده	۳۱۹
شرح الیاس	۵۷۷	شرح تشریح الافلاک	۱۷۵۰	شرح السنن	۳۷۸
شرح اصل فخر الاسلام نزدیکی	۶۰۵	شرح تحفۃ العارفين	۱۷۹۹	شرح سنن ابی داؤد	۳۶۸
شرح الاستعارۃ للعلاء علیہ السلام	۷۳۹	شرح تعلیم المتعلم	۱۹۶۸	شرح سراجی	۵۲۲ و ۵۲۱ و ۶۱۱
شرح آمنت بابتہ	۷۷۳	شرح جامع صغیر سیوطی	۳۶۳	شرح سلم مولوی محمد حسینی راوی	۱۷۷۷
شرح آداب مناظرہ	۸۲۰	شرح چغینی	۱۷۰۶	شرح سکندر نامہ	۱۸۵۱ و ۱۸۵۷
شرح آداب الجوت	۸۵۰	شرح حسامی	۵۵۳	شرح سکندر نامہ گہلوی	۱۸۵۲
شرح اسماء الحسنی (از غزالی)	۹۹۷	شرح حکم لابن عباد	۸۸۸	شرح ستہ شرف پوری	۱۸۵۸
شرح آداب المیزین	۱۰۲۵	شرح حزب البحر	۱۰۳۵	شرح شاطبیہ ابن القاصح	۱۰۸۱
شرح ابیات کشفات	۱۱۳۲	شرح حکمت العین	۱۲۸۳	شرح شاطبیہ ملا علی قاری	۱۰۸۵
شرح ابیات مطول	۱۱۷۷	شرح حدیث سنائی	۱۷۸۶	شرح الشواہد للعبینی	۱۱۲۷
شرح الفیہ ابن مالک	۱۲۸۷	شرح خلاصۃ الخوف و شرح الفیہ	۱۲۹۶	شرح الشرح مائتہ عامل	۱۲۶۶ و ۱۲۹۵
شرح اصول اکبری	۱۳۷۳	شرح در ربیہ	۲۶۶	شرح الشرح قاضی مبارک	۱۶۷۰
شرح اسباب و علامات	۱۶۰۷	شرح دیوان حافظ	۹۸۵	شرح اشعار الحکیم الرازی	۱۷۷۲
شرح ایساغوی	۱۷۷۲	شرح دیوان حافظ از مولانا	۱۰۲۸	شرح شامل نبوی	۵۳۷ و ۵۴۲ و ۵۳۹ و ۵۴۰
شرح انشائے پنجوقہ	۱۸۵۸	عبدالمعز الخویشکی		شرح فن و الذہب	۱۱۸۸
شرح ابیات مثنوی	۱۸۶۵	شرح دیوان شبنی	۱۱۱۱ و ۱۱۲۳	شرح فہم شاداب	۱۸۵۸
شرح اوراد و فحیمہ	۱۹۷۸	شرح دیوان حماسہ	۱۱۶۰	شرح شریعۃ الاسلام	۴۷۲ و ۴۷۱
شرح اسماء حسنہ فارسی	۱۹۶۱	شرح دیوان امر القیس	۱۱۶۵	شرح صحیح بخاری عربی	۳۵۷ و ۳۵۵ و ۳۶۶
شرح بخاری - فارسی	۳۶۵	شرح رائض الفرائض	۶۷۸	شرح حرف بہائی	۱۳۳۱
شرح البہجۃ الوردیہ	۵۶۱	شرح رسالہ کلمۃ التوحید	۸۲۶	شرح صلوة کبریٰ امیر	۱۹۵۹
شرح برزخ	۹۹۸	شرح رباعیات جامی	۱۰۱۸	شرح صلوة ملہم	۱۰۳۸ و ۱۰۶۰
شرح بوستان سعدی	۱۸۷۰	شرح رسالہ تسویہ	۱۰۲۹	شرح الصدوق فی احوال الموتی و القبور	۳۵۰ و ۳۴۹
شرح تجرید العقائد	۷۲۷	شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ از محمد	۱۰۶۷	شرح طریقہ محمدیہ	۹۹۷

سلسلہ	نام کتاب	سلسلہ	نام کتاب	سلسلہ	نام کتاب
۵۶۲	شرح طالع الانوار	۳۷۰	شرح مشارق الانوار	۴۲۸ لغات	شرح طالع الانوار
۵۶۳	شرح عقائد نسفی	۳۷۱	شرح مجمع البحرين	۴۲۹ لغات	شرح عقائد نسفی
۱۰۶۳	شرح عقائد جلالی	۳۷۲ لغات	شرح مختصر عہدی	۴۳۰ لغات	شرح عقائد جلالی
۱۷۹۱۰۲۹	شرح عقیدہ حافظیہ	۳۷۳ لغات	شرح مسلم الثبوت	۴۳۱ لغات	شرح عقیدہ حافظیہ
۱۷۹۱۰۲۹	شرح عین العلم	۳۷۴ لغات	شرح منظومہ نسفی	۴۳۲ لغات	شرح عین العلم
۱۷۹۱۰۲۹	شرح فارسی صحیح بخاری	۳۷۵ لغات	شرح نہج الوصول فی علم الاصول	۴۳۳ لغات	شرح فارسی صحیح بخاری
۱۷۹۱۰۲۹	شرح فقہ اکبر بلال علی قاری	۳۷۶ لغات	شرح مواقف	۴۳۴ لغات	شرح فقہ اکبر بلال علی قاری
۱۷۹۱۰۲۹	شرح الفصول فی علم الاصول	۳۷۷ لغات	شرح مختصر اصول الحدیث	۴۳۵ لغات	شرح الفصول فی علم الاصول
۱۷۹۱۰۲۹	شرح نصوص الحکم	۳۷۸ لغات	شرح منظومہ مولانا روم	۴۳۶ لغات	شرح نصوص الحکم
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ امالی	۳۷۹ لغات	شرح مرآۃ العارفين	۴۳۷ لغات	شرح قصیدہ امالی
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ غوثیہ	۳۸۰ لغات	شرح مکالمات شیخ عبدالقادر جیلانی	۴۳۸ لغات	شرح قصیدہ غوثیہ
۱۷۹۱۰۲۹	شرح فضائل ابن الفارض	۳۸۱ لغات	شرح سفدوسیہ جزیریہ	۴۳۹ لغات	شرح فضائل ابن الفارض
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ بانٹ سعاد	۳۸۲ لغات	شرح مقامات حریری	۴۴۰ لغات	شرح قصیدہ بانٹ سعاد
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ بردہ	۳۸۳ لغات	شرح مفتاح سید شریف	۴۴۱ لغات	شرح قصیدہ بردہ
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ بردہ و بانٹ سعاد	۳۸۴ لغات	شرح مقامات حریری (شرعی)	۴۴۲ لغات	شرح قصیدہ بردہ و بانٹ سعاد
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ و تریہ	۳۸۵ لغات	شرح مقدس ابن حاجب	۴۴۳ لغات	شرح قصیدہ و تریہ
۱۷۹۱۰۲۹	شرح قصیدہ ہمزہ	۳۸۶ لغات	شرح ملا جامی	۴۴۴ لغات	شرح قصیدہ ہمزہ
۱۷۹۱۰۲۹	شرح الفصل الثالث من المفتاح	۳۸۷ لغات	شرح مراح الارواح	۴۴۵ لغات	شرح الفصل الثالث من المفتاح
۱۷۹۱۰۲۹	شرح کاغذ ابن حاجب	۳۸۸ لغات	شرح مختصر الارشاد (مختصر)	۴۴۶ لغات	شرح کاغذ ابن حاجب
۱۷۹۱۰۲۹	شرح گلستان سعدی	۳۸۹ لغات	شرح مائتہ عامل	۴۴۷ لغات	شرح گلستان سعدی
۱۷۹۱۰۲۹	شرح گلستان ملا نور احمد	۳۹۰ لغات	شرح مائتہ عامل بحاج القواعد	۴۴۸ لغات	شرح گلستان ملا نور احمد
۱۷۹۱۰۲۹	شرح لباب	۳۹۱ لغات	شرح سطات	۴۴۹ لغات	شرح لباب
۱۷۹۱۰۲۹	شرح لوح جامع	۳۹۲ لغات	شرح مختصر التامیس	۴۵۰ لغات	شرح لوح جامع
۱۷۹۱۰۲۹	شرح معانی الآثار	۳۹۳ لغات	شرح مرآۃ (منطق)	۴۵۱ لغات	شرح معانی الآثار
۱۷۹۱۰۲۹	شرح مشکوٰۃ فارسی	۳۹۴ لغات	شرح میزان المنطق	۴۵۲ لغات	شرح مشکوٰۃ فارسی
۱۷۹۱۰۲۹	شرح مشکوٰۃ عربی	۳۹۵ لغات	شرح مخزن الاسرار	۴۵۳ لغات	شرح مشکوٰۃ عربی
۱۷۹۱۰۲۹	شرح مصابیح یغوی	۳۹۶ لغات	شرح غنیۃ الفکر	۴۵۴ لغات	شرح مصابیح یغوی
۱۷۹۱۰۲۹		۳۹۷ لغات	شرح نام حق	۴۵۵ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۳۹۸ لغات	شرح ترہنہ الارواح	۴۵۶ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۳۹۹ لغات		۴۵۷ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۰ لغات		۴۵۸ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۱ لغات		۴۵۹ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۲ لغات		۴۶۰ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۳ لغات		۴۶۱ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۴ لغات		۴۶۲ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۵ لغات		۴۶۳ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۶ لغات		۴۶۴ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۷ لغات		۴۶۵ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۸ لغات		۴۶۶ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۰۹ لغات		۴۶۷ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۰ لغات		۴۶۸ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۱ لغات		۴۶۹ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۲ لغات		۴۷۰ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۳ لغات		۴۷۱ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۴ لغات		۴۷۲ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۵ لغات		۴۷۳ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۶ لغات		۴۷۴ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۷ لغات		۴۷۵ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۸ لغات		۴۷۶ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۱۹ لغات		۴۷۷ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۰ لغات		۴۷۸ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۱ لغات		۴۷۹ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۲ لغات		۴۸۰ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۳ لغات		۴۸۱ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۴ لغات		۴۸۲ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۵ لغات		۴۸۳ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۶ لغات		۴۸۴ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۷ لغات		۴۸۵ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۸ لغات		۴۸۶ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۲۹ لغات		۴۸۷ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۰ لغات		۴۸۸ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۱ لغات		۴۸۹ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۲ لغات		۴۹۰ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۳ لغات		۴۹۱ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۴ لغات		۴۹۲ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۵ لغات		۴۹۳ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۶ لغات		۴۹۴ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۷ لغات		۴۹۵ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۸ لغات		۴۹۶ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۳۹ لغات		۴۹۷ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۰ لغات		۴۹۸ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۱ لغات		۴۹۹ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۲ لغات		۵۰۰ لغات	
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۳ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۴ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۵ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۶ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۷ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۸ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۴۹ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۰ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۱ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۲ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۳ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۴ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۵ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۶ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۷ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۸ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۵۹ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۰ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۱ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۲ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۳ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۴ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۵ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۶ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۷ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۸ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۶۹ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۰ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۱ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۲ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۳ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۴ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۵ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۶ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۷ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۸ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۷۹ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۰ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۱ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۲ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۳ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۴ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۵ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۶ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۷ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۸ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۸۹ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۰ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۱ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۲ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۳ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۴ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۵ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۶ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۷ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۸ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۴۹۹ لغات			
۱۷۹۱۰۲۹		۵۰۰ لغات			

نام کتاب	حواضر	نام کتاب	حواضر	نام کتاب	حواضر
روایف صادق	۱۳۰۷	طحاوی شرح مختار	۴۵۰ و ۴۹۸	العقلاء فی بیان عبد ربهم	۱۱۸۶ و ۱۱۸۷
صادق حاشیه شرح ملا	۱۳۰۷	طریقه محمدیه	۹۱۶	عقود الجواهر المنیفة فی اولیة	۳۰۰ و ۳۰۱
الصاجی (نقذ اللغة)	۱۳۵۱	طلایع القند و من مطالع الذوق	۱۴۸۰	مذهب ابی حنیفه	۳۷۹
صحیح بخاری	۱۸۵۵ لغایت ۱۹۵	طیبی شرح مشکوة	۳۲۷	علامات مهدی از علی منتقی	۹۸۸
صحیح مسلم	۳۱۶	روایف ظاهر مجله		علم الادویه قانون شیخ	۱۶۴۵
صحیح مسلم محدثی	۳۶۵ و ۳۶۸	خفیه جلیل شرح حسن حبیبین اردو	۳۶۴	علم العیشتة	الف ۸۳
صحیفه شاهی	۱۸۸۹	القطر المبین	۳۲۵ و ۳۲۶	علی قاری شرح شفا	۳۱۳
صحیفه کامله	۱۹۴۰	نظرة نامه ناتقی	۱۸۷۳	عمدة البضاغة فی مسائل	۴۹۱
صدرة شرح هداية الکلمة	۱۶۶۵ و ۱۷۱۴	روایف عین مجله		علم الرضاة	۲۲۶ لغایت ۲۴۴
صراح	۱۲۹۱	عباب شرح لباب	۱۳۲۵	عمل البیوم واللیلہ	۲۶۷
صلوة طاهره	۶۹۵	عبد الرحمن حاشیه شرح ملا	۱۲۵۷	عنايه شرح هدايه	۵۰۵ و ۵۰۶
صلوة مسعودی	۴۸۹	عبد العلی حاشیه میرزا محمد	۱۷۰۰	عنايه حاشیه شرح وقایه	۶۳۹ و ۶۴۰ لغایت ۶۴۱
صلوة النبوی	۱۹۵۱	الحبره قاجار فی القرد و الشهاب	۷۱۸	عنوان الشرف	۱۹۱۸ و ۱۹۱۹
صواعق محرقة	۷۳۷ و ۷۳۸	والبحره		عنوان النصائح افغانی	۱۰۷۶
صيانة الانسان	۷۷۶	عجائب الاشعار	۱۱۵۵	عوارف المعارف	۹۵۷
صاوقید (علم مناظره)	۸۵۸	عجائب القند و فی احوال تهمین	۱۴۶۲	عهد جدید عربی	۱۴۵۰
صراط مستقیم (موسیقی سیمین شید)	۹۹۳	عجائبات مواج	۱۴۶۰	عهد جدید فارسی	۷۵
روایف ضا و مجله		عجالة ناضیه	۳۵۹ و ۳۶۰ (۵)	عینی شرح بخاری	۲۲۶ لغایت ۲۴۴
ضیاء الابصار	۱۶۵۶	عجب العجائب	۱۱۴۱ و ۱۱۵۹	عینی شرح کفر	۵۱۸
روایف طاهر مجله		عمدة المسافر و عمدة الحاج والزائر	۶۰۸	عینی شرح هدايه	۴۵۷ و ۴۵۸
طب الکبر	۱۵۷۷ و ۱۵۷۸	عرف الحادی (نقذ مذهب الجریث)	۸۴۴	عیار دانش	۱۹۰۷
طب ایلامی	۱۶۰۹	العودة الوثقة (تفسیر سورة فاتحه)	۵۴	عین الاصابه فی رفع السحابه	۵۹۶ و ۶۲۷
طب اورنگ شاهی	۱۶۴۹	العودة الوثقة (علم كلام)	۱۶۹۶	عین العلم	۹۰۲ و ۹۰۳ لغایت ۱۰۲۰
طب شهابی	۱۶۲۳	عصام حاشیه شرح عقائد	۸۱۷	عیون الانباء فی طبقات الاطباء	۱۲۵۲
طبقات شافیه کبریه	۱۵۰۸	عصمت شرح فلاصه النصاب	۱۶۹۴ و ۱۷۰۵	عین المیزان	۱۷۰۱
طبقات الصدیقیه	۸۹۱	عصمتی شرح عقائد ابن کثیر	۶۲۴	روایف عین مجله	
		التوفیق فی فضائل الیاسین	۱۴۵۵	فایة البیان شرح هدايه	۴۵۵ و ۴۵۶

نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد
غایۃ الحوائش حاشیہ ہدایہ	۶۹۴	فتاویٰ خلافت الفقہ	۶۰۳	فقرنامہ	۹۲۳	غایۃ الحوائش حاشیہ ہدایہ	۶۹۴
غایۃ الحوائش حاشیہ شرح وقایہ	۶۳۶	فتاویٰ بے نظیر دینی مش	۶۲۷	فلسفہ ابن رشد	۸۸۷	غایۃ الحوائش حاشیہ شرح وقایہ	۶۳۶
غایۃ الشغور کج کج المبرور	۸۷۰	از رسول بشیر و نذیر	۶۲۷	فلسفہ اجتہاد	۱۷۸۲	غایۃ الشغور کج کج المبرور	۸۷۰
غایۃ الکلام فی البطلان عمل المولد	۷۷۲	فتاویٰ عزیز	۶۹۸	فلسفہ تعلیم	۱۷۷۷	غایۃ الکلام فی البطلان عمل المولد	۷۷۲
والقیام		فتاویٰ امدادیہ	۶۹۹	فلسفہ جذبات	۱۷۸۱	والقیام	
غایۃ الکلام از علی متقی	۶۳۹ (ج)	فتح الباری شرح صحیح بخاری	۲۲۳	الفلسفۃ اللغویہ	۱۲۲۷	غایۃ الکلام از علی متقی	۶۳۹ (ج)
الغزالی	۱۵۵۰	فتح الرحمن	۶۳۳	فیوہ القرآن	۱۹۷۴	الغزالی	۱۵۵۰
غصن البان فی محسنات البیان	۱۳۸۲	الفتح الربانی	۹۴۷	الفوائد البیہ تزام الحقیقہ	۴۵۴	غصن البان فی محسنات البیان	۱۳۸۲
غنیۃ السائل (مذہب امامیہ)	۸۱۰	فتح القدر شرح ہدایہ	۵۰۷	فوائد البیہ تزام الحقیقہ	۹۹۲	غنیۃ السائل (مذہب امامیہ)	۸۱۰
غنیۃ المتلی شرح بیۃ المصلی	۶۸۷	الفتح البین فی رد ما یشکک فیہ	۲۵۶	فیوہ الاصفی	۷۴۶	غنیۃ المتلی شرح بیۃ المصلی	۶۸۷
غنیۃ الطالبین	۹۶۳	فتح تیسیر جہاد فی حق حسین	۳۸۰	فوز الکبیر فتح الخبیر	۸۸۷	غنیۃ الطالبین	۹۶۳
غیاث اللغات	۱۲۹۲	الفتح المبین رد الاقرض علی	۸۶۹	فوز الکبیر فتح الخبیر	۸۶۴	غیاث اللغات	۱۲۹۲
رویف الفاء		محبی الدین	۳۲۳	فیروز شرح سلم	۱۶۸۲	رویف الفاء	
فاتح شرح قدوسی	۶۸۲	فتح الخبیر فی شرح الفیئۃ الحدیث	۳۲۳	فیصلۃ العید کرفع البہتان العظیم	۶۲۷	فاتح شرح قدوسی	۶۸۲
فاتحہ العلوم للغزالی	۶۳۹ (ج)	فتوحات النبیہ	۷۶	(مسلم طلاق ثلاثہ)	۸۳	فاتحہ العلوم للغزالی	۶۳۹ (ج)
الفاروق	۱۵۰۰	فتوحات مکیہ	۹۱۷	فیض الباری نزہۃ اردو	۳۹۳	الفاروق	۱۵۰۰
فاکبۃ الخلفاء	۱۲۲۵	فتوح البلدان بلاذری	۱۵۱۵	وشرح صحیح بخاری	۱۵۱۶	فاکبۃ الخلفاء	۱۲۲۵
فتاحی شرح قانونچہ	۱۶۲۶	فتوح الشام	۱۳۹۲	فیض عام فارسیہ عبدالعزیز	۵۱۵	فتاحی شرح قانونچہ	۱۶۲۶
فتاویٰ تفتیح حامدیہ	۶۶۶	فتوح الغیب	۱۶۲۶	فیوض الحریبین	۸۶۳	فتاویٰ تفتیح حامدیہ	۶۶۶
فتاویٰ جمہول الاسم	۵۴۵	فرائض الاسلام	۶۸۶	فیوض الروح مقدسہ	۱۰۰۲	فتاویٰ جمہول الاسم	۵۴۵
فتاویٰ حامدیہ	۵۴۰	فرائض الایمان	۸۱۲	فیض عیان تبرجہ و اعظا الرحمن	۹۴۶	فتاویٰ حامدیہ	۵۴۰
فتاویٰ خیریہ	۶۶۸	الغرائد الدربۃ	۱۲۸۲	فیضی شرح حماسہ	۱۱۷۱	فتاویٰ خیریہ	۶۶۸
فتاویٰ محمدی	۶۷۷	فرج الانسان	۱۹۲۹	رویف قاف		فتاویٰ محمدی	۶۷۷
فتاویٰ قاضیخان	۵۳۳	فرس سرور	۱۳۳۷	قاسوس	۱۲۵۴	فتاویٰ قاضیخان	۵۳۳
فتاویٰ حدیثیہ	۵۴۶	فرس نامہ	۱۶۵۱	قانون شیخ	۱۵۷۹	فتاویٰ حدیثیہ	۵۴۶
فتاویٰ عالمگیری	۵۶۱	الفرع النامی من الاصل السامی	۱۴۷۲	قانون شیخ درج معالجات	۱۵۸۰	فتاویٰ عالمگیری	۵۶۱
فتاویٰ امینیہ	۵۸۵	فرہنگ رشیدی	۱۳۹۹	قانون عززت	۱۲۳۵	فتاویٰ امینیہ	۵۸۵
فتاویٰ کبیرہ	۵۹۴	فصوص الحکم	۹۱۵	قانونچہ	۱۴۱۶	فتاویٰ کبیرہ	۵۹۴
		فضائل الائمۃ اثنا عشر	۱۲۶۳		۱۹۱۷		

نام کتاب	حواصیل	نام کتاب	حواصیل	نام کتاب	حواصیل
قاضی مبارک شریع سلم	۱۶۶۹	قصیده کعب بن زہیر	۱۰۶۳	القول المحسن فی فخر الحسن	۷۹۲
قبسات میر باقر داماد	۱۷۰۲	قصیده یا علی البال	۱۰۶۷	قواعد القرآن	۱۹۵۳
قدوری	۱۶۹۵	قصیده انشدی اذمة	۱۱۰۳	قبساتی شرح خلاصه کیدانی	۵۶۲
قزلباشی	۱۵۱۳	قصیده و تزیین فی منجز البریه	۱۱۰۳	ردیف کاف عربی	
قزلباشی	۱۵۹۰	قصیده طر الفیه	۱۱۶۱	کاشف الظلم فی بیان الحکمة	۷۵۴
قزلباشی	۱۵۹۸	قصیده مہزیبہ	۱۱۶۸	کافیہ ابن حاجب	۱۲۶۳
قزلباشی	۱۵۹۹	قصیده نشارة الطب	۱۱۸۱	کبیری شرح منہ	۵۳۳
قزلباشی	۱۶۰۰	قصیده از قاضی ملا محمد خان شیاروی	۱۱۸۱	کتاب الآثار للامام محمد	۳۳۹
قزلباشی	۱۶۱۹	قصیده بر حضرت جعفری منظوم	۱۹۴۵	کتاب الاصفار لیبیان	۳۱۲
قزلباشی	۱۶۳۴	قصیده شریک البال مستطبر	۱۷۹۲	معانی الشفاء	۶۲۳
قزلباشی	۱۶۴۳	صنعت تخبیس	۱۸۵۴	کتاب اصول الکافی	۷۹۷۵
قزلباشی	۱۶۴۴	قصائد اذری	۱۸۲۸	کتاب الاستفسار	۹۵۶
قزلباشی	۱۶۴۵	قصائد طایر	۱۱۰۳	کتاب الابریر	۱۰۹۹
قزلباشی	۱۶۴۶	قصائد دوزخی	۱۳۵۲	کتاب الاغانی	۱۲۷۵
قزلباشی	۱۶۴۷	قصائد بدر چای	۱۳۵۲	کتاب الارشاد (علم نحو)	۱۵۳۳
قزلباشی	۱۶۴۸	قضاء الارب من علماء	۱۰۷۹	کتاب الارشاد والامکنہ	۱۶۲۱
قزلباشی	۱۶۴۹	الخود والادب	۱۲۶۸	کتاب الاقتاع	۹۸۸
قزلباشی	۱۶۵۰	قطب الارشاد	۱۲۶۸	کتاب التفریقین الاسلامی	۱۶۴۸
قزلباشی	۱۶۵۱	قطب الارشاد	۱۸۴۲	کتاب تعبیر خواب	۱۹۵۸
قزلباشی	۱۶۵۲	قطب الارشاد	۷۱۴	کتاب ثمره و شجره (در علم نجوم)	۵۹۹
قزلباشی	۱۶۵۳	قطب الارشاد	۷۱۸	کتاب الحیض	۵۹۹
قزلباشی	۱۶۵۴	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب الجودان الجاحظ	۱۲۱۳
قزلباشی	۱۶۵۵	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب حکمتہ المتعالیہ	۱۶۶۶
قزلباشی	۱۶۵۶	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب الخراج للامام ابی یوسف	۵۶۵
قزلباشی	۱۶۵۷	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب الیاباج علی صحیح مسلم	۲۹۱
قزلباشی	۱۶۵۸	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب الحجاج	۳۸۴
قزلباشی	۱۶۵۹	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب الدین الخالص	۱۹۷۵
قزلباشی	۱۶۶۰	قطب الارشاد	۷۲۷	کتاب رطل	

نام کتاب	مسئله	نام کتاب	مسئله	نام کتاب	مسئله
کتاب الزیادات امام محمد	۵۹۰	ایضاً مجهول الاسم (در فلسفه)	۱۶۶۲	الکلام المبرم	۵۹۶
کتاب سببیه	۱۳۶۹	ایضاً منطق و طبعیات	۱۶۸۴	الکلام السید فی العمل	۶۰۹
کتاب الشفاء	۱۶۶۲	ایضاً منطق	۱۶۳۸	بالقرآن الجید	۶۰۹
کتاب الشکوک لاقطیدس	۱۶۱۸	ایضاً مجهول الاسم (فلسفه کلام)	۱۶۵۶	الکلام (سولانا شبلی)	۸۶۵
و علیہ الامین البیستم	۷۱۵	ایضاً منطق و فلسفه	۱۶۶۴	کلمات خواجه عبدالعزیز	۱۰۴۸
کتاب الصلوة لابن القيم	۷۱۵	ایضاً نظم فارسی	۱۸۶۹	کلمات شیخ جمال الدین بنسوی (ز)	۴۳۹
کتاب الصرف (مجهول الاسم)	۱۳۶۳	ایضاً فن سحر	۱۸۶۶	کلید و منه	۱۱۹۵
کتاب الطهارة لابن سکویہ	۷۴۶	ایضاً علم اسرار الحروف	۱۹۴۹	کلمات الشعراء	۱۲۱۳
الکتاب المقدس عربی	۵۹	کتاب المنہاج	۶۲۵	کلیات سعدی شیرازی	۱۶۸۴
ایضاً فارسی	۹۰	کتاب الملتقط	۶۶۹	کلیات بے دل	۱۸۰۰ لغایت ۱۸۰۳
کتاب المدخل لابن الحاج	۲۰۸	کتاب المجمعین	۱۵۵۰	کلیات جامی	۱۸۱۰
کتاب الموضوعات	۳۷۲	کتاب البیواقیت و الجواهر	۹۳۰	کلیات خاقانی	۱۸۳۱
کتاب مجهول الاسم (فقه)	۳۷۲	کرامانی شرح بخاری	۱۵۹	کلیات حنین	۱۸۸۴
ایضاً مجهول الاسم (فقه)	۳۷۲	کشف الغمہ امام شافعی	۱۶۶	کلیات صہبائی	۱۹۰۵
ایضاً مجهول الاسم (فقه)	۳۷۲	کشف المغطی شرح مطا	۴۲۳	کلیات آفریدی	۱۹۱۰
ایضاً مجهول الاسم (علم کلام)	۳۷۲	کشف الاسرار فی شرح النور	۵۳۵	کنوز الحقائق	۳۰۵
ایضاً عقائد اہل تشیع	۶۴۰	کشف المہم حافی السلم	۵۵۷	کنز الجواهر فی اصول	۳۷۳
ایضاً عقائد اہل تشیع	۶۴۰	کشف المغطی عماد الزم	۵۹۳	الحديث والنوادر	۳۷۳
ایضاً (علم کلام)	۸۴۲	کشف الحال عن التقریر بالمال	۵۹۶	کنز الدقائق	۴۱۸ لغایت ۴۲۵
ایضاً (علم تصوف)	۱۰۳۳	کشف اللباس	۸۰۴	کنز العباد فی شرح الاوارد	۹۹۴
ایضاً (علم تصوف)	۱۰۳۳	کشف کون آملی	۱۰۵۱	کنز الہدیات	۱۰۵۲
ایضاً تذکرہ مشاہیر صوفیہ	۱۰۴۶	کشف اللغات	۱۰۴۶	کنز المعانی فی شرح حرز الامانی	۱۰۸۰ لغایت ۱۰۸۳
ایضاً (البواب و مصادر)	۱۳۱۲	کشف الطنون	۱۳۱۲	کنز المقررات	۱۰۹۴ (ج ۱)
ایضاً مجهول الاسم در علم صرف	۱۳۵۰	کفایہ حاشیہ ہدایہ	۱۳۵۰	کنز الحفاظ فی شرح	۱۳۶۸
ایضاً در علم تاریخ	۱۴۶۵	کفایہ منصوری	۱۴۶۵	تہذیب الالفاظ	۱۴۳۰
ایضاً سیرت نبوی	۱۴۶۸	کفایہ شرح شافعیہ	۱۴۶۸	کنز الطغراء	۱۴۴۷
ایضاً در علم طب	۱۴۶۸	کفایتہ المبتدی	۱۴۶۸	الکوکب الدرری	۴۱۳
	۱۶۵۷	کلمات یوسفی	۱۶۵۷	کوکب درری	۱۹۲۷
				کیمیائے سعادت	۹۲۷

نام کتاب	جلد عدد	نام کتاب	جلد عدد	نام کتاب	جلد عدد	نام کتاب	جلد عدد
گلستان	۱۸۱۴	روایف کاف فارسی	۱۸۱۴	گلستان	۱۸۱۴	روایف کاف فارسی	۱۸۱۴
گلستان سعدی	۱۸۴۶	روایف کاف فارسی	۱۸۴۶	گلستان سعدی	۱۸۴۶	روایف کاف فارسی	۱۸۴۶
گلستان حسرت	۱۸۴۹	روایف کاف فارسی	۱۸۴۹	گلستان حسرت	۱۸۴۹	روایف کاف فارسی	۱۸۴۹
گلشن راز	۱۰۱۴	روایف کاف فارسی	۱۰۱۴	گلشن راز	۱۰۱۴	روایف کاف فارسی	۱۰۱۴
گلشن اشعار افغانی	۱۹۹۲	روایف کاف فارسی	۱۹۹۲	گلشن اشعار افغانی	۱۹۹۲	روایف کاف فارسی	۱۹۹۲
گلشن نایب	۱۹۲۳	روایف کاف فارسی	۱۹۲۳	گلشن نایب	۱۹۲۳	روایف کاف فارسی	۱۹۲۳
گلشن پشته و کلبه افغانی	۱۹۹۰	روایف کاف فارسی	۱۹۹۰	گلشن پشته و کلبه افغانی	۱۹۹۰	روایف کاف فارسی	۱۹۹۰
گلشنه معرفت	۹۲۶	روایف کاف فارسی	۹۲۶	گلشنه معرفت	۹۲۶	روایف کاف فارسی	۹۲۶
روایف لام		روایف کاف فارسی		روایف لام		روایف کاف فارسی	
لائق السعده فی تحقیق الحجه	۶۵۴	روایف کاف فارسی	۶۵۴	لائق السعده فی تحقیق الحجه	۶۵۴	روایف کاف فارسی	۶۵۴
اللطائف الالهیه شرح عقیده	۸۴۹	روایف کاف فارسی	۸۴۹	اللطائف الالهیه شرح عقیده	۸۴۹	روایف کاف فارسی	۸۴۹
لطائف اللغات	۱۳۱۶	روایف کاف فارسی	۱۳۱۶	لطائف اللغات	۱۳۱۶	روایف کاف فارسی	۱۳۱۶
لطائف معنوی و لغوی	۹۶۹	روایف کاف فارسی	۹۶۹	لطائف معنوی و لغوی	۹۶۹	روایف کاف فارسی	۹۶۹
لف القاطن فی تصحیح لغات	۸۴۴	روایف کاف فارسی	۸۴۴	لف القاطن فی تصحیح لغات	۸۴۴	روایف کاف فارسی	۸۴۴
لفظه العجالیان	۱۲۲۹	روایف کاف فارسی	۱۲۲۹	لفظه العجالیان	۱۲۲۹	روایف کاف فارسی	۱۲۲۹
لغات شرح مشکوٰۃ	۲۹۴	روایف کاف فارسی	۲۹۴	لغات شرح مشکوٰۃ	۲۹۴	روایف کاف فارسی	۲۹۴
لغات و مترجم آں (نقوش)	۹۹۹	روایف کاف فارسی	۹۹۹	لغات و مترجم آں (نقوش)	۹۹۹	روایف کاف فارسی	۹۹۹
لوائح جامعی	۱۹۴۶	روایف کاف فارسی	۱۹۴۶	لوائح جامعی	۱۹۴۶	روایف کاف فارسی	۱۹۴۶
لواکهد (حاشیه کلام نجفی باری)	۱۶۳۶	روایف کاف فارسی	۱۶۳۶	لواکهد (حاشیه کلام نجفی باری)	۱۶۳۶	روایف کاف فارسی	۱۶۳۶
لوامع الاسرار المعروف شرح سلیمان	۱۶۳۶	روایف کاف فارسی	۱۶۳۶	لوامع الاسرار المعروف شرح سلیمان	۱۶۳۶	روایف کاف فارسی	۱۶۳۶
لوامع الاسرار شرح مطهر	۱۸۴۴	روایف کاف فارسی	۱۸۴۴	لوامع الاسرار شرح مطهر	۱۸۴۴	روایف کاف فارسی	۱۸۴۴
الانوار (شرح و دیوانی)	۱۲۱۲	روایف کاف فارسی	۱۲۱۲	الانوار (شرح و دیوانی)	۱۲۱۲	روایف کاف فارسی	۱۲۱۲
ایس فی کلام العرب	۱۸۴۴	روایف کاف فارسی	۱۸۴۴	ایس فی کلام العرب	۱۸۴۴	روایف کاف فارسی	۱۸۴۴
لیلیه و دیوان (الانوار)	۱۸۴۴	روایف کاف فارسی	۱۸۴۴	لیلیه و دیوان (الانوار)	۱۸۴۴	روایف کاف فارسی	۱۸۴۴

سلسلہ	نام کتاب	سلسلہ	نام کتاب	سلسلہ	نام کتاب
۶۷۰	مختصر الصلوة	۱۹۷۳	مجموعہ فتاویٰ دینیہ	۷۲۶	مجموعہ رسائل متفرقہ کلام منطوق
۶۷۴	مختصر مرغینانی	۱۱۰۳	مجموعہ قصائد	۷۳۴	مجموعہ روایات
۶۹۱	مختصر الشافعی	۱۱۴۵	ایضاً مجموعہ قصائد مع شرح	۷۷۱	مجموعہ رسالہ النامہ
۱۱۲۲	مختصر المعانی	الف ۶۱	مجموعہ قصیدہ طائفیہ	۷۹۰	مجموعہ رد الشقاق
۱۱۷۴	مختصر قصیدہ بردہ مستخرج فارسی	۱۸۸۵	مجموعہ قصائد فارسی	۷۹۱	مجموعہ رسالہ تفتیہ
۱۵۹۰	مختصر الادویہ	۱۹۴۵	مجموعہ قصائد داوداد	۷۹۶	مجموعہ رسائل اجتہاد و تقلید
۱۵۹۲	مختصر تحفہ المؤمنین	۸۳۳	مجموعہ گلزار جنت مشتمل بر	۸۲۱	مجموعہ رسائل علم کلام
۱۶۴۰	حقائق الاختیار	۸۳۳	۳۱ رسائل مختلفہ	۸۴۰	مجموعہ رسالہ قدسیہ خواجہ محمد یار
۱۸۷۹	مدار شرح منار	۷۳۹	مجموعہ موضوعات	۱۰۲۳	مجموعہ رسائل تصوف
۵۳۴	مدار الحق جواب معیار الحق	۵۱۴	مجموعہ نینۃ المصلی	۱۰۲۳	مجموعہ رسائل طبیہ
۸۰۵	المدخل لابن الحاج	۵۱۵	مجموعہ مال بدینہ	۱۰۶۷	مجموعہ رسائل تقویم
۲۰۸	مرج البیت	۵۹۳	مجموعہ منتخل الجنتہ	۱۰۷۳	مجموعہ رسائل فایاب فلسفہ وغیرہ
۷۳۹	تدایخ قادریہ	۶۴۷	مجموعہ رسائل ہمسہ	۱۸۱۳	مجموعہ رسائل معانی
۹۳۵	مدار الافاضل	۶۸۷	مجموعہ منتظیہ	۱۹۱۱	مجموعہ رسائل سیوطی
۱۳۰۲	مدارج النبوة	۱۲۴۸	مجموعہ المعانی	۱۹۸۱	مجموعہ رسائل شیعہ
۱۴۱۷	مدارج شیعہ عبدالقادر جیلانی	۵۱	مجموعہ نیل المرام	۱۹۳۵	مجموعہ رسائل علم البحر
۱۹۱۶	مدار الامر فی خوارق شامدار	۴۵۴	مجموعہ النافع الکبیر	۷۹۶	مجموعہ زاد الفقیر
۱۹۵۷	مذاق العارفین	۷۶۹	مجموعہ نرفقہ اثنا عشریہ	۱۲۳۱	مجموعہ سبعہ عشر رسالہ (ادبیات)
۱۸۸	مرقاۃ العجایب شرح مشکوٰۃ المصابیح	۱۱۴۳	مجموعہ نیل المراد	۱۲۳۹	مجموعہ شریعت نجفہ الفکر
۲۱۱	مرغینانی شریعت ہدایہ	۱۰۱۲	مجموعہ وعظ	۱۲۳۹	مجموعہ شمائل النبی
۲۱۷	مرآۃ الاذنان	۱۰۱۲	مجموعہ فتوحات واقعی	۷۵۴	جسمہ شریعت ہدایہ
۷۱۹	مرج البحرین	۱۳۹۲	المسئول فی علم الاصول	۷۷۳	تجملہ شریعت آمنتہ بالشر
۷۵۴	مرصا العباد	۱۱۷۷	عربی شریعت دیوان قسبی	۱۷۸۷	مجموعہ ۱۱ رسائل مختلفہ منطوق
۹۸۱	مرایع الخزان فی رسم خط النسخ	۱۱۷۷	عربی شریعت عایشہ بدیع البیان	۱۷۹۱	مجموعہ شریعت البصاۃ
۹۹۶	مرایع الخزان فی رسم خط النسخ	۱۷۵۳	مجموعہ فتاویٰ	۷۹۴	مجموعہ فتاویٰ اصول و فروع
۱۰۸۹	مرآۃ الخیال	۱۷۵۳	مجموعہ الفتاویٰ	۸۰۱	مجموعہ فتاویٰ
۱۲۲۲	مرآۃ العارفین	۱۷۵۳	مجموعہ الفتاویٰ	۸۰۱	مجموعہ فتاویٰ
۱۲۷۱	المرآۃ للسیوطی	۷۰۲	مجموعہ الفتاویٰ	۸۰۱	مجموعہ فتاویٰ
۱۷۷۳	مستطابہ مستخرج علی قاری	۷۰۲	مجموعہ الفتاویٰ	۸۰۱	مجموعہ فتاویٰ

نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد
مسک الختام فخر بلوغ الملام	۱۹۸	مطلع الانوار شمس و دہلوی	۱۸۰۴۸	مفرح القلوب	۱۶۱۸
مسند خوارزمی	۲۴۵	مطلع العلوم و مجمع الفنون	۱۹۸۴	مفتاح الرحمة	۱۶۳۲
مستوی مصنف شرح مؤطا	۲۳۰ و ۲۳۱	مطالع المسرا بجلال لائل الخیرا	۱۹۳۲	مفتاح الحساب	۱۶۸۴
مسند امام احمد بن حنبل	۲۲۵	مظاہر حق شرح مشکوٰۃ	۴۳۹	مفید الاجسام	۱۶۳۵
مسلم النبوت	۵۵۵ و ۵۵۶	مظہر العجائب	۸۰۰	مفتاح المخزن شرح مخزن الاسرار	۱۸۸۲
المسک المفتط فی شرح	۵۹۵	معانی الاخبار	۳۵۴	مقدمہ جزیریہ معہ شرح	۱۸۸۲
مناسک الاوسط	۵۹۵	معجم صغیر طبرانی	۴۳۸	مقامات میرزا مظہر	۱۰۰۰
مسائل خمسہ مزاجیہ مع جوبہ	۶۲۴	معارج الدرایہ فی شرح الہدایہ	۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷	مقصود القاصدین	۱۰۲۲
مسک المتقین	۶۶۴	محدث الحقائق شرح کنز الدقائق	۶۶۰	المقنع فی رسم الخط	۱۰۹۵
مستخلص شرح کنز	۶۸۸	معانی آیۃ الکرمی	۶۶۱	مقدمہ جزیریہ	۱۰۹۴ و ۱۹۵۳
مسامرات ابن عربی	۱۰۹۸	معارج النبوة	۴۳۹	مقامات حریری	۱۱۱۵ الغایت
مسامرة الضیف فی	۱۲۳۳	معارف النبوة	۱۲۰۳ و ۱۲۰۴	مقامات بدیع الزمان	۱۲۲۸
مفاخرة الشہداء و الصیف	۱۱۹۶	معارف شرح صحائف	۸۳۸	مقامات ابوالفتح ہندی	۱۱۵۹
المستطرف	۱۱۹۶	المعتقد المنقذ	۴۶۴	مقالات علم الادب	۱۲۰۱
مسودہ کتاب گرامر	۱۹۴۹	معیار الحق	۴۶۱	المقصود والممدود	۱۲۳۵
مطلق زبان اور مدنی	۱۹۴۹	معجم البلدان	۱۲۸۴	مقدمہ تاسیخ ابن خلدون	۱۵۳۸
مشارق الانوار	۱۵۴ و ۳۴۴	معجم التل بر جقائق	۱۹۴۵	المقالة الرابعة من کتاب الاقام	۱۶۲۱
مشکوٰۃ المصابیح	۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲	نصوف معنوی صبح آں	۱۹۴۵	مقالات ابی منصور	۱۶۳۱
مشکوٰۃ الانوار	۴۳۹	مختصر الحصول فی علم الاصول	۶۳۲	مقامات سید شہرہوری	۱۸۳۹
مصباح الشریعة	۴۴۶	معنی اللیب (ادبیات)	۱۱۲۵	مقامات حمیدی	۱۸۵۰
مصباح الکلام طرین الاسلام	۸۸۱	معنی اللیب و علم نحو	۱۲۸۳ الف	مکتوبات شیخ عبدالحق دہلوی	۹۳۳
مصفیٰ مخزوف	۴۳۲	المعرب فی اللغة	۱۲۸۲ الف	مکتوبات امام ربانی	۹۳۸ و ۹۳۹ الغایت
مصباح فی علم النحو	۱۳۳۳	المغنی البارو	۱۸۵۵	مکتوبات شیخ عبدالکریم نگراری	۱۰۰۶
المضنون بہ علی غیر اہلہ	۴۸۸	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱	المکر فی علم القراءة	۱۰۸۸
مطالع الانظار شرح	۸۱۵	مفتاح الصلوة	۵۳۶ و ۵۳۷	ملقۃ البحر	۶۵۶
طوالع الانوار	۶۵۱	مفتاح الجمۃ	۵۹۳	الملتقط	۶۶۹
مطلوب غانی	۱۰۹۴	مفتاح العلوم	۱۱۳۰ و ۱۱۸۶	الملل و النحل للشہرستانی	۴۰۵ و ۴۰۶
مطلوب انقاری	۱۰۹۴	مفردات سیدہ	۱۰۸۲	الملل و النحل لابن حزم	۴۰۶
مطول شرح تجنص	۱۱۰۹ و ۱۱۰۹	مفردات راغب صفہانی	۱۳۴۲	ملا عصام بر شرح عقائد	۸۱۶

نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد	نام کتاب	جلد
ملفوظات شیخ علاء الدین سمنانی	۱۰۴۱	منہاج العابدین	۱۰۴۵	توہید الاسلام	۱۹۶۸
ملفوظات خواجہ بہاء الدین نقشبند	۱۰۴۶	مناجات خواجہ عبدالعزیز	۱۰۵۶	میزان الاعتدال	۱۹۹
ملفوظات شیخ عیسیٰ	۱۰۵۷	منہج الیقین	۱۰۶۳	المیزان الکبریٰ للشعرانی	{ ۵۴۳ ۵۴۴ ۱۹۶۱ }
ملا علی قاری شرح شاطبیہ	۱۰۸۵	منطق الطیر	۱۰۵۳	میزان الامور عامہ	۴۵۴ ۴۶۸ ۱۲۰
ملخص فصول بقراطی	۱۵۶۳	منہل العطشان	۱۰۹۵	میزان الطب	۱۶۳۵
ملا حسن مولوی تہذیب التہذیب	۱۴۰۲	المنہل الصافی	۱۳۲۹	میر حاشیہ شرح مطالع	۱۶۰۶
ملا جلال سنجع تہذیب	۱۶۱۲	شرح الوافی	۱۳۵۳	میرزا میر حاشیہ رسالہ قطبیہ	{ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ }
ملا محمد صادق حاشیہ ایساغوجی	۱۶۴۶	المنتقل	۱۶۴۶	میرزا میر حاشیہ رسالہ قطبیہ	۱۶۶۳
ملا محمد امین حاشیہ ایساغوجی	۱۶۴۶	منتہی الارب	۱۶۴۶	میرزا میر حاشیہ رسالہ قطبیہ	۱۶۶۰
المنطق من اخبار المصطفیٰ	۱۶۵	موطا امام محمد	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج الباری شرح صحیح بخاری	۳۰۴	موطا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج الباری شرح جامع صغیر	۳۱۳	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج العمال فی سنن الاقوال	۳۵۱	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
والا فعال	۳۵۱	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج الباری فی ترویج صحیح الباری	۳۶۹	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج المصلی	۳۶۹	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج اللیب فی شرح التہذیب	۶۰۱	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج الوصول الی علم الاصول	۶۱۵	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
المشکات الاوسط	۶۳۵	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
مختصر شرح خلاصہ کیدی	۶۸۶	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منصب الامامة	۷۵۹	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منہج المؤمنین	۷۷۷	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
منتہی الکلام	۷۸۶	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
المنتقد من الفضائل	۷۹۶	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
مناقب المجتہدین	۸۴۰	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
مناقب قادریہ	۹۹۵	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
مناقب امیر کمال	۱۰۰۳	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹
مناقب غوثیہ	۱۰۱۴	موٹا امام مالک	۲۴۹	میزان المنطق	۱۶۹۹

نام کتاب	حوله عدد	نام کتاب	حوله عدد	نام کتاب	حوله عدد
نزعة النظر في شرح نختة الفكر	۳۵۹	نور الانوار	۵۶۹	دافیه شرح کافیہ	۱۳۸۸
نسبہ رسول مقبول معلوم	۱۳۹۱	نور الہدایہ (شرح وقایہ اردو)	۵۷۴	وفیات الاعیان المعروفہ	۱۳۷۰ و ۱۳۷۰
نشر سخن	۱۹۸۵	لذا نقض الردا فض	۷۶۱	تاریخ ابن خلکان	۱۳۰۹
انصاب الاحساب	۶۵۷ و ۶۱۳	نور و حکایات	۱۱۱۳	وقائع نعمت خان عالی	۱۸۶۸
نقرة الابار	۷۴۴	نور قلبی	۱۳۲۴	وسيلة الوصول الى	۱۹۳۴
نصیحة المسلمین فارسی از	۹۹۲	نور محمد فقیر شرح صغیر	۱۳۳۲	دیار الرسول	۱۹۳۴
مولوی خرم علی		ایضاً حاشیہ عبد الغفور	۱۳۰۵	ہدایہ علم فقہ	۱۳۰۵
نظم نیک	۱۲۵۹	النوریتہ السلطانیہ	۱۳۶۲	ہدایۃ الحکمتہ	۱۹۵۳
نظام الملک طوسی	۱۵۳۶	نور العین فی شہدۃ البین	۱۳۱۹	ہدایۃ السائل الخادۃ السائل	۷۱۲
النظر فی بعض مسائل الامام	۱۹۸۲	نور المصاحف	۱۸۱۸	ہدایۃ المسلمین	۶۷۹
نغزک شرح زراوی	۱۳۲۰	نہایہ ابن اثیر جزوی	۲۷۹	ہدایۃ الخیرین الی مسائل العیدین	۴۹۱
نغزات الانس	۸۸۹	نہایہ شرح ہدایہ	۱۳۳۳	ہدایۃ النجوم	۱۳۳۳
نقطة الیمین	۱۱۳۴	نجم الیامقہ	۱۱۳۸	ہدایۃ النور فیما يتعلق	۴۹۱
نفع الطیب من غصن الیلکس	۱۲۲۰	نہایۃ الراغب فی شرح	۱۱۶۹	بالاظہار والشعور	۴۹۱
الریطب		عروض ابن الحاجب	۱۱۶۹	ہدایۃ الشیخہ	۸۷۳
نفع الطیب من ذکر المنزل الحبی	۱۸۹۳	نہایۃ الادراک فی درایۃ الافاک	۱۶۷۵	الہدیۃ المختارۃ فی شرح	۸۰۳
نغزات الازار	۱۳۲۶	نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام	۵۱	الرسالۃ العنصریہ	۸۰۳
نقیسی شرح اسباب علامات	۱۶۲۵	نیل الاوطار شرح منقذ الاخبار	۲۵۷	ہدایۃ النجوم محل ترکیب شملہ	۱۳۱۴
نقیسی شرح موجز	۱۵۷۵ ۱۵۹۵ ۱۶۲۹ ۱۶۵۸	نیا علم شفا بخشی	۱۶۵۹	ہدایۃ الطالبین	۱۰۶۷
نقیسی شرح سیدی	۱۶۵۴	روایۃ داود و یحییٰ		ہر سہ فقرہ بالفضل	۱۸۴۶
نقائذ العلوم سیوطی	۱۹۴۵	وثیقۃ الکابر	۳۷۵	ہفت یک نظامی	۱۸۸۰
نقد النصوص فی شرح النصوص	۹۵۳	وقایۃ الردیہ فی مسائل الہدیۃ	۵۷۱	روایۃ یار مشافہ محتسانی	
نور الدین شمسری حاشیہ بیضاوی	۳۷	الوفا فی النجوم	۱۲۸۱	البیواتیت والحدیث	۹۳۰
				یوسف و زلیخا و غنائی القصور بالفضل	۱۸۳۳ و ۱۸۰۹
				یتیمۃ الدہر از ابو منصور ثعالبی	۱۱۹۱

تمت بالخیر

لحمہ بیکر بقلم حکمتہ فرم فرما عباد حبیب اللہ (مفتی فاضل) سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق سنہ ۱۹۱۵ء بمقام مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

477

ضمیمہ چہارم۔ اس ضمیمہ میں وہ باتیں لکھی گئی ہیں جو مولوی عبدالعزیز صاحب الجکوٹی پروفیسر عربی ایڈورڈ ٹمسن کالج پشاور نے مسودہ گینڈاگ پر نظر ثانی کر کے ان کا اضافہ کرنا مناسب خیال کیا۔

حوالہ عدوسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	حوالہ عدوسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
(ب) ۸۸	عبدالملک بن جمال الدین بن عصام الدین	۱۱۶۹	از شیخ جمال الدین عبدالرحیم بن الحسن الاسنوی جس کا سب سے سب سے میرا انتقال ہوا
	قرباً ۶۰ کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔ میں جلد ان کے حاشیہ شیخ الجامی آطول وغیرہ ہیں۔	۱۱۷۶	یہ کتاب دیوان ابی نواس نہیں بلکہ "اجار ابی نواس" ہے اور محمد بن المکرم مصنف لسان العرب المعروف ابن المنصور الافرقی الکتاب کی تصنیف ہے۔ آپس ابو نواس کی مجالس و اخبار و اشعار کا تذکرہ ہے۔
۳۸۱	فیروز آبادی کی لڑکی سے والی میں نے شادی کی شکہ برعکس۔		چوں کہ صاحب کفانی نے حالات ابو نواس میں لکھا ہے کہ "میں یہاں صرف ابو نواس اور اس کی محبوبہ جنان کی خبریں لکھتا ہوں کیوں کہ اس کے عام حالات پہلے لکھا چکے ہیں۔ حالانکہ افغانی میں اور کہیں اس کے حالات مذکور نہیں۔ اس لئے اس میں منظر کو اس کے حالات جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ افغانی کے مطبوعہ نسخہ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ "ابو نواس کے حالات جمع کئے گئے ہیں" اس کا یہ مطلب ہے کہ اور لوگوں نے اس کے حالات جمع کئے ہیں من جملہ
۳۸۴ و ۳۸۵	الدین الخالص علامہ ابن القیم کی تصنیف نہیں بلکہ نواب صدیق حسن خاں کے اشارہ سے کسی ہندی عالم نے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔		خارج کا نام وزیر ابو بکر بن عصام بن ابوب البطین الایسی ہے۔ ان کی شیخ دیوان نابغہ بھی چھپی ہے جس پر لکھا ہے کہ ان کی وفات ۷۱۵ھ میں ہوئی لیکن یہ سراسر غلط ہے کیوں کہ اس کی شیخ میں ملی علی فارسی وغیرہ کے اقوال کا حوالہ آتا ہے۔
۱۱۶۵			

حوالہ مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	حوالہ مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
۱۱۸۶	اُن کے ایک بھفان ہے جس کی کتاب امریکہ میں چھپی ہے۔ دربار حاشیہ زہر لاداب و نثر لایلاب از ابو یوسف ابراہیم بن علی المحضری القروانی الشاعر۔ بڑے پایہ کے ادیب اور شاعر مکتبہ سنچ تھے۔ یا قوت جموی اس کے کلام کو اب تمام کے کلام کے برابر سمجھا سہ۔ آجواہر فی المکیح والنوادر۔ یہ کتاب المصنوع وغیرہ اس کی تصنیف ہے۔ شہر منصورہ تونس میں ۱۱۸۵ھ یا ۱۱۸۶ھ میں علی اختلاف القولیں وفات پائی۔	۱۱۸۷	تصنیف ہے جس میں سے ابوسلیمان محمد بن مشرک البیسی یا مقدسی، ابو الحسن علی بن ماروں الزنجانی، ابو احمد خالی، اور عوفی وغیرہ بھی ہیں۔ ان فلاسفہ نے اس خیال سے کہ شریعت کے حقائق عوام کے ہاتھوں ہاں منسوخ ہو گئے اور اب اُن کی تطویر فلسفہ کی عام فہم کمائیوں کے ذریعہ ہی کی جاسکتی ہے یہ رسائل لکھے۔ اور ان کی بہت سی کاپیاں کتب فروشوں میں تقسیم کر دیں اور اپنا نام ظاہر نہ کیا ابوجیاں کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ ابوسلیمان شافعی سجستانی کو کچھ رسائل دکھائے تو فرمانے لگے کہ یہ کوئی نئی کوشش نہیں۔ اس سے پیشتر بھی مغربیت و علوم فلسفہ کو ملا دینے کی متعدد کوششیں کی گئیں جو ناکام و غیر مشکور رہیں۔ پھر آگے چل کر اُن رسائل سے تفصیلی بحث کی ہے۔
۱۱۸۸	اس خط سے جو امام ابوجیان توحیدری نے وزیر صمصام الدولہ کے خط کے جواب میں قرینہ ۱۱۸۷ھ ہجری میں لکھا تھا معلوم ہوا کہ یہ اسی عہد کے کئی علماء کی	۱۱۸۹	شریسی۔ ان کی وفات اپنے وطن شریس (اندلس) ۱۱۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ ابن اللہ کہتے ہیں کہ یکنشینہ میں ۱۱۸۷ھ ہجری میں میں ان سے ملا اور شرح مقامات کی عمت

حصہ اول	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	سلسلہ	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
۱۲۳۰	کی۔ مختصر نوادر القالی۔ شرح الايضاح شرح الجمل وغیرہ ان کی تصنیف میں مفضل بن محمد بن علی البغوی از قبیلہ بکر بن سعد بن خبثہ الکوفی۔ مشہور ادیب اجاری اور لغوی ہے۔ منصور کے حکم سے مہدی کے لئے منصفیات لکھی۔ قرار اور ابن الاعرابی ان کے تلامذہ ہیں۔ ایک روز ہارون الرشید نے کہا کہ اگر لکھو کے متعلق کوئی اچھا سے اچھا شعر بناؤ تو یہ سولہ سو دینار کی انگوٹھی تمہاری۔ اس نے شعر سنایا۔ بنام یا حمد مقلتہ ویتقی باخری المنايا هو یقظان نائم ہارون نے اپنا وعدہ پورا کیا پھر ہارون الرشید کی ماں نے اسی قیمت پر اس سے انگوٹھی خریدی۔ پھر انگوٹھی بھی دے دی اور دم بھی واپس نہ کئے۔ ایضاح۔ ابو طالب مفضل بن سلمہ الکوفی ان کے علاوہ ایک اور ادیب ہیں۔	۱۲۳۲	محمود بن التلاسیہ القرکزی الشافعی (اولیٰ) تیرہویں صدی کے آخر میں امام اللغة والانساب اور خاتمہ الادبار والحدیث تھے۔ اسکا دوم شاہ سیوڈن کے طلب کرنے پر سلطان عبد الحمید خاں نے ان کو شاکھوں کی اونیٹل کانفرنس میں بھیجا۔ اس رحلت میں بہت کچھ اسی کی روایت ہے۔ وہاں ایک قصید میں اپنی علمی تحقیقات کا ذکر کیا جس میں سے ایک عمر کا مضمون پڑھنا ہے۔ وہ مدعی تھا کہ اس دعویٰ پر اس کے پاس ایک سو ستر شاہد ہیں مگر کبھی ان تمام کو پیک میں پیش نہ کیا۔ مخصص ابن سید اور قاموس کی اسی نے تصحیح کی ہے اور اپنی وسعت معلومات کی بنا پر ایک نہایت متمم بالشان کام کو با حسن وجہ انجام دیا ہے سلطان عبد الحمید خاں نے اس کو ریاں کے کتب خانہ کی نادر کتابوں کی تفتیش کیلئے اپنے خاص جہاز میں بھیجا تھا اور اسطرح یہ آخری شخص ہے جس کا اس مرحوم قوم کے آثار سے

عالم دہلی	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز	مسیح	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
۱۲۳۲	مستفید ہونے کا موقع ملا۔ اس کا پورا کتب خانہ بعد از وفات مکتبہ خدیو میں منسلک کر لیا گیا تصحیح مطبوعہ مصر پہلے یہ کتاب ہل یوب نے مصنف کے اپنے نسخہ سے چھاپی پھر ہل مصر کو اوائل قرن رابع کا ایک نسخہ مل گیا اس کو مقابلہ کر کے چھاپا وہی ہند۔	۱۲۴۹	لئیس فی کلام العرب " پہلے یورپ میں چھپی تھی۔ از حسین بن احمد بن خالو یہ جو ابو بکر ابن الاتیاری کے ارشد تلامذہ میں سیف الدولہ کی مجلس میں ان کی بہت قدر تھی۔ مبتنی سے ہمیشہ ان کی چھیڑ چھاڑ رہتی تھی۔ شرح المقصودہ الذریۃ امالی وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔ جلب میں سلسلہ سجدی میں وفات پائی۔ شجاع بن خضر الخطفانی مشہور صحابی ہیں اور سلام بن جندل ایک جاہلی شاعر کا نام ہے۔ بلاغات النساء مطبوعہ مصر۔ از ابوالفضل احمد بن ابی طاهر الطیغوری الکاتب جو ایک خطیب بلیغ تھے۔ سلسلہ سجدی بغداد میں پیدا ہوئے کتاب بغداد جس کا چھٹا حصہ (احوال الماموں) یورپ میں چھپ گیا ہے اور کتاب المنشور والمنظوم جس کا گیارہواں اور بارہواں حصہ لندن کے کتب خانہ میں ہے ان کی تصانیف ہیں کتاب المعمرین۔ امام ابو حامد سہل بن محمد سجستانی کی تصنیف ہے بمبرداور ابن درید جیسے مد سے علم اخذ کیا۔ ابوزید اصمعی ابو عبیدہ جیسے جلیل القدر علماء ان کے زمرہ تلامذہ ہیں
۱۲۴۱	شینو نے اس کتاب میں تمام عربوں کو اپنے زعم کے مطابق عیسائی بتایا ہے خود ایک عیسائی (ایڈورڈ فنانڈیک) کو اس بات کا اعتراف ہے۔	۱۲۴۹	احمد بن ابی طاهر الطیغوری الکاتب جو ایک خطیب بلیغ تھے۔ سلسلہ سجدی بغداد میں پیدا ہوئے کتاب بغداد جس کا چھٹا حصہ (احوال الماموں) یورپ میں چھپ گیا ہے اور کتاب المنشور والمنظوم جس کا گیارہواں اور بارہواں حصہ لندن کے کتب خانہ میں ہے ان کی تصانیف ہیں کتاب المعمرین۔ امام ابو حامد سہل بن محمد سجستانی کی تصنیف ہے بمبرداور ابن درید جیسے مد سے علم اخذ کیا۔ ابوزید اصمعی ابو عبیدہ جیسے جلیل القدر علماء ان کے زمرہ تلامذہ ہیں
۱۲۴۳	ابوالفتح محمود بن حسن الرملی کا لقب کشاجم ہے جس کا سنہ ۳۵۰ ہجری میں انتقال ہوا۔ علامہ ابن خلکان "السری الرفا" کے حالات میں لکھتے ہیں کہ اس کو دیوان کشاجم کے نقل کرنے کا بے حد شوق تھا وہو اذ ذلک سر بھانٹتا کلاب وقال آخر ۵ یا بؤس من یختبئہ بد مع ساجم نیت علی حب الفواد الواجم۔ لولا تعلہ بکاس مدامہ۔ و رسائل الصالی و شعر کشاجم۔		

اقلام و کتب	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	منسلک	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	منسلک میں بڑے ایب گنوی اور اجاری تھے ۲۵۵ھ ہجری یا ۸۵۷ھ ہجری بمصر میں طے اختلاف القولین وفات پائی۔ یہ کتاب مصر میں چھپی ہے۔ اس سے پہلے یورپ میں چھپی تھی۔ مکتبہ ہذا میں یورپ کا مطبوعہ نسخہ بھی موجود ہے۔		بن سعید بن نشوان الیمنی الحمیری المعتزل الفقیہ النعمانی الادیب الشاعر ہے۔ ان کے صاحبزادہ نے اس کو ایک جلد میں مختصر بھی کیا ہے جس کا نام ضیاء العلوم ہے۔ یا قوت حموی کہتے ہیں کہ انہوں نے میں کے کسی مستحکم قلعے مسخر کر لئے تھے اور کوہ صبر کے باشندوں نے ان کو اپنا بادشاہ بنالیا تھا۔ بروز جمعہ ۲۴ ذی الحجہ ۳۵۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ مقام شہرہ میں ان کا القصیدۃ الحمیریہ (التعداد صفحات ۶۶ مترجمہ انگریزی وحاشی ۲۵۱ کی تعداد میں ۸۵۹ شعر میں چھپا تھا۔
۱۲۵۳	ششمی۔ علامہ جلال الدین سیوطی کے استاد تھے۔ علامہ شہینی نے اس حاشیہ میں کوشش کی ہے کہ علامہ ابن الدینی کے فاضلانہ اعتراضات کا جواب دیا جائے اور اپنے زعم میں ابن ہشام کے سر پر طعن کیا ہے لیکن حقیقت میں ان کے تمام اجوبہ نسخ العنکبوت سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ رمضان المبارک ۸۵۸ھ ہجری میں بمقام اسکندریہ ان کی ولادت ہوئی۔ بلاشبہ صاحب مغرب کی تصنیف ہے۔		علامہ الحکیم نے یہ ایکوٹ ہی میں ملاکال الدین کشمیری سے تعلیم حاصل کی جہاں گیر کے عہد میں اپنے وطن ہی میں قوت لایموت پر گزارہ کرتے رہے مگر عہد شاہجہانی میں برقم آئے مجالس شاہی ہوئے اور دوم تہ ان کو سونے میں تو لایا اور وہ سونا نہی کو بخش دیا گیا۔ کئی گانوں بطور جاگیر حاصل کئے اور اپنے وطن مالوٹ میں پونچھ
۱۳۳۲	از مولانا سعد الدین تفتازانی۔ یہ نسخہ جو مکتبہ ہذا میں موجود ہے کسی عرب کے ہاتھ کا ہے۔ ہندوستان میں اس سے بہتر نسخہ نہیں نہیں مل سکتا۔ اس کا مصنف ابو سعید بن نشوان	۱۳۴۶	
۱۳۳۹			
۱۳۴۰			

سید عبد العزیز	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز	سید عبد العزیز	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
۱۳۵۲	فانج البالی کے ساتھ تصنیف تالیف میں مشغول ہوئے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ ہجری میں بمقام سید الکوث اس کا انتقال ہوا۔ تصحیح۔ مولوی ذوالفقار حسن صاحب بھوبالی مصنف المبتکر فی الموث و المذکر کی تصنیف سے جو ذاب صیغہ توحین صاحب کے عہد کے مولوی ہیں۔	۱۲۶۹	ابو یوسف یعقوب بن اسحاق المعروف بایں البکیت مشہور لغوی نحوی فہرست اور اخباری تھے۔ فرار، ابو عمرو الشیبانی ابن العربی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی۔ ابن العربی کے بعد کوئی ان کے درجہ کا نہ تھا۔ متوکل خلیفہ کا ندیم تھا۔ ایک روز جبکہ مُعْتَزُو مویذ فرزند ان متوکل سامنے سے گزر رہے تھے متوکل نے بولا چہا کہ تجھے یہ زیادہ پیار سے ہیں یا حسین و حسین؟ اس نے کہا کہ "حسین علیہ السلام" و اس کا تذکرہ ہی جانتے دیکھتے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ
	وجہ کا ایک غلام تھا وہ بھی ان سے کہیں بہتر ہے، متوکل سخت طیش میں آیا اور ترکوں کو حکم دیا کہ اس کا پیٹ کچال دیں اس صدمہ سے وہ جا بڑھنے لگے اور پیر کے دن خیمہ راجہ جب ۲۷ ہجری ان کا انتقال ہوا۔ ان کی کتاب صلیح مع تہذیب التبریزی مصر میں تصحیف ہے۔ ابو زکریا یحییٰ بن علی بن الخطیب التبریزی بخوار لغت اور ادب وغیرہ فنون عربیت کے امام مانے گئے ہیں مشہور ابی العلاء المعری کے شاگرد ہیں۔ اور عبدالقادر الجرجانی ان کا تلمیذ ہے۔ بغداد کے مشہور عالم "نظامیہ کلج" میں مدرس ادبیات تھے۔ ان کی شرح القصص العشر الطوال کلستر میں (باہتمام ایک سوسائٹی اشیر الحامیہ مصر یورپ میں) اور تہذیب اصلاص منطق مصر میں چھپی ہے۔ ۲۵ ہجری میں وفات پائی۔ ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ابی یوسف حمیری	۱۴۳۵	

حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز	تاریخ	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
۱۵۳۲	المعانی البصری الخوئزلی مصر - سیرۃ کے علاوہ شرح ما وقع فی السیر النریب انساب جمیرہ ملوکا وغیرہ کتابیں ان کی تصنیف ہیں۔ امام شافعی کا قول ہے کہ ہو حجتہ فی اللغۃ سلسلہ ہجری یا سلسلہ ہجری میں علی اختلاف القولین ان کا انتقال ہوا ایڈورڈ فاندیک امریکہ کا باشندہ ہے۔	۱۵۵۵	میں خاندان بومیہ کے معلم ہے۔ ذی الحجۃ ۱۲۸۵ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔ صاحب ابن عباد کا قول ہے کہ اصفہان سے تین آدمی ہونماز لکھے جولاء۔ دہنا اور موجی۔ جولاء مرزوقی دہنا ابو منصور بن اسفہ اور موجی ابو عبد اللہ الخطیب الاسکانی۔ المعجم فی آثار ملوک العجم فضل اللہ بن عبد اللہ کی تصنیف ہے جس نے اسے اتابک نصر الدین احمد بن یوسف شاہ حاکم طبرستان کے لئے ۱۲۸۵ ہجری میں لکھا۔ ایک فاضل کا قول ہے کہ مشہور کورخ و صاف کے باپ تھے اور اس نے ۱۲۹۵ ہجری میں وفات پائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔
۱۵۳۳	ابو علی احمد بن محمد بن الحسن المرزوقی الاصفہانی۔ بڑا زبردست لکھنے والا ہے اور اس کی تصانیف سے بڑھ کر لکھنا چاہیے ہے گو خود عربیت کے استاد تھے لیکن عربیہ طلب علم کے خیال سے ابو علی فارسی کی شاگردی کی۔ ان کی شرح الحماہ تبریزی کی شرح حماہ کا ماخذ ہے۔ صہبان	۱۵۱۶	ملا محمود جوینی فاروقی شیخ محمد فضل جوینی سے تعلیم حاصل کی اور براسل کی عمر بنگالی فارغ التحصیل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی قول سے رجوع نہیں کیا (لفاظ دیگر بھی

حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	<p>کوئی ایسی غلط بات منہ سے نکل گئی جس کو بدلنے کی اس کو ضرورت محسوس ہوئی ہو۔) شاہجہاں بادشاہ کو رصد خانہ بنانے کی انہوں نے ترغیب دی تھی۔ شاہ شجاع بن شاہجہاں ان کے شاگرد تھے۔ سلطانہ سحری میں اس کا انتقال ہوا۔ ہمدرد استاد کو</p>		<p>ایسے فاضل شاگرد کے مرنے کا سخت بیخ ہوا جس کے صدر سے چارون لبہ اس کا بھی انتقال ہو گیا انا سدا وانا الیہ راجعون۔ کسی نے ان کے انتقال پر یہ تاریخی مصرعہ موزوں کیا ہے۔</p> <p>مصعبر</p> <p>زخمودوا فضل گجو آہ آہ</p>

ضمیمہ پنجم - وہ کتابیں جو گیتلگ ہذا کے اثناسے طبع میں مکتبہ ہذا کو حاصل ہوئیں

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومی کتاب و حال مصنف	کیفیت خصوصی
۲۵۱۴	السلام الصلیب (بزبان عربی)	عام طور پر عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام تمدن اور ارتقاء کا مانع ہے۔ برخلاف اس کے حقیقت تہذیب جدید کے پھیلنے میں بڑی معاون ثابت ہوئی ہے۔ ایک زبردست اہل قلم ترک نے جس کا نام خلیل خالد افندی ہے اور کیمبرج کالج میں ترکی زبان کا پروفیسر ہے انگریزی میں اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھ کر ثابت کیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے اور حقیقت الامم بالعکس فضل ابراہیم افندی نے زمانہ حال کی فصیح عربی میں اس کا فاضلانہ ترجمہ کیا ہے جس کا نام السلام والصلیب ہے۔ اصل کتاب کے متعلق ولایت کے انگریزی اخبارات نے بہت اچھی رائے ظاہر کی ہے والفضل مآثرہدت بدلا لاء۔ ابتداء کے کتاب میں خلیل خالد افندی کا مفصل تذکرہ حیات اور آخر کتاب میں انگریزی اخبارات کی تقریفات کا اقتباس درج ہے۔	مطبوعہ مصر ۱۹۱۷ء
۲۵۱۵	فلسفۃ الحیاة (بزبان عربی)	مقاصد حیات کی گتھی سلجھانے پر اعلیٰ فلسفیانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایک روسی فاضل کی تصنیف کا عربی ترجمہ ہے۔ حال میں مصر میں چھپی ہے۔	مطبوعہ مصر ۱۹۱۷ء
۲۵۱۶	حیاة اللغة العربیة (بزبان عربی)	دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حضرت ابوبکر ناصف استاد الادب بالجامعۃ المصریہ کی ادبی تقریروں کا مجموعہ ہے۔ نہایت مفید اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔ خطوط عربیہ کے انواع و اقسام پر انتہائی بسط و تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ قدیم طرز اسے تحریر کا جائزہ عکس چھاپ کر مطالب و قیقہ کو واضح اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت اہم تالیف ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۱۷	تاریخ عینی (بزبان عربی)	علامہ عینی کی تصنیف ہے۔ ممالک مشرقیہ کے زمان و لوگوں کی تاریخ ہے جس میں عبارت کی فصاحت اور رنگینی کا بہت کچھ	مطبوعہ

صفحہ	نام کتاب	کیفیت عمومی کتاب و حوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		خیال رکھا گیا ہے اور تاریخ و ادب دونوں کو جمع کر دیا ہے مصنف نے اس کو عین الدولہ محمود بن سبکتگین بادشاہ غزنوی کے لئے لکھا ہے اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے۔ ابن الطقطقی تاریخ الفخری میں لکھتے ہیں۔ و صاحبان لم یکن ساحراً فہو کاتب ماہر	
۲۵۱۸	تاریخ الفخری (زبان عربی)	پہلے پچاس صفحہ کے قریب آداب سلطنت پر بحث کی ہے۔ اس کے بعد خلفائے اربعہ، دولت بنی امیہ، اور دولت عباسیہ کے امراء و سلاطین اور ان کے وزراء کا حال فصیح و بلیغ عبارت میں لکھا ہے مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اسلامی تاریخ اور ادبیات سے دلچسپی رکھنے والوں کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ محمد بن علی بن طباطبائی المعروف ابن الطقطقی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۱۹	المناجبات السیئہ فی المحروب الصلیبیہ زبان عربی	عربی زبان میں صلیبی لڑائیوں کے واقعات اور ان کے اسباب و نتیجہ کی مبسوط و مفصل تاریخ ہے۔ ایک مصری فاضل سید علی حریری نے ۱۳۱۵ھ ہجری میں اس کتاب کو تالیف کیا۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۰	تہذیب اصلاح المنطق (زبان عربی)	دو حصوں پر مشتمل ہے لغت اور ادب کی نہایت اہم تصنیف ہے۔ علامہ ابن السکیت نے اصلاح المنطق کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس کی انور کریم بن علی بن الخطیب البزیزی نے تہذیب و تنقیح کی (ابن السکیت کا حال عد مسلسل ۱۳۷۸ و نیز اسی نمبر پر ضمیمہ چہارم میں پڑھ لو۔) علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں دو خطیب تبریزی آئندہ لغت میں سے ہے۔ بخوبی وہ کامل دستگاہ رکھتا تھا ابی الطاهر المعری اور ابو محمد الدان اللغوی کا شاگرد ہے خطیب بغدادی مصنف تاریخ بغداد، مہربوب بن احمد جو البغتی، ابو الحسن سعد الخیر بن محمد بن ہبل الاندلسی وغیرہ علمائے اعلام کا اس کے زمرہ تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔ علامہ سہاح کتاب الانساب میں	مطبوعہ مصر

عدد سلسلہ	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ادبیات میں شرح حماسہ شرح دیوان شہر شرح سقط الزند ابی العلاء المعری کے دیوان کا نام ہے) شرح مفضلیات۔ نیز الکافی فی العروض والقوافی وغیرہ اس کی تصنیف ہے، سلسلہ چہری میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	
۲۵۲۱	(کتاب الرسالۃ) (للامام الشافعی)	اصول فقہ کو سب سے پہلے علمی تصنیف کی شکل میں امام شافعی پہنچے مؤدّن کیا۔ اور یہ کتاب اس تدوین کی پہلی کڑی ہے۔ نہایت اہم مطالب پر مشتمل ہے۔ کتاب کی اہمیت کا اس سے بڑا کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ محمد بن ادریس الشافعی جیسے جلیل امام کے قلم سے نکلے ہوئے۔ محققین اور اہل حدیث دونوں کو اس کا مطالعہ کرنا لازم ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۲	{ الدرة الفاخره نی احوال الآخره (بزبان عربی)	امام غزالی کی طرف منسوب ہے لیکن اسکے محققانہ طرز تحریر سے بعد المشرقیین کو پتہ ہے کسی واعظ نے اپنے مجموعہ روایات طلب دیاس کو ہر لغزہ بزبانے کیلئے امام عالمیہ مقام کے سر پر دھوپ دیا ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۳	تاویل مختلف احادیث (بزبان عربی)	جو احادیث نبویہ بظاہر متعارض معلوم ہوتے ہیں ان کی تطبیق اور تلفیق کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ معتزلہ اور اہل حدیث کے فیما بین مختلف فیہ عقائد مسائل پر تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔ امام الحدیث ابن قتیبہ دینوری کی جلیل القدر اور معرکہ الاراء تصنیف ہے۔ (مصنف نے احوال کیلئے دیکھو سلسلہ ۱۴۲۳)	مطبوعہ مصر۔ ٹائپ جلدی۔ کاغذ عمدہ
۲۵۲۴	الہیۃ والا سلام (بزبان عربی)	ہیئت جدیدہ کے انکشافات کی بنا پر جو اعتراضات قرآن حکیم پر وارد ہوتے ہیں ان کا ثانی فی البطلان ہے۔ فاضل مصنف نے جا بجا اپنی تلاویہات اور توجیہات کو اہل بیت کے اقوال سے تقویت دی ہے۔ نفیس کتاب ہے۔ مہذب الدین محمد علی الشہرستانی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ بغداد

سلسلہ	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۲۵	طبقات الامم (بزبان عربی)	فلسفہ اور دیگر علوم معقولات کی لٹریچر پر مشتمل ہے۔ باوجود مختصر ہونے کے نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ عربی علماء و مفکرین کا جتنا حال اس کتاب سے مل سکتا ہے کسی دوسری کتاب میں اس کا کیجا ملنا دشوار ہے۔ ابوالقاسم صاعد بن احمد اندلسی کی تصنیف ہے جو علامہ ابن خرم کا شاگرد و شاگرد تھا۔ خلیفہ اموی یحییٰ (فہرست) نے خطبہ اندلس) نے اس کو طبعی طور پر قاضی مقرر کیا۔ برخلاف عام قضاۃ اور مفتیوں کے اس کے فیصلے اکثر مجتہدانہ ہوتے تھے۔ وہ روایت اور درایت دونوں کا جامع تھا۔ جماعہ اخبار الامم۔ صوان الحکم (فی طبقات الحکماء) مقالات اہل الملل۔ اصلاح حرکت البقوم وغیرہ کتابیں اس کی تصنیف ہیں۔ ۴۶۲ھ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۶	الامامۃ السیاستہ (لابن قتیبہ)	زمانہ خلافت راشدہ۔ دولت بنی امیہ اور خلفائے عباسیہ کے رشید کے عہد تک کے حالات کی تاریخ ہے۔ ابن قتیبہ دنیوری کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ (نیز دیکھو عدد مسلسل ۱۴۲۳)	مطبوعہ مصر
۲۵۲۷	الاحاطۃ فی اخبار غرناطہ (بزبان عربی)	اندلس کی علوم پر و سرزمین پر اسلامی حکومت کے عہد میں شہر غرناطہ علمی سرگرمیوں کا ایک مرکز تھا۔ یہ کتاب شہر مذکور کی ایک مبسوط ادبی اور سیاسی تاریخ ہے۔ جو ذریعہ لسان الدین ابن الخطیب کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ لٹریچر پر مشتمل آف دی عزیز، کا مصنف آراٹے نکلس بن الخطیب کو محقق ابن خلدون کا ہم پایہ اور اس عہد کی تاریخی جامعیت اور ادبی کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ خیال کرتا ہے۔ بقول اس کے وہ اس دور کا ایک بڑا مدبر اور سیاست دان تھا جو اس امر کا بین ثبوت ہے کہ مسلمانوں میں شعوبہ و ادبیات اور ہیکل لایف یا الفاظ دیگر سیاسیات کا پس میں گہرا ارتباط تھا۔ عربوں کی قوم اس خیال	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام کتاب	کیفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		تصنیف ہے جس کو اٹھویں صدی ہجری کا مجدد اور مجدد مطلق خیال کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ سترہ ہجری میں اس کی ولادت ہوئی۔ وقت زیدیہ کے عقائد باطلہ کی تردید میں اس نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے العواصم والقواصم نے الذب عن سنۃ اہل القاسم، اسلحہ ہجری حرم شریف میں اس کا انتقال ہوا۔	
۲۵۲۹	تراجم الاساتذہ محمد عبدہ (بزبان عربی)	استاذ محمد عبدہ مصری کو ایک فاضل اجل، محقق بے بدل اور مصلح و مجدد ہونے کی حیثیت سے ایک دینا جانتی ہے۔ قاہرہ کے جامع ازہر کے مسند اساتذہ تھے جس کا سن ۱۳۳۲ ہجری میں انتقال ہوا ہے کتاب ہذا دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار نے جو کچھ ان کی وفات کے متعلق اہل مصر نے تائیدات اور رائے لکھے ہیں جمع کر دیا ہے۔ دوسری جلد میں استاذ مرحوم کے جادو نگار قلم سے نکلے ہوئے وہ مضامین ہیں جو انہوں نے وقتاً فوقتاً جرائم و مجلات مصریہ میں شائع کرائے۔ دوسری جلد خصوصیت پر ہونے کے قابل ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۳۰	حسن المجاہزہ ن اجزاء مصر و القاہرہ (بزبان عربی)	کتاب کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے۔ (احوال مصنف کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ مصر
۲۵۳۱	کتاب البیان البتین (لجواظ البصری)	عربی ادبیات میں چوٹی کی کتاب ہے۔ ملاحظہ ہو مقدمہ نوٹ علم ادب و نیز جواظ کا حال عدد مسلسل ۱۲۱۳۔ کتاب مذکور دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۳۲	خواطرنی الاسلام بزبان عربی	دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک مصری فاضل عطا حسنی یک نے لکھی اور اسلامی تمدن کی فلسفیانہ تالیف لکھی ہے۔ مباحث نفیسہ پر مشتمل ہے اور پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	مطبوعہ مصر

سلسلہ	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
۲۵۳۳	اینگلو عربک ڈکشنری	پہلے حصہ میں عربی سے انگریزی اور دوسرے میں انگریزی سے عربی الفاظ کی ڈکشنری ہے اور اسلئے من وجر اس کو الفاظ العربیہ (عدد سلسل ب - ۱۲۸۲) پر فوقیت حاصل ہے۔	مطبوعہ
۲۵۳۴	رؤرا لاخوان	عربی زبان کے متداول اور کثیر الاستعمال الفاظ کی ڈکشنری ہے جس میں غرائب القرآن اور اس کے محاورات کا خصوصیت سے التزام کیا گیا ہے۔ الفاظ اور محاورات کے معنی فارسی میں لکھے ہیں۔ اور وہ ابتدائی اور اوسط درجہ میں طلباء غریبیت کی نہایت اہم ضرورت پر اور اگر کسی کو بیاض و موصوفہ گنبد لک کی تالیف سے خیال تھا کہ زمانہ کی رفتار کے موافق فارسی معنوں کو اردو میں تبدیل کیا جائے اور اصول عصریہ کی بنیاد پر دوسرے حصہ میں اردو سے عربی الفاظ کی ڈکشنری تیار کر کے اس تالیف کو مکمل کروا جاوے لیکن بوجہ ابھی تک یہ خیال قوت سے فعل میں نہیں آسکا۔ عرفت سربتی بفسطی العزائم۔ (مکتبہ ہدایس جو نسخہ موجود ہے وہ مولف کے ہاتھ کا لکھا ہوا مسودہ ہے جس پر نظر ثانی تک نہیں کی گئی)	قلمی
۲۵۳۵	میزان لسان (بازبان عربی)	پورا نام اسطح ہے۔ میزان اللسان فی معرفۃ اشحوہ بالسنہ القرآن۔ نحو کی تمام متداول کتابوں میں عموماً یہ بڑا نقص پایا جاتا ہے کہ ان کی عبارت یا تو ضرورت سے زیادہ مختصر اور پیچیدہ ہوتی ہے اور یا اس قدر بسط سے کام لیا جاتا ہے کہ طالب علم کا ذہن پریشان ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر تصنیفات میں لفظی مونوگافیوں پر بڑا زور دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم یا محض کوفہ مضمون سے بہت دور چلا جاتا ہے اور طالب نحو سے جو باتیں مقصود بالذات ہیں ان سے بہت کم آشنا ہوتا ہے۔ اور غالباً پورا نے طریقہ تعلیم میں سب سے بڑی خرابی یہی ہے۔ اور اسی بنیاد پر اندوہ العلماء کو اپنے دارالعلوم کیلئے جدید نصاب تعلیم مقرر کرنا پڑا۔	قلمی

عدد مسلسل	تمام کتاب	کیفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		<p>میزان اللسان میں اس بات کا بہت کچھ خیال رکھا گیا ہے کہ عبارت نہایت آسان اور عام فہم ہو۔ مسائل قہر کو بڑی معیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کی توضیح کے لئے قرآن کریم کی آیتیں مثال کے طور پر لکھنے کا التزام کیا ہے۔ جس کی بدولت قرآن کریم کے سمجھنے میں (جس کا سمجھنا ہر ایک مسلمان کا فرض اولیٰ ہے) بڑی مدد ملتی ہے۔ نیازمند مولف کی ٹیڈاگ ہذا کی ناچیز تالیف ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے اس کے چھپوانے کا انتظام نہیں کیا جاسکا و لعل اللہ یجندہ بعد ذلک اھراً۔ اے علیٰ کل شیء قدير۔</p>	
۲۵۳۶	لائف آف محمد (بزبان انگریزی)	<p>ایک فاضل سلیمان بن ابراہیم کی تصنیف ہے۔ مستند کتب سیرۃ کا انتخاب ہے۔ اپنی طرف سے بعض واقعات کی محققانہ توجہیں لکھی ہیں۔ انگریزی میں ایسی کتاب کا وجود مختلعات سے ہے۔</p> <p>ایک مشہور آرٹسٹ ڈسینٹ کی بنائی ہوئی تصویریں جابجادی گئی ہیں جو عربوں کی زندگی اور مسلمانوں کے بعض مذہبی اعمال کو حیرت کر کے دکھاتی ہیں۔ ہر ایک باب کے شروع میں نہایت خوبصورت رنگین ٹائٹل پیج لگایا گیا ہے۔ جو مصور کی اسطے صناعتی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ کتاب پیرس میں چھاپی گئی ہے اور ایک سو بیس روپیہ یا کچھ زیادہ اس کی قیمت ہے۔ سر جارج روس کیل بالقاب سابق چیف کسٹمر صوبہ سرحدی حال میرانڈا کونسل نے مکتبہ ہذا کو تحفہ کے طور پر دی ہے۔</p>	مطبوعہ پیرس
۲۵۳۷	محیط اعظم (دو جلدوں پر مشتمل ہے)	<p>فارسی زبان میں علامہ الادویہ کی نہایت جامع کتاب ہے۔ تمام ادب کے افعال و خواص نہایت بسیط اور تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ مخزن الادویہ اگرچہ ایک مبسوط تصنیف ہے لیکن اس میں ایک یہ وقت ہے کہ اگر آدمی کو کس دوا کا عربی نام معلوم نہ ہو تو اس کا نام</p>	مطبوعہ نظامی کابوٹور صحیح اور خوشخط نسخہ

ک

نام کتاب

کیفیت عمومیہ کتاب احوال مصنف

کیفیت خصوصیه

ڈیوڈ ہٹھنے میں بڑی زحمت اٹھانی پڑتی ہے لیکن محیط اعظم میں ہر ایک
دوا کو تمام عربی فارسی ہندی کے معروف ناموں سے اپنی روایت
میں لکھا ہے۔ نیز بعض انگریزی ادویات جس کا استعمال وقت
تصنیف کتاب تک ہندوستان میں عام ہو چکا تھا اور نیز اکثر
ویدک دواؤں کے افعال و خواص بھی لکھے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲۹۶ھ
میں تصنیف کی گئی۔ حکیم محمد اعظم خاں مصنف اکسیر اعظم وغیرہ
خلف حکیم شاہ اعظم خاں مصطفیٰ آبادی کی تصنیف ہے۔

شرح تعرف
علم تصوف
(بزبان فارسی)

۲۵۳۸

توزن تصوف کی ایک مشہور کتاب ہے جو ذرۃ اہل اللہ کے اعلیٰ
ترین پاکیزہ خیالات کے عطر اور خلاصہ پر مشتمل ہے اور شیخ ابوبکر
بن ابی اسحق محمد بن ابراہیم بن یعقوب البخاری المعروف
ابوبکر کلابادی کی تصنیف ہے جس کی دوسری تصنیف معانی الاغیا
ہے جو احادیث نبوی کی تفسیق و تطبیق اور تاویل و توجیہ کے
موضوع پر جلیل القدر کتاب ہے اور نہایت نایاب ہے۔ جس کا ایک
قلبی نسخہ مصنف کے عہد اور اس کے شاگرد کا لکھا ہوا نسخہ
مکتبہ ہذا میں موجود ہے۔ یہ کتاب (شرح تعرف) مصنف علامہ
کے ایک ارشد تلامذہ الوابر ابراہیم بن اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ
المستملی البخاری نے لکھی ہے مفصل شرح ہے۔ متن کے
ہر ایک جملہ کو کسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی صلعم اور اقوال سلف
صالحین سے ثابت کرنے کی قابل قدر کوشش کی گئی ہے
چارہ تفسیر جلدوں پر مشتمل ہے۔

مطبوعہ نکل شوپری لکھنؤ
صحیح اور خوشخط۔
کاغذ خوش نما رنگین

نادر المعراج
(بزبان فارسی)

۲۵۳۹

قصاص اور وعظوں کے نقطہ خیال سے ایک عظیم النظم تصنیف
وللناس فیما یستحقون مذاہب۔ شیخ العالم اکبر آبادی کی
تصنیف ہے

مطبوعہ کشوری لکھنؤ
کاغذ خوش نما رنگین
خوشخط

نشر الدرر
(بزبان فارسی)

۲۵۴۰

مجموعہ تاریخ و افتادہی کامل ہر چار حصہ (مغازی الرسول) فتوح لعجم
فتوح الشام۔ فتوح المصر کا عصر فارسی (مادریں پر مشتمل)

مطبوعہ

کتاب	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		<p>میں ترجمہ کیا ہے اشعار کو اصل عربی میں لکھ کر نیچے ترجمہ لکھ دیا ہے مضامین ہر اس میں سرودستان ایک گانو کا نام ہے۔ ترجمہ کیا وہاں کا باشندہ ہے جس کا نام مولوی عبداللہ ہے۔ امیر حبیب اللہ خاں مرحوم والی کابل کے عہد کی تصنیف ہے۔ ملاحظہ عبد الرحمن سرودستان تاجر کی فرائض سے اسلامیہ تنظیم پر لیا لاہور میں چھاپا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ کاغذ خوش نما رنگین۔</p>	
۲۵۴۱	تاریخ و صفات (بزبان فارسی)	<p>مشہور فتح اور شاہک جنگیز خاں اور اس کی اولاد و افتاد کا حال عازروں خاں کے عہد تک لکھا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون وہ نہ صرف تاریخ ہے بلکہ شہ و نظم کے صنایع لفظی و معنوی نہایت افراط کے ساتھ اس میں استعمال کیا ہے۔ عربی میں تاریخ عتیقی اسی طرز پر لکھی گئی ہے۔</p> <p>حقیقت میں فارسی انشا پر داری کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا ہے اس کا مصنف خواجہ عبداللہ بن فضل اللہ المعروف دصاف ہے۔ تاریخ مذکور کا اصلی نام "تجربۃ الامم و اردو ترجمہ الامم و اردو" ہے۔ نام میں بھی صنعت قلب و تجنیس اور کسیتہ و شکل پسندی کا مذاق پایا جاتا ہے۔ شہان سلطنت ہجری میں اس نے کتاب کی تالیف سے فراغت حاصل کی۔ اصل کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جس کو کاتب نے ایک ضخیم جلد میں لکھ دیا ہے قلمی خوشخط۔ ماسٹریہ پر ضروری لغات کا حل ہے۔ ہر ایک عنوان کے الفاظ کو آب زار سے لکھا ہے اور جدول ہلکا طلائی ہے آخری ورق فونے کی دھبے سے سن تحریر معلوم نہیں ہو سکا لیکن نوعیت سے بہت پورا و ناسخ معلوم ہوتا ہے صحت کا بہت اہتمام کیا گیا ہے</p>	قلمی خوشخط طلائی
۲۵۴۲	جامع التفاسیر بزبان اردو	<p>اردو میں ساتویں منزل کی تفسیر ہے۔ مختلف تفسیروں کا خلاصہ مع دالہ و ماخذ لکھا ہے۔ رطب و یابس میں تیز کرنے کی کوشش</p>	مطبوعہ

کتاب	نام کتاب	کیفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		نہیں لکھی۔ اردو پڑانی اور لفظی ترجمہ کے طور پر ہے۔ نو قطب الدین خاں دہلوی مصنف مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کی تصنیف ہے جو شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ ۱۲۹۲ ہجری مطبع مرتضوی دہلی میں چھپائی گئی۔	
۲۵۴۳	ترجمہ کلیات قانون	حکیم فتح اللہ شیرازی نے کلیات قانون شیخ الرئیس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔	مطبوعہ خوشنما
۲۵۴۴	بہار عجم (کتاب لغت)	یہ تینوں کتابیں لکرنے ہیں۔ کتاب کا حال پڑھنا یا مصنف کا احوال معلوم کرنا ہوتا تو انڈیکس میں نام دیکھ کر پتہ چلتا	ہر تہ مطبوعہ
۲۵۴۵	غیاث اللغات		
۲۵۴۶	مخزن لاو و سیفاری		
۲۵۴۷	فرہنگ مندرج (تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے)	لغات عربی اور فارسی دونوں کی جامع ڈکشنری ہے۔ ہر ایک لفظ کے معنی اور تشریح بتاتے ہوئے، اخذ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ محمد بادشاہ مینشی کا رساراجہ دہلوی کا ترجمہ کی قابل قدر تالیف ہے۔	
۲۵۴۸	رموز اعظم (بزبان فارسی)	دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ فارسی زبان میں تمام امراض کے اسباب و علامات، طریق علاج اور دیگر امور طبیبہ کا ذکر کیا ہے ہر ایک مرض کے متعلق اپنے استاد کے تجربات اور ان کے مستعمل نسخے کثرت سے لکھے ہیں۔ حکیم محمد اعظم خاں مصنف اکسیر اعظم غیسری کی تصنیف ہے جس کو اس نے ایام اقامت بھوپال میں جہانگیر علی خاں دہلوی ریاست مذکور کے لئے ۱۲۵۱ ہجری میں تالیف کیا تھا۔ رموز اعظم کا نام مصنف کے نام کی تلمیح پر مشتمل ہونے کے علاوہ اس کا تاریخی نام بھی ہے۔	مطبوعہ
۲۵۴۹	تسہیل العلاج (بزبان فارسی)	ادویہ مفردہ و مرکبہ کا بیان ہے۔ آسانی تفسیر کے لئے جلدوں میں لکھا گیا ہے۔ حکیم حیدر علی خاں کی تصنیف ہے جو ہمارا آب و ہوا کے طبیعت کے مطابق ہے اور جنہوں نے اس کتاب کے علاوہ ایک اور کتاب مجمع البحرین لکھی ہے جو یونانی اور ڈاکٹری دونوں طریق علاج پر مشتمل ہے۔ شعر بھی لکھا کرتے تھے چنانچہ بقول اُن کے	مطبوعہ

کتاب	کیفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت مصنف
۲۵۵۰	جامع اللغات	فرزند سید غلام مصطفیٰ کے ایک دیوان اُن کی یادگار ہے۔ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ردیف کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصہ میں لغات فارسی و نیز لغات عربی و ترکی مستعار فارسی لکھی ہیں۔ دوسرے حصہ میں اردو لغات مذکور ہیں تیسرے اور چوتھے میں بالترتیب فارسی اور اردو کے محاورات اور اصطلاحات کی تشریح کی ہے۔ پانچواں حصہ لغات طبیہ و اسما و ادویہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ الغرض اس نے مذکورہ کام مفید مجموعہ ہے۔ مفتی غلام سرور لاہوری کی تصنیف ہے جس نے خزانۃ الاصفیاء وغیرہ کتابیں لکھی ہیں
۲۵۵۱	معارف الالفاظ (بزبان فارسی)	مطبوعہ کشوری
۲۵۵۲	کامل الصناعة (اردو ترجمہ جلد دوم)	مطبوعہ
۲۵۵۳	بوستان خیال (دو نسخہ)	مطبوعہ جلی قلم
۲۵۵۴	کامل التعمیر (بزبان فارسی)	مطبوعہ ملحدی۔

۴	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		روایت وار ذکر کیا ہے اور ہر ایک چیز یا واقعہ کے متعلق مختلف آئمہ تعبیر الروایا کے اقوال نقل کئے ہیں شیخ شرف الدین ابو الفضل حسین بن ابراہیم بن محمد تظلیسی کی تصنیف ہے جس کو اس نے کتاب صحیحہ الابان سے فراغت حاصل کر کے قول الاسلام دینی کیلئے تالیف کیا۔ بقول صاحب کشف الظنون علامہ خضر بن الہادی الموصل نے سلطان اسماعیل کیلئے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا۔	
۲۵۵۶	کاشف الرموز (شرح موجز)	فارسی زبان میں حکیم احمد الدین خلیف حکیم اللہ دین لاہوری کی تالیف ہے۔	مطبوعہ
۲۵۵۷	دیوان مستانہ شاہ کابل (زبان فارسی)	مستانہ شاہ چودہویں صدی ہجری کے اوائل میں ایک مجتہد منش صوفی گزرے ہیں جن کی عارفانہ غزلیات کا یہ مجموعہ ہے جو مولوی مرحوم علی حسینی لاہوری کے اہتمام اور دیباچہ کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ مولوی صاحب اپنے آپ کو شاہ صاحب موصوف کا مرید بتاتے ہیں اور لکھتے کہ کابل آپ کا زادبوم ہے اور آپ کے والد کا نام شاہ عبدالغفور کابلہ ہے۔ سید شاعر علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز سے جو سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ کامل گزرے ہیں آپ کو فیض باطنی حاصل ہوا۔ سید مخار علی شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں جو چند بار دہلی تشریف لائے اور خاتانی ہند ذوق دہلوی کو آپ کی خدمت میں کمال عقیدت تھی۔ ذوق مرحوم کا پیشہ خزانہ کے حق میں ہے۔	مطبوعہ
۲۵۵۸	ریاض الناصحین (زبان فارسی)	محمد بن شیخ محمد ریحانی کی تصنیف ہے۔ جو محمد بن عبد القاسمی ہری کا شاگرد اور اوائل قرن تاسع ہجری کے علماء میں سے ہے۔ کتاب کا مضمون غلطو تذکرہ ہے اسلام کے اہم فرائض و درجات، حقوق و اخلاق، اور فضائل اعمال اس کے ابواب	مطبوعہ ممبئی

کتاب	کیفیت عمومی کتاب احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
	وفصول کے عنوانات ہیں۔ اور اگر ضجعت المآخذ و ایاتہ اور اقوال سے خالی نہیں تاہم کاتہ باتیں بھی کچھ کم نہیں لکھی ہیں۔	
۲۵۵۹	الصرح الساقی علی شرح اجماعی (بزبان عربی)	جیسے کہ پورائے طریقہ تعلیم کا عام اصول ہے اور ابھی تک افغانستان میں اس کا بڑا رواج ہے یہ کتاب شرح ملاحی کا حاشیہ ہے جو تمام تر لفظی تدقیقات اور لاطائل مباحث پر مشتمل ہے جو صلی مقصد سے انسان کو ہر عمل دو پھینک دیتے ہیں۔ لیکن افغانستان کے طالب تربیت اس قسم کی کتابوں کو نہایت پسند کرتے ہیں اور کسی ایسی کتاب میں جو سادہ طور پر نفس طالب کے بیان پر مشتمل ہو ان کو مزہ نہیں آتا۔ یہ کتاب (الصرح الساقی) انہی کے ذائق پر لکھی گئی ہے۔ حاجی سید غلام محمد لغمانی المعروف بہ صاحب چارباغ کی تصنیف ہے۔
۲۵۶۰	خرزینۃ الاصفیا (بزبان فارسی)	دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ طرق اربعہ تصوف کے تمام مشاہیر مشائخ و صوفیہ کرام کے حالات لکھے ہیں اور حبتہ جتہ ان کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ (از مفتی غلام سرور لاہوری)
۲۵۶۱	سیف المقلدین (بزبان فارسی)	۲۴ صفحے کی ضخیم کتاب ہے جو مقلدین کی حمایت میں لکھی گئی ہے حضرت امام کے حالات زندگی اور دوسرے کئی مختلف مملوآت پر مشتمل ہے۔ مولوی بلال حبیب پوسٹ زلی (پشاور) کی تصنیف ہے۔
۲۵۶۲	معیار الحقایق شرح کنز الدقائق (دو نسخہ)	کنز الدقائق فقہ حنفی کا نہایت مشہور اور متداول متن ہے یہ اس کی تفسیر فارسی شرح ہے۔ ضیاء الدین محمد حصینی کی تالیف ہے۔
۲۵۶۳	تاریخ سلطانی (بزبان فارسی)	فارسی زبان میں قوم افغان اور افغان نژادوں کے تاریخی حالات لکھے ہیں۔ لکھنے والا ایک باختر اور موزانہ قابلیت کا آئی ہے۔ یہ کام سلطان محمد ناسر باکوئی کابل کا باشندہ ہے۔

کتاب	نام کتاب	کیفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیت
		یہ کتاب ۱۲۹۸ھ ہجری میں تالیف اور شائع کی گئی	
۲۵۶۵	ستیا تھ پرکاش	سوامی دیانند سونی علیہ علیہ کی سیتا رتھ پرکاش کا اردو ترجمہ ہے۔	مطبوعہ
۲۵۶۶	گنجنامہ خواجہ عبداللہ انصاری (بزبان فارسی)	ساز ہے تین سو صفحہ کی ضخیم کتاب ہے جو تصوف کے معارف پر مشتمل ہے اور خواجہ عبداللہ انصاری کی بیسیٹ دکنش عبارت میں لکھی گئی ہے۔ (احوال مصنف کیلئے دیکھو عدہ مسلسل ۱۰۷۸-)	مطبوعہ
۲۵۶۷	چمن بے نظیر	مختلف شعر فارسی و اردو کی غزلیں جو تہجی کی ترتیب سے جمع کی ہیں	مطبوعہ کشوری
۲۵۶۸	علم و عمل فن جراحی (بزبان اردو)	۱۹۱۸ء میں تالیف کی گئی۔ زمانہ تالیف تک جتنی ترقی فوجی میں ایل یورپ نے کی تھی اس کا خلاصہ اور باب علمی طریق پر مدون کیا گیا ہے۔ گیارہ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے اور سید گل کالج لاہور کے ڈپٹی لکچرر نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ مؤلفہ برج لعل گھوسس	مطبوعہ خوشنظر
۲۵۶۹	عمدۃ المقامات (حالات مشائخ نقشبندیہ)	سلسلہ مجددیہ (منسوب باہم ربانی مجدد والہ ثانی) میں جتنے بزرگواروں کا نام آتا ہے ان کے حالات اردو زبان میں لکھے ہیں۔ ساز ہے پانچ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔	مطبوعہ
۲۵۷۰	دیوان غیانی (بزبان فارسی)	ریغیات الدین کی شاعرانہ غزلوں کا مجموعہ ہے۔ ساتھ ہی دیوان حقانی اور نصائح لقمان منقول چھپا ہے۔	مطبوعہ خوشنظر
۲۵۷۱	الفاظ الادویہ (لفاظ الا)	مضمون کتاب اس کے نام سے ظاہر ہے سلسلہ ہجری کی تالیف کا اور الفاظ الادویہ اس کا تاریخی نام ہے میزان الادویہ اور انیس الحالجین ساتھ چھاپے گئے ہیں۔	مطبوعہ
۲۵۷۲ و ۲۵۷۳	تاج التواریخ (مشمول برودہ حصہ دوسرے)	امیر عبدالرحمن خان دلی دولت خدا داد افغان نشان نے جن کا کمال تدبیر اور حسن سیاست چار دہائیوں تک عالم میں مشہور تھا اور جس کا بول بول پرکے مدبرین تک مانتے تھے اپنی تزک (آٹو بایو گرافی) لکھنے کے ارادہ سے کچھ یادداشتیں قلمبند کی تھیں جس کا انگریزی ترجمہ سب سے پہلے لندن میں دو جلدوں میں چھاپا گیا۔ اس کے بعد غلام مرتضیٰ خان	مطبوعہ کبیتی

کتاب	کیفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	معاون سفارت خانہ انکیلیہ پر مقیم مشہور قدس نے اہل ایران کو اس لگانہ روزگار و تدبیر کے حالات سے واقف کرنے کیلئے فارسی میں اس ترجمہ کر کے بمبئی میں چھپوا دیا جو تاج التوائیج کے نام سے موسوم ہے اور ایران اور افغانستان میں امیر صاحب مرحوم کے حالات و کرنے کا واحد ذریعہ ہے قرۃ العین اہل ہند نے بھی اردو زبان میں اس کا ترجمہ کر کے کسی نے اس کا نام ترک امیری اور کسی نے دبیر امیری اس مآل کلام سے جو عبرت آموز سبق بنانا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایشیائی زبان روا کے حالات (جس کے وجود پر زیادہ تر ایشیا اور اس کے اہل ملک و ملت کو فخر کرنا چاہئے۔ اور انہی کو اس کے حالات معلوم کرنے کی بھی زیادہ ضرورت تھی) جو اس کے اعلیٰ اندر کا آئینہ ہیں سب سے پہلے اس کی قلمی یادداشتوں سے ترجمہ ہو کر یورپ میں چھپی ہیں اور اس کے اپنے ہم وطن اور اہل ملک وہم قوم اپنے ایک فخر قوم و ملت کے حالات معلوم کرنے کیلئے بھی یورپ ہی کی خوشہ چینی اور ذمہ داری کے متعلق ہیں! ان ہذا الیشیائی عجائب طبع ہے۔ دوران باخیر نزدیک نزدیکان بے بصر دور	
۲۵۷۴	کتاب فقہ جمہوریہ (زبان عربی)	قلمی خوشخبر و جلد و سوا
۲۵۷۵ ۲۵۷۶	مجموعہ خوانی (دو نسخہ)	فارسی زبان میں فقہ حنفی پر لکھی گئی ہے اور افغانستان کے فقہاء میں مشہور ہے۔ ختم کتاب ہے۔
۲۵۷۷ ۲۵۷۸	فرہادین قادری (دو نسخہ)	ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۵۹۸-)
۲۵۷۹	دیوان ظہیر فارسی (یک نسخہ)	ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۸۵۴-)
۲۵۸۰	کلیات سیدی شہزادی (یک نسخہ)	ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۷۸۷-)

کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۸۱ صلوٰۃ مسعودی	سب مکرر نسخے ہیں جس کا حال انڈیکس کے ذریعہ اپنے مقام	جلد مطبوعہ
۲۵۸۲ معارج البتوقا	میں پڑھا جاسکتا ہے۔ اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ معارج البتوقا مطبوعہ	
۲۵۸۳ الف لیلة فارسی	مبہنی ہے جو خوشنما رنگین کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ مکتوبات امام ربانی	
۲۵۸۴ مکتوبات امام ربانی (دو حصہ اول)	وہ نسخہ ہے جس کو مولوی نور احمد امرت سرائی نے نہایت صحت اور	
	اہتمام کے ساتھ چھاپنا شروع کیا ہے۔	
۲۵۸۵ بوستان سعدی شیرازی	میرزا حسین گیارہویں صدی ہجری کے مشہور خوش نویس تھے۔ انہی	مطبوعہ علی چھاپخانہ کابل
	کے قلم کا لکھا ہوا ایک نہایت پورا نسخہ جو انہوں نے سلسلہ ہجری	
	میں لکھا تھا امیر صاحب کابل کے شاہی کتب میں تھا چنانچہ سراج	
	الملک والہ الدین امیر شہزادہ مرہوم کے حب احکام کابل کے علی	
	چھاپہ خانہ میں انکو گرانی کے ذریعہ اس کو چھپوا کر شائع کیا گیا۔	
۲۵۸۶ خواص الحیوان فارسی (دو نسخہ)	اس کا ماخذ کتاب حیوۃ الحیوان ہے۔ شاہ عباس ثانی صفوی	مطبوعہ علی
۲۵۸۷	کے عہد میں محمد تقی تبریزی نے تطویلات لاطائل کو چھپوا کر فارسی	
	زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ ہر ایک حیوان کا نام پہلے عربی میں پھر فارسی	
	اور ترکی میں لکھا ہے اور ہر ایک حیوان کے مختلف خواص لکھنے کے بعد	
	اس کے خواب میں دیکھنے کی تعبیر بھی بیان کی ہے۔ کتاب کو	
	کسی قدر دل چسپ اور واضح بنانے کیلئے ہر ایک حیوان کی تصویر	
	بھی دی گئی ہے۔ (شاہ عباس ثانی کا سلسلہ ہجری میں انتقال ہوا	
۲۵۸۸ سراج التواریخ مطبوعہ کابل		
۲۵۸۹ مالایہ منہ فارسی		
۲۵۹۰ الہ فضل فارسی		
۲۵۹۱ مطلع العلوم فارسی		
۲۵۹۲ ہمارا پیش		
۲۵۹۳ لیئے و مجنون نظامی		
۲۵۹۴ دیوان عبدالرحمن غفرانی		
۲۵۹۵ تاریخ فرشتہ فارسی		
	یہ سب مکرر نسخے کتبہ ہذا کو حاصل ہوئے ہیں۔ ان کا حال پہلے	چھاپہ مطبوعہ
	لکھا جا چکا ہے۔ انڈیکس دیکھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔	

کتاب	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۹۶	ثنوی قدسی شندی	قدسی مشہدی ایران کا ایک مشہور شاعر ہے۔ حاجی محمد جان اس کا اصلی نام اور مشہد مقدس کا باشندہ ہونے کی وجہ سے اس نے قدسی اپنا تخلص اختیار کیا تھا۔ شاہجہاں بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آیا اور بادشاہ مذکور نے اس کو ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ اس نے ایک ثنوی طغفر نامہ کے نام سے لکھی ہے جس میں اس نے خاندان مغلیہ کی فتوحات نظم میں لکھی ہیں اور جو ثنوی قدسی کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دیوان بھی اس کی یادگار بنایا جاتا ہے۔ ۱۰۸۵ھ سیدی مطابق ۱۷۴۵ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ
۲۵۹۷	کیمیائے سعادت پرنسز (بزبان فارسی)	امام غزالی کی تصنیف ہے (دیکھو عدد مسلسل ۸۹۳-)	ہر چار نسخہ مطبوعہ سطح مختلفہ
۲۶۰۱	ہادی القاری مکررات البخاری	کتب حدیث کا مطالعہ کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں کہ صحیح بخاری میں کثرت سے ایک ہی حدیث مختلف ابواب میں مکرر ذکر ہوئی ہو فاضل مولف نے تمام اس قسم کی حدیثوں کو ترتیباً بواب بخاری سے جمع کر کے دوسرے ابواب کا جہاں وہ حدیث مکرر ذکر ہوئی ہو حوالہ دیدیا ہے ساتھ ہی نسخہ بخاری مطبوعہ بیٹی کے صفحات کا حوالہ بھی لکھ دیا ہے جو بعض اصحاب کیلئے خصوصیت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر کیف بخاری کا مطالعہ کرنے والوں کیلئے نہایت اہم چیز ہے۔ حاجی سید غلام محمد لغانی المعروف میر صاحب چابراغ کی تصنیف ہے۔	قلمی نسخہ
۲۶۰۲	سراج الحساب دوم (بزبان فارسی)	فارسی زبان میں مدرسۃ العلوم حبشیہ کا بل کے درجہ رشدی کیلئے تالیف کرائی گئی ہے۔	مطبوعہ اسلامیہ ایم پی سی لاہور
۲۶۰۳	سياحت حاتم (بزبان فارسی)	حاتم طائی کا سفر نامہ ہے۔ فارسی زبان میں کیلئے مفید ہے۔	مطبوعہ کیبی
۲۶۰۴	دیوان قاضی کے دل آبی (بزبان فارسی)	زیادہ تر لغت و محاورہ غلام البین صمد کی نظموں پر مشتمل ہے۔ غلام حیدر صاحب شستر دارؤ اکثر امیر صاحب کل واقعہ پشاور نے تجسس و اشتغال کیا۔	مطبوعہ
۲۶۰۵	جمہور مجاہد الاسلام دعوہ	" " " " " " " "	قلمی نسخہ
	تذکرہ خواجگان نقشبندیہ	" " " " " " " "	قلمی ضخامت معتد بہ

کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۶۰۶	مرآۃ سکندری (بازبان فارسی)	شہان گجرات کی تواریخ پر مشتمل ہے۔ مطبوعہ قدیمہ کراچی وزارت داخلہ
۲۶۰۸	کنز الہدایات (بازبان فارسی)	طریقہ مجددیہ (منسوب بہ امام ربانی مجدد الف ثانی) کے اصول طریقت و مغارف خصوصاً پر مشتمل ہے۔ حضرت مجدد کے کتبوبات اور رسالہ مبدرو معاد وغیرہ اس کا مندرجہ ہے۔ خواجہ محمد باقر بن شرف الدین لاہوری کی تالیف ہے جو خواجہ محمد معصوم خلیفہ صدق حضرت مجدد کے خلیفہ ہیں۔ مطبوعہ
۲۶۰۹	سوانح عمری امیر طور بطبر کبیر (بازبان فارسی)	شہنشاہ مملکت اردو پیر اعظم کے کارناموں کی تاریخ ہے۔ جو ایک انگریزی کتاب مصنفہ ڈاکٹر وائسرائے کی ریسرچ کا فارسی ترجمہ ہے۔ مطبوعہ ایران
۲۶۱۰	مجموعہ کتب متفرقہ (بازبان افغانی)	یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے: (۱) دیوان عبدالرحمن۔ (۲) تذکرہ خوشہ۔ مسائل فقہ و دیگر ضروریات دین کے بیان پر مشتمل ہے۔ (بازبان فارسی)۔ (۳) ایضاً تذکرہ خوشہ زبان افغانی جس کا مضمون اول الذکر کے قریب قریب ہے، (۴) ضابطہ علم قرأت افغانی (۵) جنگ نامہ حضرت علی افغانی۔ (۶) ایضاً جنگ نامہ جدید افغانی۔ (۷) تحفہ رنصلح بازبان فارسی (۸) جنگ نامہ حسین افغانی۔ جملہ مطبوعہ دریک جلد
۲۶۱۱	مجموعہ منشآت فارسی (جملہ بازبان فارسی)	یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے۔ دیباچہ بہار دانش مروجہ شہی۔ انشائے۔ خلیفہ۔ انشاء و کلاشا۔ انشاء یوسفی۔ انشاء خادمی۔ انشاء عجیب انشاء ہرکرن۔ انشاء فائق۔ انشاء سلطانہ۔ دستور الصبیاں
۲۶۱۲	مجموعہ انیس (بازبان انگریزی)	۱۵۵ جغرافیائی نقشوں پر مشتمل ہے مطبوعہ ۱۹۰۱ء
۲۶۱۳	تاریخ بطری فارسی	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۱۷)
۲۶۱۴	طب اکبر فارسی	مکرر نسخہ
۲۶۱۵	عجائب حکمت	اردو زبان میں طب یونانی کی جہد ضروری باتیں لکھی ہیں
۲۶۱۶	روضہ الصفا کامل	مکرر نسخہ
۲۶۱۷	قصہ سیف الملوک فارسی منظوم
۲۶۱۸	قصہ احمد جام فارسی مطبوعہ

کتاب	کفیت عمومی کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیه
۲۶۱۹ سید الانصار	مطبوعہ منشا شکت
۲۶۲۰ انوار سہیلی	کمر نسخہ	مطبوعہ
۲۶۲۱ اخلاق نصیاتی (زبان فارسی)	مختلف اخلاق حسنہ و جذبات حمیدہ کو عنوان قرار دیکر جواب متضمنوں کے طور پر لکھا ہے	مطبوعہ
۲۶۲۲ عیاشا للغات (مع منتخب اللغات)	مطبوعہ حالی قلم خوشنما
۲۶۲۳ ایضاً عیاشا للغات (مع چراغ ہدایت)	مطبوعہ
۲۶۲۴ میزان التحییم (ہر دو حصہ)	دو چھوٹی چھوٹی کتابیں جو کابل کے مدارس میں بچوں کو پڑھائی جاتی ہیں	مطبوعہ
۲۶۲۵ اخلاق ناصری	محقق نصیر الدین طوسی نے فارسی زبان میں علم اخلاق پر لکھی ہے - جلیل القدر کتاب ہے -	مطبوعہ
۲۶۲۶ شرح الاشارات (المحقق الطوسی)	اپنے موضوع پر معرکہ الآراء تصنیف ہے	مطبوعہ خوشنما و صحیح نسخہ
۲۶۲۸ دیوان ابوتام طامی	عربی ادبیات کی جان ہے - نہایت اہم کتاب ہے - (احوال مصنف کیلئے دیکھو عد مسلسل ۱۱۳۵)	مطبوعہ مصر
۲۶۲۹ کلیات خسرو (مشتمل بر چہ جلد)	علیگڑھ کالج کے انگریزی سیکرٹری نے نہایت اہتمام سے چھپوائی ہے	مطبوعہ لکھنؤ چھپائی لفیس
۲۶۳۵ جغرافیہ - تاریخ ایران حکمت ریاضی - انشائے جدید وغیرہ جلد آٹھ کتابیں -	یہ وہ کتابیں ہیں جو محکمات ایران کے ابتدائی مدارس میں تصانیف تعلیم میں داخل ہیں اور وہ اس وجہ سے اہمیت رکھتی ہیں کہ ان کے دیکھنے سے وہاں کے طریقہ تعلیم پر روشنی پڑتی ہے -	جمہوریہ مطبوعہ ایران

بسم اللہ

تنبیہ واعتدال

(۱) فہرست ہذا کے دیباچہ میں اس بات کا اشارہ کیا گیا تھا کہ الفضل خا (جل و علا) مکتبہ ہذا میں سال بسال اضافہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ اثنائے طبع فہرست میں مکتبہ ہذا کو ایک معتد بہ تعدد و کتب حاصل ہوئی۔ ان کتابوں کا مختصر حال ضمیمہ پنجم کے نام سے آخر فہرست میں لگادیا گیا جو۔ من شارفیہ راجع الیہ۔

(۲) اسی اثنا میں جبکہ فہرست طبع میں جاچکی تھی مولوی عبدالعزیز صاحب پروفیسر عربی شن کا لچ پشاور جو دارالعلوم ندوۃ العلماء فارغ التحصیل اور ادبیات میں خصوصیت کافی دنگاہ رکھتے ہیں۔ فہرست مکتبہ (کنیلاگ) کے قلمی مسودہ پر نظر ثانی کی تکلیف گوارا کر کے بعض نئی باتیں بطور اصلاح و اضافہ پیش کیں جو بعینہ ضمیمہ چارم کی صورت میں چھاپی ہیں۔ البتہ بعض جگہوں میں عبارت میں تھوڑا سا تصرف کیا ہے

(۳) نیازمند مولف مکتبہ نے جو ایک نئے کتابیں تالیف کی تھیں اگرچہ ابتداء میں عہد ان کو فہرست خارج رکھا گیا تھا۔ لیکن آخر کار تیناً بالانساک فی زمرۃ المصنفین۔ ان کا نام اور مختصر حال بھی ضمیمہ پنجم میں درج کروادیا گیا ہے

ہے (ملاحظہ ہو ضمیمہ مذکور عدد مسلسل ۲۵۳۶ - ۲۵۳۵)

(۴) اگرچہ مکتبہ ہذا میں سن رفت یک ہی بیت المطالعہ کے نام سے کمرہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ جس میں دنیا و ایضاً سے الگ رہ کر تشنگان علوم اپنی علمی پیاس بجھا سکتے ہیں لیکن ان دنوں ایک اور تجویز مکتبہ ہذا کے راجع حل و عقد کے پیش کردہ ہر سال دیوبند اور ندوہ کے فارغ التحصیل طلباء میں سے چند ایسے جو ہمارا و قائل افراد انتخاب کر جائیں جو کسی خاص شعبہ علوم میں درجہ تبحر حاصل کرنا چاہیں یا شعبہ علوم، بیہ اسلامیہ میں جامعہ کے جناب اللہ مرتبہ پر فائز ہونا چاہیں۔ ان کو معقول وظائف مکتبہ ہذا میں مطالعہ پر لگایا جائے اور دو تین سال تک متواتر مطالعہ میں مشغول رہ کر اپنا نصب العین حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ اس تجویز کا ایک ضمیمہ بھی جو کہ عربیت اور اسلامیہ دیگر علوم و فنون کی جدید ترین مملوعات و تصانیف پر مشتمل ہے ایک طرح سے مکمل تر و مفید تر بنایا جائے

(۵) دارالعلوم کے راجع حل و عقد اس مسئلہ پر بھی غور کر رہے ہیں کہ جو اب کتابیں ہر ایک علم و فن کی اس مکتبہ میں موجود ہیں ان کی طبع اشاعت کا مناسب انتظام کیا جائے۔

نیازمند مولف کی قدر و ثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن اور نہیں جبکہ یہ دونوں اہم اور قابل ندر تجویزیں عملی صورت میں جلوہ گر ہو کر نخبان علوم کیلئے خنکی چشم کا باعث ہوں گی۔ وہو علی البشاہ

نیازمند۔ عبدالرحیم مولف فہرست ہذا

117

DUE DATE

143.91

--	--	--	--

